جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا

بفضلہ تعالیٰ

یہ رسائل اربعہ جنکے نام بہ تفصیل ذیل ہین

١ انجام آتھم

٢ خدا کا فیصلہ ٣ دعوت قوم

٤ مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام مین طبع ہو کر عام فائدہ کے لئے شائع کئے گئے بمقام قادیان

قیمت مجلد عہ

کتب موجودہ دفتر ہذا

اس مطبع ضیاء الاسلام کے دفتر مین مفصلہ ذیل کتابین موجود ہین۔ جو صاحب چاہین قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہین۔

انوار الاسلام معہ اشتہار اول و دوم و سوم و چہارم دربارہ آتھم ۴ر

ضیاء الحق دربارہ آتھم معہ اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۶ء ۶ر

ست بچن آریہ دھرم اردو ...... ۸ر عہ

براہین احمدیہ حصہ چہارم اردو ...... ۸ر للعہ

شحنہ حق اردو ۶ر

آئینہ کمالات اسلام اردو و عربی ...... ع

حمامۃ البشریٰ عربی ...... عہ

کرامات الصادقین عربی و اردو ...... عہ

نور الحق حصہ اول عربی معہ ترجمہ اردو ۱۲ر

نور القرآن حصہ اول اردو ۴ر

نور الحق حصہ دوم " " " ۶ر

نور القرآن حصہ دوم " ۸ر

ازالہ اوہام ہر دو حصہ اردو ...... ے

برکات الدعا اردو ۲ر

تحفہ بغداد عربی ۲ر

اتمام الحجہ عربی و اردو ۳ر

سر الخلافہ عربی ۸ر

نشان آسمانی ۲ر ۔ درثمین ۳ر ۔ سرمہ چشم آریہ ۱۲ر ۔ تصدیق براہین احمدیہ ۸ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ
و نصلّی
علیٰ رسولہ الکریم

خدا کا مارا کبھی نہین بچتا

خدا کی قسم سی انکار کرنیوالا نیست و نابود کیا جائیگا

مفہوم یرمیاہ ۱۲

چونکہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہو گئے ہین اس لئے ہم قرین مصلحت سمجھتے ہین کہ پبلک کو وہ پیشگوئیان دوبارہ یاد دلادین جنمین لکھا تھا کہ آتھم صاحب اگر قسم نہین کھائینگے تو اس انکار سے جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی باقیماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا یہہ انکو ہرگز حاصل نہین ہوگا۔ بلکہ انکار کے بعد جو ان کے بیباکی کی علامت ہے جلدی اس جہان سے اٹھائے جائینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ابھی ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء پر سات مہینے نہین گزرے تھے کہ وہ اس جہان سے گزر گئے۔ اور وہ پیشگوئیان کہ انکی اس موت پر دلالت کرتی ہین اور پہلے اشتہارات مین درج ہین یہہ ہین۔

اول۔ ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب {یعنی موت} اُسوقت تک تھمارہے جبتک کہ وہ {یعنی آتھم} بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۴۔

دوم۔ وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اُسمین کسیقدر {آتھم صاحب کو} مہلت دی گئی ہے۔ {یعنی تھوڑی سی مہلت کے بعد پھر موت آئیگی} دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۶۔

سوم - اور یاد رہے کہ مسٹر عبد اللہ آتھم مین کامل عذاب (یعنی موت) کی بنیادی اینٹ رکھدی گئی ہے - اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور مین آجائیگی خدا تعالےٰ کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہین اور کینہ ور انسان کی طرح خواہ نخواہ جلد باز نہین - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۱۰ -

چہارم - اس ہماری تحریر سے کوئی یہہ خیال نکرے کہ جو ہونا تہا وہ سب ہوچکا اور آگے کچھہ نہین - کیونکہ آیندہ کے لئے الہام مین یہ بشارتین ہین وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ - ہم دشمنونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے - یعنی اپنی حجت کامل طور پر انپر پوری کر دینگے - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۱۵ -

پنجم - اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیوین تو وعدہ ایکسال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھہ کوئی بھی شرط نہین اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاوین تو پھر بھی خدا تعالی ایسے مجرم کو بے سزا نہین چھوڑیگا جسنے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا اور وہ دن نزدیک ہین دور نہین - یعنی اُس کی موت کے دن - دیکھو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ۱۱ -

ششم - مگر تاہم یہہ کنارہ کشی آتھم کی (یعنی قسم سے انکار کرنا) بے سود ہے کیونکہ خدا تعالےٰ مجرم کو بے سزا نہین چھوڑتا - نادان پادریونکی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے - اگرچہ آتھم نے نالش اور قسم سے پہلو تہی کر کے اپنی اس طریق سے صاف جتلایا کہ ضرور اُسنے رجوع بحق کیا - اور تین حملونکے طرز وقوع سے بھی جبکا وہ مدعی تھا کھلے طور پر بتلا دیا کہ وہ حملے انسانی حملے نہین تھے مگر پھر بھی آتھم اس جرم سے بری نہین ہے کہ اُس نے حق کو علانیہ طور پر زبان سے ظاہر نہین کیا - دیکھو رسالہ ضیاء الحق مطبوعہ مئی ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۶ -

ایسا ہی ان رسائل اور اشتہارات کے اور مقامات مین بار بار لکھا گیا ہے کہ موت مین صرف مہلت

دی گئی ہے اور وہ بہر حال انکار پر جمے رہنے کی حالت مین آتھم صاحب کو پکڑ لیگی - چنانچہ ہمارا آخری اشتہار جو آتھم صاحب کے قسم کھانیکے لئے دیا گیا اکی تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء ہے اس کے بعد آتھم صاحب کا انکار کمال کو پہونچ گیا کیونکہ انھون نے باوجود اسقدر ہمارے اشتہارات کے کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا نکلا یہانتک کہ سات اشتہار دیئے گئے مگر پھر بھی انھون نے وہ گواہی جو انپر فرض تھی ادا نہین کی اس لئے خدا تعالی نے انکو اس پیشگوئی کے اثر سے خالی نہ چھوڑا - چنانچہ سات اشتہار پر سات دفعہ انکار کرنے کے بعد آخر ساتوین اشتہار سے سات مہینے پیچھے موت انپر وارد ہو گئی اور وہ ہاویہ کے عذاب سے پہلے بھی نجات یافتہ نہ تھے ✝ اُسوقت سے جو انکو پیشگوئی سنائی گئی اُسوقت تک کہ انکی جان نکل گئی غضب الٰہی کی آگ ہر وقت انکو جلا رہی تھی اور ایک خوف اور بے آرامی اور بے چینی انکے لاحق حال ہو گئی تھی پس کچھ شک نہین کہ وہ پیشگوئی کے وقت سے عذاب الٰہی مین پکڑے گئے جیسے کوئی سخت بیماری مین پکڑا جاتا ہے اور اُن کا آرام اور خوشی سب جاتی رہی - سو الحمد للہ والمنۃ کہ جب آتھم صاحب نے اپنے رجوع الی الحق سے سات دفعہ انکار کیا تو خدا نے اس دروغگوئی کی سزا مین انکو جلد لیلیا -

ناظرین یاد رکھین کہ آخری پیغام جو آتھم صاحبکو قسم کھانیکے لئے پہونچایا گیا وہ اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کا تھا - اس مین یہ غیرت دلانے والے الفاظ بھی تھے کہ اگر آتھم کو عیسائی لوگ **ٹکڑے ٹکڑے** بھی کر دین اور **ذبح** بھی کر ڈالین تب بھی وہ قسم نہین کھائین گے سو چونکہ آتھم نے سچی قسم سے موںہہ پھیرا اور نہ چاہا کہ حق ظاہر ہو سو جیسا کہ اُس نے حقکو چھپایا

✝ **حاشیہ** - بلا شبہ آتھم کے دوستون کو اُسکی موت کا بہت ہی غم ہوا ہوگا بلکہ ہمنے سنا ہے کہ ایک عیسائی بھولے خان نامی اسکی موت کے غم سے مر ہی گیا - اور اسکو آتھم کی ناگہانی موت نے ایسے درد سے پکڑا کہ اُس نے خود کہدیا کہ **یقیناً اب میرا جینا مشکل ہے** چنانچہ دل پر سخت صدمہ پہونچنے کی وجہ سے وہ مر ہی گیا اور پھر عیسائیون نے اپنی قدیم عادت جھوٹ کیوجہ سے اسکی موتکو اسکی کرامت بنالیا - بہتر ہو کہ اس قسم کی کرامت دوسرے شریر پادریون سے بھی ظاہر ہو تا خس کم جہان پاک کی مثال صادق آوے - **منہ**

خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اُس کے وجود کو اُس کے ہم مذہب لوگوں کی نظر سے چھپا لیا اور جیسا کہ اُسنے وعدہ کیا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا۔ تیس ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء تک ہماری طرف سے اسکو تبلیغ ہوتی رہی کہ شاید وہ خدا تعالے اسے خوف کر کے سچی گواہی ادا کرے۔ پھر ہمنے تبلیغ کو چھوڑ دیا اور خدا تعالے کے وعدہ کے انتظار مین لگے سو آتھم صاحب نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء مین سے ابھی سات مہینے ختم نہین کئے تھے کہ قبر مین جا پڑے۔

یہہ خدا تعالی کے کام ہین جسکو لوگ عبرت کی نظر سے نہین دیکھتے بلکہ جنکے دل سیاہ اور انکھین اندھی ہین وہ چاہتے ہین کہ کسیطرح خدا تعالے کے نشانونکو چھپا دین۔ چنانچہ پرچہ کشف الحقائق بمبئی یکم اگست ۱۸۹۶ء جو حسام الدین عیسائی کی طرف سے نکلتا ہے اسمین اُسی پرانی عادت جھوٹھ کی نجاست خوری کی وجہ سے چند سطرین صفحہ ۱۰۸ پرچہ مذکور مین لکھی ہین جو مناسب سمجھکر ذیل مین انکا جواب دیا جاتا ہے۔

قولہ۔ ہمنے سنا ہے کہ جنگ مقدس نہایت مفید اور عمدہ کتاب ہے اس مین قادیانی صاحب کی ناجائز خیالات کی پردہ دری آتھم صاحب نے نہایت شایستگی سے کی ہے۔

اقول۔ بیشک اس قدر تو مین بھی قائل ہون کہ جنگ مقدس کا واقعی نقشہ ان لوگون کو بلاشبہ مفید ہے جو غور اور انصاف کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہین۔ لیکن جو مردہ پرست ہین اور مردہ پرستی کی عادت اُنکے طبیعت کی جز ہو گئی ہے انکو مفید نہین۔ کیونکہ وہ انکھین رکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہین سنتے اور دل رکھتے ہوئے نہین سمجھتے۔

ظاہر ہے کہ جنگ مقدس کے مباحثہ مین عیسائیون سے بڑا بھاری **مطالبہ** یہہ تھا کہ وہ ابن مریم کی **خدائی کو** عقل اور نقل کی رو سے ثابت کرین۔ سو عقل تو دور سے ایسے عقیدہ پر نفرین کرتی تہی۔ اس لئے انھون نے عقل کا نام ہی نہ لیا۔ کیونکہ عقل اسلامی توحید تک ہی گواہی دیتی ہے اور اسی لئے تمام عیسائی اس بات کو مانتے ہین کہ اگر ایک گروہ ایسے کسی جزیرہ کا رہنے والا ہو جسکے پاس نہ قرآن پہونچا ہو اور نہ انجیل اور نہ اسلامی توحید پہونچی ہو اور نہ نصرانیت کی

تثلیث اُنسے صرف اسلامی توحید کا مواخذہ ہوگا۔ جیسا کہ پادری فنڈل نے میزان الحق مین یہہ صاف اقرار کیا ہے۔ پس لعنت ہے ایسے مذہب پر جسکے اصل الاصول کے سچائی پر عقل گواہی نہین دیتی۔ اگر انسان کے کانشنس اور خداداد عقل مین تثلیث کی ضرورت فطرتاً مرکوز ہوتی تو ایسے لوگونکو بہی ضرور تثلیث کا مواخذہ ہوتا جن تک تثلیث کا مسئلہ نہین پہونچا حالانکہ عیسائی عقیدہ مین بالاتفاق یہ بات داخل ہے کہ جن لوگون تک تثلیث کی تعلیم نہین پہونچی اُنسے صرف توحید کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ توحید ہی وہ چیز ہے جس کے نقوش انسان کی فطرت مین مرکوز ہین۔

باقی رہا یسوع کی خدائی کو منقولات سے ثابت کرنا۔ سو جنگ مقدس مین آتھم مقتول ہرگز ثابت نکر سکا کہ یہی تعلیم جو انجیل کے حوالہ سے اب ظاہر کیجاتی ہے موسی کی توریت مین موجود ہے ظاہر ہے کہ اگر باپ بیٹے روح القدس کی تعلیم جو دوسرے لفظون مین تثلیث کہلاتی ہے بنی اسرائیل کو دیجاتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ سب کے سب اسکو بھول جاتے جس تعلیم کو موسی نے چھ سات لاکھ یہود کے سامنے بیان کیا تھا اور بار بار اُس کے حفظ رکھنے کیلئے تاکید کی تھی اور پھر حسب زعم عیسائیان متواتر خدا کے تمام نبی یسوع کے زمانہ تک اس تعلیم کو تازہ کرتے آئے ایسی تعلیم یہود کو کیونکر بھول سکتی تھی۔

کیا یہ بات ایک محقق کو تعجب مین نہین ڈالتی کہ وہ تعلیم جو لاکھون یہودیونکو دیگئی تھی اور خدا کے نبیونکی معرفت ہر صدی مین تازہ کیگئی تھی جو اصل مدار نجات تھی اُسکو یہود کے تمام فرقون نے بھلا دیا ہو حالانکہ یہود اپنی تالیفات مین صاف گواہی دیتے ہین کہ ایسی تعلیم ہمین کبھی نہین ملی۔ اور ہمین ماننا پڑتا ہے کہ یہود اس بات مین ضرور سچے ہین۔ کیونکہ اگر تنزل کیطور پر یہہ بھی فرض کر لین کہ صرف یسوع کے زمانہ تک یہود مین تثلیث کی تعلیم پر عمل تھا۔ تب بھی یہ فرض صریح باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اگر ایسا عمل ہوتا تو ضرور اُس کے آثار یہود کے منقولات اور تالیفات مین باقی رہجاتے اور غیر ممکن تھا کہ یہود یکدفعہ اُس تعلیم سے روگردان ہوجاتے کہ جو تعامل کے طور پر برابر اُن مین چلی آئی

تہی - اور اگر کسی پیشگوئیمین یہود کو خبر دیجاتی کہ **ایک خدا ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونیوالا ہے** تو پیشگوئیکے ایسے مفہوم سے جو نبیون کی معرفت سبق کے طور پر انکو ملا تہا ہرگز انکار نہ کرتے - ہان یہ ممکن تہا کہ یہہ عذر پیش کرتے کہ ایک خدا ایک عورت کے پیٹ مین سے نکلنے والا تو ضرور ہے مگر وہ خدا ابن مریم نہین ہے بلکہ وہ کسی دوسرے وقت مین آئیگا - حالانکہ ایسے عقیدہ پر یہود ہزار لعنت بھیجتے ہین -

پس مین پوچھتا ہون کہ جنگ مقدس مین آتہم نے ان باتون کا کیا جواب دیا ہے - کیا یہود کی گواہی سے ثابت کیا کہ نبیوں سے یہی تعلیم انکو ملی تہی یا نبیو نکی معرفت جو پیشگوئیون کے معنے انکو سمجہائے گئے تہے وہ یہی معنی ہین - سچ ہے کہ آتہم اور اُس کے ہم مشربون نے بائیبل مین سے چند پیشگوئیان پیش کی تہین - مگر وہ ہرگز ثابت نہ کر سکے کہ **یہود جو وارث توریت کے** ہین وہ یہی معنے کرتے ہین - صرف تاویلات رکیکہ پیش کین - مگر ظاہر ہے کہ صرف خود تراشیدہ تاویلات سے ایسا بڑا دعوی جو عقل اور نقل کے برخلاف ہے ثابت نہین ہو سکتا -

مثلاً یہہ لکہنا کہ " عمانوایل نام رکہنا " یہہ یسوع کے حق مین پیشگوئی ہے - حالانکہ یہود نے بڑی صفائی سے ثابت کر دیا ہے کہ یسوع کی پیدائش سے مدت پہلے یہ پیشگوئی ایک **اور لڑکے کے حق مین پوری ہو چکی ہے** -

اور مثلاً یہہ کہنا کہ الوہیم کا لفظ جو جمع ہے تثلیث پر دلالت کرتا ہے - حالانکہ یہود نے کُھلے کُھلے طور پر ثابت کر دیا ہے کہ الوہیم کا لفظ توریت مین فرشتہ پر بہی بولا گیا ہے اور اُن کے نبی پر بہی اور بادشاہ پر بہی - اور لفظ الوہیم سے **صرف تین ۳ شخص** ہی کیون مراد لئے جاتے ہین کیونکہ جمع کا صیغہ تین ۳ سے **زیادہ** سینکڑون ہزارون پر بہی تو دلالت کرتا ہے سوان بیہودہ تاویلات سے بجز اپنی پردہ دری کرانے کے اور کیا آتہم کیلئے نتیجہ نکلا تہا - مگر عیسائی بہی عجیب قوم ہے کہ اتنی ذلتین اٹھا کر پھر بہی شرمندہ نہین ہوتی -

قولہٗ - " قادیانی صاحب باضابطہ مباحثہ مین کامیاب نہ ہوئے تو انہون نے آتہم صاحب کے مرنے

کی پیشگوئی کی - مگر وہ ہی وقت متعینہ پر پوری نہ ہوئی -

اقول - مباحثہ کا نمونہ تو مینے کسیقدر ابہی بتلا دیا - اور پھر بہی انکار کرتے رہنا ان لوگون کا کام ہے جو جھوٹھ سے محبت رکھتے ہین - اور رہا یہ کہ آتھم تاریخ مقررہ پر نہین مرا بلکہ اُس کے بعد مرا یہ عیسائیونکی حماقت ہے جو ایسا سمجھتے ہین - کیا پیشگوئی مین یہ شرط نہ تہی کہ آتھم اُس حالتمین ہاویہ مین گریگا کہ جب رجوع الی الحق نکرے ✠ - اب ذرہ دل کو ٹھہرا کر اور آنکھون کو کھولکر سوچو اور فکر کرو کہ کیونکر آتھم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی مضطربانہ حرکات سے اپنے مفتریانہ دعاوی سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ درحقیقت پیشگوئی کی عظمت نے اس کے دلپر اثر کیا اور درحقیقت وہ پیشگوئی کے زمانہ مین نہ معمولی طور پر بلکہ بہت ہی ڈرا اور وہ خوف

✠ **حاشیہ** - اس بات کے لئے بڑے زبردست دلائل ہمارے ہاتھ مین ہین کہ آتھم کی یہ موت کوئی معمولی موت نہین - آتھم کی عمر قریباً میری عمر کے برابر تہی - اور مین تو اکثر عوارض لاحقہ سے بیمار رہتا ہون اور درد سر کی بیماری مجھے مدت تیس سال سے ہے - مگر آتھم ایک پرورش یافتہ بیل کی طرح موٹا تہا اور دن رات شراب پینے اور عمدہ غذائین کھانے کے سوا اور کوئی کام نہین تہا - سو اس کی موت درحقیقت انہین پیشگوئیون کا ظہور ہے کہ جو قطعی طور پر اُسکے لئے کی گئی تھین -

اور علاوہ پیشگوئیونکے جن کا اپنے وقت پر پورا ہونا ضروری تہا - یہ بہی انوار الاسلام اور دیگر اشتہارات مین بار بار لکہہ چکے ہین کہ یہ قدیم سے سنت اللہ ہے کہ جو شخص خوف کی حالتمین رجوع کرے اور پہر امن پاکر برگشتہ ہو جائے خدا اُسکو تھوڑی مہلت دیکر پھر پکڑ لیتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون - یعنی ہم رجوع کے بعد کچھ تھوڑی مدت عذاب کو موقوف رکہینگے اور پھر پکڑ لینگے اور تھوڑی مدت اس لئے کہ پھر تم انکار کی طرف رجوع کر دگے - سو ایسا ہی ہوا -

یہ بات مسلمانونکو بہی یاد رکہنے کے لائق ہے کہ گو ایک شخص کا انجام خدا تعالی کے علم مین کفر ہو مگر عادت اللہ قدیم سے یہی ہے کہ اسکی تضرع اور خوف کے وقت عذاب کو دوسرے وقت پر ڈالدیا جاتا ہے - اسی وجہ سے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وعید مین خدا کے ارادہ عذاب کا تخلف جائز ہے مگر بشارت مین جائز نہین جیسا کہ قوم یونس کی وعید مین نزول عذاب کی قطعی تاریخ بغیر کسی شرط کے بتلا کر پھر اُس قوم کی تضرع پر وہ عذاب موقوف

کے تمثلات اُس کی آنکھون کے سامنے بار بار آئے جو قانون فطرت کی رو سے ان لوگونکو دکھائی دیا کرتے ہین جو **حد سے زیادہ** ڈرتے ہین -
مثلاً امرتسر کے مقام مین اُسنے سانپ دیکھا کہ گویا وہ ہمارے اشارہ سے اسپر حملہ کرتا ہے اور لدھیانہ کے مقام مین نیزون والے دیکھے جو اسکو مارنا چاہتے ہین -
اور فیروزپور کے مقام مین بندوقون والونکو دیکھا کہ گویا اُس کا کام تمام کرنا چاہتے ہین -
اگر یہہ حملے کسی انسان کی طرفسے ہوتے تو ضرور آتہم صاحب اُس سانپکو مار سکتے اور اور اگر سانپ ہاتھ سے نکل گیا تہا تو اُن لوگون مین سے کسیکو پکڑ سکتے جنہون نے لودیانہ مین انپر حملہ کیا تہا - اور اگر انکو نہ پکڑ سکتے تو اُن لوگومین سے تو ضرور کسیکو پکڑتے جنہون نے مقام فیروزپور مین اُنکے داماد کی کوٹھی پر پہرہ والونکے ہوتے ہوئے انپر حملہ کیا تہا - کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ آتہم جیسے **پیر جہاندیدہ** پر اس درجہ کی مذہبی دشمنی کیوجہ سے تین حملے ہون تو وہ نہ کسی اقدام قتل کرنے والے کو پکڑ سکے اور نہ اُس مدت مین کسی عیسائی کو اس واقعہ کی خبر دیسکے اور نہ تہانہ مین رپورٹ لکہوا سکے اور نہ عدالت مین نالش کر سکے اور

تتمہ حاشیہ

رکھا گیا اور قرآن شریف اور توریت کے اتفاق سے یہی ثابت ہی کہ فرعون کے ایمان کے دعوے پر خدا تعالی بار بار عذاب کو اُس سے ٹالتا رہا حالانکہ جانتا تہا کہ فرعون کا خاتمہ کفر پر ہے مگر اس بات کا سر کہ وعید مین تخلف ارادہ عذاب کا کیون اور کس وجہ سے بعض اوقات مین ہوجاتا ہے حالانکہ بظاہر تخلف وعید مین بہی رائحہ کذب ہے -
اس کا جواب یہ ہے کہ کسیکو سزا دینا دراصل خدا تعالےٰ کے ذاتی ارادہ مین داخل نہین ہے اُس کے صفاتی نام جو اصل الاصول تمام صفاتی ناموں کے ہین **چار** ہین اور چارون جود اور کرم پر مشتمل ہین - یعنی وہی نام جو سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیتون مین مذکور ہین یعنی **ربّ العٰلمین** اور **رحمان** اور **رحیم** اور **مٰلک یومِ الدّین** یعنی مالک یوم جزا -
ان ہر چہار صفات مین خدا تعالی کیطرفسے انسانون کیلئے سراسر نیکی کا ارادہ کیا گیا ہی - یعنی پیدا کرنا پرورش کرنا جس کا نام ربوبیت ہے - اور بے استحقاق آرام کے اسباب مہیا کرنا جس کا نام رحمانیت ہی - اور تقوی اور خداترسی اور ایمان پر انسان کیلئے وہ اسباب مہیا کرنا جو

ہمارا مچلکہ بذریعہ عدالت لے سکے اور منہ پر مہر لگ جائے۔ کیا تم انسان ہو یا حیوان ہو کہ اتنی موٹی بات کو سمجھ نہیں سکتے کہ جبکہ آتھم پر جو اکسٹرا اسسٹنٹ بھی رہ چکا تھا ایسے ایسے سخت حملے ہوئے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ بقول تمہارے اُسکو زہر دینے کا بھی ارادہ کیا گیا مگر اُس نے عدالت کے ذریعہ سے خونخوار حریف کا کچھ بھی تدارک نہ کرایا۔ ایسے بدذات اور پلید طبع جنہوں نے زہر دینے کی تجویز کی اور ڈاکوؤں کی طرح تین مرتبہ اسپر سخت حملے کئے کیا ایسے خبیثوں کو چھوڑنا روا تھا۔ خدا کی لعنت اُس شخص پر جسنے سانپ چھوڑا اور زہر دینے کی تجویز کی اور سوار اور پیادے بندوقوں اور تلواروں اور نیزوں کے ساتھ بمقام لودیانہ اور فیروزپور آتھم کی کوٹھی پر بھیجے تا اُسکو قتل کریں۔ اور اگر یہ بات صحیح نہیں تو پھر اُس شخص پر ہزار لعنت جسنے ایسا بے بنیاد افترا کیا اور حق کو مخفی رکھنے کیلئے اور اپنے خوف کو چھپانے کے لئے یہ منصوبہ گھڑا۔

اسی قسم کے افتراؤں سے جنکو ہمنے بچشم خود دیکھ لیا ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور بھیڑوں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں شریر بھیڑئے ہوتے ہیں اور ایسی بدذاتی سے بھرے ہوئے جھوٹھ بولتے ہیں اور افترا کرتے

بقیہ حاشیہ

آیندہ دکھ اور مصیبت سے محفوظ رکھیں۔ جسکا نام **رحیمیت** ہے۔ اور اعمال صالحہ کے بجالانے پر جو عبادت اور صوم اور صلوٰۃ اور بنی نوع کی ہمدردی اور صدقہ اور ایثار وغیرہ ہے وہ مقام صالح عطا کرنا جو دائمی سرور اور راحت اور خوشحالی کا مقام ہے جس کا نام **جزاء خیر از طرف مالک یوم الجزا** ہے سو خدا نے ان ہر چہار صفات میں سے کسی صفت میں بھی انسان کے لئے بدی کا ارادہ نہیں کیا سراسر خیر اور بھلائی کا ارادہ کیا ہے لیکن جو شخص اپنی بدکاریوں اور بے اعتدالیوں سے ان صفات کے پرتوہ کے نیچے سے اپنے تئیں باہر کرے اور فطرت کو بدل ڈالے اُس کے حق میں اسکی شامت اعمال کی وجہ سے وہ صفات بجائے خیر کے شر کا حکم پیدا کر لیتے ہیں چنانچہ ربوبیت کا ارادہ فنا اور اعدام کے ارادہ کے ساتھ مبدل ہو جاتا ہے اور رحمانیت کا ارادہ غضب اور سخط کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور رحیمیت کا ارادہ انتقام اور سخت گیری کے رنگ میں جوش مارتا ہے اور جزاء خیر کا ارادہ سزا اور تعذیب کی صورت میں اپنا ہولناک چہرہ دکھاتا ہے۔

سو یہ تبدیلی خدا کی صفات میں انسان کی اپنی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

ہین جنکی کچھہ بہی اصلیت نہین ہوتی۔

عیسائی اس باتکو مانین یا نہ مانین مگر منصف لوگ سمجھہ سکتے ہین کہ آتھم کو ان بیہودہ افتراؤن کی کیون ضرورت پیش آئی اور کیون اور کس وجہ سے یہہ باتین اُس نے میعاد گذرنیکے بعد پیش کین اور میعاد کے اندر **میت** کی طرح کیون خاموش رہا۔ حالانکہ دشمن کی مجرمانہ حرکت کو اُسی وقت شائع کرنا چاہیے تھا جبکہ دشمن کی طرف سے ارتکاب جرم کا ہوا تھا۔

اس افترا کا یہی سبب تہا کہ آتھم نے اپنی کمال سراسیمگی سے پیشگوئی کی میعاد مین دنیا پر ظاہر کردیا تھا کہ وہ پیشگوئی کی عظمت سے سخت خوف مین پڑ گیا اور اُس کے دل کا آرام جاتا رہا۔ اکثر وہ روتا تھا۔ اور اُس کے ڈرنیوالے دل کا نقشہ اُس کے چہرہ پر نمودار تھا۔ اور مردہ پرستی کا ایمان اُس کو **قوت اور استقامت** نہین بخش سکتا تہا بلکہ اُسوقت سچائی کے خوف نے اُس کے ایسے پلید خیالات کو اپنے پیرون کے نیچے کچل دیا تہا۔ سو جس خوف کا اُسنے اپنی سخت بیقراری سے ثبوت دیدیا تہا میعاد گذرنے پر ضرور تہا کہ وہ اپنی قوم کے آگے اسکی کچھہ تاویل کرتا اور اُس کی کوئی وجہ بتلاتا۔ تا کسی کے ذہن کا اس طرف انتقال نہ ہو کہ وہ تمام خوف پیشگوئی کی وجہ سے تہا سو اُسنے تین حملون اور زہر دینے کی تجویز کو بہانہ بنایا۔ تا سب لوگ بول اُٹھین کہ جبکہ آتھم بیچارہ پر اسقدر سخت حملے ہوئے تو وہ بیچارہ کیون سراسیمہ اور بیقرار نہ رہتا۔

اگر یہہ بہانہ نہین تھا اور واقعی طور پر ہمنے کوئی تعلیم یافتہ سانپ چھوڑا تھا۔ یا ہمارے سوار اور پیادے اُس کے قتل کرنیکے لئے اُسکی کوٹھی پر آئے تھے یا اُسکو زہر دینے کیلئے ہماری

بقیہ حاشیہ

غرض چونکہ سزا دینا یا سزا کا وعدہ کرنا خدا تعالیٰ کے اُن صفات مین داخل نہین جو ام الصفات ہین کیونکہ دراصل اسنے انسان کے لئے نیکی کا ارادہ کیا ہے اس لئے اُسکا وعید بھی جبتک انسان زندہ ہے اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے فیصلہ ناطقہ نہین ہے۔ لہذا اُس کے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی مین داخل نہین۔ اور گو بظاہر کوئی وعید شرط سے خالی ہو مگر اُس کے ساتھہ پوشیدہ طور پر ارادہ الٰہی مین شروط ہوتی ہین بجز ایسے الہام کے جسمین ظاہر کیا جائے کہ اس کے ساتھہ شروط نہین ہین پس ایسی صورت مین وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اور تقدیر مبرم قرار پاجاتا ہے یہہ نکتہ معارف الٰہیہ مین سے نہایت قابل قدر اور جلیل الشان نکتہ ہے جو سورۃ فاتحہ مین مخفی رکھا گیا ہے۔ فتدبر۔ منہ

طرف سے کوئی اقدام ہوا تھا تو اُسکو خدا نے خوب موقعہ دیا تھا کہ ہماری پیشگوئی کی قلعی کھولتا اور حملہ آوروںکو پکڑتا اور ان حملوں کے وقوع کا ثبوت دیتا۔ یا کم سے کم اثناء پیشگوئی مین کسی تھانہ مین رپورٹ لکھواتا۔ یا کسی حاکم سے ذکر کرتا یا اخبارون مین چھپوا دیتا۔ جس شخص نے اول جھوٹی پیشگوئی کر کے اس قدر اُس کے دل کو دُکھایا اور اس درجہ کا صدمہ پہونچایا اور پھر زہر دینے کی فکر مین رہا۔ اور پھر تین حملے کئے تا اسکو نیست و نابود کرے اور اسکی موت کو اُس کے مذہب کے بطلان پر دلیل لاوے۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسے ظالم پر ہرگز صبر نہ کیا جاتا۔ اگر اپنے لئے نہین تو اپنی مذہب کے حمایت کے لئے ہی ایسے مفسد کا واجب تدارک کرنا چاہیے تھا چنانچہ اخبار والون نے بھی ہر طرف سے زور دیا کہ آتھم صاحب لوگون پر احسان کرینگے اگر ایسے مفسد کو عدالت کے ذریعہ سے سزا دلا ئینگے مگر آتھم صاحب **موت سے پہلے ہی مر گئے اور ہماری سچائی کے پوشیدہ ہاتھ نے** ایسا انھین دبایا کہ گویا وہ زندہ ہی قبر مین داخل ہو گئے۔

دنیا تمام اندھی نہین ہر یک منصف سوچ سکتا ہے کہ جو ناحق کے الزامون کے تیر انھون نے میری طرف پھینکے تھے وہی تیر بوجہ عدم ثبوت اُنکو زخمی کر گئے اور ان افترا اُن سے عقلمندون نے سمجھ لیا کہ ضرور دال مین کالا ہے۔

غرض جبکہ وہ اُس بار ثبوت سے سبکدوش نہ ہو سکے جس سے انھین سبکدوش ہونا چاہیے تھا بلکہ قسم کھانے سے بھی محض حق پوشی کے طریق پر انکار کر گئے تو کیا اب بھی یہ ثابت نہ ہوا کہ ضرور انھون نے پیشگوئی کی عظمت کا خوف دل مین ڈالکر اُس شرط سے فائدہ اٹھایا تھا جو الہامی عبارت مین درج تھی۔

قولہ۔ قادیانی صاحب کے پیرو پیشگوئی کے سبب اُنسے منحرف ہو گئے۔

اقول۔ میان حسام الدین کی یہہ درغگوئی درحقیقت افسوس کی جگہ نہین کیونکہ جبکہ اُن کے بزرگ عیسائی ایک مردہ کو خدا بنانے کے لئے کئی جھوٹی انجیلین بنا کر چھوڑ گئے تو

جھوٹ بولنا اُنکی وراثت ہی۔

یہہ بھی یاد رہے کہ اگر انحراف سے اُن کی مراد کسی ایک آدھہ ناسمجھہ کا انحراف ہی تو آپکے یسوع صاحب پرسب سے پہلے یہہ الزام ہے کیونکہ یہودا اسکریوطی یسوع صاحب سے بڑے زور شور کے ساتھہ منحرف ہوا تھا۔ اور نہ صرف منحرف ہوا بلکہ نہایت بدظن ہو کر یہہ چاہا کہ ایسا شخص ہلاک ہی ہو جائے تو بہتر ہے۔ تیس روپیہ لینے پر اسی وجہ سے راضی ہوا کہ یہ رقم قلیل بھی اُس کے وجود سے بدرجہا افضل ہے۔

بات یہہ ہے کہ یسوع صاحب نے یہہ پیشگوئی کی تہی کہ مین داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہون اور اس طرح پر یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تہا کہ دیکھو مین تمھاری بادشاہی پھر دنیا مین دوبارہ قائم کرنے آیا ہون اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم آزاد ہونا چاہتے ہو۔ مگر وہ بات نہ ہوئی بلکہ حضرت یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی۔ منہ پر تھوکا گیا۔ اور آپکے اُس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہان مجرمونکو لگائے جاتے ہین اور حوالات مین کیا گیا۔ پس یہودا اور ایسا ہی اور بہت سے آدمیون نے بخوبی سمجہہ لیا کہ اس شخص کی پیشگوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خداتعالی کی طرفسے نہین ہی۔ لہذا انھون نے اُس کے ساتھہ رہنا پسند نہ کیا۔ اور اُن کے دل پہلے ہی سے شکستہ ہو گئے تھے کیونکہ پہلے نبیونکی پیشگوئیون کے مطابق یسوع مین مسیح موعود ہونیکی علامتین نہ پائی گئین۔ اور خاصکر یہہ کہ اُن سے پہلے ایلیا آسمان سے نہ اترا جس کا اترنا ضروری تھا۔ اور پھر اسبات سے تو طبیعتین نہایت بیزار ہو گئین کہ داؤد کے تخت کے بحال کرنے کی پیشگوئی جو مسیح موعود کی علامت بھی اُنکے حق مین صادق نہ آئی۔ اُنھون نے دعوی ہی کر دیا کہ مین پہلے نبیونکی پیشگوئی کے مطابق داؤد کے تخت کو پھر بحال کرنے آیا ہون بلکہ شوق ظاہر کیا کہ لوگ مجھکو شہزادہ کہین مگر اُنکی بدقسمتی سے داؤد کا تخت بحال نہ ہوا اور وہ دعوے جھوٹا نکلا۔ اور درحقیقت یسوع صاحب کی یہہ ایک فضولی تھی اور یا ایک قسم کی چالاکی اور دام

اندازی کہ انھوں نے یہود یونکو داؤد کے تخت کی امید دلائی تا وہ لوگ اگر اور طرح نہیں تو اسی طرح اُنکے قبضہ مین آجائین - مگر چاہیئے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اُسی پہلی بات پر قایم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہین مگر نفسانی جذبات کی وجہ سے صبر نہ کرسکے اور اپنے پہلے پہلو مین ناکامی دیکھکر ایک اوچھال اختیار کی اور پھر جب باغی ہونیکے شبہ مین پکڑے گئے تو پھر اپنے تئین بغاوت کے الزام سے بچانیکے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کرلیا - دعوی خدائی کا اور پھر یہ چال بازیان - جائے تعجب ہے -

اور یاد رہے کہ یہہ ہماری رائے اُس یسوع کی نسبت ہے جسنے خدائی کا دعوی کیا اور پہلے نبیونکو چور اور بٹمار کہا اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھہ نہین کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئینگے - ایسے یسوع کا قرآن مین کہین ذکر نہین -

قولہ - ہر ایک شریف مسلمان کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ مسلمان مخالفین نے اُنکے یعنی آتھم صاحبکے مارنیکے لئے وحشیانہ حرکتین کین اُنکے گھر مین زندہ سانپ چھوڑے گئے اُنکو زہر کھلانیکی تجویز کی گئی -

اقول - مین پوچھتا ہون کہ اب آتھم صاحب جو مر گئے کس زہر سے مارے گئے یا کس سانپ نے اُنکو ڈسا یا کس نے انپر بندوق فیر کی یا تلوار چلائی - اگر کہو کہ اب پیشگوئی کی میعاد کے بعد فوت ہوئے تو یہہ صاف حماقت ہے کیونکہ پیشگوئی نے یہہ قطعی فیصلہ نہین دیا تھا کہ ضرور اُس کی میعاد کے اندر ہی فوت ہون گے - بلکہ پیشگوئی مین یہہ صاف شرط موجود تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہینگے اور ترک استقامت کے آثار نہین پائے جائینگے اور اپنے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہین ہوگا تو صرف اسحالت مین پیشگوئی کے اندر فوت ہونگے ورنہ اُنکی موت مین تاخیر ڈال دیجائیگی - ہان کسیقدر ہاویہ کا بھی مزہ چکھ لینگے

سو بلاشبہ پیشگوئی نے میعاد کے اندر اُس ہاویہ کا مزہ انکو چکھا دیا جس ہاویہ کی تکمیل رفتہ رفتہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ہو گئی اور ضرور تھا کہ وہ پیشگوئی کی میعاد مین ہاویہ کے پورے اثر سے بچے رہتے۔ کیونکہ انھون نے اسلامی پیشگوئی کا ڈر اپنے پر ایسا غالب کیا کہ ایک قسم کی موت اپنر آگئی وہ مُردونکی طرح چپ ہو گئے اور عیسائیت کے پلید عقائد کی حمایت مین جو پہلے تالیفات کرتے رہتے تھے اُنسے یکلخت دستکش ہو گئے اور خوف کے صدمات نے انکو سراسیمہ کر دیا پس کیا ضرور نہ تھا کہ خدا تعالی اپنے الہام کے شرط کے موافق موت کو دوسرے وقت پر ٹال دیتا اور کیا انکی موت سے پہلے یہہ پیشگوئی شائع نہین کیگئی کہ انکار قسم کے اصرار پر یہہ پیشگوئی پورے طور پر پوری ہو جائے گی۔ سو اب بے شک آتھم صاحب پیشگوئی کے مطابق مرے اور آخری انکار کے بعد صرف سات مہینے زندہ رہے۔

سو یہہ ہمارا حق ہے کہ ہم کہین کہ ہر یک شریف عیسائی کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہو گا کہ آتھم باطل اندیش نے پیشگوئی کی سچائی کو چھپانیکے لئے کیا کیا مکروہ اور نالائق افتراؤن سے کام لیا اور کس طرح دلیری کے ساتھ بے بنیاد جھوٹ کو پیش کیا۔ نالائق آتھم نے سراسر بیوجہ مجھے زہر خورانی کے اقدام کی تہمت دی۔ میرے پر یہہ افترا باندھا کہ گویا مینے اُسکے قتل کرنیکے لئے اسکی کوٹھی مین سانپ چھوڑے تھے۔ اور گویا مین ایسا پورا خونی تھا کہ تین مرتبہ مینے تین مختلف شہرون مین اسکے مارنیکے لئے اپنی جماعت کے جوانون سے حملے کرائے اور کئی سوار اور پیادے معہ بندوقون اور تلوارون اور نیزون کے اسکی کوٹھی مین لودیانہ اور فیروزپور مین میرے حکم سے گھس گئے۔ خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بولکر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا۔ شرطی پیشگوئی سے تو انکی جان بوجہ ادائے شرط کی بچگئی لیکن قطعی پیشگوئی نے آخر اُسکو کھا لیا۔

مین اپنے اشتہارات انوار الاسلام وغیرہ اور ضیاء الحق مین نہایت دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکا ہون کہ آتھم کا یہ نہایت گندہ جھوٹ ہے کہ اُسنے ان حملونکا میرے پر الزام لگایا اور ایک راستباز انسان کیطرح کبھی یہ ارادہ نکیا کہ اس الزام کو ثابت کرے نہ نالش سے نہ بذریعہ پولس ثبوت

دینے سے اور نہ قسم کھانیسے اور نہ کسی خانگی طور سے - اور مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی منصف کا کانشنس ہرگز یہہ گواہی نہین دیگا کہ درحقیقت واقعی طور پر یہہ حملے ہوئے تھے مین دشمنون سے اسوقت امید نہین رکھتا کہ وہ اپنے کانشنس سے مجھکو اطلاع دین مگر ایک حق پسند کیلئے یہ ثبوت تسلی بخش ہے کہ آتھم نے ان چار الزامون مین سے کسی الزام کو ثابت نہین کیا بلکہ قسم کھانے سے بھی اعراض کیا جس سے بآسانی صفائی ہوسکتی تھی -

اور اس سوال کا جواب ہر یک منصف کا کانشنس دیسکتا ہے کہ ان بہتانون کیلئے اُسکو کونسی ضرورت پیش آئی تھی - کیا بجز اسکے اور بھی کوئی ضرورت عقل مین آسکتی ہے کہ اُسنے بہتانون کے ساتھ اپنے اُس خوف پر پردہ ڈالنا چاہا جو اسکی سراسیمگی کی وجہ سے ہر ایک شخص پر ظاہر ہو چکا تھا کیا عقل باور کرسکتی ہے کہ جسکی جان لینے کیلئے ہم نے سو کوس تک تعاقب کیا اور بار بار حملے کئے اُسکے مونہہ پر آخر سیاہی تک مہر لگی رہی اور نہ صرف اُسکے مونہہ پر بلکہ اُن سب کے مونہہ پر جنہون نے ایسی حملہ آورون کو دیکھا تھا - نہ نالش کرتا نہ قسم کہاتا نہ خانگی طور پر کوئی گواہ پیش کرتا کیا یہہ وہ علامات ناطقہ نہین ہین جن سے اصل حقیقت کہلتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ صرف پیشگوئی کی شرط سے لوگون کے خیالات ہٹانیکے لئے یہ حرکت مذبوحی تھی -

مگر تاہم اگر اب تک کسی عیسائیکو آتھم کے اس افترا پر شک ہو تو آسمانی شہادت سے رفع شک کرالیوے - آتھم تو پیشگوئی کے مطابق فوت ہوگیا اب وہ اپنے تئین اُس کا قائم مقام ٹھہرا کر آتھم کے مقدمہ مین قسم کھالیوے - اس مضمون کی کہ آتھم پیشگوئی کی عظمت سے نہین ڈرا بلکہ اُسپر یہ چار حملے ہوئے تھے - اگر یہ قسم کھانیوالا ابھی ایک سال تک بچ گیا تو دیکھو مین اسوقت اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے ہاتھ سے شایع کر دونگا کہ میری پیشگوئی غلط نکلی - اس قسم کے ساتھ کوئی شرط نہ ہوگی - یہ نہایت صاف فیصلہ ہو جائیگا اور جو شخص خدا کے نزدیک باطل پر ہے اُس کا بطلان کھل جائیگا -

اگر عیسائی لوگ سچے دل سے یقین رکھتے ہین کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی تو اس طریق امتحان سے

کونسی چیز انکو مانع ہے -
آتھم کا مقدمہ ایک ایسا صاف ہے کہ اگر یہہ بہیئت کذائی چیف کورٹ کے ججون کے سامنے بہی پیش ہو تو اُن سے کچہہ نہین بن سکیگا بجز اسکے کہ ہمارے حقمین ڈگری دین - کیا آتھم اُن ہہتانون مین سے کسی ایک بہتان کو بہی ثابت کر سکا جو اُسنے پیشگوئی کی میعاد کے بعد مجہپر لگائے کیا یہ سفید جہوٹہ نہین کہ بقول اُسکے مین نے زہر خورانی کا اقدام کیا - جیسا کہ میان حسام الدین عیسائی کشف الحقائق پرچہ اگست سنہ ۱۸۹۶ء مین مجہپر الزام لگاتے ہین کہ گویا مینے زہر خورانی کی تجویز کی اور سانپ چہوڑے - شاید اس سے انکا مطلب یہہ ہے کہ آتھم کو ایک کراماتی عیسائی بنادین کیونکہ انجیل مین لکہا ہے کہ راستبازمسیحی کی یہ علامت ہے کہ سانپ اُسکو ڈس نسکے اور زہر اُسمین اثر نکر سکے - سو گویا یہہ دونون کرامتین آتھم سے ظہور مین آگئین اب اُسکے ولی ہونمین کیا کسر رہگئی - لیکن عقلمند خوب سمجہتے ہین کہ یہ ساری باتین اُس خوف کے چہپانے کے لئے ہین جسنے آتھم کو پیشگوئی سننے کے بعد ہوش و حواس سے الگ کر دیا تہا -
اگر یہ بات صحیح نہین ہے تو کوئی ثبوت پیش کرنا چاہئے تہا کہ یہ خوف آتھم صاحب کا جسکا انکو اقرار ہے اُس سبب سے نہین تہا جو پہلے موجود تہا وہی سبب جس سے طبعی طور پر متاثر ہونا ممکن بہی تہا جسکی فریق ثانی کو بوجہ موجودگی شرط کے انتظار بہی تہی یعنی الہامی پیشگوئی - بلکہ یہ خوف اس وجہ سے ہوا کہ فریق ثانی درحقیقت خون کرنیکا ارادہ رکہتا تہا - کیا آتھم صاحب نے کوئی ایسے قرائن ثابت شدہ پیش کئے جنسے شبہ بہی گذر سکتا ہو کہ خونریزی کی نیت کیگئی تہی - پہر اگر یہ پہلو ڈرنیکا غیر ثابت اور غیر معقول تہا اور چار حملے جو بیان کئے گئے انمین علاوہ عدم ثبوت کی بناوٹ کی بدبو بہی ظاہر تہی تو ایک عادل جج کو ماننا پڑتا ہے کہ ڈرنیکی کوئی اور وجہ ہوگی - پس وہ اور وجہ بجز اس کے کیا تہی کہ آتھم صاحب عرصہ تیس برس سے میرے حال اور میرے چال چلن سے بخوبی واقف تہے اور ہمارا اس ضلع مین وہ مدت تک اسی علاقہ کی تحصیل مین ملازم بہی رہ چکے تہے انکو خوب معلوم تہا کہ یہ شخص کاذب نہین اور نیز سچائی کی ذاتی خاصیت نے اُسیوقت اُنکو ہراسان اور

ترسان کردیاتہا۔ سو اسلیئے وہ ڈرے اور اُنکے ڈرنے نے اُنکو اسوقت تک مَرنے سے محفوظ رکہا جبتک اُنسی بیباکی پر اصرار ظاہر ہوا۔ سو میعاد گزرنیکے بعد شیطان نے اُنکے دلمین شبہات ڈالے کہ پیشگوئی کچہہ چیز نہین۔ بہرحال بچناہی تہا۔ سو یہ شبہات بڑہتے گئے اور قوت پکڑ گئے۔ یہانتک کہ وہ ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے شایع ہونے تک پورے منکر اور بیباک ہو چکے تہے سو خدا نے اُنکو جیسا کہ پیشگوئیمین وعدہ تہا اور پہلے شایع ہوچکا تہا بیباکی کے بعد اشتہار آخری سے سات مہینہ تک لے لیا اور ابہی یہہ ہمارے آخری اشتہار شایع ہو رہے تہے کہ اُنکے موت کی خبر پہونچگئی۔

افسوس کہ عیسائیونکی تمام دیانت آزمائی کیلیئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ مگر کسینے بہی انمین سے سچ کی پرواہ نہ کی۔ یہانتک کہ ایڈیٹر سول ملٹری نے جس کو **آزادی اور راست گوئی کا دعوی تہا اس مقام مین گندہ جہوٹ بولا**۔ حسام الدین پر تو کچہہ بہی افسوس نہین کیونکہ یہہ لوگ جو پادریانہ مشرب رکہتے ہین اکثر وہ جہوٹھ کے پتلے اور نجاست خوری کے کیڑے ہین اُنکو نہ فطرتی حیا ہے اور نہ خدا تعالےٰ کا خوف۔

یہ کہنا غلط ہے کہ بباعث بیخبری یہ لوگ معذور ہین کیونکہ مینے اس مقدمہ مین پانچہزار کے قریب اشتہار جاری کیا ہے۔ اور کھلے کھلے دلائل کے ساتہہ دکھلادیا ہے کہ آتہم خدا اور خلقت کے نزدیک ملزم ہے ٭ اور پیشگوئی اپنے دو پہلوؤن مین سے ایک پہلو پر پوری ہوچکی ہے۔ پھر کیونکر

٭ **حاشیہ**۔ یہ کسکو خبر نہین کہ آتہم صاحب نے پرچہ نور افشان مین صاف اقرار چہپوایا کہ مین اثناء ایام پیشگوئیمین ضرور خونی فرشتون سے ڈرتا رہا۔ یہ کسکو معلوم نہین کہ ڈرنے کی علامات اُنسے اسقدر صادر ہوئی کہ جنکو چہپانا ممکن نہین۔ کون عیسائی اس سے انکار کریگا کہ آتہم صاحب ایام پیشگوئیمین روتے رہے۔ کس کے کانون تک یہ خبر نہین پہونچی کہ اسوقت بہی آتہم صاحب کے آنسو نہین تھمے تہے جبکہ وہ اکراہ اور جبر کے طور پر پیشگوئیکے دنونمین عیسائیونکے جلسہ مین بلائے گئے۔ پھر جب تھوڑے دنون کے بعد آتہم صاحب کے ہوش وحواس قائم ہوئے اور قوم کے خناسونکا اثر انپر پڑا اور دل سخت ہوگیا تب اُنکو سمجہہ آیا کہ یہہ مینے اچہا نہین کیا کہ اسلامی پیشگوئی کے خیال سے اس قدر بیقراری ظاہر کی۔ تب زہر خورانی کے اقدام کا منصوبہ اور تین حملونکا بہانہ بنایا گیا۔ کیونکہ جسقدر خوف

یہہ لوگ بےخبر ہین دیکہو انوار الاسلام اور اشتہار ہزار روپیہ - دو ہزار روپیہ - تین ہزار روپیہ - چار ہزار روپیہ اور رسالہ ضیاء الحق اور آخری اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء جسکے سات ماہ بعد آتہم اپنی بیباکی کی جزا کو پہونچ گیا -

میرا یہہ خیال ہی ہے کہ آتہم زہر خورانی کے دعوی مین تو بالکل جہوٹا ہی لیکن باقی تین حملون کے دعوی مین شاید ایک اصلیت بہی ہو اور وہ یہہ ہی کہ شاید یونس کی قوم کیطرح ایسے پیرایہ مین فرشتے اُسکو نظر آئے ہون جنکا وہ خود **خونی فرشتے** نام رکہتا ہی اور پہر اُسنے عمداً یا کسیقدر سہو کی آمیزش سے اُن حملونکو انسانی حملے خیال کر لیا ہو اور اصل واقعہ کو گڑبڑ کر دیا ہو یہ اُس حالتمین ہے کہ کسیقدر اُسکو بہلا مانس آدمی خیال کر لیا جائے - لیکن یقیناً عیسائی لوگ اس تاویل پر راضی نہین ہونگے - پس دوسرا احتمال صرف یہہ ہی کہ اُسنے عمداً ایک گندے اور ناپاک جہوٹہ اور افترا سے کام لیا تا اُس خوف کو چہپا دے جو اُسکی مضطربانہ افعال سے ظاہر ہو چکا تہا -

غرض اگر اُس کے بیان پر اعتبار کیا جائے تو ان حملونکو فرشتونکے تمثلات مان لینا چاہیئے ورنہ اس مین کچہہ شک نہین کہ سخت نالائق اور مکروہ جہوٹ کو اُسنے حق پوشی کیلئے استعمال کیا ہی -

بقیہ حاشیہ

اُن کی سراسیمگی اور بیقراری سے ظاہر ہو چکا تہا وہ چاہتا تہا کہ اگر اسکا سبب الہامی پیشگوئی نہین تو ایسا سبب ضرور ہونا چاہیئے جو نہایت ہی قوی اور عظیم الشان ہو جس سے یقینی طور پر موت کا اندیشہ دل مین جم سکے - سو جہوٹ کی بندشونسے کام لیکر یہ خوف کے اسباب تراشے گئے مگر ان بہتانون نے جو نہایت مکروہ طور پر غیر محل پر استعمال کئے گئے آتہم صاحب کی اندرونی حالت بلکہ عیسائیت کے لب لباب کو اور بہی پبلک کے سامنے رکہدیا - اور اس نظیر نے ثابت کر دیا کہ اُنکی فطرت مین کسقدر قابل شرم خبث بہرا ہوا ہے جو ایسے ظلم اور جہوٹ اور بناوٹ اور سراسر بے اصل بہتان باندھنے کا محرک ہوا -

مگر یہ چار دن بہتان آتہم صاحبکو ملزم کرتے تہے - افسوس کہ آتہم صاحب کے ان بہتانون سے عقلمندون کے نزدیک اگر کچہہ نتیجہ پیدا ہوا تو صرف یہی کہ یہ عیسائی لوگ جہوٹ بولنے مین سخت بیباک اور بے شرم ہین - کون نہین سمجہ سکتا کہ ان جہوٹے اور بے ثبوت بہتانون سے اُنکا موںہہ کالا ہو گیا تہا - اور اس کلنگ کو دور کرنے کیلئے بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہ تہی کہ یا تو

اگرچہ حال کے فلاسفروں کی نظر میں یہ پہلا احتمال بہت قدر کے لائق نہیں ہے۔ یعنی یہ کہ آتھم کو فرشتے نظر آئے ہوں۔ مگر چونکہ خود اس کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ میں خونی فرشتوں سے ڈرتا رہا۔ اس لئے ہمیں مناسب ہے کہ اس کے ان الفاظ کو بھی اس سچائی پر قیاس کریں کہ جو بعض اوقات بے اختیار مجرم کی زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔

ایک محقق کی نظر میں یہ امر بہت مشکل ہے کہ اگر یہ تمام حملے انسان ہی کے حملے تھے تو ان مختلف حملوں میں کوئی دوسرا شخص کسی موقعہ پر بھی آتھم کا شریک رویت نہ ہو سکا اور آتھم کی زبان پر بھی مہر لگی رہی اور اسنے اس میعاد میں کوئی کارروائی ایسی نہ دکھلائی جیسا کہ ایک شخص خونیوں کے حملوں سے ڈرنیوالا طبعی جوش سے دکھلاتا ہے۔ بلکہ اس نے تو اپنا دامن قسم کھانے سے بھی پاک نہ کیا۔ جسکے کھانے میں نہ صرف آسانی بلکہ نقد چار ہزار روپیہ ملتا تھا۔

پس ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا عین انصاف ہے کہ کوئی ڈرانیوالا امر اسکو اس جرأت کرنے سے روکتا تھا کہ وہ نالش کرتا یا قسم کھاتا یا خانگی تحقیقات کرواتا۔ اگر ایک پاک نظر لیکر اس مقدمہ پر سلسلہ وار غور کرو تو تمہیں بہت جلد سمجھ آجائیگا کہ اول سے آخر تک تمام سلسلہ اس نتیجہ کو چاہتا ہے کہ آتھم کا وہ خوف جسکا اس کو اقرار ہے صرف پیشگوئی کی عظمت کی وجہ سے تھا نہ کسی اور وجہ سے۔

اور آتھم کے دروغگو ہونے پر وہ اختلاف اور تناقض بھی شاہد ہے جو اسکے دعویٰ عیسائیت اور اسقدر بزدلی سے مترشح ہو رہا ہے کیونکہ اس نے عیسائیت کا اقرار کرکے اسلام کے مقابل وہ خوف دکھلایا کہ جبتک انسان کم سے کم تذبذب کی حالت میں نہ ہو ہرگز دکھلا نہیں سکتا۔ اور نیز اسکی کلام میں یہ

بقیہ حاشیہ

عدالت فوجداری میں نالش کرکے ان بہتانوں کو ثابت کراتے اور یا بطور چند گواہوں کے پیش کرنے سے انکا ثبوت دیتے اور یا جلسہ عام میں قسم کھا لیتے۔ مگر آتھم صاحب نے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو اختیار نہیں کیا پھر آتھم صاحب کے جھوٹا ہونے کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ ان الزاموں کو انہوں نے نہ ایام میعاد پیشگوئی میں بیان کیا اور نہ ان ایام کے گزرنے کے بعد ان چاروں حملوں کو یکدفعہ بیان کر دیا بلکہ جیسا کہ جھوٹھ رفتہ رفتہ فکر اور سوچ کے ساتھ بنایا جاتا ہے ایسا ہی کیا۔ اب اے عزیزو آپ ہی سوچو کہ کیا وہ اس خوف کا اقرار کرکے جو الہامی شرط کا موید تھا اس خوف کے کوئی اور اسباب ثابت کر سکا اور کیا وہ اس بات کا کچھ ثبوت دے سکا کہ درحقیقت اس پر چاروں حملے ہوئے اور انہیں حملوں کی وجہ سے اس کا یہ سارا خوف تھا۔ منہ

تناقض ہی ہے کہ کبھی وہ حملے کرنیوالونکا نام فرشتے رکھتا ہے جو گناہ سے پاک ہین اور کبھی انکو ناپاک طبع انسان ٹھہراتا ہے جن کا کام ناحق کا خون کرنا ہے اور پھر طرفہ یہ کہ ان مین سے وہ کسیکا نام نہین بتلاسکا اور یہ بہی نہین کہا کہ مین انکو شناخت کرسکتا ہون اور وہ خوب جانتا تہا کہ ایسے بیہودہ اور بے اصل بہتان سے اس راقم کے مخالف کوئی قیاس نہین نکل سکتا۔ اس لئے اُسنے ان بہتانونکو عام طور پر شایع بہی نہین کیا۔ صرف نور افشان مین ایک دجل آمیز تقریر مین چھپوادیا۔
اس سے یہ امر قابل لحاظ پیدا ہوتا ہے کہ یہ چھپوانا صرف عیسائیونکی دلجوئی کی وجہ سے تہا جسکو اُسنے باربار بیان کرنا بہی نہین چاہا۔

قاعدہ فطرت کے مطابق یہ بات عادات مین داخل ہے کہ انسان حریف کی تکذیب کے لئے اصل واقعات کو چھپاتا ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ اور گو اسپر بہت کچھہ منحصر نہین مگر بے ثبوت عذرون کے پیش ہونیکے بعد اس فطرتی امر کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آتہم کے تمام حالات مین اس خیال کے پیدا کرنیکے لئے کچھہ نہین ہے کہ وہ بجز اقدام قتل کے حملون کے صرف پیشگوئی کی عظمت سے ڈر نہین سکتا تہا۔ کیونکہ ایسا خیال ان حملونکی صحت اور آتہم کی طرز استقامت کے ثبوت پر موقوف تہا جسکا ثبوت نہ آتہم پیش کرسکا اور نہ اسکا کوئی اور حامی۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس بیان مین کچھہ بہی سچائی ہوتی تو آتہم کو طریقہ فطرت فی الفور سکھلاتا کہ آیندہ حملونکے روکنے کے لئے جنمین ابہی ایک برس پڑا تہا کوئی قانونی کارروائی کرے۔ * کیا یہ عذر قابل اطمینان یا عدالت کو تشفی بخش ہے کہ ہر ایک حملہ کے وقت اُسکی

---

* **حاشیہ** ۔ نادان بٹالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنہ مین ہمپر یہ اعتراض کرتا ہے کہ جس حالت مین آتہم نے ہمپر جھوٹا الزام لگایا تہا کہ میرے قتل کرنیکے لئے کئی حملے میرے پر کئے گئے تو چاہیے تہا کہ تم اسپر نالش فوجداری کرتے۔ اور اگر الزام فی الواقعہ جھوٹا تہا تو اسکو سزا دلاتے۔
مگر افسوس کہ بٹالوی نے اس اعتراض مین بہی شیطان ملعون کیطرح دانستہ لوگونکو دھوکا دینا چاہا۔ اعتراض کے وقت اسکو خوب معلوم تہا کہ پیشگوئی کے الفاظ مین بار بار یہ ذکر ہے کہ آتہم انکار کیحالت مین بے سزا نہین چھوڑا جائیگا اور خدا اسکو اصرار انکار کے بعد جلد پکڑے گا اور ہلاک کریگا۔ پس جس حالت مین آسمانی عدالت سے ہمین یقین دلایا گیا تہا کہ عنقریب آتہم آسمانی وارنٹ سے گرفتار کیا جائیگا۔ اور اپنے جرم بیباکی اور انکار پر ماخوذ ہوکر جلد سزا کی موت سے سزایاب ہوگا تو

رحیمانہ عادت مجبور ہونا واجب تدارک کرانے سے روکتی رہی بلکہ جب حالتیں پہلے حملہ کی وجہ سے آیندہ زندگی کا امن اُٹھ گیا تھا تو کیا عقل باور کر سکتی ہے کہ پھر بھی آتہم نے درگزر اور عفو کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور کسی نے اُسکو یہ مشورہ نہ دیا کہ اب دشمن کا تدارک بہت ضروری ہے اور اسمین دو فائدہ ہین- ایک یہ کہ اپنی جان کا بچاؤ اور دوسرے دشمن کے مذہب کی ذلت جو عیسائیون کا عین مطلب ہے-

یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آتہم کا بیان صرف اُس اعتبار تک محدود تھا کہ جو ایک مدعا علیہ کے ایسے بیان پر کر سکتے ہین جبکہ اُس کے پاس کچھ بھی ثبوت نہ ہو- اگر اُسنے ان حملون کا واقعی طور پر معاینہ کیا تھا تو وہ بڑا ہی بدقسمت تھا کہ باوجودیکہ اسکی کوٹھی بہت سے آدمیون سے بھری ہوئی تھی تب بھی وہ کسی اپنے آدمی کو کوئی سوار یا پیادہ یا گھوڑا یا ہتھیار دکھلا نہ سکا اور نہ بیان کر سکا یہانتک کہ پیشگوئی کی میعاد گزر گئی گویا جسطرح فری میسن کے لوگ اپنا راز ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتے

بقیہ حاشیہ

پھر ہمین کونسی ضرورت پیش آئی تھی کہ انگریزونکی عدالتونکے دروازہ پر اپنے تئین سرگردان کرتے ہم تو اُسوقت سے ہی آتہم کو مرا ہوا دیکھتے تھے جبکہ جاہل عیسائی اور نادان بٹالوی اور اُس کے ہم خیال آتہم مذکور کو زندہ سمجھتے تھے- لیکن یہ فرض آتہم کا تھا کہ جن بے ثبوت حملونکے الزامون سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ وہ ضرور اُس پیشگوئی کی عظمت سے ڈرتا رہا جو نہایت ہولناک لفظون مین بیان کیگئی تھی اور ضرور اُسنے پیچھے سے اپنے خوف کی اصل حقیقت چھپانیکے لئے اقدام قتل کا بے ثبوت افترا بنالیا عدالت مین نالش کرکے اُن حملونکا ثبوت دیتا اور مجرمونکو واقعی سزا دلاتا کیونکہ اُس کے بے ثبوت دعوون کا بار ثبوت تو اُسی کے ذمہ تھا- لیکن وہ ظالم مفتری تو قسم بھی نہ کھا سکا چہ جائیکہ نالش کرتا- کیا ضرور نہ تھا کہ وہ کسی طرح نالش سے یا قسم سے یا خانگی طور پر ثبوت دینے سے اپنی صفائی ظاہر کر دیتا کیا وہ چار حملے یعنی ارادہ زہر خورانی اور سانپ چھوڑنا اور لودیانہ اور فیروزپور مین جو بقول آتہم قتل کیلئے حملے ہوئے ان تمام حملونکا ثبوت ہمارے ذمہ تھا یا آتہم کی گردن پر تھا-

اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے- اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا

اسیطرح آتہم کو بھی اس راز کے افشا مین اپنی جان کا اندیشہ تہا کیا کوئی سچا اسپر راضی ہو سکتا ہے کہ اسکے ایسے دعاوی جو اسکی سچائی کا مدار ہین اندھیرے مین چھوڑے جائین اور کوئی بھی سچائی کی چمک انمین نظر نہ آوے۔

سچا مدعی اپنے کسی پہلو کو قابل اعتراض چھوڑنا نہین چاہتا اور پوری صفائی کیلئے طیار ہوتا ہے مگر حسام الدین صاحب مجھے بتلادین کہ کس بات مین آتہم نے پوری صفائی دکھلائی۔ کیا اسنے حملونکے وقت کسی تھانہ یا عدالت مین رپورٹ کی۔ اور اگر یہ نہین تو کیا زبانی ہی کسی حاکم سے یہ ذکر کیا۔ یا کسی دوست کو اس راز سے اطلاع دی۔ کیا اُس نے سزا دلانیکے لئے کسی نالش یا محکلہ کے لئے کوئی کوشش کی یا خانگی طور پر کوئی ثبوت دیا۔ یا اُسنے قسم سے اس الزام کو اپنے پر سے

حاشیہ ۱

دیکھو آج جیسا کہ خدا نے پیش از وقت وہ الہام کیا تہا جو انوار الاسلام صفحہ ۲ مین درج ہے کیا صفائی سے پورا ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔ اَطّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ ۔ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبدِیلًا ۔ وَلَا تَعجَبُوا وَلَا تَحزَنُوا وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُؤمِنِین ۔ وَبِعِزَّتِی وَجَلَالِی اِنَّکَ اَنتَ الاَعلٰی ۔ وَنُمَزِّقُ الاَعدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ ۔ وَمَکرُ اُولٰئِکَ ھُوَ یَبُورُ ۔ اِنَّا نَکشِفُ السِّرَّ عَن سَاقِہٖ ۔ یَومَئِذٍ یَفرَحُ المُؤمِنُونَ ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الاَوَّلِینَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الاٰخِرِینَ ۔ وَھٰذِہٖ تَذکِرَۃٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیلًا ۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۲

اور پھر اسی انوار الاسلام صفحہ ۲ مین اس الہام کا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ کہ خدا تعالی نے اُس کی {یعنی آتہم کی} ہم و غم پر اطلاع پائی اور اسکو مہلت دی جب تک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالی کے احسان کو بھلادے۔ یہ معنی فقرہ مذکور کے تفہیم الہی سے ہین۔ اور پھر فرمایا۔ کہ خدا تعالی کی یہی سنت ہے۔ اور تو ربانی سنتون مین تغیر اور تبدل نہین پائے گا۔ اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسیطرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہین کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائین جو غضب الہی کو مشتعل کرین۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ مین کچھ خوف الہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جاتو عذاب نازل نہین ہوتا۔ اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہین کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے۔ یہ اس عاجز کو خطاب ہے۔ اور

ٹالنا چاہا مگر ہمنے قسم کو قبول نکیا - کیا یہ روا ہے کہ بے دلیل کسیکو ایسے سنگین جرائم کا ملزم ٹھہرایا جائے - اور اسکی روش اور چال چلن پر ناحق دھبہ لگایا جاوے -

برائے خدا ذرہ سوچو کہ کسی بھلے مانس پر بے ثبوت تہمتین لگا کر پھر کسی طور سے ان تہمتون کا ثبوت نہ دینا کیا یہ نیک آدمیونکا کام ہے یا بدمعاشون کا !!!

عیسائیون نے آتہم کے ان بہتانون کا باربار ذکر تو کیا مگر یہ نہین دکہلایا کہ اُن کے نزدیک اسکا ثبوت کیا ہے - کیا وہ لوگ جوان واقعات سے ذاتی واقفیت کا اقرار رکھتے ہین کسی غار مین زندہ موجود ہین یا وہ بھی آتہم کے ساتھ ہی مرگئے ؟

کیا عیسائی دیانت یہی تہی جواب ظاہر ہوگئی - اگر کامل ثبوت موجود نہین تو مختصر اور ناکافی

پھر فرمایا کہ ہم دشمنونکو پارہ پارہ کردینگے - یعنی انکو ذلت پہونچیگی اور ان کا مکر ہلاک ہوجائیگا
اس مین یہ تفہیم ہوئی - کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن - اور خدا تعالی بس نہین کریگا اور نہ باز آئیگا
جب تک دشمنون کے تمام مکر دنکی پردہ دری نکرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کردیوے یعنی جو
مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُسکو توڑ ڈالیگا اور اسکو مردہ کرکے پھینک دیگا اور اُسکی لاش لوگون کو
دکھاویگا - اور پھر فرمایا - کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیونسے ننگا کرکے دکھادینگے یعنی
حقیقت کو کھولدینگے اور فتح کے دلائل بیّنہ ظاہر کردینگے اور اسدن مومن خوش ہونگے

پہلے مومن بھی پچھلے مومن بھی - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۲

اب دیکھو آج اس الہام کے موافق کیسے صفائی سے اس پیشگوئیکی حقیقت کھل گئی - کیا آج وہ سب مرگئے یا نہین جنہون نے امرتسر مین آتہم کو گاڑی مین بٹھا کر بازارون مین پھرایا تھا - کیا آج ثابت ہوگیا یا نہین کہ **اُنکی وہ ساری خوشیان جھوٹی تھین**

اس پیشگوئیمین خدائے رحیم نے صاف وعدہ فرمایا تہا کہ گو آتہم نے الہامی پیشگوئیکی وجہ سے بہت غم وہم اپنے دلپر ڈالکر خدا کی سنت قدیمہ سے فائدہ اٹھایا اور اسکی موت مین تاخیر ہوگئی مگر بیباکی کے وقت پھر خدا اسکو پکڑیگا اور ہلاک کریگا -

سو اب یہ پیشگوئی دُہرے طور پر دونون پہلوؤن پر پوری ہوگئی - اول آتہم کے ہم وغم کی وجہ سے اسطرحپر پوری ہوئی کہ موافق الہامی شرط کے اسکی موت مین تاخیر ڈالدی گئی پھر آتہم کی بےباکی اور سخت انکار کیچالتمین اسطرحپر پوری ہوئی کہ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق

ثبوت ہی پیش کریں تا افترا اور بہتان کا کلنگ کسی قدر تو ہلکا ہو جائے۔ اور اگر کچھ بھی ثبوت نہیں تو کیا یہ معقول قیاس نہیں کہ یہ سب کچھ صرف ایک ہی بات کے واسطے بنایا گیا تا اُس خوف کی دھار کو جو اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے زور سے بہہ رہی تھی خواہنخواہ دوسری طرف پھیر دیا جائے۔

اب اس امر کو کون ہے کہ ثابت شدہ تسلیم نکرے کہ آتھم نے اُس حد تک رجوع الی الحق ضرور کیا جو ایک خائف اور ترسان اور ہراسان کی نسبت خیال کر سکتے ہیں۔ مین اس واقعہ کو قبول کرتا ہون کہ جیسا کہ وہ پیشگوئی سے پہلے عیسائی تہا ایسا ہی پیشگوئی کی میعاد گزرنیکے بعد اسنے اپنی عیسائیت کو ظاہر کیا۔ لیکن کیا کوئی اس بات کا ثبوت دیسکتا ہے کہ اُسنے پیشگوئیکے ایام مین کبھی تحریراً یا تقریراً عیسائیت کے اصول کی تائید کر کے اپنا سرگرم عیسائی ہونا ظاہر کیا جیسا کہ پہلے اُسکا شیوہ اور طریق تہا۔ بلکہ سچ تو یہ بات ہے کہ وہ اُن تمام دنون مین عیسائیت کا چولہ اتار کر حقیقی خدا کے آگے تضرع مین رہا۔ جیسا کہ مختلف شہادتین اسکے ثبوت مین ابتک گزر رہی ہین پھر فرعون کیطرح خطرناک ایام کے گزرنیکے بعد دن بدن سخت دل ہوتا گیا۔ یہانتک کہ ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے وقت مین پورے طور پر وہ کفر کے گڑھے مین گر گیا اور بلعم کیطرح دنیا سے محبت کر کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء مین اُن روحون مین جا ملا جو دوزخ کی تاریک آگ مین جل رہی ہین۔

سنو اے عزیزو!! آتھم کے بیان پر کیونکر راستی کی امید ہو سکتی ہے جو محض بے ثبوت اور جسمین بناوٹ اور جذبات کی دور سے بو آرہی ہے۔ اور جو نہ بادی النظر مین اور نہ عمیق نگاہ مین درست ٹھہر سکتا ہے۔ اور نہ صرف بیدلیل بلکہ فطرتی طور پر حق کو چھپانیکے لئے یہی عام طریقہ حیلہ سازونکا ہے۔ جو بات قرین قیاس نہین کیا وہ ایسی بات کے مقابل پر کچھ وزن رکھتی ہے

بقیہ حاشیہ

اس پر موت نازل کر دی سو اس مبارک پیشگوئی مین خدا تعالےٰ نے اپنی صفات جمالی اور جلالی دونون دکھلا دیئے۔ اور ناسمجھ عیسائیون اور نالائق مولویون کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی۔ اسلام کا بول بالا ہوا اور مردہ پرست پادری اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے مگر کیا وہ اب بھی سچائی کی طرف واپس آئینگے۔ ہرگز نہین۔ قلوبٌ ملعونۃٌ ممن یرد من لعنہ اللہ۔ فتدبر ان کنت من الصالحین۔ منہ

جو ہرایک سچائی سے بھرا ہوا کانشنس باسانی اسکو قبول کر سکتا ہے۔ زہر خورانی کے اقدام اور تین حملوں کا منصوبہ ایک ایسی مکروہ بناوٹ ہے کہ مین خیال نہیں کر سکتا کہ کسی شریف عیسائی کے دل نے بھی اسکو قبول کیا ہو۔ یا ایک طرفۃ العین کیلئے بھی اسکی طرف خیال آسکتا ہو۔

لیکن ہر ایک محقق اور پاک دل کو اس امر مین شک کرنیکے لئے کوئی وجہ دکھائی نہیں دیگی کہ وہ خوف جس کا آتھم کو اقرار ہے بجز پیشگوئی کی عظمت کے اور کوئی صحیح مصداق اسکا موجود نہیں اگر آتھم سے ان جھوٹے بہتانوں کو بیان نکیا ہوتا۔ اور یہ عذر کرتا کہ وہ اسلئے ڈرا کہ کوئی خود غرض اسکو ضرر نہ پہونچاوے تو شاید کوئی سادہ طبع اسکو قبول کر لیتا۔ اور کم سے کم یہ سمجھ لیتا کہ آتھم کا یہ فیصلہ ایک ایسا فیصلہ ہے جسنے لوگوں پر حق کو مشتبہ کر دیا۔ لیکن ایسے سادہ طور سے بیان کرنا ایسے مفتری کیلئے کب ممکن تھا کہ جو درحقیقت پیشگوئی سے ڈرکر اپنی مجرمانہ حالت کی تحریک سے ناجائز بہانوں کے پیچ مین پڑا اور اُسنے سچائی سے آگے قدم رکھکر جھوٹھ اور بہتان سے کام لینا چاہا جس سے وہ باز پرس اور طلب ثبوت کے لائق ہوا یہہ کہنا بیجا ہے کہ پیشگوئی سے ڈرنے کا بار ثبوت آتھم پر نہیں تھا کیونکہ جبکہ اُس نے ڈر کا اقرار کرکے بلکہ خوف کو اپنی حرکات سے ظاہر کرکے پھر وجوہ خوف کے ایسے بیہودہ اور جعلی بیان کئے جو سراسر بہتان اور بدیں دلیل تھے تو بلاشبہ یہ بوجھ اسکی گردن پر تھا کہ وہ اسکو ثابت کرتا اور اسکو چاہیے تھا کہ اس افترا کے الزام سے بری ہونیکے لئے کہ جو طریقہ مستقیمہ انصاف ہے اسکی نسبت عائد ہوتا تھا اپنی صفائی کے گواہ پیش کرتا۔ نالش اور قسم سے اسکا گریز کرنا صریح حقیقت کو چھپانیکے لئے تھا جبکہ اسکو اور اُس کے رشتہ دارون اور دوستوں کو ہماری طرف سے اسقدر دُکھ اور صدمہ پہونچ چکا تھا جس سے زیادہ دنیا مین پہونچنا غیر ممکن ہے۔ تو ایسا مظلوم کسطرح خاموش رہ سکتا تھا۔

ہمنے یہ سزا اپنے لئے خود تجویز کر لی تھی کہ وہ قسم کھا کر چار ہزار روپیہ نقد ہمسے لے لے سو اُس نے نہ چاہا کہ قسم کھانیکی طرف متوجہ ہو۔ اب منصفین کے سوچنے کا یہہ بڑا بھاری موقعہ ہے* کہ کیون اُسنے ایسے پہلو سے

*حاشیہ پرچہ شحنہ ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء کے پہلے صفحہ مین ہی ایک نامہ نگار صاحب نے اس عاجز کی پیشگوئی آتھم وغیرہ کی نسبت کچھ نکتہ چینی کرکے اخیر پر اپنا نام انصاف طلب لکھا ہے۔ یہ تو خوشی کی بات ہے

اجتناب کیا جس سے اُس کے دعوی کے تمام نقص اور عیوب پبلک کی نگاہ مین کالعدم ہو سکتے تہے اور پوری طور پر اسکی صفائی ہو سکتی تہی - اُس کا فرض تہا کہ وہ جسطرح ہو سکتا اُن الزامونسے اپنے تئین بری کرکے دکھلاتا کہ جو اُسپر وارد ہو چکے تہے - نالش سے یا خانگی تحقیقات پیش کرنیسے یا قسم سے یا کسی اور طریق سے - لیکن وہ اپنے تئین اس درانگی الزام سے بری نہ کر سکا یہانتک کہ قبر مین داخل ہو گیا سو اُسکے کذب پر ایک تو یہی ثبوت تہا کہ اُسنے اپنی بریت ظاہر کرنیسے باوجود بہت وسیع موقعہ ملنے کے عمداً پہلو تہی کیا لیکن علاوہ اس کے ایک دوسری جزو ثبوت کی اسکے کذب پر یہ پیدا ہوئی جو وہ اس دوسری پیشگوئیکے اثر سے جس کا ہم صدر اشتہار مین ذکر کر چکے ہین اپنی زندگی کو بچا نسکا اور یہی پیشگوئی اور قسم کہانیکے انکار جس کے نتیجہ بد کی نسبت بار بار پیشگوئی کی گئی تہی اور بیان کیا گیا تہا کہ اس کے اصرار کے زمانہ کے بعد عذاب موت

کہ کوئی شخص انصاف طلب یا انصاف کا خواہان ہو - لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اکثر لوگ حق پسند اور انصاف طلب کہلا کر پھر جلد ایسے انصاف کا خون کر دیتے ہین اور قبل اس کے جو کسی بات کی تہ تک پہونچین اور کسی اصل حقیقت کو دریافت کرین رائے ظاہر کرنیکے لئے طیار ہو جاتے ہین - پھر ایسی رائے جو صرف سرسری اور سطحی خیال سے پیدا ہوئی ہے کیونکر غلطی سے محفوظ رہ سکتی ہے - ناچار وہ اپنی شتابکاریونکی وجہ سے قابل شرم غلطیون مین پڑتے ہین اور پھر اپنی غلطی کی پچ مین ایسا تعصب پیدا ہو جاتا ہے کہ کیا ممکن ہے کہ اس سے رجوع کر سکین اگرچہ سچائی روز روشن کیطرح کھل جاتے - بہرحال صاحب انصاف طلب کی خدمت مین انکے بعض کلمات کا جواب دیا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے :-

قولہ - ”مرزا صاحب کے موافقین اور مخالفین نے پرلہ درجہ کی افراط اور تفریط کی ہے - جو شخص یہہ کہتا ہو کہ مین قرآن شریف کو مانتا ہون - نماز پڑھتا ہون - روزے رکہتا ہون - اور لوگونکو اسلام سکہاتا ہون - اسکو کافر کہنا زیبا نہین - مگر ایک عالم کے رتبہ سے بڑھا کر پیغمبری تک پہونچانا بھی نہین -

اقول - صاحب انصاف طلب کے بیان مین یعنے اُنکے پہلے ہی قول شریف مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ ایک طرف تو وہ بہت ہی حق پسند بنکر نہایت مہربانی سے فرماتے ہین کہ مسلمان کو کافر کہنا زیبا نہین اور پھر دوسری طرف اُسی منہ سے میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہین کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا مینے درحقیقت نبوت کا دعوی کیا ہے - اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ مین مسلمان ہون اور قرآن شریف پر ایمان رکہتا ہون تو پہر دوسری رائے غلط ہے جسمین ظاہر کیا گیا ہے کہ مین خود نبوت کا مدعی ہون - اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے جسمین ظاہر کیا گیا کہ مین مسلمان ہون اور

اُسپر وارد ہوگا اُس کے جلد مرنے کا موجب ہوگئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں وہ ہمارا اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے بعد جو ہمارا آخری اشتہار بطور اتمام حجت تھا پورے سات مہینے بھی زندہ نہ رہ سکا۔ پس کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اُسنے آتھم کے اصرار انکار پر موت کی سزا سے اُسکا تمام جھوٹھ اور افترا ایک لحظت ظاہر کر دیا۔

اب بیان کرو کہ کونسا قانونی سُقم ہماری اس تقریر میں ہے۔ اور آتھم کو ملزم قرار دینے کیلئے کس ثبوت کی کسر رہگئی ہے۔ بلاشبہ اُسکی عملی حالت نے اُسپر فرد قرارداد جرم لگادی جسپر وہ ایک ہی صفائی کا گواہ پیش نکر سکا۔ اب عیسائیوں کو اسکی ناحق کی حمایت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ہمنے بہت صفائی سے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آتھم اس بیان میں بالکل جھوٹا ہے کہ اُس کے قتل کے

ضمیمہ ۱

قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعوی نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اُسکو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگجانیکا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھکو ملے ہیں جنمیں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے انکو میں بوجہ مامور ہونیکے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ اُن الہامات میں جو لفظ مُرسَل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے* وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اور اصل حقیقت جسکی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا نکوئی پرانا اور نکوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی او رسول علی وجہ الحقیقت والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعت الغراء فھو کافر کذاب۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا

* نوٹ۔ ایسے لفظ ان اپنے بلکہ سولہ برس سے بڑے الہامات میں درج ہیں چنانچہ براہین احمدیہ میں ایسے کئی مخاطبات الہیہ میری نسبت پائے گئے۔ منہ

لئے ہماری طرف سے ناجائز حملے ہوئے۔ ہمنے اُسکو اپنے پہلے اشتہاروں مین بہت غیرت دلائے اور غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے مگر کچھہ ایسا دھڑکا اُس کے دل مین بیٹھہ گیا تھا کہ وہ سر نہ اٹھا سکا۔ پھر ہمنے نہایت الحاح اور انکسار کے ساتھہ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر قسم دی اور جہانتک الفاظ ہمین مل سکے ہمنے اسبات پر زور دیا کہ وہ اس بہتان کو جو ہمپر لگاتا ہے ثابت کرے یا قسم کھاوے۔ لیکن وہ اُن بدبخت جھوٹھوں کی طرح چپ رہا جنکا کانشنس ہر وقت اُنکو ملامت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کارروائی کر رہے ہو۔ یقیناً اُس کو یہ خوف کھا گیا کہ تحقیق کرانیکے وقت اُسکے جھوٹھے منصوبہ کے تمام پر و بال گر جائیں گے اور قسم کھانیکی حالت مین خدا کا قہر اسپر نازل ہوگا۔ سو اُسنے نہ نالش کی اور نہ قسم کھائی

تفخیذ حاشیہ

کلمہ بنائیگا۔ اور عبادات مین کوئی نئی طرز پیدا کریگا۔ اور احکام مین کچھہ تغیر و تبدل کر دیگا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اُس کے کافر ہونیمین کچھہ شک نہین۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہین کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا ہے بعض اوقات خدا تعالے کے الہامات مین ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اُسکے بعض اولیا کی نسبت استعمال ہو جاتے ہین اور وہ حقیقت پر محمول نہین ہوتے سارا جھگڑا یہ ہے جسکو نادان متعصب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہین۔ آنیوالے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ مین زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہین مجازی معنون کے رو سے ہے جو صوفیہ کرام کی کتابون مین مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیا کے بعد نبی کیسا

قولہٗ ۔ حضرت اقدس میرزا صاحب نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار اپنی پیش بہا اور لاثانی کتاب شہادت القرآن مین درج فرمایا ہے (یعنی آتھم اور احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی پیشگوئی اور لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیش خبری) اب ناظرین خود بخود سمجھہ لینگے کہ وہ سچا دعویٰ ہے یا دروغ بے فروغ۔

اقول ۔ مین کہتا ہون کہ لیکھرام کی پیشگوئیکی میعاد تو ابھی بہت باقی ہے۔ سو اسکا ذکر پیش از وقت ہے ہان آتھم اور احمد بیگ اور داماد احمد بیگ کی نسبت جو پیشگوئی تھی اسکی میعاد گزر چکی ہے۔ در حقیقت یہ دو پیشگوئیان تھین۔ ایک آتھم کی موت کی نسبت دوسری احمد بیگ اور اسکے داماد کی موت کی نسبت۔ سو آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بروز دوشنبہ فوت ہو گیا۔ اور ایک آنکھین دیکھنے والا سمجھہ سکتا ہے

بلکہ اُسنے اس واقعہ کی طرف نظر کرکے یہہ امر صاف دیکھا کہ ان دونون کارروائیون مین سے کوئی کارروائی
بھی اُس کے لئے مبارک نہین ہوگی اور انجام بد ہوگا یہی وجہ ہے کہ اُسکا اپنے تئین عیسائی کہلانا گو
عملی حالت سے اخیر دم تک متناقض رہا۔ اُسکے رفیق پادری اور ڈاکٹر کلارک سر پٹ پیٹ کر
تھک گئے مگر اُسنے نہ چاہا کہ ان دعاوی کو عدالت کے ذریعہ سے ثابت کراوے کیونکہ وہ جانتا تھا
کہ ایسے بڑے بہتان ہمیشہ اسکے کہ وہ صحیح سمجھے جاوین طبعی طور پر پختہ ثبوت کے واسطے تقاضا پیدا کرتی
ہین۔ اور درحالت عدم ثبوت عدالتین فریق ثانی کو انتقامی استغاثہ کی اجازت دیتی ہین۔
سو سوچنا چاہیئے کہ وہ کسقدر اپنے اس بہتان اور جھوٹھ سے ہراسان اور ترسان تھا کہ باوجودیکہ
اسکے داماد بڑی بڑی حکومت کے عہدون پر معزز تھے اور اُسکے عیسائی دوست گورنمنٹ مین

حاشیہ

کہ پیشگوئی کے مطابق اُس کی موت ہوئی۔ اور اس پیشگوئی مین دو پہلو تھے سو اپنے دونون پہلوؤن کے رو سے
یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ہم کسی متعصب بے حیا کا موہنہ بند تو نہین کرسکتے اور نہ ہمسے پہلے کوئی نبی
یا رسول بند کرسکا۔ لیکن ایک متقی کیلئے اس پیشگوئی کی صداقت سمجھنے مین کچھ بھی مشکلات نہین۔ چنانچہ
ہم اسی رسالہ اور پہلے رسائل مین بھی بہت کچھ بیان کرچکے ہین۔
باقی رہی احمد بیگ کی موت اور اُسکے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی سو احمد بیگ تو پیشگوئی کی میعاد کے
اندر فوت ہوگیا۔ جس سے ہمارے کسی مخالف کو انکار نہین گویا پیشگوئی کی دو ٹانگون مین سے ایک ٹانگ
ٹوٹ گئی۔ رہا داماد اُسکا۔ سو وہ اپنے رفیق اور خسر کی موت کے حادثہ سے اس قدر خوف سے بھر گیا تھا
کہ گویا قبل از موت مرگیا اور اس بات کو کون نہین سمجھ سکتا کہ جب ایک ہی پیشگوئی دو شخص کی موت کی
خبر دیوے اور ایک اُنمین سے مرجاوے تو دوسرے پر اُس موت کا طبعاً و فطرتاً اثر پڑجاتا ہے۔ سو اسجگہ ایسا ہی
ہوا۔ لہذا سنت اللہ کے موافق جسکا ذکر ہم بار بار لکھ چکے ہین اس وعید کی میعاد مین تخلف ہوگیا
ہم اپنے پہلے اشتہارون مین اُن بعض خطوط کا ذکر کرچکے ہین جو ان لوگونکی طرف سے ہمین پہونچے
جنمین توبہ اور خوف و رجوع کا اقرار تھا۔ پھر اگر یہ امر قرآن اور توریت کی رو سے صحیح نہین ہے کہ وعید
کی پیشگوئیکی میعاد کا تخلف جائز ہے تو ہر ایک معترض کا اعتراض بجا اور درست ہے۔ لیکن اگر قران اور توریت
کی رو سے یہی امر بتواتر ثابت ہوتا ہے کہ وعید کی میعاد توبہ اور خوف سے ٹل سکتی ہے تو سخت
بے ایمانی ہوگی کہ کوئی شخص مسلمان کہلا کر یا عیسائی کہلا کر پھر ایسی بات پر اعتراض کرے جو قران
شریف اور پہلی آسمانی کتابون سے ثابت ہے۔ اس صورت مین ایسا شخص پھر اعتراض نہین کرتا بلکہ اپنی ناپاکی

اول درجہ کی رسائی رکھتے تھے ۔ پھر بھی اُس کا دل اسبات پر مطمئن نہ ہوسکا کہ وہ ایسی نالش کے بعد پھر بچکر اپنے گھر مین آجائیگا ۔ اگر رُویت کی شہادتونسے یہ ثابت کرنا آتھم کو میسر آسکتا کہ درحقیقت یہ ناجائز حملے ہوئے تو کم سے کم وہ اخبارون کے ذریعہ سے اس ثبوت کو پبلک پر ظاہر کرتا ۔ کیونکہ اس کامیابی کے اندر عیسائیون کا بڑا مدعا بھرا ہوا تھا ۔ وجہ یہ کہ اس کا عام نتیجہ یہہ تھا کہ ہمارا کاذب اور مفتری ہونا ہر ایک پر کھُل جاتا اور کم سے کم یہ کہ ہماری چال چلن کی نسبت ہر ایک کو قوی شبہ پیدا ہو جاتا اور صفحات تاریخ مین ہمیشہ یہ واقعہ قابل ذکر سمجھا جاتا اس امر مین کس کا اطمینان ہو سکتا ہے کہ آتھم نے ان بہتانون کو پیش کر کے اور پھر ثبوت دینے سے روگردان ہو کر بے ایمانی اور دروغگوئی کی رہ کو اختیار نہین کیا ۔

بقیہ حاشیہ

کا خدا تعالےٰ کی پاک کتابون پر اعتراض ہے ۔ ہمارے اشتہار چہارم کو پڑھو جسکے ساتھ چار ہزار روپیہ کا انعام ہے تا معلوم ہو کہ کیونکر خدا تعالےٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہین تھی ۔ جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درّ منثور مین احادیث صحیحہ کی رو سے اسکی تصدیق موجود ہے ۔ دیکھو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ۱۲ ۔ اور یونہ یعنی یونس نبی کی کتاب مین جو بائبل مین موجود ہے باب ۳ آیت ۴ مین لکھا ہے ۔ ”اور یونہ شہر مین یعنی نینوہ مین داخل ہونے لگا اور ایک دن کی راہ جاکے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہونگے تب نینوہ برباد کیا جائے گا ۔ تب نینوہ کے باشندون نے خدا پر اعتقاد کیا اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چھوٹے بڑے تک ٹاٹ پہنا اور خدا نے انکے کامونکو دیکھا کہ وہ اپنی بری راہ سے باز آئے تب خدا اُس بدی سے کہ اُسنے کہی تھی پچھتا کے باز آیا اور اُسنے اُنسے وہ بدی نکی ۔ باب ۴ ۔ پر یونہ اُس سے ناخوش ہوا اور نپٹ رنجیدہ ہوگیا ۔ ۲ ۔ ۱ ور اُسنے خداوند کے آگے دعا مانگی ۔ ۳ ۔ اب اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ میری جان کو مجھسے لیلے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے ۔“ اور درّ منثور مین ابن عباس سے یہہ روایت ہے ۔ اوحی اللّٰہ الی یونس انی مرسل علیھم العذاب فی یوم کذا وکذا فجعوا الی اللّٰہ وانابوا فاقالھم اللّٰہ واخّر عنھم العذاب فقال یونس لا ارجع الیھم کذّابا ومضی علی وجھہٖ یعنی خدا نے یونس پر یہ وحی نازل کی کہ فلان تاریخ مین عذاب نازل کرونگا ۔ سو ان لوگون نے خدا کی طرف تضرع کی اور رجوع کیا ۔ سو خدا نے انکو معاف کر دیا اور کسی دوسرے وقت پر عذاب ڈالدیا ۔ تب یونس کہنے لگا

اگراب بھی عیسائی باز نہ آوین تو بہتر ہے کہ ہم اور ان کے چند سرگروہ مباہلہ کے طور پر میدان مین آکر خدا کے انصاف سے فتویٰ لے لین جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب مین ناجائز نہین نہ ہم مین نہ عیسائیون مین نہ یہودیون مین ۔ یہی وجہ ہے کہ پادری وایٹ بریخت شملہ جانیسے کچھ عرصہ پہلے چند اپنے عیسائیون کے ساتھ قادیان میرے پاس آئے ۔ اور مجھے کہا کہ آتھم نہین مرا ۔ مینے کہا کہ اُسنے اسلامی پیشگوئی سے ڈر کر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا اور خود اقرار کیا کہ مین ڈرتا رہا اور ان حملون کا ثبوت نہ دیسکا جو ڈرنیکی وجہ ٹھہرائی ۔ وائٹ نے کہا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹھون پر لعنت ہو ۔ مینے کہا کہ بیشک جھوٹھون پر لعنت وارد ہوگی ۔ اگر آتھم جھوٹا ہے یا مین تو خدا اس کا فیصلہ کر دیگا ۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتھم پر وارد ہو گیا

کہ اب مین کذاب کہلا کر اپنی قوم کی طرف واپس نہین جاونگا اور دوسری راہ لی ۔ دیکھو تفسیر درمنثور تحت تفسیر آیت مغاضبا ۔ اور دیکھو صفحہ ۱۱ اشتہار چہارم انعامی چار ہزار روپیہ ۔

ہم اسجگہ حضرت مولوی احمد حسن صاحب کو ہی منصف ٹھہراتے ہین کہ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ خدا کا یہ الہام جھوٹا نکلا اور نعوذ باللہ یونس کذاب تھا ۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا علم اکثر لوگون سے جاتا رہا ہے ۔ اور بظاہر اہل حدیث بھی کہلاتے ہین مگر حدیثون کے مغز سے ناواقف ہین ۔ ہم بار بار لکھ چکے ہین کہ انہین قصون کے لحاظ سے اہل سنت کا یہ عام عقیدہ ہے کہ وعید کی میعاد کی تاخیر کسی سبب توبہ یا خوف کی وجہ سے جائز ہے ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر اور ان احادیث کو پڑھکر پھر اُس پیشگوئی کی تکذیب کیجائے جو یونس کی پیشگوئی سے ہمشکل ہے اور ایسے امور مین اس عاجز کو کاذب ٹھہرایا جائے جنمین دوسرے انبیا بھی شریک ہین ۔

مین بار بار کہتا ہون کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظار کرو ۔ اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشگوئی پوری نہین ہوگی اور میری موت آجائیگی ۔ اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالیٰ ضرور اسکو بھی ایسا ہی پوری کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی ۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتون مین تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہانتک کہ بائبل کی بعض پیشگوئیون مین دنون کے سال بنائے گئے ہین ۔ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اسکو روک نہین سکتا ۔ ذرہ شرم کرنی چاہیے کہ جس حالتمین خود احمد بیگ اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہو گیا اور پیشگوئی کے اول نمبر پر تھا تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم مین شک نکیا جاوے ۔ کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی بیدوسری جز ہی جس حالتمین خدا اور رسول

اور چار دن تک جان کندن کا سخت عذاب اٹہا کر دائمی عذاب کے زندان مین جا پڑا - پادری وائٹ بریخت کو اگر خدا کا خوف ہے تو اب سمجھہ سکتا ہے کہ ہم دونون یعنی آتہم اور اس راقم مین سے لعنتی کون تہا۔

اب اس قصہ کے لکہنے کی وجہ یہ ہے کہ پادری وائٹ بریخت نے بہی چاہا تہا کہ جہوٹے پر لعنت ہو سو چونکہ آتہم جہوٹا تہا اس لئے اُسپر لعنت پڑ گئی سو اسلیئے مین کہتا ہون کہ اگر آتہم کے معاملہ مین کسی پادری صاحب یا کسی اور عیسائی کو شک ہے اور خیال کرتا ہو کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی تو لازم ہے کہ **مجہسے مباہلہ کرے**۔

اور لعنت کا مفہوم اپنے مخالفون کیلئے خود یسوع نے بہی استعمال کیا ہے کیونکہ واویلا یہودیون پر یسوع کے کلام مین آیا ہے اور واویلا اور لعنت ایک ہی چیز ہے اور یسوع نے مخالفونکے

بقیہ حاشیہ

اور پہلی کتابون کی شہادتون کی نظیرین موجود ہین کہ وعید کی پیشگوئیمین گو بظاہر کوئی بہی شرط نہو تب بہی بوجہ خوف تاخیر ڈال دیجاتی ہے - تو پہر اس اجماعی عقیدہ سے **محض میری عداوت کیلئے** منہ پہیرنا اگر بد ذاتی اور بے ایمانی نہین تو اور کیا ہے - فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پہر اُسکے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اس سے اُسکی موت تجاوز کرے تو مین جہوٹا ہون - ورنہ اے نادانون صادقونکو جہوٹا مت ٹہراؤ کہ دو سیلہی کیا یہ مردو میری عداوت سے اسلام سے باہر مت جاؤ کیا تم نہین سمجہتے کہ اس ضمن مین قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری الہامی کتابونکی تکذیب لازم آتی ہے یقیناً سمجہو کہ کسیکی عداوت سے اللہ اور رسول اور دوسرے نبیونکی کتابونسے روگردان ہو جانا لعنتیونکا کام ہے نہ نیکدل مسلمانونکا - صاف ظاہر ہے کہ آتہم کی پیشگوئی اور اس پیشگوئیمین تین شخص کے موتکی خبر دیگئی تہی سو اُنمین سے دو تو فوت ہو چکے صرف ایک باقی ہے سو اس ایک کا انتظار کرو - اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تہمی رہے جبتک کہ وہ گہڑی آجائے کہ اسکو بیباک کر دیوے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹہو اور اسکو بیباک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کے قدرت کا تماشا دیکہو - اور اس پیشگوئیمین عربی الہام کے الفاظ یہ ہین - کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزؤن - فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک - لا تبدیل لکلمات اللہ - ان ربک فعال لما یرید - اگر کوئی اسی باتمین خوش ہے کہ مجہسے ٹہٹہا کرے تو مین اسمین بہی ناخوش نہین کیونکہ صادقون اور راستبازون کے ساتہہ مجہسے پہلے بہی ٹہٹہا کیا گیا ہے - پہر بہت جلد ٹہٹہا کرنیوالے نابود ہو گئے اور کوئی بتلا سکا کہ کہان گئے وانی باعین اللہ ہو یرانی ومن یکذبنی و اعلم منہ انہ لا یضیعنی ولا یخزینی فویل للذین کفرونی ولعنونی وسبونی وشتمونی وکذبوا کلماتی ولم یحیطوا بہا علما فالموت کان خیرا لہم من ہذا لو کانوا یعلمون - منہ

عذاب کی پیشگوئی بہی کی ہے اس صورت مین وہ طریق جو عیسائیون کے مرشد اور گرو نے استعمال کیا ہے اسپر اعتراض کرنا عین
ناسعادتمندی ہے۔ ماسوا اسکے اگر اس لعنت کے لفظ کو استعمال کرنا نہین چاہتے تو سزا یا عقوبت کے لفظ کو استعمال
کرین۔ اور اگر ایک سال تک ایسا آدمی جو مباہلہ کے میدان مین آوے آسمانی عقوبت سے سزایاب نہ ہوجاوے تو مین لکہدونگا
کہ بیشک میری پیشگوئی غلط نکلی۔ اور اگر کوئی مقابل پر نہ آیا تو تمام ناظرین سمجہہ لین کہ عیسائی بوجہ ناحق ہونیکے بہاگ گئے۔

یہہ بہی مناسب دیکھتا ہون کہ چونکہ عیسائیونکا مذہبی عناد بہت بڑھگیا ہے اسلئے نہایت ضروری ہے
کہ روز کا جھگڑا طے کرنیکے لئے ساتھ ہی اسلام اور عیسائیت کا مباہلہ بہی ہمارے ساتھ کرلین۔ اگر عیسائی لعنت کے لفظ
سے متنفر ہین تو اس لفظ کو جانے دین بلکہ دونون فریق یہ دعا کرین کہ یا الٰہ العالمین اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ
تثلیث کی تعلیم سراسر جھوٹی اور شیطانی طریق ہے اور مریم کا بیٹا ہرگز خدا نہین تہا بلکہ ایک انسان تہا اور نبی اور حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر اور رسول اور خاتم الانبیا ہین اور قرآن خدا کا پاک کلام ہے جو ہر ایک غلطی اور
ضلالت سے پاک ہے۔ اور عیسائی اس تعلیم کو پیش کرتے ہین کہ مریم کا بیٹا یسوع درحقیقت خدا تہا وہی تہا جسنے
زمین و آسمان پیدا کیا اُسکے خون سے دنیا کی نجات ہوگئی۔ اور خدا تین اقنوم ہین باپ بیٹا روح القدس اور یسوع تینونکا مجموعہ
کامل خدا ہے۔ اب اے قادر ان دونون گروہ مین اسطرح فیصلہ کر کہ جو ہم دو فریق مین سے جو اسوقت مباہلہ کے میدان مین حاضر ہین جو
فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اسکو ایکسال کے اندر بڑے عذاب سے ہلاک کر کیونکہ تمام دنیا کی نجات کے لئے چند آدمی کا مرنا بہتر ہے
غرض ہر ایک فریق ہم مین سے اور عیسائیون مین سے دعا کرے اسطرح پر کہ اول ایک فریق یہ دعا کرے اور دوسرا فریق آمین کہے اور
پھر دوسرا فریق دعا کرے اور پہلا فریق آمین کہے اور پہر ایکسال تک خدا کے حکم کے منتظر رہین۔ اور مین اسوقت اقرار صالح شرعی
کرتا ہون کہ ان دونون مباہلون مین **دو ہزار روپیہ** ان عیسائیون کے لئے جمع کرا دونگا جو میرے مقابل پر مباہلہ کے میدان مین
آوینگے۔ یہ کام نہایت ضروری ہے جیسا کہ ہم کہتے ہین کہ زندہ اور قادر خدا ہمارے ساتھ ہے ایسا ہی عیسائی بہی کہتے ہین کہ وہ ہمارے ساتھ ہے
اب اس مباہلہ سے یہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پبلک کو معلوم ہوجائیگا کہ کس قوم کے ساتھ خدا ہے۔ اور اگر عیسائی قبول نکرین تو لعنت کا ذخیرہ
انکیلئے آسمان پر جمع ہوگا اور لوگ سمجھ جائینگے کہ وہ جھوٹے ہین۔ ہمارے مخاطب ڈاکٹر کلارک۔ پادری عمادالدین حسام الدین ایڈیٹر کشف الحقائق
منشی صفدر علی بہنڈارہ۔ پادری فتح مسیح۔ اور ہر ایک ایسا شخص جو پادری ہے اور معاند اسلام ہو درخواست کرے۔ یہ طریق فیصلہ بہتر ہے تا دنیا
کے روز کے جھگڑے دنسے نجات پاوے۔ تا سیاہ روے شود ہر کہ درو غش باشد۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ وہ رسالہ ہے جسکا نام خدا کا فیصلہ رکہا گیا

پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادری صاحبون کیلئے

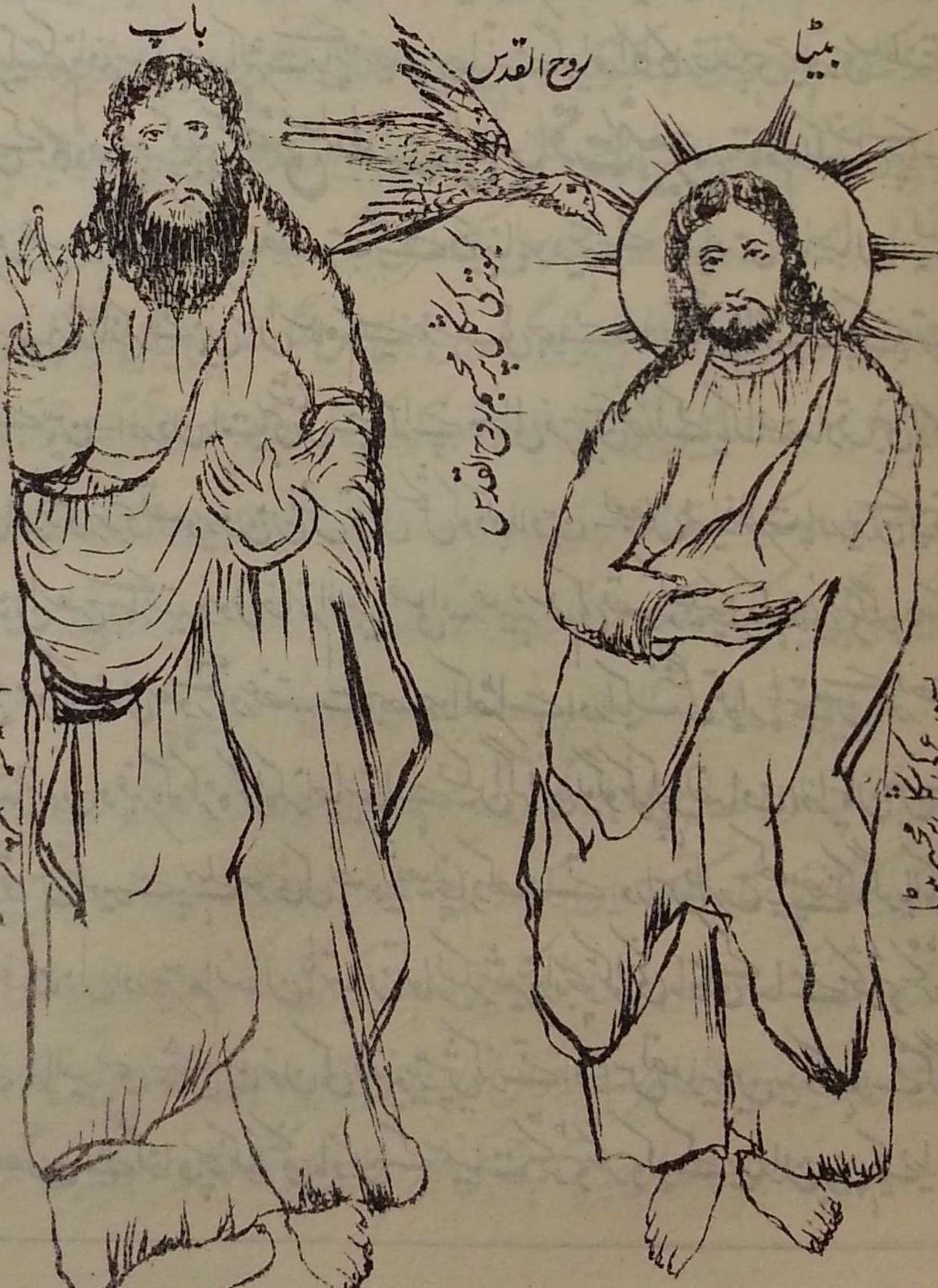
ایک احسن طریق فیصلہ

عیسائی صاحبونکا یہ اعتقاد ہے کہ جو لوگ تثلیث کا عقیدہ اور یسوع کا کفارہ نہین مانتے وہ ہمیشہ کی جہنم مین ڈالے جائینگے۔ اور وہ اعتقاد جو خدا تعالے نے اپنی پاک کلام قران شریف کے ذریعہ سے مسلمانونکو سکہایا ہے وہ یہ ہے کہ بجز توحید کے نجات نہین یہی توحید ہے جسکی رو سے تمام دنیا سے مواخذہ ہوگا خواہ قران انکو نہ پہونچا ہو کیونکہ یہ انسان کے دل مین فطرتی نقش ہے کہ اسکا خالق اور مالک اکیلا خدا ہے جسکے ساتھہ کوئی شریک نہین۔ اس توحید مین کوئی بہی ایسی بات نہین جو زبردستی منوانی پڑے کیونکہ انسانی دلکی بناوٹ کیساتھہ ہی اسکے نقوش انسانکے دل مین منقش کئے جاتے ہین۔

مگر جیسا کہ عیسائیونکا عقیدہ ہے غیر محدود خدا کو تین اقنوم مین یا چار اقنوم مین محدود کرنا اور پہر ہر ایک اقنوم کو کامل بہی سمجہنا اور ترکیب کا محتاج بہی اور پہر خدا پر یہ روا رکہنا کہ وہ ابتدا مین کلمہ تہا پہر وہی کلمہ جو خدا تہا مریم کے پیٹ مین پڑا اور اسکے خون سے مجسم ہوا اور معمولی راہ سے پیدا ہوا اور سارے دکہہ خسرہ چیچک دانتونکی تکلیف جو انسان کو ہوتی ہین سب اوٹہائے آخر کو جوان ہوکر پکڑا گیا اور صلیب پر چڑہایا گیا۔ یہ بہت ہی گندہ شرک ہے جسمین انسان کو خدا ٹہرایا گیا ہے خدا اس سے پاک ہے کہ وہ کسی کے پیٹ مین پڑے اور مجسم ہو اور دشمنونکے ہاتہہ مین گرفتار ہو۔ انسانی فطرت اسکو قبول نہین کر سکتی کہ خدا پر ایسے دکہہ کی مار اور یہ مصیبتین پڑین اور وہ جو تمام عظمتون کا مالک اور تمام عزتون کا سرچشمہ ہے اپنے لئے یہ تمام ذلتین روا رکہے عیسائی اس بات کو مانتے ہین کہ خدا کی اس رسوائی کا یہ پہلا ہی موقعہ ہے اور اس سے پہلے اس قسم کی ذلتین خدا نے کبہی نہین اوٹہائین۔ کبہی یہ امر وقوع مین نہین آیا کہ خدا بہی انسان کیطرح کسی عورت کے رحم مین نطفہ مین مخلوط ہوکر قرار پکڑ گیا ہو۔ جبسے کہ لوگون نے خدا کا نام سنا کبہی ایسا نہین ہوا کہ وہ بہی انسانکی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ یہ تمام وہ باتین ہین جنکا عیسائیونکو خود اقرار ہے اور ابتکا یہی اقرار ہے کہ گو پہلے یہ تین اقنوم تین جسم علیحدہ علیحدہ نہین رکہتے تہے مگر اب اس خاص زمانہ سے جسکو اب ۱۸۹۶ برس جاتا ہے تینون اقنوم کیلئے تین علیحدہ علیحدہ جسم مقرر ہو گئے باپ کی وہ شکل ہے جو آدم کی کیونکہ اسنے

آدم کو اپنی شکل پر بنایا۔ دیکھو توریت پیدائش باب ۱ آیت ۲۷ اور بیٹا یسوع کی شکل پر مجسم ہوا۔ دیکھو یوحنا باب ۱ آیت ۱ اور روح القدس کبوتر کی شکل پر مشکل ہوا دیکھو متی باب ۳ آیت ۱۶ - اب جسنے عیسائیون کے ان تینون مجسم خداؤنکا درشن کرنا ہو اور انکی جسمانی تثلیث کا نقشہ دیکھنا منظور ہو تو کچھ ضرور نہیں کہ انکی طرف التجا لیجائیے بلکہ جیسا کہ ہمنے کتاب ست بچن مین سکھہ صاحبون کی مخفی چولہ کی تمام گرو کے چیلونکو زیارت کرادی ہے اسیطرح ہم یسوع کے شاگردونکو بھی انکے تین مجسم خداؤنکے درشن کرا دیتے ہین اور انکے سہ گونہ تثلیثی خدا کو دکھا دیتے ہین چاہیے کہ اسکی آگے جھکین اور سیس نوا دین اور سوہ یہہ ہے جسکو ہمنے عیسائیونکی شائع کردہ تصویر سے لیا ہے

عیسائیونکا مثلث خدا اور اُسکے تین ممبران کمیٹی
جو اقنوم کہلاتے ہین



یہہ تینون مجسم خدا عیسائیون کے زعم مین ہمیشہ کیلئے مجسم اور ہمیشہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وجود رکہتے ہین
اور پھر بہی یہ تینون ملکر ایک خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمین بتلاوے کہ باوجود اس دائمی
تجسم اور تغیر کے یہ تینون ایک کیونکر ہین۔ بھلا ہمین کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور
اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کرکے تو دکہلاوے۔ ہم دعوی سے کہتے
ہین کہ اگر تینونکو کوٹکر بہی بعض کا گوشت بعض کے ساتہہ ملا دیا جاوے پھر بہی جنکو خدا نے تین بنایا تہا ہرگز ایک
نہین ہوسکینگے۔ پھر جبکہ اس فانی جسم کے حیوان باوجود امکان تحلیل اور تفرق جسم کے ایک نہین ہوسکتے
پھر ایسے تین مجسم جنہین بموجب عقیدہ عیسائیان تحلیل اور تفرق جائز نہین کیونکر ایک ہو سکتے ہین۔
یہ کہنا بیجا نہین ہوگا کہ عیسائیون کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہین اور بزعم ان کے تینونکی اتفاق رائے
سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہوجاتا ہے گویا خدا کا کارخانہ بہی جمہوری سلطنت ہے
اور گویا ان بیچارے گاڈ صاحب کو بہی **شخصی سلطنت کی لیاقت نہین**۔ تمام مدار کونسل پر ہے۔

غرض عیسائیون کا یہ مرکب خدا ہے جسنے دیکہنا ہو دیکہہ لے۔ پادری صاحبان ایسے
خدا والے مذہب پر تو ناز کرتے ہین لیکن اسلام جیسے مذہب کی جو ایسے خلاف عقل باتونسے پاک ہے توہین
اور تحقیر کر رہے ہین۔ اور دن رات یہی شغل ہے کہ اپنے دجالی فریبون سے خدا کے پاک اور صادق نبی کو کاذب
ٹھہراوین اور بری بری تصویرون مین اس نورانی شکل کو دکہلاوین۔ بعض پلید فطرت پادریون نے اپنی
تالیفات مین اسطرح ہمارے سید و مولی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچکر دکہلائی ہے کہ گویا وہ ایک
ایسا شخص ہے جس کی خونی صورت ہے اور غصہ سے بھرا ہوا کھڑا ہے اور ایک ننگی تلوار ہاتہہ مین ہے اور بعض
غریب عیسائیون وغیرہ کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتا ہے لیکن اگر ان لوگونکو کچھہ انصاف اور ایمان مین سے
حصہ ہوتا تو اس تصویر سے پہلے موسی کی تصویر کھینچکر دکھلاتے اور اس طرح کھینچتے کہ گویا ایک
نہایت سخت دل اور بیرحم انسان ہاتہہ مین تلوار لیکر شیر خوار بچونکو انکی ماؤن کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے
کر رہا ہے اور ایسا ہی یشوع بن نون کی تصویر پیش کرتے اور اس تصویر مین یہ دکہلاتے کہ گویا
اُسنے لاکھون بے گناہ بچونکو انکی ماؤن کے سمیت ٹکڑے ٹکڑے کر کے میدان مین پہینک دیا ہے

اور چونکہ ان کے عقیدہ کے موافق یسوع خدا ہے اور یہ ساری بیرحمی کی کارروائیاں اُس کے حکم سے ہوئی ہین اور وہ مجسّم خدا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا تو اس صورت مین نہایت ضروری تھا کہ سب سے پہلے اُسکی تصویر کھینچکر اُس کے ہاتھہ مین کم سے کم تین تلوارین دیجاتین پہلی وہ تلوار جو اُس نے موسیٰ کو دی اور بے گناہ شیر خوار بچونکو قتل کروایا - دوسری وہ تلوار جو یشوع بن نون کو دی تیسری وہ تلوار جو داؤد کو دی - افسوس! کہ اس حق پوش قوم نے بڑے بڑے ظلمون پر کمر باندہ رکھی ہے

اگر تلوار کے ذریعہ سے خدا کا عذاب نازل ہونا خدا کی صفات کے مخالف ہے تو کیون نہ یہ اعتراض اول موسیٰ سے ہی شروع کیا جائے جسنے قومون کو قتل کر کے خونکی نہرین بہا دین اور کسی کی توبہ کو بھی قبول نکیا - قرآنی جنگون نے تو توبہ کا دروازہ بھی کھلا رکھا جو عین قانون قدرت اور خدا کے رحم کے موافق ہے کیونکہ اب بھی جب خدا تعالیٰ طاعون اور ہیضہ وغیرہ سے اپنا عذاب دنیا پر نازل کرتا ہے تو ساتھہ ہی طبیبونکو ایسی ایسی بوٹیان اور تدبیرون کا بھی علم دیدیتا ہے جس سے اس آتش وبا کا انسداد ہو سکے سو یہ موسیٰ کے طریق جنگ پر اعتراض ہے کہ اس مین قانون قدرت کے موافق کوئی طریق بچاؤ قائم نہین کیا گیا - ہان بعض بعض جگہ قائم بھی کیا گیا ہے مگر کلی طور پر نہین الغرض جبکہ یہ سنت اللہ یعنی تلوار سے ظالم منکرونکو ہلاک کرنا قدیم سے چلی آتی ہے تو قرآن شریف پر کیون خصوصیت کے ساتھہ اعتراض کیا جاتا ہے کیا موسیٰ کے زمانہ مین خدا کوئی اور تھا اور اسلام مین کوئی اور ہو گیا یا خدا کو اُسوقت لڑائیان پیاری لگتی تھین اور اب بُری دکھائی دیتی ہین -

اور یہ بھی فرق یاد رہے کہ اسلام نے صرف ان لوگون کے مقابل پر تلوار اٹھانا حکم فرمایا ہے کہ جو اول آپ تلوار اٹھائین اور اُنہین کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آپ قتل کرین - یہ حکم ہرگز نہین دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت مین ہو کر اور اس کے عدل اور انصاف سے فائدہ اٹھا کر پھر اسی پر باغیانہ حملہ کرو - قرآن کے رو سے یہ بدمعاشون کا طریق ہے نہ نیکون کا - لیکن توریت نے یہ فرق کسی جگہ کھولکر بیان نہین فرمایا اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف اپنی جلالی اور جمالی احکام مین اُس خط مستقیم عدل اور انصاف اور رحم اور احسان پر چلتا ہے جسکی نظیر دنیا مین کسی کتاب مین موجود نہین - مگر اندھے دشمن

پھر بھی اعتراض کرتے ہین کیونکہ انکی فطرت دشمنی سے عداوت اور ظلمت سے محبت رکھتی ہے۔

اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہمنے بڑی لمبی تجربہ سے آزمالیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہو کر پھر بھی نیش زنی سے باز نہین آتے اور اُس شخص کو تمام عیبون سے مبرا سمجھتے ہین جسنے خود اقرار کیا کہ "مین نیک نہین" اور جسنے شراب خواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسرونکی عورتونکو دیکھنا جائز رکھکر بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اُس کو یہ موقعہ دیکر کہ وہ اسکے بدن سے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ اِن باتون مین سے کوئی بات بھی حرام نہین۔ سو ایسے شخص کو تو انہون نے خدا بنا لیا مگر خدا کے مقدس نبیونکو جنکی زندگی محض خدا کے لئے تہی اور جو تقوی کے باریک راہون کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیان دینا شروع کر دیا چنانچہ ابتک یہ لوگ باز نہین آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو مین نہایت ناپاک اور رنج دہ تھیٹر نکالتے ہین اور نہایت بری تصویرون مین اُس پاک وجود کو دکھلاتے ہین۔

اب ایسے کذابون سے زبانی مباحثات سے کیونکر فیصلہ ہو۔ ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہین مگر اس کا موںہہ کیونکر بند کرین اسکی پلید زبان پر کونسی تھیلی چڑھاوین؟ اُس گے گالیان دینے والے موںہہ پر کونسا قفل لگا دین؟ کیا کرین؟ کیا کوئی اس سے بیخبر ہے کہ نالائق عماد الدین نے اُس پاک ذات نبی کی نسبت کیا کیا گندے الفاظ استعمال کئے جس سے تمام مسلمانونکے کلیجے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ نور افشان پرچہ لودیانہ مین کیسے کیسے ہفتہ وار محض افترا کی بنیاد پر توہین اسلام کے کلمات لکھے جارہے ہین۔ ریواڑی والے پادری نے کسقدر مسلمانون کا دل جلایا اور ہمارے سید و مولے کو ڈاکو اور رہزن قرار دیا۔ غرض کہانتک لکہین ان ظالم پادریون نے لاکھون گالیان ہمارے نبی کریم کو دیکر ہمارے دلونکو مغمی کر دیا۔

لیکن ہم ظالم ہونگے اگر ساتھ ہی یہ بھی گواہی ندین کہ ان کارروائیون مین گورنمنٹ پر کوئی الزام نہین بلاشبہ گورنمنٹ ہر یک قوم کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتی ہے۔ مذہبی مناظرات

کی آزادی جیسا کہ پادریونکو حاصل ہے ویساہی ہمین بہی ہے اگر ہم گورنمنٹ کے انصاف پر یقین نہ رکہتے تو ممکن نہ تہا کہ ان اپنی شکایتون کا اظہار ہی کر سکتے لیکن ہم گورنمنٹ کو یہ تکلیف دیناہی نہین چاہتے کہ وہ مذہبی مباحثات کی آزادی کو بالکل بند کر دے ہان ہمارا مدعا یہ ہے کہ ان شرائط کی پابندی سے کسیقدر اس آزادی کو محدود کر دیا جاے جسکی نسبت ہم ایک علیحدہ اشتہار شایع کر چکے ہین لیکن گورنمنٹ اپنی مہمات ملکیہ مین مصروف ہے اسکو اس فیصلہ کیلئے تو فرصت نہین کہ توحید اور تین مجسم خداؤن کے عقیدہ کے بارہ مین کچھ اپنی رائے لکہے اور وہ کارروائی کرے جیسا کہ تیسری صدی کے بعد کانسٹنٹائن فرسٹ قسطنطنیہ کے بادشاہ نے اڑہائی سو بشپ کو جمع کر کے اپنے اجلاس مین موحد عیسائیون اور تین اقنوم کے قائل عیسائیون کا باہم مباحثہ کرایا تہا اور آخر کار فرقہ موحدین کو ڈگری دی تہی اور خود ان کا مذہب ہی قبول کر لیا تہا ایسا ہی یہ گورنمنٹ عالیہ بہی کرے * لیکن یہ گورنمنٹ ایسے تنازعات مین پڑنا نہین چاہتی۔ پس یہ روز افزون جہگڑے کیونکر فیصلہ پاوین۔ مباحثات کے نیک نتیجہ سے تو نومیدی ہو چکی بلکہ جیسے جیسے مباحثات بڑہتے

* **حاشیہ**۔ عیسائیون مین تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا ہے جیسا کہ ڈریپر بہی اپنی کتاب مین بڑے بڑے علماء کے حوالہ سے لکہتا ہے موجد اس مسئلہ کا بشپ اتہاناسی اس الگزندر این تہا۔ جو صدی سوم کے بعد ہوا ہے۔ جب اُسنے یہہ مسئلہ شایع کرنا چاہا تو اسیوقت بشپ ایری اس اسکا منکر کھڑا ہو گیا اور یہان تک اس مباحثہ مین عوام اور خواص کا مجمع ہوا کہ روم کے بادشاہ تک خبر پہنچ گئی۔ اتفاقاً اسکو مباحثات سے دلچسپی تہی اُسنے چاہا کہ اس اختلاف کو اپنے حضور مین ہی فریقین کے علماء سے رفع کراوے چنانچہ اسکی اجلاس مین بڑی سرگرمی سے یہ مباحثات ہوئے اور نہایت لطف کے ساتہ کونسل کی کرسیان بچہین اور مناظرہ کرنیوالے دو سو پچاس نامی پادری تہے۔ آخر موحدین کا فرقہ جو یسوع کو محض انسان اور رسول جانتا تہا غالب آیا۔ اُسیدن بادشاہ نے یونی ٹیرین کا مذہب اختیار کیا اور چہ بادشاہ اُس کے بعد موحد رہے۔ چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکہا تہا جس کا ذکر صحیح بخاری مین پہلے صفحہ مین ہی موجود ہے وہ بہی موحد ہی تہا اُسنے قرآن کے اس مضمون پر اطلاع پاکر کہ مسیح صرف انسان ہے تصدیق کی

جاتے ہین ویسے ہی کینے بہی ساتہہ ساتہہ ترقی پکڑتے جاتے ہین سو اس نومیدی کے وقت مین میرے نزدیک ایک نہایت سہل و آسان طریق فیصلہ ہے اگر پادری صاحبان قبول کرلین اور وہ یہ ہے کہ اس بحث کا جو حد سے زیادہ بڑہ گئی ہے خدا تعالی سے فیصلہ کرایا جاوے۔

اول مجھے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ایسا خدائی فیصلہ کرانیکے لئے سب سے زیادہ مجھے جوش ہے اور میری دلی مراد ہے کہ اس طریق سے یہ روز کا جھگڑا انفصال پاجاوے۔ اگر میری تائید مین خدا کا فیصلہ نہو تو مین اپنی **کُل املاک** منقولہ و غیر منقولہ جو **دس**[۱] **ہزار** روپیہ کی قیمت سے کم نہین ہونگی عیسائیون کو دیدونگا اور بطور پیشگی **تین ہزار** روپیہ تک انکے پاس جمع بہی کرا سکتا ہون۔ اسقدر مال کا میرے ہاتہہ سے نکل جانا میرے لئے کافی سزا ہوگی۔ علاوہ اسکے یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دستخطی اشتہار سے شایع کردونگا کہ عیسائی منتحاب ہوے اور مین مغلوب ہوا۔ اور یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ اس اشتہار مین کوئی بہی شرط نہوگی نہ لفظاً نہ معناً اور ربانی فیصلہ کے لئے طریق یہ ہوگا کہ میرے مقابل پر ایک معزز پادری صاحب جو پادری صاحبان مندرجہ ذیل مین سے منتخب کئے جائین[✝] میدان مقابلہ کیلئے جو تراضی طرفین سے مقرر کیا جاوے طیار ہون۔ پہر بعد اسکے ہم دونون معہ اپنی اپنی جماعتون کے میدان مقررہ مین حاضر ہوجائین اور خدا تعالی سے دعا کے ساتہہ یہ فیصلہ چاہین کہ ہم دونون مین سے جو شخص در حقیقت خدا تعالی کی نظر مین کاذب اور مورد غضب ہے خدا تعالی ایکسال مین اس کاذب پر وہ قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کے رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قومون پر کیا کرتا ہے جیسا کہ اُسنے فرعون پر کیا نمرود پر کیا اور نوح کی قوم پر کیا اور یہود پر کیا۔ حضرات پادری صاحبان یہ بات یاد رکہین کہ اس باہمی دعا مین کسی خاص فریق پر نہ لعنت ہے نہ بد دعا ہے بلکہ اُس جہوٹے کو سزا دلانی کی غرض سے ہی جو اپنے جہوٹہہ کو چہوڑنا نہین چاہتا۔ ایک جہان کی زندہ ہونیکے لئے ایک کا

[✝] **نوٹ** - ان صاحبون مین سے کوئی منتخب ہونا چاہیئے۔ اول ڈاکٹر مارٹن کلارک۔ دوسرے پادری عماد الدین۔ تیسرے پادری ٹہاکر داس۔ پادری احسام الدین بمبئی۔ پادری صفدر علی بہنڈارہ۔ پادری طامس ہاول۔ پادری فتح مسیح۔ بشرطیکہ منظور کرین

بقیہ حاشیہ - جیسا کہ نجاشی نے بہی جو عیسائی بادشاہ تہا قسم کہا کر کہا کہ یسوع کا رتبہ اُس سے ذرہ زیادہ نہین جو قرآن نے اسکی نسبت کہا ہو مگر نجاشی اس کے بعد کہلا کہلا مسلمان ہو گیا۔ منہ

مرنا بہتر ہے - پادری صاحبان خوب جانتے ہین کہ جھوٹھون پر یسوع نے ہی بد دعائین کی
ہین چنانچہ یسوع متی باب ۲۳ مین یہود کے علما کو مخاطب کر کے کہتا ہے "اے سانپو اور
سانپ کے بچو تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے ۳۶ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ
یہ سب کچھہ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا یعنی عذاب - اور باب ۲۳ آیت ۱۳ مین یسوع بار بار
جھوٹھون مکارونکی تباہی چاہتا ہے اور ویل کا لفظ استعمال کرتا ہے جو ہمیشہ بد دعا کے
لئے آتا ہے - غرض الیسا جھوٹا جو جھوٹھہ کو کسی طرح چھوڑنا نہ چاہے اس کا وجود تمام فتنون
سے زیادہ فتنہ ہے اور فتنہ کو ہر یکطرح سے فرو کرنا راستبازونکا فرض ہے - پس جس
حالتمین عیسائی نہایت غلو سے کہتے ہین کہ دین اسلام انسان کا افترا ہے - اور اہل اسلام
دلی یقین رکھتے ہین کہ عیسائی درحقیقت انسان پرست ہین تو کیا لازم نہین ہے کہ جسطرح ہو سکے
یہ بات فیصلہ پا جائے -

ہمنے بار بار سمجھایا کہ عیسی پرستی بت پرستی اور رام پرستی سے کم نہین - اور مریم کا
بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھہ زیادت نہین رکھتا - مگر کیا کبھی آپ لوگون نے توجہ کی یون تو
آپ لوگ تمام دنیا کے مذہبون پر حملہ کر رہے ہین مگر کبھی اپنے اس مثلث خدا کی نسبت
بہی کبھی غور کی - کبھی یہ خیال آیا کہ وہ جو تمام عظمتون کا مالک ہے اسپر انسانکی طرح کیونکر دکھ
کی مار پڑ گئی - کبھی یہ ہی سوچا کہ خالق نے اپنی ہی مخلوق سے کیونکر مار کہالی - کیا یہ سمجھہ آسکتا
ہے کہ بندے ناچیز اپنے خدا کو کوڑے مارین اسکے موںہہ پر تھوکین اسکو پکڑین اس کو
سولی دین اور وہ مقابلہ سے عاجز رہ جائے بلکہ خدا کہلا کر پھر اسپر موت بہی آجائے -
کیا یہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ تین مجسم خدا ہون ایک وہ مجسم جسکی شکل پر آدم ہوا - دوسرا یسوع - تیسرا
کبوتر + اور تینون مین سے ایک بچہ والا اور دو لاولد - کیا یہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ خدا شیطان کے

+ نوٹ - عیسائی صاحبان کبوترونکو شوق سے کھاتے ہین حالانکہ کبوتر اُن کا دیوتا ہے
اُنسے ہندو اچھے رہے کہ اپنے دیوتا بیل کو نہین کھاتے - منہ -

پیچھے پیچھے چلے اور شیطان اس سے سجدہ چاہے اور اسکو دنیا کی طمع دے - کیا یہہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ وہ شخص جسکی ہڈیون مین خدا گھسا ہوا تھا ساری رات رو رو کر دعا کرتا رہا اور پھر بھی استجابت دعا سے محروم اور بے نصیب ہی رہا - کیا یہ بات تعجب مین نہین ڈالتی کہ خدائی کے ثبوت کے لئے یہود کی کتابون کا حوالہ دیا جاتا ہے حالانکہ یہود اس عقیدہ پر ہزار لعنت بھیجتے ہین اور سخت انکاری ہین اور کوئی انمین ایسا فرقہ نہین جو تثلیث کا قائل ہو اگر یہود کو موسیٰ سے آخری نبیون تک یہی تعلیم دیجاتی تو کیونکر ممکن تہا کہ وہ لاکھون آدمی جو بہت سے فرقون مین منقسم تہے اس تعلیم کو سب کے سب بھول جاتے - کیا یہ بات سوچنے کے لائق نہین کہ عیسائیون مین قدیم سے ایک فرقہ موحد بھی ہے جو قرآن شریف کے وقت مین بھی موجود تہا - اور وہ فرقہ بڑے زور سے اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ تثلیث کا گندہ مسئلہ صرف تیسری صدی کے بعد نکلا ہے اور اب بھی اُس فرقہ کے لاکھون انسان یورپ اور امریکہ مین موجود ہین اور ہزارہا کتابین انکی شائع ہو رہی ہین - پس جبکہ اسقدر ملزم ہو کر پھر بھی پادری صاحبان اپنی بدزبانیون سے باز نہین آتے تو کیا اسوقت خدا کے فیصلہ کی حاجت نہین ؟ ضرور حاجت ہے - تا جو جھوٹھا ہے ہلاک ہو جائے جو گروہ جھوٹا ہو گا اب بلاشبہ بھاگ جائے گا اور جھوٹے بہانون سے کام لیگا -

سو اے پادری صاحبان دیکھو کہ مین اس کام کے لئے کھڑا ہون اگر چاہتے ہو کہ خدا کے حکم سے اور خدا کے فیصلہ سے سچے اور جھوٹے مین فرق ظاہر ہو جائے تو آؤ تا ہم ایک میدان مین دعاؤن کے ساتھ جنگ کرین تا جھوٹے کی پردہ دری ہو - یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور بیشک وہ قادر موجود ہے اور وہ ہمیشہ صادقون کی حمایت کرتا ہے - سو ہم دونون مین سے جو صادق ہو گا خدا ضرور اسکی حمایت کریگا - یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص خدا کی نظر مین ذلیل ہے وہ اس جنگ کے بعد ذلت دیکھے گا اور جو اسکی نظر مین عزیز ہے وہ عزت پائیگا -

آتہم کے مقدمہ مین دیکہہ چکے ہو کہ باوجود اُسکے بہت سے منصوبو نکے پہر آخر حق ظاہر ہو گیا
کیا تمہارے دل قبول نہین کر گئے کہ آتہم کا قسم سے انکار کرنا اور نالش سے انکار کرنا اور
حملون کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسی وجہ سے تہا کہ اُسنے ضرور الہامی شرط کیموافق حق
کیطرف رجوع کر لیا تہا۔ تمہین معلوم ہے کہ باوجود اسکے کہ ملامتی اشتہارونکی بہت
ہی اسکو مار پڑی مگر وہ اس الزام سے اپنے تئین بری نکر سکا جو اُسکے اقرار خوف اور
بے ثبوت ہونے عذر حملونسے اُسپر وارد ہو چکا تہا۔ یہانتک کہ اُس موت نے اُسکو
آپکڑا جس سے وہ ڈرتا رہا اور ضرور تہا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدا تعالے کی پاک
پیشگوئیونکے رو سے یہی سزا اُس کے لئے ٹہر چکی تہی۔ سو اُس خدا نے خوف کرو جسنے آتہم کو بری
سرگردانیوں کی گرداب مین ڈالکر آخر اپنے وعید کیموافق ہلاک کر دیا۔ خدا کی کہلی کہلی پیشگوئیون
سے مونہہ پھیرنا یہ بد طینتونکا کام ہے نہ نیک لوگون کا۔ اور جھوٹہہ کو مردار کو کسیطرح نچہوڑنا
یہ کتونکا طریق ہے نہ انسانون کا۔ میان حسام الدین عیسائی لکہتے ہین کہ آتہم چار دن
تک بیہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سر نہین بیان کر سکے کہ کیون چار دن تک بیہوش رہا۔ سو
جاننا چاہیے کہ یہ چار دنکی سخت جان کندن کے اُن چار افترا ونکی سزا تہی جو دنیا مین اسکو دیگیٔ
جو اُسنے زہر خورانیکے اقدام کا افترا کیا۔ سانپ چھوڑ نیکا افترا کیا۔ لودیانہ اور فیروز پور حملہ کا
افترا کیا اور عیسائیون کے خوش کرنیکے لئے اصل وجہ خوف کو چھپایا۔ سو عیسائیونکے لئے اس سے
زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہین کہ آتہم انکے مذہب کے جہوٹا ہونے پر گواہی دیگیا۔ اب اگر
آتہم کی گواہی پر اعتبار نہین تو اس نئے طریق سے دوبارہ حجت اللہ کو پورا کر لینا چاہیے
اور اس نئے طریق مین کوئی شرط بہی نہین سیدہی بات ہے کہ اگر باہم دعا کرنیکے بعد جسکے
ساتہہ فریقین کیطرف سے آمین بہی ہوگی میرے مقابل کا شخص ایکسال تک خدا تعالے کی
فوق العادت عذاب سے بچگیا تو جیسا کہ مین لکہہ چکا ہون تاوان مذکورہ بالا ادا کرونگا۔
اور مین حضرات پادری صاحبانکو دوبارہ یاد دلاتا ہون کہ اس طرحکا طریق دعا اُنکے

مذہب اور اعتقاد سے ہرگز منافی نہین اور حضرت یسوع صاحب نے باب ۲۳ آیت ۱۳ متی مین خود اس طریق
کو استعمال کیا ہے۔ اور ویل کے لفظ سے فقیہون اور فریسیون پر بد دعا کی ہے اب اگر عیسائی
صاحبان کوئی اور لفظ استعمال کرنیسے تامل کرین تو ویل کے لفظ کو ہی استعمال کرنا تو خود انپر واجب
ہے کیونکہ اُن کے مرشد اور ہادی نے بہی یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ ویل کے معنی سختی اور لعنت
اور ہلاکت کے ہین۔ سو ہم دونون اسطرحپر دعا کرینگے۔ کہ اے خدائے قادر اسوقت ہم بالمقابل
دو فریق کھڑے ہین۔ ایک فریق یسوع بن مریم کو خدا کہتا اور نبی اسلام کو سچا نبی نہین جانتا۔ اور
دوسرا فریق عیسی ابن مریم کو رسول مانتا اور محض بندہ اسکو یقین رکہتا اور پیغمبر اسلام کو درحقیقت سچا اور یہود اور
نصاری مین فیصلہ کرنیوالا جانتا ہے سو ان دونون فریق مین سے جو فریق تیری نظر مین جہوٹا ہے اُس کو
ایکسال کے اندر ہلاک کر اور اپنا ویل اسپر نازل کر۔ اور چاہیے کہ ایک فریق جب دعا کرے تو دوسرا
آمین کہے اور جب وہ فریق دعا کرے تو یہ فریق آمین کہے۔

اور میری دلی مراد ہے کہ اس مقابلہ کیلئے **ڈاکٹر مارٹن کلارک** کو منتخب کیا جائے کیونکہ وہ
موٹا اور جوان عمر اور اول درجہ کا تندرست اور پہر ڈاکٹر ہے اپنی عمر درازی کا تمام بندوبست
کر لیگا۔ یقیناً ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب ضرور ہماری اس درخواست کو قبول کر لینگے۔ کیونکہ
انہین یسوع ابن مریم کے خدا بنانیکا بہت شوق ہے۔ اور سخت نامردی ہوگی کہ اب وہ اسوقت
بہاگ جائین اور اگر وہ بہاگ جائین تو پادری عماد الدین صاحب اس مقابلہ کے لائق ہین جنہون نے
ابن مریم کو خدا بنانیکے لئے ہر ایک انسانی چالاکی کو استعمال کیا اور آفتاب پر تہوکا ہے۔ اور اگر وہ بہی
اس خوفسے بہاگ گئے کہ خدا کا ویل ضرور انہین کہا جائیگا تو حسام الدین یا صفدر علی یا
یا ٹہاکر داس یا طامس ہاول اور بالآخر فتح مسیح اس میدان مین آوے **یا کوئی اور پادری صاحب**
نکلین۔ اور اگر اس رسالہ کے شایع ہونیکے بعد دو ماہ تک کوئی بہی نہ نکلا اور صرف شیطانی عذر
بہانہ سے کام لیا تو پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادریونکے جہوٹے ہونیپر مہر لگجائیگی اور پہر خدا اپنے
طور سے جہوٹہ کی بیخکنی کریگا یا درکہو کہ ضرور کریگا کیونکہ وقت آگیا۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ میرزا غلام احمد از قادیان
۱۴ ستمبر ۱۸۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم (رسالہ دعوت قوم) نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار مباہلہ

بغرض دعوت اُن مسلمان مولویون کے جو اس عاجز کو کافر اور کذاب اور مفتری اور دجّال اور جہنمی قرار دیتے ہین

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

اے ہمارے خدا ہم مین اور ہماری قوم مین سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنیوالون سے بہتر ہے

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے اور نہ فقط علما بلکہ فقرا اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے مین مولویون کی ہان مین ہان ملا رہے ہین۔ اور ایسا ہی ان مولویون کے اغوا سے ہزارہا ایسے لوگ پائے جاتے ہین کہ وہ ہمین نصاریٰ اور یہود اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہین۔ اگرچہ اس تمام فتنہ تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویون کا یہ گناہ ہے کہ انہون نے اس نازک امر تکفیر مسلمانون مین اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہین لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجّالانہ فتویٰ کو دیکھکر جو محمد حسین بٹالوی نے طیار کیا تہا بغیر تحقیق اور تنقیح کے اُسپر ایمان لے آئے۔ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہین کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادتمند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہین کہ گویا ہمین معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہین یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہین سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہین۔ یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہین۔ نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتون کے قائل ہین۔ اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکہتے ہین۔

اگر ہمین ہمارے دعوے کیموافق قبول کرنیکے لئے یہی مابہ النزاع ہے تو ہم بلند آواز سے باربار سناتے ہین کہ ہمارے یہی عقائد ہین جو ہم بیان کر چکے ہین۔ ہان ایک بات ضرور ہے جسکے

لئے یہ اشتہار مباہلہ لکھا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس عاجز کو شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرما کر اس صدی چہاردہم کا مجدد قرار دیا ہے اور ہر یک مجدد کا بلحاظ حالت موجودہ زمانہ کے ایک خاص کام ہوتا ہے جسکے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے۔ سو اس سنت اللہ کیموافق یہ عاجز صلیبی شوکت کے توڑنیکے لئے مامور ہے یعنی خدا تعا کی طرفسے اس خدمت پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کچھہ عیسائی پادریون نے کفارہ اور تثلیث کے باطل مسائل کو دنیا مین پھیلایا ہے اور خدائے واحد لاشریک کی کسر شان کی ہے۔ یہ تمام فتنہ سچے دلائل اور روشن براہین اور پاک نشانون کے ذریعہ سے فرد کیا جائے۔ اس باتکی کسکو خبر نہین کہ دنیا مین اس زمانہ مین ایک ہی فتنہ ہے جو کمال کو پہونچ گیا ہے اور الٰہی تعلیم کا سخت مخالف ہے یعنی کفارہ اور تثلیث کی تعلیم جسکو صلیبی فتنہ کے نام سے موسوم کرنا چاہیے کیونکہ کفارہ اور تثلیث کے تمام اغراض صلیب کے ساتھہ وابستہ ہین۔ سو خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے دیکھا کہ یہ فتنہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور یہ زمانہ اس فتنہ کے تموّج اور طوفان کا زمانہ ہے۔ پس خدا نے اپنے وعدہ کیموافق چاہا کہ اس صلیبی فتنہ کو پارہ پارہ کرے اور اُسنے ابتدا سے اپنے نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خبر دی تہی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کا فرکش سے یہ فتنہ فرو ہوگا اسیکا نام اسوقت عیسیٰ اور مسیح موعود ہوگا۔

اگرچہ وہ پیشگوئیان بہت سے نازک اور لطیف استعارات سے بہری پڑی ہین مگر اُن مین جو نہایت واضح اور کہلا کہلا اور موٹا نشان مسیح موعود کے بارہ مین لکہا گیا ہے وہ **کسر صلیب** ہے یعنی صلیب کو توڑنا۔ یہ لفظ ہر یک عقلمند کے لئے بڑی غور کے لائق ہے اور یہ صاف بتلا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود عیسائیت کے موج زن فتنہ کے زمانہ مین ظاہر ہوگا نہ کسی اور زمانہ مین۔ کیونکہ صلیب پر سارا مدار نجات کا رکہنا کسی اور دجال کا کام نہین ہے۔ یہی گروہ ہے جو صلیبی کفارہ پر زور دے رہا ہے اور اسکو فروغ دینے کے لئے ہر ایک دجل کو کام مین لا رہا ہے۔

دجال بہت گزرے ہین اور شاید آگے بہی ہون۔ مگر وہ دجال اکبر جن کا دجل خدا کے نزدیک ایسا مکروہ ہے کہ قریب ہے جو اس سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین۔ یہی گروہ مشت خاک کو خدا بنانے والا ہے۔ خدا نے یہودیون اور مشرکون اور دوسری قومون کی

طرح طرح کے دجل قرآن شریف مین بیان فرمائے مگر یہ عظمت کسی کے دجل کو نہین دی کہ اس دجل سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہین۔ پس جس گروہ کو خدا نے اپنے پاک کلام مین دجال اکبر ٹھہرایا ہے ہمین نہین چاہیے کہ اس کے سوا کسی اور کا نام دجال اکبر رکھین۔ نہایت ظلم ہوگا کہ اسکو چھوڑکر کوئی اور دجال اکبر تلاش کیا جائے۔

یہ بات کسی پہلو سے درست نہین ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریون کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو ان سے بڑا ہے کیونکہ جبکہ خدا نے اپنی پاک کلام مین سب سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے تو نہایت بے ایمانی ہوگی کہ خدا کی کلام کی مخالفت کرکے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرایا جائے۔ اگر کسی ایسے دجال کا کسی وقت وجود ہو سکتا تو خدا تعالی جس کا علم ماضی اور حال اور مستقبل پر محیط ہے اسی کا نام دجال اکبر رکھتا نہ ان کا نام۔ پھر یہ نشان دجال اکبر کا جو حدیث بخاری کے صریح اس اشارہ سے نکلتا ہے کہ یکسر الصلیب صاف بتلا رہا ہے کہ اس دجال اکبر کی شان مین سے یہ ہوگا کہ وہ مسیح کو خدا ٹھہرائیگا اور مدار نجات صلیب پر رکھے گا۔

یہ بات عارفون کے لئے نہایت خوشی کا موجب ہے کہ اسجگہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا تظاہر ہوگیا ہے جس سے تمام حقیقت اس متنازعہ فیہ مسئلہ کی کھل گئی۔ کیونکہ قرآن نے تو اپنے صریح لفظون مین دجال اکبر پادریونکو ٹھہرایا اور اُنکے دجل کو ایسا عظیم الشان دجل قرار دیا کہ قریب ہے جو اس سے زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین۔ اور حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتلائی کہ اسکے ہاتھ پر کسر صلیب ہوگا۔ اور وہ دجال اکبر کو قتل کریگا۔ ہمارے نادان مولوی نہین سوچتے کہ جبکہ مسیح موعود کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے اور قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام اس عالم کا درہم برہم ہو جائے اور خاتمہ اس دنیا کا ہو جائے وہ پادریون کا فتنہ ہے تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ پادریون کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہین ہے اور جو شخص اب اس فتنہ کے ظہور کے بعد اور کی انتظار کرے وہ قرآن کا مکذب ہے۔

اور نیز جبکہ لغت کی رو سے بھی دجال ایک گروہ کا نام ہے جو اپنے دجل سے زمین کو پلید کرتا ہے۔ اور حدیث کی رو سے نشان دجال اکبر کا حمایت صلیب ٹھہرا تو باوجود اس کھلی کھلی

تحقیق کے وہ شخص نہایت درجہ کور باطن ہے کہ جواب بہی حال کے پادریونکو دجال اکبر نہین سمجہتا۔

ایک اور بات ہے جس سے ہمارے نادان مولوی اس حقیقت کو سمجہہ سکتے ہین کہ وہ اسبات کے خود قائل ہین کہ دجال معہود کا بجز حرمین کے تمام زمین پر تسلط ہو جائیگا۔ سو اگر دجال سے مراد کوئی اور رکہا جائے تو یہ حدیث قران کی صریح پیشگوئی سے مخالف ہو جائیگی۔ کیونکہ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ قیامت تک زمین پر غلبہ اور تسلط دو قومون مین سے ایک قوم کا ہوتا رہے گا۔ یا اہل اسلام کا یا نصاریٰ کا۔ پس قرآن کے رو سے ایسے دجال کو جو اپنی خدائی کا دعوی لیکر آئیگا زمین پر قدم رکہنے کی جگہ نہین اور قرآن اُسکے وجود کو روکتا ہے۔ ہان استعارہ کیطور پر نصاریٰ کا دعوی خدائی ثابت ہے کیونکہ چاہتے ہین کہ کلون کے زور سے تمام زمین و آسمان کو اپنے قابو مین کرلین یہانتک کہ مینہ برسانے کی قدرت بہی حاصل ہو جائے۔ پس اسطرح پر وہ خدائی کا دعوی کرتے ہین۔

غرض یہ وہ امور ہین جنکو حال کے مولوی نہین سمجہتے اور اہل اسلام مین انہون نے بڑا بہاری فتنہ اور تفرقہ ڈال رکہا ہے اور نہایت بیہودہ اور رکیک تاویلات سے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے مونہہ پھیر رہے ہین۔ دعوی کرتے تہے کہ ہم اہل حدیث ہین مگر اب تو انہون نے قرآن کو بہی چھوڑا اور حدیث کو بہی۔ سو جبکہ مینے دیکہا کہ قرآن شریف اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنکے دلون مین عظمت نہین اور جلیل الشان اکابر ائمہ کی شہادت بہی جیسا کہ امام بخاری اور ابن حزم اور امام مالک کی شہادت جو حضرت عیسیٰ کے فوت ہو جانیکی نسبت بار بار لکہی گئی ہے اُنکے نزدیک کچہہ چیز نہین سو مجہکو اس پہلو سے بکلی نومیدی ہوئی کہ وہ منقولی بحث و مباحثہ کے ذریعہ سے ہدایت پا سکین ✢ پس خدا تعالےٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ مین دوسرا پہلو اختیار کرون جو اصل بنیاد میرے دعوی کی ہے یعنی اپنے سچے ملہم ہونے کا ثبوت کیونکہ اسمین کچہہ شک نہین کہ اگر وہ لوگ مجہے خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا ملہم سمجہتے اور میرے الہامات کو میرا ہی افترا یا شیطانی وساوس خیال نکرتے تو اسقدر سب اور شتم اور ہنسی اور ٹھٹھا اور تکفیر اور تہذیب کے ساتہہ پیش نہ آتے بلکہ اپنے بہت سے ظنون

✢ **حاشیہ**۔ منقولی بحث مباحثہ کی کتابین جو میری طرف سے چہپی ہین جنمین ثابت کیا گیا ہے جو درحقیقت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہین اور دوبارہ آنا اُنکا بطور بروز مراد ہے نہ بطور حقیقت وہ یہ ہین۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام ازالہ اوہام۔ اتمام الحجہ۔ تحفہ بغداد۔ حمامۃ البشریٰ۔ نور الحق دو حصہ۔ کرامات الصادقین۔ سر الخلافہ۔ آئینہ کمالات اسلام

فاسدہ کا حسن ظن کے غلبہ سے آپ فیصلہ کر لیتے کیونکہ کسی کی سچائی اور منجانب اللہ ہونیکے یقین کے بعد وہ مشکلات ہرگز پیش نہین آتین کہ جو اُسحالیمین پیش آتی ہین کہ انسان کے دلپر اُس کے کاذب ہونیکا خیال غالب ہوتا ہے - یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ نے میری سچائی کے سمجھنے کیلئے بہت سے قرائن واضح انکو عطا کئے تھے - میرا[1] دعوی صدی کے سر پر تہا - میرے[2] دعوی کے وقت مین خسوف کسوف ماہ رمضان مین ہوا تہا - میرے[3] دعوی الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اسقدر مہلت نہین دیجاتی - میری[4] پیشگوئیکے مطابق خدا نے آتہم کو کچھہ مہلت بہی دی اور پہر مار بہی دیا - مجہکو خدا[5] نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بہر دیا کہ جبتک انسان خدا تعالی کیطرفسے پورا تائید یافتہ نہ ہو اسکو یہ نعمت نہین دیجاتی لیکن مخالف مولویونے ان باتون مین سے کسی بات پر غور نہین کی -

سو اب چونکہ تکذیب اور تکفیر انکی انتہا تک پہونچگئی اسلئے وقت آگیا کہ خدائے قادر اور علیم اور خبیر کے ہاتہہ سے جہوٹے اور سچے مین فرق کیا جائے - ہمارے مخالف مولوی اسبات کو جانتے ہین کہ خدا تعالی نے قرآن شریف مین ایسے شخص سے کسقدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالی پر افترا باندہے یہانتک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا تو مین فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا - غرض خدا تعالی پر افترا کرنا اور یہ کہنا کہ فلان فلان الہام مجہے خدا تعالی کی طرفسے ہوا ہے حالانکہ کچھہ بہی نہین ہوا ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اسکی سزا مین صرف جہنم کی ہی وعید نہین بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا مین دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبہی اسکو امن مین نہین چھوڑتا اور اس کی غیرت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے - اگر ان مولویون کا دل تقوی کے رنگ سے کچھہ بہی رنگین ہوتا اور خدا تعالی کی عادتون اور سنتون سے ایک ذرہ بہی واقف ہوتے تو انکو معلوم ہوتا کہ ایک مفتری کا اس قدر دراز عرصہ تک افترا مین مشغول رہنا بلکہ روز بروز اسمین ترقی کرنا اور خدا تعالی کا اسکے افترا پر اسکو نہ پکڑنا بلکہ لوگون مین اسکو عزت دینا دلون مین اسکی قبولیت ڈالنا اور اسکی زبان کو چشمہ حقائق و معارف بنانا یہ ایک ایسا امر ہے کہ جبسے خدا تعالی نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے اس کی نظیر ہرگز نہین پائی جاتی - افسوس کہ کیون یہ منافق مولوی خدا تعالی کے احکام

اور مواعید کو عزت کی نظر سے نہین دیکھتے۔ کیا اُنکے پاس حدیث یا قرآن شریف سے کوئی نظیر موجود ہے کہ ایک ایسے خبیث طبع مفتری کو خدا تعالی نہ پکڑے جو اسپر افترا پر افترا باندھے اور جھوٹے الہام بنا کر اپنے تئین خدا کا نہایت ہی پیارا ظاہر کرے اور محض اپنے دلسے شیطانی باتین تراش کر اُسکو عمداً خدا کی وحی قرار دیوے اور کہے کہ خدا کا حکم ہے کہ لوگ میری پیروی کرین اور کہے کہ خدا مجھے اپنے الہام مین فرماتا ہے کہ تو اس زمانہ مین تمام مومنون کا سردار ہے حالانکہ اسکو کبھی الہام نہوا ہو۔ اور نہ کبھی خدا نے اسکو مومنون کا سردار ٹھہرایا ہو اور کہے کہ مجھے خدا مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تو ہی مسیح موعود ہے جسکو مین کسر صلیب کے لئے بھیجتا ہون۔ حالانکہ خدا نے کوئی ایسا حکم اسکو نہین دیا اور نہ اس کا نام عیسی رکھا اور کہے کہ خدا تعالی مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ مجھسے تو ایسا ہے جیسا کہ میری توحید۔ تیرا مقام قرب مجھسے وہ ہے جس سے لوگ بیخبر ہین۔ حالانکہ خدا اُسکو مفتری جانتا ہے۔ اُسپر لعنت بھیجتا ہے۔ اور مردودون اور مخذولون کے ساتھ اُس کا حصہ قرار دیتا ہے۔ پھر کیا یہی خدا تعالی کی عادت ہے کہ ایسے کذاب اور بیباک مفتری کو جلد نہ پکڑے۔ یہانتک کہ اس افترا پر بیس۲۰ برس سے زیادہ عرصہ گزر جائے۔

کون اسکو قبول کر سکتا ہے کہ وہ پاک ذات جسکے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہمونکو بہت جلد کھاتی رہی ہے اس لمبے عرصہ تک اس جھوٹے کو چھوڑ دے جسکی نظیر دنیا کے صفحہ مین مل ہی نہین سکتی۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا۔ یعنی اس سے زیادہ تر ظالم اور کون ہے جو خدا تعالے پر جھوٹھ باندھے۔ بیشک مُفتری خدا تعالی کی لعنت کے نیچے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالے پر افترا کرنیوالا جلد مارا جاتا ہے۔

سو ایک تقوی شعار آدمی کیلئے یہ کافی تہا کہ خدا نے مجھے مفتریونکی طرح ہلاک نہین کیا بلکہ میرے ظاہر اور میرے باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جنکو مین شمار نہین کر سکتا۔ **مین جوان تہا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعوی کیا اور اب مین بوڑھا ہو گیا۔** اور ابتداء دعوی پر بیس۲۰ برس سے بہی زیادہ عرصہ گزر گیا۔ بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھسے چھوٹے تہے فوت ہو گئے اور مجھے اُسنے عمر دراز بخشی اور ہر ایک مشکل مین میرا متکفل اور متولی رہا۔ پس کیا اُن لوگون کے یہی نشان ہوا کرتے ہین کہ جو خدا تعالے پر افترا باندھتے

ہین - اب بہی اگر مولوی صاحبان مجھے مفتری سمجھتے ہین تو اس سے بڑھکر ایک اور فیصلہ ہے اور وہ یہ کہ مین ان الہامات کو ہاتہہ مین لیکر جنکو مین شایع کر چکا ہون مولوی صاحبان سے مباہلہ کر دون - اسطرح پر کہ مین خدا تعالی کی قسم کہا کر بیان کرون کہ مین درحقیقت اُسکے شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون اور درحقیقت اُسنے مجھے چہار دہم صدی کے سر پر بھیجا ہے کہ تا مین اُس فتنہ کو فرو کر دون کہ جو اسلام کے مخالف سبسے زیادہ فتنہ ہے اور اُسی نے میرا نام عیسی رکہا ہے اور کسر صلیب کے لئے مجھے مامور کیا ہے لیکن نہ کسی جسمانی حربہ سے بلکہ آسمانی حربہ سے اور یہ سب اُسکا کلام ہے - اور وہ خاص الہامات اُس کے جو اسوقت مین مخالف مولویون کو سناؤنگا انہین سے بطور نمونہ چند الہامات اسجگہ لکہتا ہون انہین سے بعض الہامات بیس برس کے عرصہ سے ہین - جو مختلف ترتیبون اور کمی بیشی کیساتھ بار بار القا ہوئے ہین - اور وہ یہ ہین :-

يَا عِيسَى الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُه - اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةٍ لَا

اے وہ عیسی جس کا وقت ضایع نہین کیا جائے گا۔ تو میری جناب مین وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کا

يَعْلَمُهَا الْخَلْق - اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِي وَتَفْرِيْدِي

لوگون کو علم نہین۔ تو مجھسے ایسا ہے جیساکہ میری توحید اور تفرید -

فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ - هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَه

سو وقت آگیا کہ تو لوگون مین شناخت کیا جا اور مدد دیا جا۔ وہ خدا جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّه - لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ

دین حق کے ساتہہ بہیجا تا اس دین کو سب دینون پر غالب کرے - خدا کی پیشگوئیونکو کوئی بدل نہین

اللّٰه - قُلْ اِنِّي اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ

سکتا کہہ مین مامور ہون اور مین سبسے پہلا مومن ہون - وہ رحمن ہے جسنے قران سکہلایا تا کہ تو

قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاءُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ - اِنَّا كَفَيْنَاكَ

اُن لوگون کو ڈراوے جنکے باپ دادے نہین ڈرائے گئے اور تا کہ مجرمونکی راہ کہل جائے - ہم تیرے لئے ٹہٹہا کرنیوالون

الْمُسْتَهْزِئِيْنَ - قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ -

کیلئے کافی ہین کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاتے ہو -

قُلْ عِنْدِیْ شَہَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ

کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرتے ہو - میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ عنقریب

سَیَہْدِیْنِ - قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ہَلْ

مجھے کامیابی کی راہ دکہائیگا - انکو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو تا خدا ہی تمسے محبت کرے

اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیَاطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ - یُرِیْدُوْنَ

کیا مین بتلاؤن کہ کنپر شیطان اترا کرتے ہین - ہر ایک جہوٹے مفتری پر اترتے ہین - ارادہ کرتے ہین

اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ -

کہ خدا کے نور کو اپنے موہنہ کے پھوکون سے بجہا دین - اور خدا اپنے نور کو کامل کریگا - اگرچہ کافر کراہت ہی کرین -

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ - اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَہٰی اَمْرُ الزَّمَانِ

عنقریب ہم انکے دلونپر رعب ڈالدینگے - جب خدا کی مدد اور فتح آئیگی اور زمانہ کا امر ہماریطرف رجوع کریگا - کہاجائیگا

اِلَیْنَا اَلَیْسَ ہٰذَا بِالْحَقِّ - اِنِّیْ مَعَکَ - کُنْ مَعِیْ اَیْنَمَا کُنْتَ - کُنْ مَعَ

کہ کیا یہ سچ نہ تہا - مین تیرے ساتہہ ہون - میرے ساتہہ ہو جہان تو ہووے - خدا کیساتہ

اللّٰہِ حَیْثُمَا کُنْتَ - کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ - اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا

ہو جہان تو ہووے - تم بہتر امت ہو جو لوگون کے نفع کیلئے نکالی گئے - تو ہماری آنکھون کے

یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ - وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ - یَا اَحْمَدُ یَتِمُّ

سامنے ہے - خدا تیرے ذکر کو بلند کریگا - اور دنیا اور اخرت مین اپنی نعمت تیری پر پوری کریگا - اے احمد تیرا نام پورا

اِسْمُکَ وَلَا یَتِمُّ اِسْمِیْ - اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ - اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ -

ہوجائیگا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو - مین تجھے اپنی طرف اٹھانیوالا ہون - مینے اپنی محبت کو تجھپر ڈالدیا -

شَانُکَ عَجِیْبٌ - وَاَجْرُکَ قَرِیْبٌ - اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ہُوَ مَعِیْ +

تیری شان عجیب ہے - تیرا اجر قریب ہے - زمین و آسمان تیرے ساتہہ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتہہ ہے

اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ - اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ - اَنْتَ وَجِیْہٌ فِی الدُّنْیَا

تو میری جناب مین وجیہ ہے - مینے تجھے اپنے لئے چن لیا - تو دنیا اور میری جناب مین وجیہ ہے

+ حاشیہ ہُوَ کا ضمیر واحد باعتبار واحد فی الذہن یعنی مخلوق ہے اور ایسا محاورہ قران شریف مین بہت ہے - منہ

وحضرتی - سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ - زاد مجدک - ینقطع آباءک

پاک ہے وہ خدا جو بہت برکتون والا اور بہت بلند ہے - تیری بزرگی کو اسنے زیادہ کیا - ایسی تیری باپ دادے

ویبدء منک - نصرت بالرعب واحییت بالصدق ایہا الصدیق

کا ذکر منقطع ہوجائیگا اور خدا تجھسے شروع کریگا - تو رعب کے ساتھہ مدد دیا گیا اور صدق کیساتھہ زندہ کیا گیا ای صدیق -

نصرت - وقالوا لات حین مناص - آثرک اللہ علینا وان کنا

تو مدد دیا گیا - اور مخالف کہینگے کہ اب گریز کی جگہ نہین - خدا نے تجھے ہمپر اختیار کرلیا اگرچہ ہم کراہت کرتے

کارہین - ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین - لا تثریب علیکم الیوم

تھے - ای ہمارے خدا ہمین بخش کہ ہم خطا پر تھے - آج تمپر ای رجوع کرنیوالو کچھہ سرزنش نہین

یغفر اللہ لکم وہو ارحم الراحمین - وما کان اللہ لیترکک حتی

خدا تمہین بخشدیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے - اور خدا ایسا نہین کہ تجھے یونہی چھوڑدے جبتک

یمیز الخبیث من الطیب - واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس

پاک اور پلید مین فرق کرکے نہ دکھلاوے - اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے -

لا یعلمون - اذا جاء نصر اللہ والفتح وتمت کلمۃ ربک ہذا الذی

جب خدا کی مدد اور فتح آئی اور اس کا کلمہ پورا ہوا کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسمین

کنتم بہ تستعجلون - اردت ان استخلف فخلقت آدم - سویتہ

تم جلدی کرتے تھے - مینے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤن تو مینے آدم کو پیدا کیا - مینے اسکو برابر

ونفخت فیہ من روحی - یقیم الشریعۃ ویحیی الدین - ولو کان

کیا اور اپنی روح اسمین پھونکی - شریعت کو قائم کریگا اور دین کو زندہ کریگا - اور اگر ایمان

الایمان معلقا بالثریا لنالہ - سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا

ثریا سے معلق ہوتا تب بھی اسے پالیتا - پاک ہے وہ جسنے اپنے بندہ کو رات مین سیر کرایا -

خلق آدم فاکرمہ جری اللہ فی حلل الانبیاء - ان الذین کفروا

آدم کو پیدا کیا اور اسکو عزت دی خدا کا فرستادہ نبیون کے حلہ مین - وہ لوگ جو کافر ہوگئے اور خدا کی

وصدوا عن سبیل اللہ رد علیہم رجل من فارس - شکر اللہ سعیہ

راہ سے روکنے لگے ایک فارسی الاصل آدمی نے انکے خیالات کو رد کیا - خدا اسکی کوشش کا شکر گزار ہے

كتابُ الولی ذوالفقارِ علیّ - یکادُ زیتہ یضیئُ ولو لم تمسسہُ نار -

اس ولی کی کتاب ایسی ہی جیسے علی کی ذوالفقار - اسکا تیل یونہی چمکنے کو ہے اگرچہ آگ چھو بھی نجائے -

خُذوا التوحیدَ التوحیدَ یا ابناء الفارس - انّا انزلنٰہ قریبًا

توحید کو پکڑو توحید پکڑو اے فارس کے بیٹو - ہمنے اسکو قادیان کے قریب

مِن القادیان وبالحق انزلنٰہ وبالحق نزل وکان امر اللہ مفعولا -

اتارا ہے اور حق کے ساتھ اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے اور جو خدانے ٹھہرا رکھا تھا

اَم یقولون نحن جمیع منتصر - سیُہزم الجمع ویولّون الدُبُر -

وہ ہونا ہی تھا - کیا یہ کہتے ہین کہ ہم ایک جماعت انتقام لینے والی ہین - سب بھاگ جائینگے اور پیٹھ دکھلائینگے

یا عبدی لا تخف انّی اسمع واریٰ - الم ترانا ناتی الارض ننقصہا

اے میرے بندے مت خوف کر مین دیکھتا ہون اور سنتا ہون - کیا تونے نہین دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے

مِن اطرافہا - الم تر انّ اللہ علیٰ کلِّ شیٍٔ قدیر - صلّ

آتے ہین اسکی طرفون سے - کیا تونے نہین دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے - محمد پر اور اسکے

علیٰ محمدٍ وآلِ محمد سیّد ولد آدم وخاتم النبیّین - انّک علیٰ صراط

آل پر درود بھیج وہ بنی آدم کا سردار اور خاتم الانبیا ہے - تو صراط مستقیم پر ہے

مستقیم - فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاہلین - وقالوا لولا

پس جو کچھ حکم ہوتا ہے کھولکر بیان کر اور جاہلون سے کنارہ کر - اور کہتے ہین کہ دو

نُزّل علیٰ رجلٍ من قریتین عظیم - وقالوا انّی لک ہٰذا ان ہٰذا

شہرون مین سے ایک بڑے آدمی کو خدانے کیون مامور کیا - اور کہتے ہین کہ تجھے کہان یہ رتبہ یہ تو

لمکرٌ مکرتموہ فی المدینۃ - واعانہ علیہ قوم آخرون - ینظرون

مکر ہے کہ مل جل کر بنایا گیا ہے - اور کئی لوگون نے اس مکر مین اس شخص کی مدد کی ہے - تجھے دیکھتے

الیک وہم لا یبصرون - اعلموا انّ اللہ یحیی الارض بعد موتہا

ہین اور تو انہین نظر نہین آتا - اے لوگو جانلو کہ زمین مرگئی تھی اور خدا پھر اسے نئے سرے زندہ

ومن کان للہ کان اللہ لہٗ - انّ اللہ مع الذین اتقوا والذین

کر رہا ہے - اور جو خدا کا ہو خدا اسکا ہو جاتا ہے - خدا انکے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہین

هم محسنون - قالوا ان هذا الا اختلاق - قل ان افتريته فعلى اجرام شديد - انك اليوم

اور انکے ساتھ ہے جو نیکوکار ہین - کہتے ہین کہ یہ تمام افترا ہے - کہہ اگر مینے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے - آج تو

لدينا مكين امين - وان عليك رحمتي في الدنيا والدين - وانك

ہمارے نزدیک با رتبہ اور امین ہے - اور تجھ پر دین اور دنیا مین میری رحمت ہے - اور تو

من المنصورين - يحمدك الله من عرشه - يحمدك الله ويمشي

مدد دیا گیا ہے - خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے - خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری

اليك - الا ان نصر الله قريب - كمثلك در لا يضاع - بشرى لك

طرف چلا آتا ہے - خبردار خدا کی مدد قریب ہے - تیرے جیسا موتی ضایع نہین کیا جاتا - تجھے

يا احمدي - انت مرادي ومعي - اني ناصرك - اني حافظك

خوشخبری ہو اے میرے احمد - تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے - مین تیرا مددگار ہون - مین تیرا حافظ ہون

اني جاعلك للناس اماما - اكان للناس عجبا - قل هو الله

مین تجھے لوگون کا امام بناؤن گا - کیا لوگون کو تعجب ہوا - کہہ وہ خدا عجیب ہے

عجيب - يجتبي من يشاء من عباده - لا يسئل عما يفعل وهم

جسکو چاہتا ہے اپنے بندون مین سے چن لیتا ہے - وہ اپنے کامون مین پوچھا نہین جاتا

يسئلون - وتلك الايام نداولها بين الناس - وقالوا ان هذا

اور دوسرے پوچھے جاتے ہین - اور یہ دن ہم لوگون مین پھیرتے رہتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ تو

الا اختلاق - اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين في الارض

ضرور افترا ہے - خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اسکے کئی حاسد بنا دیتا ہے

قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون - لا تخاط اسرار الاولياء

کہہ خدا ہے جسنے یہ الہام کیا پھر انکو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریون مین بازی کرین - اولیا کے اسرار پر

تلطف بالناس وترحم عليهم - انت فيهم بمنزلة موسى - واصبر

کوئی احاطہ نہین کر سکتا - لوگون سے لطف کیساتھ پیش آ اور انپر رحم کر - تو انمین بمنزلہ موسیٰ کے ہے - اور انکی

على ما يقولون - وذرني والمكذبين اولي النعمة - انت منا

باتون پر صبر کر - اور منعم مکذبون کی سزا مجھپر چھوڑ دے - تو ہمارے پانی مین سے ہے

وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ + وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ - قَالُوْا

اور وہ لوگ فشل سے - اور جب انکو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اچھے آدمی ایمان لائے - تو جواب مین

اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ - قُلْ

کہتے ہین کہ کیا اسطرح ایمان لائین جیسا کہ سفیہ اور بیوقوف ایمان لائے - خوب یاد رکھو کہ درحقیقت

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ - قِيْلَ ارْجِعُوْا اِلَى اللّٰهِ

بیوقوف اور سفیہ یہی لوگ ہین مگر انہین معلوم نہین کہ ہم کیسی غلطی پر ہین - انکو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو

فَلَا تَرْجِعُوْنَ - وَقِيْلَ اسْتَحْوِذُوْا فَلَا تَسْتَحْوِذُوْنَ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تمسے محبت رکھے - کہا گیا کہ تم رجوع کرو سو تمنے رجوع نکیا - اور کہا گیا کہ تم اپنے وساوس

جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ - اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

پر غالب آجاؤ سو تم غالب نہ آئے - سب تعریف خدا کو ہے جسنے تجھے مسیح ابن مریم بنایا - اسجگہ فتنہ ہے سو اولوالعزم لوگونکی طرح

تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَائِفًا -

صبر کر - ابی لہب کے دونون ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اسکو نہین چاہیے تھا کہ وہ اس فتنہ

وَمَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ - اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا -

مین دخل دیتا یعنی اسکا بانی ہوتا مگر ڈرتے ہوئے - اور تجھے کوئی تکلیف نہین پہونچے گی مگر اسیقدر جو خدا نے مقرر کی - یہ فتنہ

حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ - عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ - وَفِيْ تِ الْاِبْتِلَاءِ

خدا کی طرفسے ہے تا وہ تجھسے بہت ہی پیار کرے - یہ خدا کا پیار کرنا ہے جو غالب اور بزرگ ہے - اور یہ پیار وہ عطا ہے جو کبھی

+ حاشیہ - یہ جو فرمایا کہ تو ہمارے پانی مین سے ہے اور وہ لوگ فشل سے - اسجگہ پانی
سے مراد ایمان کا پانی استقامت کا پانی تقوی کا پانی وفا کا پانی صدق کا پانی حب اللہ کا پانی ہے
جو خدا سے ملتا ہے اور فشل بزدلی کو کہتے ہین جو شیطان سے آتی ہے اور ہر یک بے ایمانی اور
بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامردی ہے - جب قوت استقامت باقی نہین رہتی تو انسان گناہ
کیطرف جھک جاتا ہے - غرض فشل شیطانکی طرفسے ہے اور عقائد صالحہ اور اعمال طیبہ کا پانی خدا
تعالی کیطرفسے جب بچہ پیٹ مین پڑتا ہے تو اسوقت اگر بچہ سعید ہے اور نیک ہونیوالا ہے تو اُس
نطفہ پر روح القدس کا سایہ ہوتا ہے اور اگر بچہ شقی ہے اور بد ہونیوالا ہے تو اس نطفہ پر شیطان کا سایہ ہوتا ہے
اور شیطان اس مین شراکت رکھتا ہے اور بطور استعارہ وہ شیطان کی ذریت کہلاتی ہے اور جو خدا

ووقت الاصطفاء - ولا یرد وقت العذاب عن القوم المجرمین

منقطع نہین ہوگی - ابتلا کا وقت ہے اور اصطفا کا وقت ہے - اور عذاب کا وقت مجرموں کی سر سے کبھی نہین ٹل

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین - وعسیٰ ان

سکتا - اور اے اس مامور کی جماعت سست مت ہو جانا اور غم مین نہ پڑ جانا اور بالآخر غلبہ تمہین کو ہے اگر تم ایمان پر

تحبوا شیئاً وھو شر لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم واللہ

ثابت رہوگے - یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو اور ایک چیز سے نفرت کرو

یعلم وانتم لا تعلمون - کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف - ان

اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو اور خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتے - مین ایک خزانہ پوشیدہ تہا سو مینے چاہا کہ شناخت

السمٰوات والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما - وان یتخذونك

کیا جاؤن - زمین و آسمان بندھے ہوئے تہے سو ہمنے دونون کو کھول دیا - اور تجھ انھون نے ایک ہنسی کی

الا ھزوا - اھذا الذی بعث اللہ - قل انما انا بشر مثلکم

جگہ بنا رکھا ہے - کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا - کہہ مین ایک آدمی ہون تم جیسا مجھے خدا سے

یوحیٰ الی انما الٰھکم الہ واحد والخیر کلہ فی القرآن - ولقد

الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے - اور تمام بھلائی قرآن مین ہے - اور مین اس سے پہلے

لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون - وقالوا ان ھذا الا افتراء

ایک مدت سے تم مین ہی رہتا تہا کیا تمہین میرے حالات معلوم نہین - اور انہون نے کہا کہ یہ باتین افترا ہیں

بقیۂ حاشیہ:

کے ہین وہ خدا کے کہلاتے ہین جبکہ پہلی کتابون مین بطور استعارہ ابناء اللہ کہا گیا ہے - چنانچہ یہ لفظ آدم اور یعقوب وغیرہ بہت سے نبیوں پر استعمال ہوا ہے اور انجیل مین مسیح ابن مریم پر بھی استعمال پایا ہے اور کسیکی اس مین کچھ خصوصیت نہین صرف بلحاظ مذکورہ بالا استعمال پاتا رہا ہے - چنانچہ مسیح ابن مریم کی نسبت احادیث سے جو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے مس سے وہ اور اُسکی مان پاک ہے تو یہ لفظ اسی اظہار کی غرض سے ہے کہ عیسیٰ بن مریم کی ناجائز پیدائش نہین جیسا کہ یہودیون کا خیال ہے تا نطفہ پر شیطان کا سایہ مانا جائے بلکہ بلا شبہ برخلاف زعم یہودیون کے وہ حلال زادہ تہا اور مریم بدکار عورت نہین تہی - اس مسئلہ مین اصول یہ ہے کہ شیطان کا سایہ جسکو مس اور اشتراک بھی کہتے ہین جسکے لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ یہ شخص ذریت شیطان ہے یا بائبل کے محاورہ کے رو سے نحاش کا بچہ ہے یعنی سانپ کا

قل ان ھدی اللہ ھو الھدی ۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

کہہ حقیقی ہدایت جسمیں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے ۔ اور خبردار رہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے ۔

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما

ہمنے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں ۔

تاخر ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ فبرّاہ اللہ مما قالوا وکان

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے ۔ سو خدا نے انکے الزاموں سے اسکو بری کیا اور وہ خدا

عند اللہ وجیہا ۔ واللہ موھن کید الکافرین ۔ ولنجعلہ آیۃ

کے نزدیک وجیہ ہے ۔ اور خدا کافروں کے مکر کو سست کر دیگا ۔ اور ہم اسکو لوگوں کیلئے

للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا ۔ قول الحق الذی فیہ

نشان بنائینگے اور رحمت کا نمونہ ہوگا اور یہی مقدر تھا ۔ یہ وہ سچا قول ہے جسمیں لوگ شک

تمترون ۔ یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک انا اعطیناک

کرتے ہیں ۔ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے ہمنے تجھے بہت سے حقائق

الکوثر ۔ فصل لربک وانحر ۔ ان شانئک ھو الابتر * یاتی

اور معارف اور برکات بخشے ہیں اور ذریت نیک عطا کی ہے سو خدا کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر ۔ تیرا بدگو بے خیر ہے

قمر الانبیاء وامرک یتأتی یوم یجیء الحق ویکشف الصدق

یعنی خدا اسے بے نشان کر دیگا اور وہ نامراد مریگا ۔ نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائیگا اس دن حق آئیگا اور سچ

*** حاشیہ نمبر۲** ۔ یہ الہام کہ ان شانئک ھو الابتر اسوقت اس عاجز پر خدا تعالی کیطرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نو مسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جبتک ایک شخص درحقیقت شقی خبیث طینت فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا

بقیہ حاشیہ نمبر ۱

جو شیطان ہی صرف اس صورتمیں کسی نطفہ پر پڑتا ہے جبکہ نطفہ ڈالنے والا یا وہ جسکے رحم میں نطفہ ٹھہرا نہایت بری حالتمیں ہوں اور گناہ اور سخت دلی کی تاریکی انپر ایسی محیط ہو کہ کوئی گوشہ خالی نہ ہو اور فطرتی نور بالکل محجوب ہو اور ایسی صورتمیں بچے نہایت خبیث پیدا ہوتے ہیں کیونکہ شیطان کے سایہ کے نیچے انکا خاک بنتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر چوروں اور ڈاکوؤں کے بچے چور ڈاکو ہی نکلتے ہیں اور راستبازوں کے راستباز ۔ فتأمل ۔ منہ

وَیُخْسِرُ الْخَاسِرُوْنَ ۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَ

کھولا جاۓ گا۔ اور جو خسران مین ہین انکا خسران ظاہر ہو جائیگا۔ میری یاد مین نماز کو قائم کر۔ تو میرے ساتھ ہے اور مین تیرے

اَنَا مَعَکَ ۔ سِرُّکَ سِرِّیْ ۔ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ

ساتھ ہون۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہمنے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جسنے تیری کمر توڑ دی۔

اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۔ یُخَوِّفُوْنَکَ مِنْ دُوْنِہٖ ۔

اور تیری ذکر کو ہمنے بلند کیا۔ تجھے خدا کے سوا اور ونسے ڈراتے ہین

اَئِمَّۃُ الْکُفْرِ ۔ لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ۔ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ

یہ کفر کے پیشوا ہین۔ مت ڈر غلبہ تجھی کو ہے۔ مینے اپنی رحمت اور قدرت کی درخت

رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ ۔ لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا

تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ خدا ہرگز ایسا نہین کریگا کہ کافرون کا مومنون پر کچھ الزام ہو۔

یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ ۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لَا مُبَدِّلَ

خدا تجھے کئی میدانون مین فتح دیگا۔ خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ مین اور میرے رسول غالب رہینگے۔ انکی کلمونکو

لِکَلِمَاتِہٖ ۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۔ قُلْ ھٰذَا فَضْلُ رَبِّیْ وَاِنِّیْ اُجَرِّدُ نَفْسِیْ مِنْ

کوئی بدل نہین سکتا۔ وہ خدا جسنے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور مین تو کسی خطاب کے نہین چاہتا۔

ضُرُوْبِ الْخِطَابِ ۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ

اے عیسی مین تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا

وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ۔

اور تیرے تابعدارونکو تیرے مخالفون پر قیامت تک غلبہ بخشونگا۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۲

اگرچہ ایسے لفظون اور ایسی گالیونمین جو دجال شیطان کذاب کافر اکفر مکار کے نام سے ہین اور دوسرے مولوی بہی اسکے ساتھ شریک ہین بلکہ باطل پرست بطالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اعدی الاعداء ہے۔ لیکن اس ہندو زادہ کی خباثت فطرتی اس لئے سب سے بڑھکر ہے کہ باوجود محض جاہل ہونیکے یہ شعر بہی اردو مین کہتا ہے اور شعرونمین گالیان نکالتا ہے اور نہایت بدگوئی سے افترا بہی کرتا ہے اور بہتان کے طور پر ایسی دشنام دہی کرتا ہے جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے شاعر بے ایمان گالیان نکالا کرتے تہے۔ سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑہنے کے وقت ہوا کہ ان شانئک ہو الابتر۔ سو اگر اس ہندو زادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع مین نہ آیا اور وہ نامراد اور

ذلیل اور رسوا نہ ہوا [illegible] صفحہ

نظر اللہ الیک معطرا - وقالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا

خدانے تیر ہپر خوشبودار نظر کی - اور لوگون نے دلو نمین کہا کہ ای خدا کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ

قال انی اعلم ما لا تعلمون - وقالو کتاب ممتلیٔ من الکفر و

بنائیگا - خدانے کہا کہ جو کچھہ مین جانتا ہون تمہین معلوم نہین - اور لوگون نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری

الکذب - قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم

ہوئی ہے - انکو کہدے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹون اور عورتون اور عزیزون سمیت ایک جگہ اکھٹے

وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ہون پھر مباہلہ کرین اور جھوٹھون پر لعنت بھیجین -

سلام علی ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم - تفردنا بذالک

ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہمنے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی - یہ ہمارا ہی کام تہا جو ہمنے

یاداؤد عامل بالناس رفقا واحسانا - تموت وانا راض منک

کیا - اے داؤد لوگونسے نرمی اور احسان کے ساتہہ معاملہ کر - تو اس حالتمین مریگا کہ مین تجھسے

واللہ یعصمک من الناس - کذبوا بآیاتی وکانوا بہا یستہزءون

راضی ہونگا - اور خدا تجھکو لوگونکے شر سے بچائیگا - انہون نے میرے نشانونکی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا -

فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک ✠ امر من لدنا انا کنا فاعلین

سو خدا انکے لئے تجھے کفایت کریگا اور اس عورتکو تیری طرف واپس لائیگا - یہ امر ہماری طرفسے ہے اور ہم ہی کرنیوالے ہین

زوجناکہا - الحق من ربک فلا تکونن من الممترین - لا تبدیل

بعد واپسی کے ہمنے نکاح کر دیا - تیرے رب کی طرفسے سچ ہے پس تو شک کرنیوالونسے مت ہو - خدا کے

✠ **حاشیہ** - شیخ محمد حسین بٹالوی کا یہ اعتراض ہے کہ الہام کا یہ فقرہ کہ یردہا الیک خلاف محاورہ ہے کیونکہ رد کا لفظ اس صورتمین آتا ہے کہ ایک چیز اپنے پاس ہو پھر چلی جائے اور پھر واپس آوے لیکن افسوس کہ انکو بباعث کمی واقفیت علم زبان کے معلوم نہین کہ یہ لفظ ادنی تعلق کے ساتہہ ہی استعمال ہو جاتا ہے - اسکی کلام عرب مین ہزارون مثالین ہین جنکے لکہنے کا اس مقام مین موقعہ نہین - چونکہ اسجگہ قرابت قریبہ تہی اور نزدیک کے رشتہ کے تعلقات نے اپنے پاس کے حکم مین اسکو کیا ہوا تہا اسلئے خدا تعالی نے ایسا لفظ استعمال کیا جو ان چیزونکے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنے پاس سے چلی جائین اور پھر واپس آوین - ہان اسجگہ یہ نہایت لطیف اشارہ تہا کہ خدانے یردہا کا لفظ استعمال کیا تا معلوم ہو کہ ادنی اسکا اپنے پاس سے بے تعلق لوگونمین چلے جانا ضروری ہے پھر واپس آنا تقدیر میں فقط منہ

لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید - انا رادوھا الیک - یوم

کلمے بدلا نہین کرتے تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اسکو کر دیتا ہے - کوئی نہین جو اسکو روک سکے

تبدل الارض غیر الارض - اذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم

ہم اسکو واپس لانے والے ہین - اسدن زمین دوسری زمین سے بدلائی جائیگی - جب صور مین پھونکا

انما یوخرھم الی اجل مسمی اجل قریب - یاتی قمر الانبیاء وامرک

گیا تو کوئی رشتہ انمین باقی نہین رہیگا - خدا انکو ایک مقرر وقت تک مہلت دے رہا ہے جو نزدیک وقت ہے -

یتأتی - ھذا یوم عصیب - توجہت لفصل الخطاب - انا رادوھا

نبیون کا چاند آئیگا اور تیرا کام حاصل ہوجائیگا - یہ سخت دن ہے - آج مین فیصلہ کرنیکے لئے متوجہ ہوا - ہم اسکو تیری

الیک - ان استجارک فاجرہا - ولا تخف سنعیدھا سیرتہا

طرف واپس لائینگے - اگر تیری طرف پناہ ڈھونڈے تو پناہ دیدے - اور مت خوف کر ہم اسکی پہلی خصلت

الاولی - انا فتحنا لک فتحا مبینا - یا نوح اسر رویاک - وقالوا

پھر اسمین ڈالدینگے - ہمنے تجھکو کھلی فتح دی - ای نوح اپنے خواب کو پوشیدہ رکھہ - اور کہا لوگون نے کہ

متی ھذا الوعد - قل ان وعد اللہ حق - انت معی وانا معک

یہ وعدہ کب ہوگا - کہہ خدا کا وعدہ سچا وعدہ ہے - تو میرے ساتھہ اور مین تیرے ساتھہ

ولا یعلمون الا المسترشدون - لا تیئسوا من روح اللہ - انظر الی

ہون - اور اس حقیقت کو کوئی نہین جانتا مگر وہی جو رشد رکہتے ہین - خدا کے فضل سے نومید مت ہو - یوسف

یوسف واقبالہ - اطلع اللہ علی ہمہ وغمہ - ولن تجد لسنت اللہ

کو دیکھہ اور اسکے اقبال کو - خدا اسکے ای آتہم کے غم پر مطلع ہوا اسلئے اسنے عذاب مین تاخیر کی - یہ خدا

تبدیلا - ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین -

کی سنت ہے اور تو خدا کی سنت مین تبدیلی نہین پائیگا - اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور تم ہی غالب ہو

وبعزتی وجلالی انک انت الاعلی - ونمزق الاعداء کل ممزق

اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہو - اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے - اور ہم دشمنون کو ٹکڑے

ومکر اولئک ھو یبور - انا نکشف السر عن ساقہ - یومئذ

ٹکڑے کر دینگے اور انکا مکر ہلاک ہوجائیگا - اور ہم حقیقت کو اسکی پنڈلی سے کھول دینگے - اسدن مومن خوش ہونگے

یفرح المومنون - ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین - وھذا تذکرۃ

اور گروہ پہلون مین سے اور ایک پچھلوںمین سے - اور یہ تذکرہ ہے پس

فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا - ان النصاری حولوا الامر - سنردھا

جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے - نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے - سو ہم ذلت اور

علی النصاری - لینبذن فی الحطمہ - انا نبشرک بغلام علیم -

شکست کو نصاری پر واپس پھینکدینگے - اور آتھم نابود کرنیوالی آگ مین ڈالدیا جاویگا - ہم تجہے ایک حلیم لڑکے کی

مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء - اسمہ

خوشخبری دیتے ہین جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا - نام اسکا عمانوایل ہے

عمانوایل - یولد لک الولد - ویدنی منک الفضل - ان نوری قریب

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے - تجہے لڑکا دیا جائیگا - اور خدا کا فضل تجہسے نزدیک ہوگا - میرا نور قریب ہے -

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق عجل جسد لہ خوار - فلہ نصب وعذاب

کہہ مین شر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا ہون - یہ بیجان گوسالہ ہے! اور بیہودہ گو یعنی ایسکہ ہم ارشاد دری سو اسکو دکہہ کی مار اور عذاب ہوگا یعنی اسی دنیا مین -

(فارسی و اردو الہام)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد - خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادین تجہے دیگا - مین اپنی چمکار دکہلاؤنگا - اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاونگا - اور تیری برکتین پھیلاونگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے - دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا

آمین

یہ کسیقدر نمونہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجہے خدا تعالی کیطرف سے ہوئے ہین - اور ان کے سوا اور بھی بہت سے الہامات ہین - مگر مین خیال کرتا ہون کہ جسقدر مینے لکہا ہے وہ کافی ہے -

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات مین میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ - خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اسپر ایمان لاؤ اور اسکا دشمن جہنمی ہے - اور نیز ان تمام الہامات مین اس عاجز کی اسقدر تعریف اور توصیف ہے کہ اگر یہ تعریفین درحقیقت خدا تعالی کی طرف سے ہین تو ہر یک مسلمان کو چاہیے کہ تمام تکبر اور نخوت اور شیخی سے الگ ہوکر ایسے

شخص کی فرمانبرداری کا جو اپنی گردن پر لیلے جسکی دشمنی مین خدا کی لعنت اور محبت مین خدا کی محبت ہی لیکن اگر یہ تعریفین خدا تعالی کیطرف سے نہین ہین اور یہ تمام کلمات جو الہام کے دعوی پر پیش کئے گئے ہین خدائے قادر و قدوس کا الہام نہین ہے بلکہ ایک دجال کذاب نے چالاکی کی راہ سے انکو آپ بنا لیا ہے اور بندگان خدا کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ یہ خدا تعالی کے الہام ہین تو درحقیقت وہ جو نہایت بیباکی سے خدا تعالی پر جھوٹھہ باندھتا ہے خدا تعالی کی گرجنے والی صاعقہ کے نیچے کھڑا ہے اور اس کے مشتعل غضب کا نشانہ ہے - اور کوئی اسکو اس قہار اور غیور کے ہاتھہ سے چھوڑا نہین سکتا -

کیا یہ بات تعجب مین نہین ڈالتی کہ ایسا کذاب اور دجال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصہ سے خدا تعالی پر جھوٹھہ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا - اور کیا یہ بات سمجھہ نہین آسکتی کہ جس سلسلہ کا تمام مدار ایک مفتری کے افترا پر تھا وہ اتنی مدت تک کسی طرح چل نہین سکتا تھا ☩ توریت اور قرآن شریف دونون گواہی دے رہی ہین کہ خدا پر افترا کرنیوالا جلد تباہ ہو جاتا ہے

☩ **نوٹ** - اگر کسی کے دلمین یہ سوال پیدا ہو کہ دنیا مین صدہا جھوٹے مذہب ہین جو ہزار دن برس سے چلے آتے ہین حالانکہ ابتدا انکی کسیکی افترا سے ہی ہوگی - تو اس کا جواب یہ ہے کہ افترا سے مراد ہمارے کلام مین وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بنا کر پھر یہ دعوے کرے کہ یہ باتین خدا تعالی کیطرف سے ہین اور اسنے مجھے الہام کیا ہے اور ان باتونکے بارے مین میرے پر اسکی وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ کوئی وحی نازل نہین ہوئی - سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہین کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکا - اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالے پر افترا کرنیوالے جلد ہلاک کئے گئے ہین اور ہم لکھہ چکے ہین کہ توریت بھی یہی گواہی دیتی ہے اور انجیل بھی اور فرقان مجید بھی ہان جسقدر دنیا مین جھوٹے مذہب نظر آتے ہین جیسے ہندوؤن اور پارسیون کا مذہب انکی نسبت یہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ وہ کسی جھوٹے پیغمبر کا سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اصل حقیقت انہین یہ ہے کہ خود لوگ غلطیون مین پڑتے پڑتے ایسے عقائد کے پابند ہو گئے ہین دنیا مین تم کوئی ایسی کتاب دکھا نہین سکتے جسمین صاف اور بے تناقض لفظون مین کھلا کھلا یہہ دعوی ہو کہ یہ خدا کی کتاب ہے حالانکہ اصل مین وہ خدا کی کتاب نہ ہو بلکہ کسی مفتری کا افترا ہو اور ایک قوم اسکو عزت کے ساتھہ مانتی

کوئی نام لینے والا اُسکا باقی نہین رہتا اور انجیل مین بہی لکہا ہے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہے تو جلد باطل ہو جائیگا۔ لیکن اگر خدا کا ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم مقابلہ کر کے مجرم ٹھہرو۔ اللہ جلشانہ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ۔ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یہدی من ھو مسرف کذاب۔ یعنی اگر یہ جہوٹا ہے تو اس کا جہوٹ اسپر پڑیگا اور اگر یہ سچا ہے تو تم اسکی ان بعض پیشگوئیوں سے بچ نہین سکتے جو تمہاری نسبت وہ وعدہ کرے۔ خدا ایسے شخص کو فتح اور کامیابی کی راہ نہین دکہلاتا جو فضول گو اور کذاب ہو۔

اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینون! یہ نزاع ہم مین اور تم مین حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتون کے تہوڑی سی اور فئۃ قلیلہ ہے اور شاید اسوقت تک چار ہزار یا پانچ ہزار سے زیادہ نہین ہوگی تاہم یقیناً سمجہو کہ یہ خدا کے ہاتہہ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ خدا اسکو ہرگز ضایع نہین کریگا۔ وہ راضی نہین ہوگا جبتک کہ اسکو کمال تک نہ پہونچاوے۔ اور وہ اسکی آبپاشی کریگا اور اسکے گرد احاطہ بنائیگا اور تعجب انگیز ترقیات دیگا۔ کیا تمنے کچہہ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبہی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔

اُسینے مجہے حکم دیا ہے کہ تا مین آپ لوگون کے سامنے مباہلہ کی درخواست پیش کرون تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہو جائے اور جو اندہیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندہیرے مین پڑے۔ پہلے مینے کبہی ایسے مباہلہ کی نیت نہین کی اور نہ چاہا کہ کسی پر بد دعا کرون عبد الحق غزنوی ثم امرتسری نے مجہسے مباہلہ چاہا مگر مین مدت تک اعراض کرتا رہا۔ آخر اسکے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا۔ مگر مینے اسکے حق مین کوئی بد دعا نہین کی لیکن اب مین بہت ستایا گیا اور دکہہ دیا گیا مجہے کافر ٹھہرایا گیا۔ مجہے دجال کہا گیا۔ میرا نام شیطان رکہا گیا۔ مجہے

بقیہ حاشیہ ۵

چلی آئی ہو۔ ہان ممکن ہے کہ خدا کی کتاب کے الٹے معنی کئے گئے ہون۔ جیسا کہ انسانی گورنمنٹ ایسے شخص کو نہایت غیرتمندی کیساتہہ پکڑتی ہے کہ جو جہوٹے طور پر ملازم سرکاری ہونیکا دعوی کرے تو خدا جو اپنے جلال اور ملکوت کیلئے غیرت رکہتا ہے کیون جہوٹے مدعی کو نہ پکڑے۔ منہ

کذاب اور مفتری سمجھا گیا۔ مین انکے اشتہارون مین لعنت کیساتھہ یاد کیا گیا۔ مین انکی مجلسون مین نفرین کے ساتھہ پکارا گیا۔ میری تکفیر پر آپ لوگون نے ایسی کمر باندہی کہ گویا آپکو کچھہ بہی شک میرے کفر مین نہین۔ ہر یک نے مجھے گالی دینا اجر عظیم کا موجب سمجھا۔ اور میرے پر لعنت بھیجنا اسلام کا طریق قرار دیا۔ پر ان سب تلخیون اور دکھون کے وقت خدا میرے ساتھہ تہا۔ ہان وہی تہا جو ہر یک وقت مجھکو تسلی اور اطمینان دیتا رہا۔ کیا ایک کیڑا ایک جہان کے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے۔ کیا ایک ذرہ تمام دنیا کا مقابلہ کریگا۔ کیا ایک دروغگو کی ناپاک روح یہ استقامت رکھتی ہے۔ کیا ایک ناچیز مفتری کو یہ طاقتین حاصل ہو سکتی ہین۔

سو یقیناً سمجھو کہ تم مجھسے نہین بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو۔ کیا تم خوشبو اور بدبو مین فرق نہین کر سکتے کیا تم سچائی کی شوکت کو نہین دیکھتے۔ بہتر تہا کہ تم خدا تعالے کے سامنے روتے۔ اور ایک ترسان اور ہراسان دل کے ساتھہ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے اور پھر یقین کی پیروی کرتے نہ شک اور وہم کی۔

سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے طیار ہو جاؤ۔ تم سن چکے ہو کہ میرا دعوی دو باتون پر مبنی تہا۔ اول نصوص قرانیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہامات الہیہ پر سو تمنے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نکیا۔ اور خدا کی کلام کو یون ٹالدیا جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینکدے۔ اب میرے بناء دعوی کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو مین اس ذات قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہون جسکی قسم کو کوئی ایماندار رد نہین کر سکتا کہ اب اس دوسری بنا کی تصفیہ کیلئے مجھسے مباہلہ کر لو۔

اور یون ہوگا کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونیکے بعد مین ان تمام الہامات کے پرچہ کو جو لکھہ چکا ہون اپنے ہاتھہ مین لیکر میدان مباہلہ مین حاضر ہونگا اور دعا کرونگا۔ کہ یا الہی اگر یہ الہامات جو میرے ہاتھہ مین ہین میرا ہی افترا ہے اور تو جانتا ہے کہ مینے انکو اپنی طرف سے بنا لیا ہے یا اگر یہ شیطانی وساوس ہین اور تیرے الہام نہین تو آجکی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب مین مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو اور اس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آجائے

تا میری ذلت ظاہر ہو اور لوگ میرے فتنہ سے بچ جائین کیونکہ مین نہین چاہتا کہ میرے سبب سے تیرے بندے فتنہ اور ضلالت مین پڑین۔ اور ایسے مفتری کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لیکن اے خدائے علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھہ مین ہین تیرے ہی الہام ہین اور تیرے مونہہ کی باتین ہین۔ تو ان مخالفونکو جو اسوقت حاضر ہین ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دکھہ کی مار مین مبتلا کر۔ کسیکو اندھا کر دے اور کسیکو مجذوم اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مجنون اور کسیکو مصروع اور کسیکو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسیکے مال پر آفت نازل کر اور کسیکی جان پر اور کسیکی عزت پر۔ اور جب مین یہ دعا کر چکون تو دونون فریق کہین کہ آمین

ایسا ہی فریق ثانی کی جماعت مین سے ہر یک شخص جو مباہلہ کیلئے حاضر ہو جناب الہی مین یہ دعا کرے کہ اے خدائے علیم و خبیر ہم اس شخص کو جسکا نام غلام احمد ہے درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر جانتے ہین پس اگر یہ شخص درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر اور بیدین ہے اور اس کے یہ الہام تیری طرف سے نہین بلکہ اپنا ہی افترا ہے تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایکسال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اسکے فتنہ سے امن مین آجائین۔ اور اگر یہ مفتری نہین اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی مونہہ کی پاک باتین ہین تو ہم پر جو اسکو کافر اور کذاب سمجھتے ہین دکھہ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر اور کسیکو اندھا کر دے اور کسیکو مجذوم اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مجنون اور کسیکو مصروع اور کسیکو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسیکی جان پر اور کسیکی عزت پر۔

اور جب یہ دعا فریق ثانی کر چکے تو دونون فریق کہین کہ آمین۔ اور یاد رہے کہ اگر کوئی شخص مجھے کذاب اور مفتری تو جانتا ہے مگر کافر کہنے سے پرہیز رکھتا ہے تو اسکو اختیار ہوگا کہ اپنی دعائے مباہلہ مین صرف کذاب اور مفتری کا لفظ استعمال کرے جسپر اسکو یقین دلی ہے۔

اور اس مباہلہ کے بعد اگر مین ایکسال کے اندر مر گیا۔ یا کسی ایسے عذاب مین مبتلا ہو گیا جسمین جان بری کے آثار نہ پائے جائین تو لوگ میرے فتنہ سے بچ جائینگے اور مین ہمیشہ کی لعنت کے ساتھہ ذکر کیا جاؤنگا اور مین ابھی لکھدیتا ہون کہ اس صورت مین مجھے کاذب اور مورد لعنت الہی یقین کرنا چاہیے اور پھر اسکے بعد مین دجال یا ملعون یا شیطان کہنے سے ناراض نہین

اور اس لائق ہونگا کہ ہمیشہ کیلئے لعنت کیساتھہ ذکر کیا جاؤن اور اپنے مولیٰ کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق سمجھونگا - اور میری پیروی کرنیوالا یا مجھے اچھا اور صادق سمجھنے والا خدا کے قہر کے نیچے ہوگا - پس اس صورتمین میرا انجام نہایت ہی بد ہوگا جیسا کہ بدذات کاذبون کا انجام ہوتا ہے -

لیکن اگر خدا نے ایکسال تک مجھے موت اور آفات بدنی سے بچالیا اور میرے مخالفون پر قہر اور غضب الہی کے آثار ظاہر ہوگئے اور ہریک اُنمین سے کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہوگیا اور میری بد دعا نہایت چمک کے ساتھہ ظاہر ہوگئی تو دنیا پر حق ظاہر ہوجائیگا اور یہ روز کا جھگڑا درمیان سے اٹھہ جائیگا - مین دوبارہ کہتا ہون کہ مینے پہلے اس سے کبھی کلمہ گو کے حق مین بد دعا نہین کی اور صبر کرتا رہا - مگر اس روز خدا سے فیصلہ چاہونگا اور اسکی عصمت اور عزت کا دامن پکڑونگا کہ تا ہم مین سے فریق ظالم اور دروغگو کو تباہ کرکے اس دین متین کو شریرون کے فتنہ سے بچاوے

مین یہ بھی شرط کرتا ہون کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورتمین سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان مین بالمقابل آوین ایک سال تک اُن بلاؤن مین سے کسی بلا مین گرفتار ہوجائین - اگر ایک بھی باقی رہا تو مین اپنے تئین کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ ہزار ہون یا دو ہزار اور پھر انکے ہاتھہ پر توبہ کرونگا اور اگر مین مرگیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا مین ٹھنڈ اور آرام ہوجائیگا -

میرے مباہلہ مین یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل مین سے کم سے کم دس ۱۰ آدمی حاضر ہون اس سے کم نہ ہون اور جسقدر زیادہ ہون میری خوشی اور مراد ہے کیونکہ بہتون پر عذاب الہی کا محیط ہوجانا ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہین رہ سکتا -

گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہونچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالونکی مجلسون سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو کہ آمین - مجھے افسوس سے یہ بھی لکھنا پڑا کہ آجتک ان ظالم مولویون نے اس صاف اور سیدھے فیصلہ کیطرف رخ ہی نہین کیا - تا اگر مین انکے خیال مین کاذب تھا تو احکم الحاکمین کے حکم سے اپنی سزا کو پہونچ جاتا - ہان بعض اُنکے اپنی بدگوہری کی

دجہ سے گورنمنٹ انگریزی میں جھوٹی شکایتیں میری نسبت لکھتے رہے اور اپنی عداوت باطنی کو چھپا کر مخبروں کے لباس میں نیش زنی کرتے رہے اور کر رہے ہیں جیسا کہ شیخ بٹالوی عَلَیہِ مَا یَستَحِقّہ ۔ اگر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی جناب سے ردشدہ نہ ہوتے تو مجھے دکھ دینے کیلئے مخلوق کیطرف التجا نہ لیجاتے ۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کوئی بات زمین پر نہیں ۔ ہو سکتی جبتک کہ آسمان پر نہ ہو جائے ۔ اور گورنمنٹ انگریزی میں یہ کوشش کرنا کہ گویا میں مخفی طور پر گورنمنٹ کا بدخواہ ہوں یہ نہایت سفلہ پن کی عداوت ہے ۔ یہ گورنمنٹ خدا کی گنہگار ہوگی اگر میرے جیسے خیر خواہ اور سچے وفادار کو بدخواہ اور باغی تصور کرے ۔ مینے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ابتدا سے آجتک وہ کام لیا ہے جسکی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہوگی اور مینے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کرکے انمیں جابجا اسبات پر زور دیا ہے کہ مسلمانونکو اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی چاہیے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے ۔ اور مینے ایسی کتابونکو نہ صرف برٹش انڈیا میں پھیلایا ہے بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد میں محض للہی نیت سے شایع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے ۔ کیونکہ یہ میرا مذہب اور میرا عقیدہ ہے جسکا شائع کرنا میرے پر حق واجب تھا ۔
تعجب ہے کہ یہ گورنمنٹ میری کتابونکو کیوں نہیں دیکھتی اور کیوں ایسی ظالمانہ تحریروں سے ایسے مفسدونکو منع نہیں کرتی ۔ ان ظالم مولویونکو میں کس سے مثال دوں ۔ یہ ان یہودیوں سے مشابہ ہیں جنہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کوناحق دکھ دینا شروع کیا اور جب کچھ پیش نگئی تو گورنمنٹ روم میں مخبری کی کہ یہ شخص باغی ہے ۔ سو میں بار بار اس گورنمنٹ عادلہ کو یاد دلاتا ہوں کہ میری مثال مسیح کی مثال ہے میں اس دنیا کی حکومت اور ریاست کو نہیں چاہتا اور بغاوت کو سخت بدذاتی سمجھتا ہوں ۔ میں کسی **خونی مسیح** کے آنیکا قائل نہیں اور نہ **خونی مہدی** کا منتظر ۔ صلحکاری سے حق کو پھیلانا میرا مقصد ہے ۔ اور میں تمام ان باتوں سے بیزار ہوں جو فتنہ کی باتیں ہوں یا جوش دلانے والے منصوبے ہوں ۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ بیدار طبعی سے میری حالت کو جانچے اور گورنمنٹ روم کی شتاب کاری سے عبرت پکڑے اور خود غرض مولویوں یا دوسرے لوگونکی باتونکو سند نہ سمجھ لیوے کہ میرے اندر کھوٹ نہیں اور میرے لبوں پر نفاق نہیں ۔

اب میں پھر اپنے کلام کو اصل مقصد کیطرف رجوع دیکر ان مولوی صاحبوں کا نام ذیل میں درج

کرتا ہون جنکو مینے مباہلہ کیلئے بلایا ہے۔ اور مین پھر ان سبکو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہون کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ مین آوین اور اگر نہ آئے اور نہ تکفیر اور تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مرینگے۔

اب ہم ان مولویصاحبو نکے نام ذیل مین لکھتے ہین جنہین سے بعض تو اس عاجز کو کافر بھی کہتے ہین اور مفتری بھی۔ اور بعض کافر کہنے سے تو سکوت اختیار کرتے ہین مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہین۔ بہرحال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کیلئے بلائے گئے ہین اور ان کے ساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہین جو مکفر یا مکذب ہین اور درحقیقت ہر یک شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنیسے کراہت رکھتا ہے وہ مکذبین مین داخل ہے کیونکہ اگر مکذب نہ ہوتا تو ایسے شخص کے ظہور کے وقت جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ اسکی مدد کرو اور اسکو میرا اسلام پہونچاؤ اور اسکے مخلصین مین داخل ہو جاؤ۔ تو ضرور اسکی جماعت مین داخل ہو جاتا۔ اور صاف باطن فقرا کیلئے یہ موقعہ ہے کہ خدا تعالی سے ڈر کر اور ہر یک کدورت سے الگ ہو کر اور کمال تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب مین توجہ کر کے اس راز سربستہ کا اسکے کشف اور الہام سے انکشاف چاہین اور جب خدا کے فضل سے انہین معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ انکی اتقا کی شان کے لائق ہے محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کرین اور سچائی کی گواہی کیلئے کھڑے ہو جائین۔ مولویان خشک بہت سے حجابون مین ہین کیونکہ انکے اندر کوئی سماوی روشنی نہین۔ لیکن جو لوگ حضرت احدیت سے کچھ مناسبت رکھتے ہین اور تزکیہ نفس سے انانیت کی تاریکیون سے الگ ہو گئے ہین وہ خدا کے فضل سے قریب ہین۔ اگرچہ بہت تھوڑے ہین جو ایسے ہین مگر یہ امت مرحومہ النسے خالی نہین

وہ لوگ جو مباہلہ کیلئے مخاطب کئے گئے ہین یہ ہین

مولوی نذیر حسین دہلوی	شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ	مولوی عبد الحمید دہلوی مہتمم
مطبع انصاری	مولوی رشید احمد گنگوہی	مولوی عبد الحق دہلوی مولف تفسیر حقانی
مولوی عبد العزیز لدہیانوی	مولوی محمد لودہیانوی	مولوی محمد حسن رئیس لودیانہ

سعد اللہ نومسلم مدرس لدھیانہ | مولوی احمد اللہ امرتسری | مولوی ثناء اللہ امرتسری | مولوی

غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری | مولوی عبد الجبار غزنوی | مولوی عبد الواحد غزنوی

مولوی عبد الحق غزنوی | محمد علی بھوپڑی واعظ | مولوی غلام دستگیر قصور ضلع لاہور

مولوی عبد اللہ ٹونکی | مولوی اصغر علی لاہور | حافظ عبد المنان وزیر آباد | مولوی محمد بشیر

بھوپالی | شیخ حسین عرب یمانی | مولوی محمد ابراہیم آرہ | مولوی محمد حسن مولف تفسیر امروہہ

مولوی احتشام الدین مراد آباد | مولوی محمد اسحق اجراوری | مولوی عین القضاۃ صاحب

لکھنؤ فرنگی محل | مولوی محمد فاروق کانپور | مولوی عبد الوہاب کانپور | مولوی

سعید الدین کانپور زام چڑی | مولوی حافظ محمد رمضان پشوری | مولوی دلدار علی الور مسجد دائرہ

مولوی محمد رحیم اللہ مدرس مدرسہ اکبر آباد | مولوی ابو الانوار نواب محمد رستم علیخان چشتی | مولوی ابو المؤید

امروہی مالک رسالہ مظہر الاسلام اجمیر | مولوی محمد حسین کوٹلہ والہ دہلی | مولوی احمد حسن صاحب

شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ | مولوی نذیر حسین ولد امیر علی انبیٹھہ ضلع سہارنپور

مولوی احمد علی صاحب سہارنپور | مولوی عبد العزیز دینانگر ضلع گورداسپور | قاضی

عبد الاحد خانپور ضلع راولپنڈی | مولوی احمد رامپور ضلع سہارنپور محلہ محل | مولوی

محمد شفیع رامپور ضلع سہارنپور | مولوی فقیر اللہ مدرس مدرسہ نصرت الاسلام واقعہ لال مسجد بنگلور

مولوی محمد امین صاحب بنگلور | مولوی قاضی حاجی شاہ عبد القدوس صاحب پیش امام جامع مسجد بنگلور

مولوی عبد الغفار صاحب فرزند قاضی شاہ عبد القدوس صاحب بنگلور | مولوی محمد ابراہیم صاحب ویلوری

حال مقیم بنگلور | مولوی عبد القادر صاحب پیارم پیٹی ساکن سپارم پیت علاقہ بنگلور | مولوی

محمد عباس صاحب ساکن وانمباڑی علاقہ بنگلور | مولوی گل حسن شاہ صاحب میرٹھ | مولوی

امیر علی شاہ صاحب اجمیر | مولوی احمد حسن صاحب کنجپوری حال دہلی خاص جامع مسجد

مولوی محمد عمر صاحب دہلی فراشخانہ | مولوی مستعان شاہ صاحب سابنہر علاقہ جی پور

مولوی حفیظ الدین صاحب دوجانہ ضلع رہتک | مولوی فضل کریم صاحب نیازی غازیپور زمینا

مولوی حاجی عابد حسین صاحب دیوبند | صوفی محمد حسین مرادآبادی | مولوی عبدالحق جہان خیل

اور سجادہ نشینونکے نام یہ ہین

غلام نظام الدین صاحب سجادہ نشین نیاز احمد صاحب بریلی | میان اللہ بخش صاحب

سجادہ نشین سلیمان صاحب تونسوی سنگھڑی | سجادہ نشین صاحب شیخ نور احمد صاحب مہارانوالہ

میان غلام فرید صاحب چشتی چاچڑان علاقہ بہاولپور | التفات احمد شاہ صاحب سجادہ نشین ردولی

مستان شاہ صاحب کابلی | محمد قاسم صاحب سجادہ نشین شاہ معین الدین شاہ خاموش حیدرآباد دکن

محمد حسین صاحب گدی نشین شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی | گدی نشین اوچہ شاہ جلال الدین صاحب بخاری

ظہور الحسین صاحب گدی نشین بٹالہ ضلع گورداسپور | صادق علی شاہ صاحب گدی نشین ترچھپر ضلع گورداسپور

سید صوفی جان صاحب مرادآبادی صابری چشتی | مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی

مولوی قاضی سلطان محمود صاحب آبی اعوان والہ پنجاب | حیدر شاہ صاحب جلالپور کنکیان والہ

توکل شاہ صاحب انبالہ | مولوی عبداللہ صاحب تلونڈی والہ | محمد امین صاحب

چکوتری علاقہ گجرات پنجاب | مولوی عبدالغنی صاحب جانشین قاضی اسمعیل صاحب مرحوم منگلور | مولوی

ولی النبی شاہ صاحب نقشبندی رامپور دارالریاست | حاجی وارث علی شاہ صاحب بمقام دیوا ضلع لکھنو

میر امداد علی شاہ صاحب سجادہ نشین شاہ ابوالعلا نقشبند | سید حسین شاہ صاحب مودودی دہلی

عبداللطیف شاہ صاحب خلف حاجی نجم الدین شاہ صاحب چشتی جودہپور | قطب علی شاہ صاحب دیوگڈہ

علاقہ اودیپور میواڑ | میرزا بادل شاہ صاحب بدایونی | مولوی عبدالوہاب صاحب

جانشین عبدالرزاق صاحب لکھنو فرنگی محل | علی حسین صاحب کچھوچھا ضلع فیض آباد

شیخ غلام محی الدین صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور | حافظ صابر علی صاحب
رامپور ضلع سہارنپور | امیر حسن صاحب خلف پیر عبد اللہ صاحب دہلی | منور شاہ
صاحب فاضل پور ضلع گوڑگانوہ قریب دہلی | محمد معصوم شاہصاحب نبیرہ شاہ ابو سعید
صاحب رام پور دار الریاست | بدر الدین شاہصاحب سجادہ نشین پھلوارئے ضلع پٹنہ
شاہ اشرف صاحب سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ | مظہر علی شاہصاحب
سجادہ نشین لوادا ضلع پٹنہ | لطافت حسین شاہصاحب سجادہ نشین لوادا
نثار علی شاہصاحب الور دار الریاست | وزیر الدین شاہصاحب سجادہ نشین
مخدوم صاحب الور | مولوی سلام الدین شاہ صاحب مہم ضلع رہتک
غلام حسین خان شاہصاحب ٹہانوی ضلع حصار | سید اصغر علی شاہصاحب
نیازی اکبر آباد | واجد علی شاہصاحب فیروز آباد ضلع اکبر آباد | سید احمد شاہ
صاحب ہردوئی ضلع لکھنو | مقصود علیشاہ صاحب شاہجہان پور
مولوی نظام الدین چشتی صابری جھجھر | مولوی محمد کامل شاہ اعظم گڈہ ضلع خاص
محمود شاہ صاحب سجادہ نشین بہار ضلع خاص

ان تمام حضرات کی خدمتمیں یہ رسالہ بیکٹ کر کے بھیجا جاتا ہے لیکن اگر اتفاقاً کسی صاحب کو نہ پہونچا ہو تو وہ اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھیجا جاوے

راقم میرزا غلام احمد از قادیان

المکتوب الی علماء الهند و مشایخ هذه البلاد و غیرها من البلاد الاسلامیة

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی منّ علینا بارسال الرسل والکتب وجعل الانبیاء لخیام

همه ثنا خدائے راست کہ بفرستادن پیغمبران وکتاب ہا بر ما منت نهاد - و انبیا را برائے خیمہ ہائے توحید

التوحید کالطنب وقفّا علی آثارهم بالاولیاء لیکونوا کالاوتاد للتسبیب - والصلوٰة

ہمچو طنابے گردانید کہ خیمہ را بدان استوار میکنند و پس انبیا اولیا را آورد تا ایشان ہمچو میخہا باشند برا

والسّلام علی خیر الرسل ونخبة النخب محمّد خاتم النبیّین وشفیع المذنبین -

رسن انبیاء - و درود و سلام بر بہترین پیغمبران و برگزیده گزیدگان محمد کہ خاتم الانبیاء و شفیع مذنبین است و

وافضل الاولین والاخرین وآله الطّاهرین المطهّرین واصحابه الذین هم

بزرگترست از ہمہ آنانکہ گزشتند و از ہمہ آنانکہ بیایند - و بر آل او کہ طاہر و مطہر اند و بر اصحاب او کہ نشان حق

آیات الحق وحجّت الله علی العٰلمین - وعلی کل عبد من عباده الصّالحین -

وحجت الله اند بر جہانیان - و بر ہر بندہ از بندگان نیکوکار او -

امّا بعد - فهذا مکتوبٌ کتبته الی الذین انعم الله علیهم بانواع

اما بعد - پس این نامہ ایست کہ سوئے کسانے نبشتہ ام کہ خدا تعالیٰ بانواع کرامت

الکرامة وهدٰیهم بالعلم الکامل والمعرفة التامّة وکشف علیهم سبل

ایشانرا مخصوص گردانید و بعلم کامل و معرفت تامّہ پاکیزگیہا بخشید - و راه ہائے برگزیدگی و قربت بر

الاصطفاء والقربة وحبّب الیهم طرق الانکسار والغربة من العلماء العٰملین

ایشان کشود - و انکسار و غربت مرغوب طبیعت ایشان گردانید آنانکہ علماء راسخین اند

الراسخین - المتوغلین - والفقراء المنقطعین المتبتلین - الذین جذبهم

و در علم مہارتے تمام میدارند و علم ایشان بعمل مقرون ست و نیز آنانکہ از دنیا بجانب حق بریده شده اند

الله الی ملکوته واذاقهم حظ لاهوته ورزقهم خشیة عظمته وسقاهم

و خدا تعالیٰ سوئے ملکوت خود ایشانرا کشیده است و حظے از لاهوت خود ایشانرا چشانیده - و خوف عظمت خود

كاس محبّته فلا ترهقهم ذلة الزلة ولا نكال المعصية وهُم مِن المحفوظين۔ وانّما

مقسوم ایشان کرد و جامہائے محبت خود نوشانیده پس نمیگیرد ایشانرا ذلت لغزش و نہ دبال معصیت و

نخاطبهم لجلالة شانهم وصفاء وجدانهم وسعة ظروفهم وحلاوة

درحفاظت حق میباشند۔ و ماکہ ایشانرا مخاطب کردیم سبب آن بزرگی شان ایشان ست و صفائی وجدان ایشان

قطوفهم لعلهم يؤيّدون من الله ويُلهمون ولعلهم يفقهون مالا فقه الآخرون

و نیز ازینکہ ایشان تنگ ظرف نیستند و انگور ایمان ایشان حلاوتے دارد۔ تا باشد کہ ایشانرا خدا تائید کند و ایشان دربارہ

ويعلمون ما لم يعلمه المحجوبون۔ ولعلهم يتدبرون بالفراسة الايمانية۔ ويتفكرون

ما از خدا الہام یابند و تا باشد کہ ایشان آن حقایق را بفہمند کہ دیگران نفہمیده اند و آن امور را بدانند کہ محجوبان ندانستند

بالنقاة الروحانية ويقومون لله شاهدين۔ ليكونوا حجة الله على الظلمين

اند و تا بفراست ایمانی خود تدبر کنند۔ و تا با پرہیزگاری روحانی خود فکرے بکار برند و برائے گواہی حق بخیزند۔ تا کہ بر جفا

المعتدين۔ ولينقطع معاذير المعتذرين الافاكين۔ وليضمحل كُل قول

پیشگان و از حد گزشتگان حجت اللہ باشند۔ و تا کہ ہمہ عذرہای عذر کنندگان ازدروغگویان مردود و منقطع شوند۔

يقال من بعد موتى ولتستبين سبيل المجرمين۔ وانا ندعوا الله ان يؤيّدهم

و تا کہ ہر سخنے کہ پس از مردن من گفتہ شود آن ہمہ ہیچ و متلاشی گردد و راه مجرمان ہویدا گردد۔ و ما دعا می کنیم کہ خدا خود

ويلهمهم ويحفظهم ويعصمهم ويعطيهم حظ الصّالحين۔

او شانرا تائید کند و خود در دل ایشان القا کند و خود نگہبان شان باشد و از لغزشہا دور دارد و آنچہ صلحا را امید بود او شانرا دہد۔

ولما كان المقصد ان يتبيّن الحق الذي جئنا به لكل تقي وسعيد من

و ہرگاه کہ مقصود این بود کہ بر ہر پرہیزگارے و نیک نہادے آن امر حق ہویدا گردد کہ ما آورده ایم گو آن

قريب وبعيد۔ اُلقي في روعي ان اكتب هذا المكتوب في العربية واترجمه

مرد از سرزمین قریب باشد یا از بعید لہذا در دلم انداختہ شد کہ این مکتوب را در زبان عربی بنویسم و ترجمہ آن در

بالفارسية وارعى النواظر الاصلية واوسع التبليغ بالالسن

فارسی کنم۔ و نظارگیان را در چراگاه اصلی سیر کنانم و بزبان ہائے اسلامیان تبلیغ را وسیع کنم۔

الاسلامية ليكون بلاغاً تاماً للطالبين - فاعلموا يا معشر الكرام و جموع

تا برائے طالبان این تبلیغ بمرتبہ کمال رسد - پس بدانید اے گروہ بزرگان و جماعتہائے صاحبان

اولی الابصار و الافهام ان الله قد بعثنی مجدداً علی راس هذه المائة و

بصیرت و فہم کہ خدائے عزوجل مرا بر سر این صدی مجدد مبعوث فرمودہ است و بندۂ را برائے مصلحت عامہ

اختص عبداً لمصالح العامة و اعطانی علوماً و معارف تجب لاصلاح

خاص گردانیدہ است - و مرا آن علوم و معارف بخشید کہ برائے اصلاح این امت از واجبات

هذه الامة و وهب لی من لدنه علماً احیا لاتمام الحجة علی الكفرة الفجرة - و

اند - و مرا علم زندہ بخشید تا کہ بر کافران و فاسقان حجت تمام شود - و مرا ثمرہ تازہ و

اعطانی ثمراً غضاً طريًا لتغذية جياع الملة - و كاساً دهاقاً لعطاشى

تر عنایت کرد تا گرسنگان ملت را غذا دادہ شود - و جامہائے پر بخشید تا تشنگان ہدایت و

الهداية و المعرفة - و جعلنی اماماً لكل من يريد صلاح نفسه و يحب

معرفت را نوشانیدہ شود - و مرا برائے آن شخصے کہ صلاحیت نفس خود میجوید و رضائے رب خود میخواہد

رضاء ربه و جعلنی من المكلمين الملهمين - و اكمل علیّ نعمه و اتم تفضله

امام گردانید و مرا از آنان گردانید کہ بشرف مکالمہ الہیہ مشرف می باشند - و بر من نعمتہائے خود کامل کرد و تفضلات

و سمانی المسيح ابن مريم بالفضل و الرحمة - و قد ربینی و بينه تشابه الفطرة

خود را باتمام رسانید و نام من از فضل خود مسیح ابن مریم نہاد - و در من و مسیح ابن مریم تشابہ فطرت مقدر

كالجوهرين من المادة الواحدة و وهب لی علوماً مقدسة نقية و معارف

کرد چنانچہ دو جوہر از یک مادہ می باشند و مرا علوم مقدس و مصفا بخشید و معارف صاف و روشن

صافية جلية و علمنی ما لم يعلم غيری من المعاصرين - و صب فی

عطا کرد و مرا چیزہا بیاموخت کہ غیر من از مردم ہم زمانہ من از آن ہا بیخبر اند - و در دل من معارفے

قلبی ما لم يحيطوا بها علماً - و نوراً لم يمسسه احد منهم و جعلنی من

بر یخت کہ علم آن از ایشان احدے را نیست و در دل من نورے ریخت کہ ہیچ کس از ایشان بدان آشنائی ندارد

المنعمين - ومن اجل الائه انه استودعني سره الذي يكشف للاولياء

دور انعام یابندگان مرا داخل کرد - واز بزرگترین نعمتهاے او که برمن ارزانی داشت آن رازیست که در دل من امانت

والروح الذي لا ينفخ الا في اهل الاصطفاء واعطاني كلما يعطى لاهل

نهاد آن رازے که براولیا مکشوف میگردد و روحے که دمیده نمی شود مگر در برگزیدگان او - و مرا تمام آن چیزها

المولات والولاء وصافاني ووافاني وشرح صدري واتم بدري واخبرني

داد که اہل محبت را میرسند و با من محبت خالص کرد و نزدم آمد و سینه من کشاد و بدر من کامل کرد واز امور

باكثر ماهو مزمع عليه في سابق علمه وصبغني بصبغة حبه وهداني

پوشیده علم ازلی خود مرا خبر داد - و برنگ محبت خود مرا رنگین کرد - و طریق اسلام پسندیده

طرق اسلامه وسلمه واخرجني من المحجوبين - ومن الائه انه وفقني لفعل

خود مرا نمود - واز محجوبین مرا بیرون آورد - واز نعمتهاے او یکے این ست که مرا برا کارہاے

الخيرات وهداني الى الصالحات الطيبات واجرى لطائف قلبي

نیکو توفیق داد - وبسوے اعمال پاک صالح راه نمود - ولطیفه ہاے دل من باحسن طریق جاری کرد

فاحسن مجراها وزكى ينابيعها وماءها واتم نورها وصفاءها وطهر

و چشمه ہا وآب آن لطائف را پاک کرد و نور وصفاء آنہا را باتمام رسانید و مجری و

مجراها وفناءها وبدل ارضي غير الارض وجعلني من المطهرين -

صحن آنہارا پاک گردانید وزمین مرا بزمینے دیگر تبدیل کرد - و مرا از پاک شدگان گردانید -

ومن الائه انه وهب لي حب وجهه حبا جما وصدقا اكمل واتم وسئلته

واز جمله نعمتہاے او اینکه مرا محبت روے خود بسیار و بسیار بخشید و صدق اکمل واتم عنایت کرد - و

ان يهب لي حبا لا يزيد عليه احد من بعدي فاعلم منه انه استجاب

من ازو خواسته بودم که مرا محبتے بخشد که ہیچکس بعد از من بران زیادت نتواند کرد پس من با علام او میدانم

دعوتي واعطاني منيتي واحاطني فضلا ورحما - فالحمد لله احسن المحسنين

که او دعاے من قبول کرد و آرزوے من مرا داد و فضل ورحمت را بر من محیط کرد پس ہمه ستایش او راست که

الحمد لله الذی اذهب عنّی الحزن و اعطانی ما لم یعط احد من العالمین۔

از ہر محسن نیکوتر است ۔ ہمہ تعریف خدائے را کہ اندوہ من دور کرد و مرا چیزہا داد کہ از جہانیان احدے را مثل

وما قلتُ هذا من عند نفسی بل قلتُ ما قال علی السّموات ربی وما کان لی

آن نداد ۔ و این کلمہ از طرف خود نگفتم بلکہ ہمان گفتم کہ بر آسمانہا خداوند من گفت ۔ و مرا نمی سزد

اَن اتکبّر وارفع نفسی انّ الله لا یحبّ المستکبرین ۔ بل هذا الهام من حضرة

کہ تکبر کنم و نفس خود را بلند بردارم کہ خدا متکبر از دوست نمی دارد ۔ بلکہ این الہام از حضرت

العزة واراد من العالمین ما هو فی زماننا من الکائنات الموجودة فی الارضین

عزت است و از عالمین مخلوقے را مراد داشت کہ درین زمانہ بر زمین موجود ست ۔

ومن آلائه انه علمنی القرآن ورزقنی منه معارف تجاوز الحدّ والحسبان

و از نعمتہائے او یکے این ست کہ او مرا قرآن بیاموخت و آن معارف قرآنیہ نصیبۂ من کرد کہ آن را حد

لاذکّر الغافلین المنهمکین فی هموم الدنیا الدنیّة ۔ ولانذر قوما ما انذر آباءهم

و شمار نیست تا کہ من غافلان را یاد دہانم آنانکہ در ہموم دنیائے دون مستغرق اند و تا کہ من آنان را بترسانم کہ آباء

فی الایام السابقة ولاقیم الحجة علی المجرمین ۔

ایشان را ہیچ کس پیش از من نترسانیدہ است و تا کہ من حجت را بر مجرمان قائم کنم ۔

ومن آلائه انه خاطبنی وقال انت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی

و از جملہ نعمتہائے او یکے این ست کہ او مرا مخاطب کرد و گفت کہ تو در بارگاہ من وجیہ ہستی ترا برائے خود پسندیدم

وقال انتَ منّی بمنزلة لا یعلمها الخلق ۔ وقال انتَ منّی بمنزلة توحیدی

و تو از من بمقامے ہستی کہ مخلوق را بعلم آن راہ نیست ۔ و گفت تو از من بدان قربتے رسیدی کہ ہمچو توحید من و

وتفریدی ۔ وقال یا احمدی انت مرادی ومعی ۔ یحمدك الله من عرشه

و تفرید من گردیدی ۔ و گفت اے احمد من تو مراد منی و با منی ۔ خدا از عرش خود ثنائے تو میگوید

وقال انت عیسی الذی لا یضاع وقته ۔ کمثلك درٌّ لا یضاع ۔ جریّ الله

و گفت تو آن عیسی ہستی کہ وقت او ضائع نخواہد شد و ہمچو تو لولوئے برباد شدنی نیست ۔ فرستادۂ خدا

في حلل الانبياء وقال قل اني امرت وانا اول المومنين - وقال اصنع الفلك

در حلل انبیاء - وگفت بگو که من مامورم و من از همه مومنان در اول مرتبه ام - وگفت کشتی را رو بروی

باعيننا ووحينا ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم -

چشمان من طیار کن انانکه بتو بیعت می کنند بخدا بیعت می کنند دست خدا بر دست ایشان

وقال وما ارسلناك الا رحمة للعالمين -

است - وگفت ترا از بهر همین غرض فرستادم که بر تمام جهانیان رحمت کنیم -

ومن الآئه انه لما راى القسيسين غالين في الفساد ورأى انهم علوا في البلاد

واز جمله نعمتهاے او یکے این ست که چون پادریان را دید که در فساد خود غلو میکنند و دید که ایشان در ملک

ارسلني عند طوفان فتنهم وتراكم دجنهم وقال انك اليوم لدينا مكين امين -

تسلط پیدا کرده اند مرا در وقت طوفان فتنه ایشان فرستاد و در زمان ته بته بودن تاریکی ایشان مامور کرد

فجئت من حضرة العزة وعتبة الوحدة عند شيوع الفتن والبدعات و

وگفت بتحقیق تو نزد من مردے امین و با مرتبه هستی - پس من از حضرت عزت و آستانه وحدت آمدم در وقتے

ظهور المفاسد والسيئات وضعف المومنين المسلمين - وقد جرت

آمدم که فتنه ها و بدعات در ملک شایع بودند و فساد ها و بدی ها غلبه می نمودند و مومنان و مسلمانان در حالت

عادت الله الرحيم وسنت المولى الكريم انه يبعث مجددا على راس

ضعف بودند - و عادت خداوند رحیم و سنت مولا کریم برین رفته است که او بر سر هر صدی مجددی برپا می کند

كل مائة فكيف اذا كان معها طباق ظلمة وطوفان ضلالة أليس الله

پس چگونه درچنین زمانه برپا نکند که چون سر صدی باشد دیزبا و ظلمتها ته بته باشد و طوفانے از ضلالت

ارحم الراحمين - وترون الناس كيف سقطوا في هوة النصارى -

موجود باشد آیا خدا ارحم الراحمین نیست ومردم را می بینید که چگونه در مغاک نصاری افتاده اند -

وكيف تمايلوا عليهم كالسكارى وخرجوا من دين الله المتين - اسمعتم

و چگونه همچو مستان بر ایشان نگونسار شده اند و از دین متین رخت خود بیرون کشیده اند - آیا شنیده اید که کسے

من جاءكم من دونه لاصلاح هٰذه الآفات او تظنون الله نسي هٰذه الامة

بجز من از طرف خدا تعالی برائے اصلاح این آفات آمد یا گمان می کنید که خدا تعالی در وقت ہمچو این صدمات

عند تلك الصدمات ما لكم لا تتفكرون وتنظرون ثم لا تنظرون - او

امت را فراموش کرد - چه پیش آمد شمارا که فکر نمی کنید و بینید و باز نمی بینید - چه بر شما غمہاے دیگر

غلبت عليكم هموم اخرى فلا تتوجهون - كلا ان الله لا يخلف وعده

غالب شدند که توجه نمے کنید - این چنین گمان مکنید که خدا اخلاف وعده خود بکند

ولا يخزي عبده فتفكروا ان كنتم متفكرين -

و بنده خود را رسوا کند پس فکر کنید اگر فکر کنندگان هستید -

ايها الكرام ان الفتن اشتدت والارض فسدت والمفاسد كثرت - و

اے بزرگان فتنه ها سخت شدند و زمین فاسد شد و مفاسد بسیار شدند و بر زمین گروه نصرانی شدگان

علا في الارض حزب المتنصرين - وقيل لهم مرارا لا تجعلوا ميتا الٰها

غلبه یافت - و بارها ایشان را گفته شد که مرده را خداے آمرزگار مسازید

غفارا واتقوا الله محاسبا قهارا - فما خافوا الله واصروا على كفرهم

و از خداے قہار بترسید که محاسبه در دست اوست پس نترسیدند و بر کفر خود تشدد ورزیدند -

متشددين - هنالك اقتضت احديته وقضت غيرته ان يكسر

پس کار چون بدین حد رسید احدیت خدا و غیرت او تقاضا کرد که صلیب اوشان

صليبهم ويبطل اكاذيبهم ويوهن كيد الخائنين -

را بشکند و دروغہاے اوشان را باطل کند و مکر خیانت پیشگان را سست گرداند -

فكلمني وناداني وقال اني مرسلك الى قوم مفسدين - واني جاعلك

پس مرا ہمکلام خود کرد و ندا در داد که من بسوئے قومے مفسد ترا می فرستم - و ترا برائے مردم امام

للناس اماما - واني مستخلفك اكراما كما جرت سنتي في الاولين - وخاطبني

می گردانم - و ترا به خلافت خود اعزاز می دہم ہمچنان که در پیشینیان سنت من بوده است - و مرا مخاطب

وقال انک انت منّی المسیح ابن مریم ۔ واُرسلت لیتمّ ما وعد من قبل ربّک
کرد وگفت که تو از من واز اراده من مسیح ابن مریم هستی وفرستاده شدهٔ تا آن وعده باتمام رسد که رب
الاکرم ۔ انّ وعده کان مفعولا وهو اصدق الصّادقین ۔ واخبرنی انّ عیسٰے
بزرگ تو در ایام پیشین کرده است که وعده رب تو شدنی بود واو از همه راست گویان راست گو تر است
نبیّ الله قد مات ورُفع من هذه الدّنیا ولقي الاموات وماکان من الراجعین
ومرا خبر داد که عیسی نبی الله وفات یافته است وازین دنیا برداشته شده وبآنان پیوست که فوت شده
بل قضی الله علیه الموت وامسکه ووافاه الاجل وادرکه فما کان له ان ینزل
اند وباز در دنیا نخواهد آمد بلکه خدا برو حکم موت نافذ کرد واز باز آمدن نگه داشت وآمد او را اجل مقدر پس نماند
الا بروزًا کالسّابقین ۔ وقال سبحانه انک انت هو فی حلل البروز ۔ وهذا هو
برائے او این گنجائش که باز در دنیا آید مگر بطور بروز چنانچه پیشینیان آمدند وگفت مرا او سبحانه که توئی مسیح در
الوعد الحق الذی کان کالسّر المرموز ۔ فاصدع بما تؤمر ولا تخف السنة الجاهلین
پیرایه بروز ۔ واین همان وعده حقه است که بطور راز واشاره گفته شده بود پس هر فرمانے که ترا میرسد بلا پرده
وکذالک جرت سنة الله فی المتقدمین ۔ فلما اخبرتُ عن هذا قومی قامت
بمخلوق برسان واز زبانهائے جاهلان غم مدار که همچنین سنت خدا در پیشینیان رفته است ۔ پس هر گاه که من پیغام بقوم
علماء هم للعنی ولومی وکفّروني قبل ان یحیطوا قولی ویزنوا حولی وقالوا
رسانیدم علماء ایشان به لعنت وملامت برخاستند ۔ وپیش ازان که بر گفته من احاطه کنند وطاقت مرا وزن
دجال ومن المرتدین ۔ وسلّطوا علیّ اوقحهم وادمّهم وحرّفوا علیّ آرءهم کالسّباع
کنند تکفیر من کردند وگفتند دجالے ست مرتد وبر من آن ناکسے را مسلّط کردند که از همه در بیحیائی وزشت روئی
والتنین فکادُ فی شرّهم وتضوّرت ۔ وغلوا وصبرت واستنبلوا اعراضنا
سبقت می داشت وبر من بهچو درندگان واژدها دندان خود لبسائیدند ۔ پس شرارت ایشان مرا گران آمد ودر پیچیدن
ودماءنا وکانوا فیه من المفرطین ۔ وقال کبیرهم الذی افتی واغوی الناس
خاطر شدم وغلو کردند وصبر نمودم ودر پئے آبروهائے ما وخونهائے ما را اباحت پنداشتند وازافراط کنندگان بودند ۔ و

واغرى ان هؤلاء كفرة فجرة فلا يسلم عليهم احد ولا يتبع جنازتهم ولا يدفنوا

بزرگ ایشان که فتوای کفر داد و مردمان را اغوا کرد و چون سگان بر من تیز کرد و گفت که این مردم کافر و فاجر اند

فى مقابر المسلمين - فلما رأيتهم كالعميين المحجوبين ورأيت انهم جاوزوا الحد

پس نمی باید که مسلمانے ایشانرا السلام علیکم بگوید یا با جنازه ایشان رود و باید که ایشان را در گورستان مسلمانان

واذوا الصادقين الفت لهم كتبا مفحمة ورسائل نافعة للطالبين فما كان

دفن کردن ندهند - پس چون دیدم که این مردم نابینا و محجوب هستند و دیدم که اوشان از حد در گزشتند و صادقانرا

لهم ان يستفيدوا او يقبلوها وما كانوا متدبرين - وقاموا للرد فلم يقدروا

ایذا رسانیدند برائے ایشان کتابے چند نوشتم و رسائل تالیف کردم که طالبانرا مفید باشند مگر ایشان چنان نبودند

عليه وصالوا للاهانة فردها الله عليهم فجلسوا متندمين وعاندوا كل العناد

که ازان کتابها مستفید شوند یا آنهارا قبول کنند و همه خرابی این بود که تدبر نمی کردند و خواستند که این کتابها را رد

وافسدوا كل الفساد وحسبوا انهم من المصلحين - وان غلوهم الآن كما

بنولسیند پس مجال ردنیافتند و باز بدین غرض حمله ها کردند که عزت ما را برباد دهند لیکن خداوند فادر آن حمله های ایشان

كان وما لهم عندى الا المدارات والادواء والصبر والدعاء وانا نصبر الى ان

هم بر ایشان انداخت پس بشر مساری نشستند و تمام تر عناد و تمام تر فساد بجا آوردند و گمان کردند که ما مصلح هستیم و کینه اوشان

يحكم الله بينى وبينهم وهو خير الحاكمين - وما كان عندهم عذر الا

تا ایندم هم چنان است که بود و برائے ایشان نزد من بجز مدارات دوا ها نیدن و صبر و دعا چیزے دیگر نیست و ما صبر خواهیم کرد تا وقتیکه خدا در ما و

قطعته وما شك الا قلعته وما كانت دعوتى الا بنصوص الآثار وكتاب

در ایشان فیصله کند و او بهترین فیصله کنندگان است - و هیچ عذرے نزد ایشان نماند که آنرا نبریدم و نه شکے که قلع و قمع آن نکردم - و دعوت

مبين - وليسوا سواء من العلماء والفقراء فمنهم الذين يخافون حضرة

من آمر بود که بر نصوص قرآنیه و حدیثیه بنا میداشت - و علما و فقرا هم یکسان نیستند بعض از ایشان قوم هستند که از حضرت

الكبرياء ولا يقفون ما ليس لهم به علم ويخشون يوم الجزاء -

رب العزة مے ترسند و بر چیزے اصرار نمی کنند که بران علم یقینی ندارند و از روز جزا مے ترسند -

ویفوّضونَ الامرالی اللہ ذی الجلال والعلاء ویقولون مالنا اَنْ نتکلم فی ھذا

وامر را بہ خدائے عزوجل سپرد می کنند - و می گویند کہ ما را نشاید کہ درین گفتگو کنیم - و ما را علم عواقب

وما اوتینا علم عواقب الاشیاء انا نخاف اَنْ نکون من الظّالمین - اولئک

اشیا نداده اند - ما می ترسیم کہ از ظالمان نشویم - این آن گروه است

الذین اتقوا ربھم فسیھدیھم اللہ انہ لایضیع الخاشعین - وامّا الّذین لا

کہ از خدائے خود می ترسد - پس قریب است کہ خدا ایشانرا ہدایت دہد - چرا کہ او بندگان فروتن را ضائع نمی کند

یخشون اللہ ولا یترکون سبل الاھواء ویخلدون الی خبیثات الدنیا و

مگر آنانکہ از خدا نمی ترسند و راه ہائے حرص و ہوا را ترک نمی کنند و سوئے پلیدی ہائے دنیا میل میدارند و برائے

لا تبالی قلوبھم عالم القدس والبقاء ولا یرون ما یخرج مِن افواھِم مِن کلمات

عالم قدس و بقا در دل شان ہیچ پروائے نمانده - و نمی بینند کہ چگونہ کلمات تکبر و ناز از دہن شان بیرون می آید

الکبر والخیلاء - ولا یعیشون عیشۃ الاتقیاء ویجعلون الدنیا اکبر ھمّھم

و چون پرہیزگاران زندگی نمی کنند - و دنیا را بزرگتر مقصود قرار داده اند

والبخل اعظم مقاصدھم ویمشون فی الارض مشی المرح والاعتداء

و بخل اعظم مقاصد ایشان است و بر زمین میروند ہمچو رفتن تکبر و تجاوز کردن

فاولئک الذین نسوا ایام اللہ ومواعیده - ویئسوا من یوم الصّادقین

پس این مردم کسانے اند کہ روز ہائے خدا را و وعده ہا ادرا فراموش کرده اند - و از روز صادقین نومید شدند -

واختاروا سبیل المفسدین - لا یزھدون فی الدنیا ویموتون للفانیات

و راه مفسدان گرفتند - و بر کمی دنیا قناعت نمی کنند و برائے چیزہائے فانی می میرند -

ولا یتحلون بحلی العفت والتقاۃ وحسن الخلق ورزانۃ الحصات ولا یدخلون

و بزیور عفت و پرہیزگاری آراستہ نمی شوند - و بحسن خلق و درستی عقل خود را نمی آرایند - و در کارہا بدل

الامور بالقلب المزؤد - ویجترؤن علی محارم اللہ والحدود - فلمّا

ترسان داخل نمی شوند - و بر محرمات و حدود خدا دلیری مے نمایند - پس چونکہ

زاغوا ازاغ الله قلوبهم وختم على آذانهم فصاروا من المحرومين - واذا
کج شدند لہذا خدا دل ایشانرا کج کرد - وبر گوشہاۓ ایشان مہر نہاد و پس از محرومان شدند - وچون
قيل لهم امنوا بما ظهر من وعد الله قالوا اين ظهر وعد الله - وما نزل
ایشانرا گفته شود که با آنچه ظاهر شد از وعده خدا ایمان آرید - میگویند کجا ظاهر شد وعده خدا و تاهنوز ابن مریم
ابن مريم وما رأينا احدا من النازلين - بل انا نحن من المنتظرين - وهم يقرؤن
نازل نشد و نه ماکسے را فرود آینده دیدیم - بلکه ما از منتظران ہستیم - وایشان کتاب الله را
كتاب الله ثم ينسون ما قرؤا ولا يتدبرون كلم الله بل ينبذونها وراء
میخوانند و باز همه خوانده را فراموش می کنند و در کلمات الہیه تدبر نمی کنند بلکه آنرا پس پشت خود می اندازند
ظهورهم وما كانوا متمعنين - والعجب كل العجب انهم يقولون انا آمنا
و بنظر تامل نمے نگرند - واعجب العجائب این امر است که ایشان میگویند که ما بآیات الہی
بآيات الله ثم لا يؤمنون - ويقولون انا نتبع صحف الله ثم لا يتبعون الا يقرؤن
ایمان آوردیم و باز ایمان نمی آرند - و میگویند که صحف الہی را پیروی میکنیم و باز پیروی نمی کنند آیا نمیخوانند در قرآن شریف
في الكتاب الا على ما قال الله في عيسى اذ قال يا عيسى انى متوفيك - وقال فلما
که چه گفت خدا در باره عیسی ہرگاه که گفت کہ اے عیسی من ترا وفات دہنده ام - و گفت عیسی ہرگاه
توفيتنى - وما قال انى محييك فمن اين علم حيات المسيح بعد موته
که مرا وفات دادی - و این نگفت کہ اے عیسی من ترا زنده کننده ام - پس از کجا حیات مسیح دانسته شد
الصريح - يؤمنون بانه لقى الاموات ثم يقولون ما مات - تلك كلم متهافتة
بعد از آن که بمرد - ایمان آرند که عیسی بگذشتگان پیوست و باز میگویند که عیسی نمرده است - این کلمات از یکدیگر نقیض و
متناقضة - لا ينطق بها الا الذي ضلت حواسه وغرب عقله وقياسه
متناقض افتاده اند - اینچنین کسے گوید که حواس او بیجا باشند و عقل و قیاس او قائم نماند - و طریق
وترك طريق المهتدين - يا اسفا عليهم انهم اتفقوا على الضلالة جميعا و
ہدایت یافتگان ترک کند - بر ایشان افسوس که این مردم همگنان طریق ضلالت اختیار نمودند و در کلام

خلطوا فی الکلام تخلیطاً شنیعاً - فکیف نقبل قولهم الذی یخالف القرآن

آمیزشے بد کردند - پس ما چگونه چنین سخنے را قبول کنیم که مخالف قرآن افتاده است - و

وکیف نسلّم وهمهم الذی لا یشفی الجنان - انقبل خرافاتهم التی لیست

چگونه آن وهم ایشان را تسلیم داریم که دل را تشفی نمی دهد - آیا چه قبول کنیم آن خرافات

معها حجة قاطعة ولا دلائل مقنعة واضحة - ایصدر مثل ذلک من

ایشان که با آنها حجتے قاطعه نیست و نه دلائل واضح تسکین دهنده - آیا چنین حرکتے ازان کس

رجل یخاف الرحمٰن ویتقی الضلالة والخسران الیس من بعد هذه الدنیا

صادر میتواند شد که از عقوبت خدا می ترسد و از مواضع گمراهی و زیان کاری خود را نگه میدارد آیا چه بعد از

یوم الدین - وهل ترون یا معشر الاشراف ان نقبل امانیهم ونعدل عن

گزشتن این دنیا روز جزا نیست - و ای معشر بزرگان آیا مناسب می بینید که ما آرزوہائے ایشانرا قبول کنیم و از

خطة الانصاف او نتبع غرورهم وجهلهم وخدعهم بعد ما ارانا الله صراطاً

جائے انصاف در گزریم یا ما غرور و جهل و مکر ایشانرا پیروی کنیم بعد از آنکه خدا ما را راه راست نمود و از طریق

مستقیماً ورزقنا منهجاً قویماً وعلّمنا سُبُل العارفین - وکم من امور اُخفیت

مستقیم روزی داد و راه عارفان تعلیم کرد - و بسیارے از حقائق چنین هستند که بر

علی الناس حقائقها وسترت حکمها ودقائقها ثم کشفت علی رجال آخرین

عامه مردم پوشیده داشته شدند - و بر ایشان حکمتهائے امور و باریکی آنها مستور ماند - باز آن باریکی ها بر مردم

خفایاها وفهّمهم الله اضلاعها وزوایاها انه یظهر علی غیبه من یشاء و

دیگر مکشوف شدند و خدا و شانرا از تمام اضلاع و گوشه هائے آن چیزها اطلاع داد چراکه خدا هر کرا خواهد بر

یفتح عین من یشاء ویجعل من یشاء من الغافلین -

امور غیبیه خود مطلع میفرماید و هر کرا میخواهد چشم بینا می بخشد و هر کرا میخواهد از غافلان میدارد -

الیس الله بقادر علی ان یجتبی مثلی بعنایته ویعطی درایة من درایته

آیا خدا برین قادر نیست که همچو منے را بعنایت خود سوئے خود کشد و از علم خود علمے بخشد

ولله اسرار فی انبائه وحِکَم تحت قضائه ۔ وان فی اقواله حکم روحانیة

وخدا را در اخبار خود رازهاست و در حکم هاے خود حکمتهاست ۔ و در کلمات او آنچنان حکمتهاے روحانیه است

تضل عندها عقول الفلاسفة ۔ ولا یظهر علٰی غیبه احدًا الا الذی طهّره

که در آنجا عقول فلاسفه راه خود گم میکنند ۔ و بر غیب خود هیچ کس را آگهی نه بخشد بجز کسے که بدست خود

بید القدرة ۔ ءانتم تحیطون اسراره او تجادلونه معترضین ۔ وکم من

او را پاک کرده باشد ۔ آیا شما بر راز او احاطه دارید یا بطور معترضان بدو پیکار میکنید ۔ و بسیار نیکوکاران

الصّلحاء رغبوا فی ان ینظروا من انتم تنظرون ۔ ویجدوا ما انتم تجدون

بودند که رغبت کردند که بینند آنچه شما مے بینید مگر ندیدند و رغبت کردند که بیابند آنچه شما یافته اید مگر نیافتند

فلم یتفق حتی مضوا بسبیلهم وماتوا متاسّفین ۔ ثم جاء الله بکم و

تا آنکه براه خود از دنیا برفتند و در حالت افسوس بمردند ۔ باز خدا شما را آورد و بجاے ایشان

واقامکم مقامهم فادرکتم وقتًا ما ادرکوه وآنستم عبدًا ما آنسوه فاشکروا

شما را قائم کرد پس شما آن وقت را یافتید که ایشان نیافتند و آن بنده را دیدید که ایشان ندیدند پس آن

الله الرحمٰن الذی منّ علیکم واسبغ الاحسان و خذوا انعم الله ولا تعرضوا

خدا را شکر کنید که بر شما احسان کرد و احسان خود بر شما تمام کرد ۔ پس بگیرید نعمت هاے خدا را و

عن قبولها ۔ ولا تردوا نعمة الله بعد نزولها ولا تکونوا اوّل المعرضین ۔ و

کناره مکنید ومنت خدا را رد نکنید بعد زان که بر شما فرود آورد و اولین اعراض کنندگان نباشید ۔

اتقوا یا معشر الکرام سخط الله العزیز العلّام ۔ ولا تعاندوا ولا تستعملوا

واے معشر بزرگان از غضب خداے بزرگ و داناے راز بپرهیزید ۔ و معاند حق نباشید و دروغ

البهت وسوء التمیز کالعوام وقوموا لله شاهدین ۔ وانظروا ایّدکم

و بے تمیزی را همچو عوام استعمال نکنید و براے خدا بحیثیت شاهدان برخیزید ۔ و به بینید ایدکم الله

الله نظرًا شافیًا وامعنوا امعانًا کافیًا بالفراسة الایمانیة والرؤیة الروحانیة

بنگاه شافی و با معان کافی از رو فراست ایمانی و رویت روحانی چراکه اولیاء الله از هر حجی

فان اولیاء اللہ یُعصمون من کل زیغ ومیل - ولا یشوب معینہم غثاء

وسیل نگہ داشتہ می شوند وآب روان ایشان را خس وخاشاک سیل نمی آمیزد -

سیل ویحفظہم عین اللہ من طرق الضالین - اترون دلیلا یا معشر

وچشم خدا ایشان را از راہ ہائے گمراہان نگہ میدارد - اے گروہ صالحان چہ شما در دست

الصلحاء فی ایدی الاعداء لنقبلہ منہم من غیر الاباء وننقاد لہم فیہ

مخالفان دلیلے می بینید تا ما بغیر انکارے آن دلیل را قبول کنیم وہمچو خادمان فرمان بردار

کالخدماء التابعین - فانا لا نعاند الحق اذا تجلّٰی - ولا نردّہ من حیث اتٰی

شویم - چرا کہ ما با راستی چون ظاہر شود عناد نداریم - وآن را رد نکنیم از ہر جا کہ بیاید

ونعلم ان الحکمۃ ضالۃ من تزکّٰی فناخذہا ولا نابٰی - ونعوذ باللہ ان

ومیدانیم کہ حکمت مالے گمشدہ از ملک پاک اندرونان ست پس میگیریم وانکار نمی کنیم وپناہ بخدا میبریم از

نکون من الجاہلین -

اینکہ از جاہلان باشیم -

وقد علمتم یا معشر الاعزۃ ان مالک الذی کان احد من الائمۃ الاجلّۃ - کان

واے معشر عزیزان شمارا معلوم است کہ مالک رضی اللہ عنہ با آن ہمہ جلالت شان کہ در ائمہ میداشت بموت

یعتقد بموت عیسٰی - وکذالک ابن حزم المشہود علیہ بالعلم والتقوٰی

عیسی علیہ السلام قائل بود - وہمچنین ابن حزم رضی اللہ عنہ با ہمہ علم وتقوی کہ بران شہادتہائے علماء ربانی ست

وکذالک کثیر من الصّلحین - فما کنتُ بدعًا فی ہذا وما کنت من المتفردین -

میگفت کہ عیسی علیہ السلام وفات یافتہ است - وہمچنین بسیارے از صالحین برہمین مذہب گزشتہ اند - پس من

وما جئتُ فی غیر وقتٍ - الا تعرفون وقت المجددین - الا ترون ان السماء للرحم

اول آن شخص نیستم کہ این بدعتے برآوردہ باشد ودر آن تفردے دارد - ومن بیوقت نامدم - آیا وقت مجددان را

تہیّئت - والارض اجعلت - وکانتا رتقا فالارض فتقت - ثم السماء فتحت - و

نمی دانید - آیا نمی بینید کہ آسمان برائے باریدن طیار شدہ است وزمین برائے قبول آن استعداد پیدا کردہ - وپیش ازین

الکلمۃ تمت - فقوموا وانظروا انکنتم ناظرین - وماکان اللہ ان یخلف وعدہ

ہر دو بستہ بودند پس زمین شگفتہ شد و آسمان کشادہ شد - و وعدہ حق باتمام رسید پس برخیزید و بہ بینید اگر شما

وانہ اصدق الصادقین - و للہ دقائق فی اسرارہ واستعارات فی اخبارہ -

بینا ہستید - وخدا چنان نیست کہ خلاف وعدہ خود کند چراکہ او از ہمہ راست گویان راست گو تر است - وخدا را در

ءانتم تحیطونہا او تنکرون کالمستعجبین - وکم من افعال اللہ سترت

رازہائے خود باریکی ہاست و در اخبار خود استعارات دارد - آیا چہ شما احاطہ آن کردہ اید - یا از رو تعجب انکار میکنید

حقائقہا او شوہ وجہہا او خفی حدائقہا ودقت لطائفہا ودقاقہا - حتے

و بسیار از کارہائے خدا تعالیٰ است کہ حقائق آن پنہان داشتہ شد و روئے شان زشت کردہ شد و باغہائے شان پوشیدہ

ضلت عندہا عقول العاقلین - وعجز عن ادراکہا فکر المتفکرین - وانتم

داشتہ شد و لطائف آن بسیار باریک کردہ شد بحدیکہ عقل عاقلان در آنجا گم شد - و از دریافت آن فکر پژوہندگان

تعلمون ان شان اقوال اللہ لیس متنزلا من شان افعال اللہ - بل ہما من

فرو ماند - و شما میدانید کہ شان اقوال الٰہی از شان افعال الٰہی کمتر نیست - بلکہ آن ہر دو از چشمہ

منبع واحد واحدہما للآخر کشاہد - فتلک من الوصایا النافعۃ للطالبین -

واحد بیرون می آیند و یکدیگر را بطور گواہ ہستند - پس این ذکرے کہ ما کردیم برائے جویندگان وصایا نافعہ

ان ینظروا الی افعال اللہ متاملین - ثم یقیسوا الاقوال علی الافعال متدبرین

است - و بر ایشان لازم است کہ در افعال الٰہی بچشم تامل نظر کنند - باز اقوال را بر افعال قیاس کنند -

فان امعان النظر فی النظائر من اقوی مجالب العلوم واشد وطأ

چراکہ نظائر را بامعان نظر دیدن چیزیست کہ بدان ترقیات علم متصور است - ونیز این طریق برائے فرو کوفتن آن

للاوہام التی تعصف کالسموم - فلاجل ذالک رأینا ان نکتب ہہنا بعض

وہمہا کہ ہمچو باد سموم می وزند اثرے قوی دارد - پس ازہمین وجہ مناسب دیدیم کہ درینجا بعض آن افعال ربوبیت

افعال الربوبیۃ - الذی تحیرت فیہا عقول الفلاسفۃ فضاع اکثرہم الصراط

بنویسیم کہ در آن عقول فلاسفہ را حیرتے پیش آمدہ است - پس اکثرے از ایشان گمراہ شدند -

وماكانوا مهتدين - فمنها ما يوجد تفاوت المدارج في افعال الرب الكريم والمولى

وچنان افتادند که هدایت نصیب نشد - پس آن کارهاے خدا تعالی که موجب ضلالت ایشان شدند یکے ازانها تفاوت

الرؤف الرحيم لانه خلق مخلوقه على تفاوت المراتب فجعل قوما مورد المراحم

مدارج است - چراکه خدا تعالی مخلوق خود را بر تفاوت مراتب پیدا کرد - وقومے را در دنیا مورد رحم وقومے

وللآخرين محل المعاتب وما جعلهم في شانهم متحدين - مثلا انكم ترون

دیگر را محل غضب گردانید - وہمه دنیا را بر حالے واحد نداشت - مثلا شما می بینید که زنے

امراة تموت بعلها ويتركها حاملة ضعيفة فترى حولها نكبة ومصيبة

میباشد که شوهر او بر سرش نمی ماند می میرد واو را حامله ضعیفه میگذارد - وچنان بیکسی مے افتد که کسے آرزوہاے

لا يرحم احد وحامها ولا يحصل لها طرفة عين مرامها ولا تجد طمرا للارتداء

بارداری او براے او مهیا نمی کند - وهیچ مقصد او را میسر نمی گردد - وچادر کهنه نمی یابد که تا بدان ستر خود پوشد

ولا تمرا للاغتذاء بل لا يحصل لها جوب تستر بها صدرها فتقصد عاشبة و

ونه یک دانه خرما که خوراک کند - بلکه براے پوشیدن سینه خود سینه بند نمی یابد - واز زمین گیاه ناک دسته گیاهے

وتجعل المجول جدرها - تكتنب يداها من الرحى والخدمة متجرح من شوك الفلاة

میگیرد وبدان سینه خود را میپوشد - واز آسیا گردانیدن هر دو دست او متورم میشوند - واز خارهاے بیابان جاے

وتعيش كاماء الظالمين - ثم تخدج وتلد صبيا نغاشا مقصوعا اعمى ناقص الخلقة

خلخال او مجروح می گردد - باز یک بچه ناقص آورد که کوتاه قد ونابینا وناقص الخلقة می باشد -

بعد شدة المخاض وضيق النفس والكربة - فيرى الصبي من ساعة ولادته

واین ہم بعد شدت درد وتنگی نفس وسخت بیقراری بظهور می آید - وآن پسر که زائیده است از وقت تولد

انواع المحن والصعوبة - لا يحصل خرسة لامه النفساء ليزيد لبنها ويكفي

خود محنت ہاے انواع واقسام می بیند - ومادرش را غذاے زچگان میسر نمی گردد - تا شیر زیاده گردد وبراے

للاغتذاء فيمص ثديها ثم يترك قبل الحساء - ولما بلغ اشده وبلغ الحلم

خوراک بچه کافی باشد - پس پستانش را می مکد وپیشتر ازانکه شکمش سیر شود باز می ایستد - وچون بلوغ را میرسد

التّام واكمل الايام - يدخل فى الغلمان والخدام ويستخدمه شكس زعرورٌ من

دجوان مى گردد در روزہاے خورد سالى را با تمام میرساند در نوکران وچاکران داخل کرده میشود - وشخصے

اللئام - او يوخذ قبل البلوغ ويباع كالانعام - ثم يحمل متاعب الخدمت - مع

بہایت بدخو شریر النفس او را خدمتگار خود میگرداند - یا قبل از بلوغ ہمچو چارپایان فروختہ میشود - باز تکالیف

شوائب الوحدة - وقد يلجاءه صفر اليد الى كافرٍ سمّادٍ لطلب سدادٍ فيانيه

خدمت را باکدورتہاے تنہائی می بردارد - وگاہے تہیدستی او بسوے کافر سرکش میکشد تا قوت خود حاصل

كسجاد - ولوكان ابا فرعون وشدّاد - فيدخل فى خدمه كالعبيد - من العوذ

کند - پس ہمچو سجده کنندگان پیش او می آید - اگرچہ او پدر فرعون وشداد باشد - پس ہمچو غلامان در خادمان

المبيد - وربما يسبه مولاه ويضربه - او يدير عليه عصاه فيجنبه - ويواخذه

او داخل میشود - واین ہمہ بباعث درویشیئے کہ ہلاک کننده می باشد پیش می آید - وبسا اوقات آقاے

على انه لِمَ غاب لطرفة عين او فرّ - وهو اذ ذاك صبيّ ابله لايعلم الخير

او او را میزند - وعصاے خود بار بار برو فرو می آرد - بحدیکہ استخوانہاے پہلوے او را می شکند - واو را سخت میگیرد کہ

ولا الشر - ويقال مثلا اخبث فى التقية - فان لم يحسن الفعل فيلطمون او

چرا یکدم از پیش او غائب شد وبگریخت - حالانکہ او دران زمانہ طفلی ساده لوح است کہ نیک وبد را نمی شناسد

يتهوّرون على الخطيئة - ولايرضون بان ياكل - واكله يُغضب المحفل - ولو

واو را مثلا میگویند کہ زیر دیگدان اُپلہ بنہ - وچون این کار را نیکو نکند پس بر روے او طمانچہ می زنند یا ازین خطا

اكل ادنى الطعام وطهفل - ويفتّشون النطف - ولايوجد من عطف - فيلقى

بعصا او را مجروح می کنند وراضی نمی شوند کہ چیزے بخورد وخوردن او مردمان محفل را در غضب می آرد

من كل جهت الترح والبرح ولاتلقى الفرح - فقد يُضرب على سحوٍ كالا باز ير على المداك

اگرچہ ادنی طعام بخورد - واگرچہ برارزن ہمیشہ کفایت کند - ونخواہد کہ مدت العمر بجز نان ارزن چیزے دیگر

وقد يلطم على المكث فى الاستتاك - يوتونه ما خلف من كدادة المطعومات

خورد - وہردم در عیب گیری او مشغول میباشند - وکسے نمی باشد کہ برو مہربانی کند - پس از ہر سو غم و

ویلغ الی الایھات اویترکونه جائعًا کالصائمین - یشرب من بالوعۃ
تکلیف را می یابد - ور وی شادی نمی بیند - وگاہے اورا برسائیدن مصالحہ طعام میزنند چون برسنگ خوب
یجتنبها الدواب - ویاکل من منابسات یانف منها الکلاب - اذا اجدب
نساید - وگاہے اورا ازین سبب زدو کوب میکنند کہ ازار بند را دراز اتو قفے انداختہ است - وا ورا طعامے
الملك فهو اول الاغراض - واذا نزل وباءٌ فهو مورّد الامراض - واذا
می دہند کہ در دیگہا چسپان میماند سوختہ و متعفن شدہ و فاسد گشتہ - وہمچنین فاسد شدہ گوشت اورا بخوردن
بدءُ الاطفال فهو کعصفٍ ماکول - واذا ابدوا فهو بقی کمخذول - لا یقدر
میدہند - یا اورا ہمچو روزہ دار تہی شکم میگذارند - وازان جا کہ دست در وشستن آب می نوشد کہ چارپایان نیز
علی اکل العضاض - واذا جرح - فلا یظهر ادیکۃ الجرح - ولا یظهر لحم
ہم ازان پرہیز میکنند - وآن اشیاءِ متعفنہ میخورد کہ سگان ہم ازان نفرت میدارند - چون در ملک قحط می افتد
صحیح بعد القرح - وقد یؤمر لکسر الکناسۃ - اولغسل الکاسۃ - فیضرب
پس او اول نشانہ قحط میگردد - وچون وبا فرد می آید پس او اول شخصے باشد کہ مورد امراض می شود -
علی خطاءٍ قلیل من الخباثۃ - وقد یجعل حمولۃ لاحمال - فلا تبکی علیه
وچون طفلان بمرض چیچک مبتلا شوند پس او از چیچک ہیچو گیاہے گردد کہ از خوردن باز ماندہ و پامال شدہ باشد
عین بدمع هُمال بل یحمل مرارًا اثقالًا فیجهبی دمه کالحائض - ویعدونه
- وچون طفلان بعد از سقوط دندان بار دوم دندان بر آورند او ہمچو ناکسے میماند و نتواند کہ چیزہا خورد
علی ارض دمثۃ کالمهر تحت الرایض - وقد یجعل کالوجنا ویرکب علیه
کہ از دندان تواند خورد - وچون اتفاقًا مجروح شود پس زخم او بر نمی شود و بعد از زخم گوشتے تندرست
وقد یجهد للخدمت واللیل یتصبصب ویجثم امام عینیه - وقد یؤمر لشق
بیرون نمی آید - وگاہے اورا برا صاف کردن خس و خاشاک یا برائے شوئیدن پیالہ میفرمایند - پس بخطائے
الحطب حتی تمجل یداه - وتتخاذل رجلاه - ثم یؤتی الخبز قفارًا
اندک میزنند - وگاہے اورا اسپ باربرداری می کنند - پس ہیچ چشمے بر و نمی گرید و ہیچ اشکے روان نمی گردد -

فتبکی عیناه - یاکل جبیزاً وینفر خفیزاً - وقد یضرب ضرباً شدیدا - فلا یجنأ علیه

بارها بر سرش می نهند پس همچو زن حائض خون او روان میگردد - واو را بر زمینے کہ پا در وفرو رود می دوانند همچو

احد - بل یجفاء قدر غضبهم فیدوسونه بضهد - وهو یشکو کثیرا فما ینجع قوله

کرهٔ اسپ کہ زیر چابک سوار می باشد - وگاہے همچو ناقه بر او سوار میشوند - وگاہے شب در خدمت میدارند - پس

فی قلب - بل یفد شذقه دعابة ویخسئون ککلب - ویطیر نفسه شعاعاً

شب دراز یا نصف آن از چشمان او میگذرد - وگاہے برائے شگافتن هیزم مامور میشود - تا آنکه دستہاے او متورم

من کل طبع صلب - لا یحبه شقیق ولا الاخیافی - ویظنون انه ثالثة الاثافی

میشوند - و پاہاے سست می افتند - باز نانے خشک پیش او می آرند پس ہر دو چشم او میگریند - وگاہے بضرب شدید

اذا اصاف ارجلا فما احب - واذا زرع فما احب - وان احب فما الب - او برد ت

او را میزنند پس هیچکس برو نمی افتد تا او را از زد و کوب نگهدارد - بلکه کفک غضب ایشان بجوش می آید - پس بقہر آن بیچاره را زیر

ارضه او اجاء زرعه ثم بالجوع تب - واذ انخبش مالا من الاموال - فیهیج

پا میکوبند - واو بسیار شکایتها میکند - لیکن در هیچ دلے سخنش نمے گیرد بلکه گنج دہن او را باستہزا می شگافند - وهمچو سگ او را از

علیها زوبعة الزوال - ثم یلخذه نوجة الحسرة ووجع البال - واذ اشکی افحماه

پیش میرانند - پس از طبیعت ہاے سخت حواس او باخته میشوند - نه او را آن برادرے دوست دارد که از مادر وپدر برادر او باشد

ان یضحک علیه ویعزے الی الجهل والجاهلین -

ونه آن برادرے که صرف از طرف مادر برادر او گردیده - وگمان می کنند که او مردے بداست - چون بکسے محبتے کند پس او بمحبت

وانفد عمره غربا - حتی اشتعل راسه شیبا - واذا تزوج فزوج بجالعة مفسدة

پیش نمی آید - وچون کشتے بکارد در کشت او دانه نمی افتد - واگر دانه افتاد پس از مغز خالی میماند - یا بر زمین او ژاله بارد

ناشزة - کریه المنظر مسنون الوجه ونافرة - فینفد عمره فی نائبات الدهر وتحت

یا کشت خود را بجالت خامی میفروشد باز بگرسنگی بمیرد - وچون ازین سو واز ان سو مالے فراهم می آرد پس بہلاکت مال گرد باد نیستی

انیاب النکد - وربما یرید ان ینتهر لقلت ذات الید - ویرے نفسه فی

برمیخیزد - باز او را گرد باد حسرت میگیرد و درد دل می آزارد - وچون شکوه کند پس آخری نتیجه شکوه این می باشد که مردم بر و میخندند و

فلاةٍ عوراء - لا شجرة فيها ولا غذاء - وكذالك يعيش اخا غمراتٍ في الآلام -

بجاهلیت منسوب کرده میشود - و خرج کرد عمر خود را در حالت بیزنی - تا آنکه سرا و سفید شد از پیری - و چون زن کرد پس بزنے

ويمرض كل عامٍ - فتارة يرمد وتارة يطحل او يوخذ فی زكامٍ - وقد يعروه مرض

عقدش بسته شد که بیحیا و فساد انگیز و نافرمان بود - و با این همه بد گل دراز رد و نفرت کننده - پس این شخص عمر خود را در حوادث

فيمتد مداه حتى تعرقه مُداه - وبالآخر ينزع عنه ثوب المحيا - ويسلّم

زمانه در زیر دندان رنج میگذارد - و بسا اوقات اراده میکند که بوجه تنگدستی خود را بکشد - و خویشتن را در بیابانے بیند که

الى ابي يحيى -

نه آب ست دران و نه درخت و نه غذا - و همچنین بحالت مصیبت کشی در دردهائے خود میگذارد - و بهر سالے بیمار میشود -

فالآن فكّر ثم فكّر ثمّ تذكّر سنن الله فى العالمين - أليست فى افعال الله مُعضلات

پس گاہے چشم او درد میکند - و گاہے عارضه طحال مے گردد - و وقتے در زکام مبتلا میشود - و گاہے چنان مرضے لاحق

لا تدرى - واسرار لا تحصى - فقس ايها المسكين اقوال الله على افعاله - ولا

میگردد که بطول مے انجامد تا آنکه از کاردہائے آن استخوانش می برآید - و انجام کار جامه حیات از و میکشد و بسوئے مرگ او را

تعجب لمعضلات انباء الله وعضاله - ولا تعجل فى امر مجددٍ وصدق مقاله -

می سپارد - پس اکنون فکر کن باز فکر کن و باز یاد کن سنتہائے خدا را در جهانیان - آیا چه در کارہائے خدا چنان پیچیده

ولا تقل انّى ما رايتُ علاماتٍ اُخبرتُ عنها - وما شهدت اماراتٍ بلغنى

امور نیستند که از فهم بالاتر هستند - و آیا چنان رازها نیست که شمار کرده نمی شوند - پس ای مسکین اقوال خدا را بر افعال

انباءها - فان الله قد اتمّ كلماته كلها - واظهر علاماته جميعها - ولكن عُمّيت

خدا قیاس کن و از پیچیدگیہائے پیشگوئی خدا تعجب مکن و بر دقیقه هائے او شگفت مدار - و در امر مجدد و صدق مقال

عليك حقيقة اقوال الله - كما عميت عليك حقيقة افعال الله -

او شتاب کاری مکن و این مگو که من آن نشانیها ندیدم که از آنها آگاهی داده بودند و نه آن آثار مشاهده کردم که مرا رسیدند

وكم من انباءٍ تكسىٰ وجودها بالاستعارات ولطائف الايماء - وتنكّر

چرا که خدائے عزوجل همه سخنهائے خود را بانجام رسانید و همه نشانہائے خود را بظهور آورد - مگر بر تو حقیقت اقوال الٰہی پوشیده

اشخاصها عند اتمام الوعد والایفاء - ویدقّ معانیهما من حضرة الکبریاء - بما

ماند چنانکه حقیقت افعال الٰهی پوشیده ماند - و بسیار از پیشگوئیها هستند که وجود آنها باستعارات و لطائف

یراد انواع الابتلاء - الاترے الی رؤیا الناس - کیف تترائی فی انواع اللباس -

اشارات متلبس کرده میشود - و وقت ظهور آنها قالب آنها را همچو مردم ناشناخته ظاهر کرده میشود - و معانی آنها

وکیف یخفٰے مفهومها فلا یتجلّٰے حقیقتها الا علٰے الاکیاس - الذین یعلمون العلم

از حضرت کبریا سبحانه باریک کرده میشود - چراکه خدا تعالیٰ در آنها امتحان بندگان خود اراده میفرماید - آیا بسوے آن

من ربهم ولا ینطقون بالقیاس - فاین تذهب من سنن رب العٰلمین -

خوابها نگاه نمی کنی که مردم می بینند - که چگونه در انواع و اقسام لباس ها ظاهر میشوند و چگونه مفهوم آنها از نگاه عوام

واذا قیل لک فی الرؤیا ان ابنک المیّت سیعود و یرجع الیک - فلا

مخفی میماند - و صرف بر دانایان منکشف میشود - یعنی آن دانایان که از جانب خدا تعالیٰ علم می یابند - و صرف

تحملها قطعًا علی الحقیقة انت و من لدیک - ولا تمدّ الٰی قبره عینیک - ولا

از روے قیاس لب نمی کشایند - پس از سنت های خدا تعالیٰ کجا میروی - و هرگاه که ترا در خواب گفته شود که آن

تحفر لحده طمعًا فی حیاته - ولا تجادل الناس فی رجوعه بعد مماته - بل

پسر تو که مرده بود باز می آید و عنقریب باز بسوے تو واپس خواهد آمد - پس آن خواب را هرگز بر حقیقت حمل نمی کنی

تؤوّل الرؤیا وتقول ان ابنا مثله یولد لی فکانه هو یؤوّل - فانی تقلب فی امر

و چشمان خود بسوے گور پسر خود دراز نمی کنی و قبر او را بدین امید نمی کنی که پسر تو از ان زنده بیرون خواهد آمد و با مردم درباره

عیسٰے - تلک اذًا قسمة ضیزٰے - وکل من اللّٰه الاعلٰے - فلا تعجل کالّذین

باز آمدن او بعد از مردن جنگ نمی کنی - بلکه خواب خود را تاویل میکنی و میگوئی که مراد از زنده شدن پسر آن ست که خدا پسرے دیگر

هلکوا من قبلک - وضلّوا و اضلّوا کمثلک -

مانند او مرا خواهد داد - پس گویا همان خواهد آمد - پس درباره عیسیٰ علیه السلام چه گردشے بر عقل تو می آید که آنجا این اصول

وقد علمت انّ القوم جهدوا جهدهم لیضیّعوا امرہ ویفرّقوا تفریقًا - فلو کان

از دست میدهی که آنچه در غیر عیسیٰ تاویل کنی در عیسیٰ روا نه داری این قسمت مبنی بر انصاف نیست - حالانکه همه امر از خدا تعالیٰ ست پس مثل

من عند غیر اللہ لمزقوہ تمزیقا - ولیجعلونا کالمعدومین الفانین - انہم مکروا کل

کسی نتیجۂ شتاب کاری مکن کہ پیش از تو ہلاک شدند و گمراہ شدند - و امثال ترا گمراہ کردند - و تو میدانی کہ قوم ما چہ کوششہا کردند

مکر وھیجوا عشائر - وتربصوا علینا الدوائر - فدسیوا تحت دائر السوء مخذولین

کہ تا کار ما برباد کنند - و جماعت ما متفرق سازند - پس این کار اگر بجز خدا از طرف دیگرے بودے ہر آئینہ طاقت می یافتند

واعظم اللہ شاننا - واعلٰی برھاننا - وسوّد وجوہ الحاسدین - وقال فرعونہم

کہ این ہمہ سلسلہ را پارہ پارہ کنند و ما را بزاویہ عدم رسانند - ایشان از ہر گونہ مکرہا کردند و قبائل را انگیختند - و انتظار کردند

ذرونی اقتل موسٰی - انی انا الذی رفعہ - وانی انا الذی سیحطہ - ویلقیہ

کہ بر ما گردشہا بیایند - پس خود زیر گردشہا کہ رنج دہ کوفتہ شدند - و خدا شان ما را بزرگ کرد و برہان ما را بلند نمود و روئے حاسدان

فی جب المھانین - وقال ربی انی مھین من اراد اھانتک - ومعین من اراد

سیاہ گردانید - و آنکہ فرعون ایشان ست او گفت کہ بگذارید مرا تا موسٰی را قتل کنم - منم آن مردے کہ او را بلند کردہ بود و منم آن مردے

اعانتک - فاذاقہ ربی طعم نخوۃ الکبرٰی - وجعل مکانتہ ھی السفلٰی - ان

کہ باز او را در چاہ ذلت خواہد انداخت - و خدا من گفت کہ من آنکس را ذلیل خواہم کرد کہ ارادہ ذلت تو کند - و من آنکس را

اللہ لا یحب المستکبرین - وتری الناس کیف یردون الینا - وکیف یمنّ ربنا

مدد خواہم داد کہ ارادہ امداد تو کند - پس خدا من او را ذائقہ تکبر او چشانید - و جائے او را در مقام پائین نہاد - چرا کہ او متکبران

علینا - وکیف یاتی اللہ ارضہ ینقصہا من اطرافہا - وکیف یاتینا خیار الناس

را دوست نمی دارد - و می بینی کہ چگونہ مردم بسوئے ما واپس گردہ می شوند - و چگونہ خدائے ما بر ما احسان میکند - و چگونہ

من اقطارھا واکنافھا - ذالک من فضل اللہ - لیری الناس ان اعداءنا

خدا سوئے زمین توجہ نمود و ابتدا از اطراف آن کردہ - و چگونہ مردمان نیک از اطراف زمین بسوئے ما می آیند - و این ہمہ

کانوا کاذبین - انہ یعز من یشاء - ویرفع من یشاء - لا راد لفضلہ - الا ان

از فضل خدا تعالٰی ہست - تا بر مردمان ظاہر کند کہ دشمنان ما دروغگو بودند - او ہر کرا خواہد عزت میدہد - و ہر کرا خواہد

الحق علا - وتعسا للقوم الکائدین المزاحمین -

بلندی بخشد - ہیچکس نیست کہ فضل او را رد تواند کرد - خبردار باش کہ حق غالب شد - و آنان ہلاک شدند کہ بر آمزاحمت انواع مکر

وانظر الی آثار سنن الله فی افعاله - اتفهم معضلاتها وتحیط حکمه کماله -

استعمال کردند - وآن نشانهائے سنت خدا که درکارہائے او مشہود اند ملاحظه کن - آیا پیچیدگیہائے آنرا مے فہمی - یا بر

فمالك لاتهتدی من طرز افعاله - الی طرز اقواله - وتختار سبل الغاوین -

حکمتہائے آنہا احاطه توانی کرد - پس چه پیش آمد ترا که از طرز افعال خدا طرز اقوال خدا را یقین نمی کنی و راه

اما تری ان عبداً قد یبتلی بالنایبات - ولا یدری من ظاهر سمته انه من

گمراہان اختیار مے کنی - آیا نمی بینی که گاہے بنده در حوادث مبتلا مے شود - و از ظاہر روش او معلوم نمی شود

الفاسقین والفاسقات - فالآفات تتنزل علیه کالعوائر - او کالسهم العائر

که او از بدکاران ست - پس آفتہا ہمچو ملخ برو نازل می شوند - یا مانند تیرے که انداز نده آن

و بنیه کالمستهام الحائر - وکان فی وقت یملك المال النفیس - والآن

معلوم نیست - و در وقتے مالے نفیس را مالک بود - و اکنون از

یعدّ من عصبة مفالیس - حتی یبدو بادی اللبانة - بالی الکسوة - وکان

گروه مفلسان شمار مے شود - تا آنکه ببداہت آشکارا مے شود که حاجتمند ست کہنه جامه - و پیش

یقول انا اکثر مالاً وولداً - واعطیت التنعم والملدّ - وکان یقول انی من

زین میگفت که من بکثرت مال و اولاد میدارم - و مرا نعمتہا و اقبال تابان داده اند - و میگفت که من از

الصالحین - وحجیش وشیحان وفاتك وامین - وکان یدعی انّ له دخل

مردمان نیکو ہستم - مستقل اراده بیدار طبع و امینم - و دعوی میکرد که مرا در حدیث و قران

عظیم فی الحدیث والقران - وانه جمع فی نفسه انواع العرفان - فاتی امر الله

کریم دخلے عظیم ست - و انواع معرفت در نفس خود جمع میدارم - پس قضا و قدر

وقضاءه - ونزل علیه بلاءه - فذهب بسمعه وابصاره - وختم علی قلبه -

خدا و بلاء او نازل شد - و گوش و چشمان او را ربود - و بر دل او مهر نهاد -

وجعله اول الجاهلین -

و او را صدر نشین جاہلان کرد

فاشتهر بحمق فاضح وجهل واضح - واُخرج من الجنة التی کان فیها کالمکرمین

پس او بحمق رسوا کننده و بجہالتے مشہور شد کہ دران ہیچ خفائے نیست - وازان بہشت بیرون کردہ شد کہ ہمچو

فصارت له السفاهة والذلة - والجهل والنکبة - کالمواریث المعیّنة -

عزت یابندگان دران داخل بود - پس بے خردی و ذلت وجہالت وبدبختی مثل مال موروثی او را شد کہ

والحصص المفروضة المسلّمة - وسقط من سماء العروج کالملعونین -

بحصہ کشتی در حصہ او آمد - پس از آسمان بلندی ہمچو ملعونان فرو افتاد -

ویعلم الناس ان مصیبته جلّت - ونوائبه عظمت - ثم یمرّون

ومردم میدانند کہ مصیبت او بزرگ است - وحادثہ او بزرگ است - باز استہزا

به مستهزئین - وهو یدبّر فلا یقدر علی ان یفرّ من قدر الله ذی الجلال -

مے کنند - واو تدبیرے کند و باز از تقدیر الٰہی نتواند گریخت -

ولو فرّ علی کلاحقة الآطال - وربما یتبصّر کالجذع ویقدم کالقارح - فیجیء

اگرچہ بر اسپان باریک کمر بگریزد - وبسا اوقات ہمچو اسپ دو سالہ زیرکیہا می نماید - وہمچو اسپ جوان کامل العمر

قدر الله ویطرحه کالصبیّ فی البارح - فیرتعد کل وقت کالیراع - ویتحرّك

پیش قدمی مے کند - پس تقدیر خدا مے آید و او را در ہوائے گرم ہمچو طفلے می اندازد - پس ہر وقت ہمچو بزدلے میلرزد

کالّلعاع - ویفکر ازید من القدر اللازم - ثم لا ینجو من الهمّ الهاذم - ویبقی

وہمچو سبزہ گیاہے حرکت میکند - وزیادہ از قدر لازم فکرے کند - باز از غم پارہ پارہ کنندہ نجات نمی یابد - وہمچو

کالخائبین - ثم یبدء له ان یقطع المسافة النائیة - لیعالج الآلام القضائیة -

نومیدان میماند - باز در دلش مے افتد کہ سفر دور دراز کند - تا تکالیف قضا و قدر را علاج تواند کرد

ویکون من الفائزین -

وازمراد یابان گردد -

فیقال مثلاً انّ امیر کابل - یربّی العلماء ویشابه الوابل - فیفرح فرحًا

پس مثلاً او را میگویند کہ امیر کابل پرورش علما میکند - وہمچو باران بزرگ است - پس این شخص بشنیدن

شدیداً کالسکران - ویقصد کابل مع بعض الاخوان - لیوطنوه امنع جناب۔

این سخن ہمچو مستان شادان وفرحان میگردد - وباچند رفیقان خود قصد کابل میکند - تاکہ او را در بلند مرتبہ جا دہند

ویمطروا دراہم کسحاب - وہو یجعل ابنه الذی ہو سرّہ رفیق عتادہ - خوفاً

وہمچو ابر روپیہ ہا بارانند - واو پسر خود را کہ راز طبیعت اوست رفیق آمادگی خود میکند - ازین اندیشہ

من ارتدادہ - ولم تزل تعانی عینه السُریٰ - وتعاصی الکریٰ - فیصل

کہ پس از رفتن او مرتد نشود - وہمیشہ چشم او شب روی را می بیند - وخواب را ترک میکند - پس

کابل بشق النفس وجهد المہجة - بعد مکابدة انواع الصعوبة - ویلقی بعض

بمشقت نفس وکوشش جان تا بشہر کابل می رسد - وبعد برداشتن مصیبت ہا گوناگون در آن شہر می آید - و

العملة - ویصافی بالنفاق والمداهنة - ویخفی مذهبه خوفاً من الحرمان -

بہ بعض عملہ امیر ملاقات میکند - واز روے نفاق ومداہنہ دوستی ظاہر مینماید - ومذہب ترک تقلید

او الهوان من ایدی عبد الرحمٰن -

خود را از اندیشہ محرومی از انعام مخفی میدارد - یا ازین اندیشہ کہ امیر عبد الرحمن او را در شکنجہ ذلت نکشد -

وکذالک تسوّل له النفس من عسر المعیشة - فیسجد تواضعاً لکل ذی

وہمچنین نفس او بباعث تنگی معیشت این کارہا برائے او می آراید - پس بہ نیت تواضع ہر تونگرے را

الثروة - ویخرّ امام ارکان الحکومة - وحینئذٍ یصدق فیه ما قیل فی

سجدہ میکند - وپیش ہر رکن حکومت بزمین مے افتد - ودرین وقت بر وآن مثال صادق

اهل التزویر - بئس الفقیر علیٰ باب الامیر - فالحاصل انه یصدع

مے آید کہ بدترین فقرا آن ست کہ بر در امیر باشد - پس حاصل کلام این ست

عملة الامیر بالمحبة - ویتبجح بالصحبة - ویوجه اقدامه الیٰ قصر الامیر غربة۔

کہ او با عملہ امیر بمحبت می آمیزد - ودر صحبت شان کشادہ دلی ظاہر میکند - وپاہا خود را تا محل امیر می سائد

فلا يقول له احدٌ اركب مطيّة - او تسلّم عطيّة - ويسئل الحافًا كالشّحّاذين

اظهار غربت کنند - پس هیچکس نمی گوید که سوار شو یا چیزے از عطیه بگیر - و همچو گدایان باصرار سوال میکند

ويُنكّر شخصه ويلمّع وجهه - لئلا يؤخذ كالمجرمين - ويكون لهم الطوع من حذائهم

و خویشتن را به هیئت ناشناسان ظاهر میکند و روی خود می پوشد تا که همچون مجرمان گرفتار نگردد - و ایشان را

وافنى فيهم من غذائهم - ويسلّم عليهم تحيّة الخادمين -

از کفش ایشان زیاده تر فرمانبردار میشود - و از غذاے ایشان زیاده تر در ایشان فنا میگردد - و بر ایشان

ثمّ يقودونه الى حضرة الامير - ويذهبون به كالاسير - فيخرّ امامه كالسّاجدين

بران طور سلام میکند که خدمتگاران و چاکران می کنند - باز او را بسوی درگاه امیر میکشند - و همچو اسیرے می برند -

ويثني عليه قائلاً يا ايها الامير الاكرم - والسّلطان الاعظم - مسّني واهلي ضُرّ

پس پیش او مثل سجده کنندگان می افتد - و بر وے بدین طرز ثنا میگوید که ای امیر بزرگتر و بادشاه کلان تر مرا و

ولعمرك انّ عيشي مُرّ - وجئتك من ديار بعيدة - بمصائب شديدة - فتصدّق

عیال مرا فقر و فاقه رسیده است - و قسم بزندگانی تو که زندگی من تلخ ست - و از ملک دور دراز بخدمتت

علىّ انّ الله يجزي المتصدّقين -

رسیدم و درین سفر مصیبتها کشیدم - پس بر من صدقه کن که خدا صدقه کنندگان را دوست میدارد -

ويخاطبه الامير بلسانٍ ذلق - ولا يريه رائحة من ملق - ويقول اجلس وتكلم

پس امیر او را بزبان تند مخاطب میکند - و بوے از نرمی او را نمی نماید - و میگوید بنشین و بصورت

به غضبان - فيظن المسكين انّ اجله قد حان - فهناك لا يبقى ايمانه

غضبناک با او مکالمه میکند - پس این مسکین گمان میکند که وقت مردن او در رسید - پس درین وقت

بالالطاف الرحمانية - ويكاد يخرج بوله من الهيبة السلطانية - وكذلك يخزى

ایمان او بر الطاف رحمانیه نمی ماند - و نزدیک میگردد که پیشاب او از هیبت سلطانیه برون آید - و همچنین

الله عبدة المخلوقين - ثم يخرج من بيت الامير - ويستيقن الامير - انه احد

خدا بنده پرستان را ذلیل میکند - باز آن شخص از خانہ امیر بیرون کردہ میشود - و امیر را یقین میشود کہ او یکے

من اهل التزوير - فلا يووي اليه كرجال متقين - واما ذلك المغرور الجهول -

از دروغ آرایان ست - پس ہمچو پرہیزگاران نزد او جائے یابد - مگر آن مغرور و نادان

والسفيه المخذول - فيظن ان العطايا العظام ستسلم اليه - ويكرمه

وابلہ و گمنام گمان مے کند کہ عنقریب عطیہ ہائے بزرگ سپرد او خواہد کرد - و امیر اعزاز او

الامير ويكون له مكانة لديه - ويدخل في المقربين - فبينما هو في نسج

خواہد کرد - و او را نزد او مرتبہ خواہد بود - و او را در مقربان خود داخل خواہد کرد - پس او ہنوز در بافتن

هذه التخيلات - وتغيير اللباس كالصائد والصائدات - يطلع بعض

ہمین خیالہاے باشد - و ہمچو شکاریان در تبدیل لباس مشغولیہا دارد - کہ بعض دانایان بر کینہ

المتوسمين على شقاقه - ويخبرون عن فطرته وطريق نفاقه - فيفاجئه داء

مخفی او مطلع میشوند - و از فطرت و طریق نفاق او خبرے یابند - پس او را بیماری خوف ناگاہ

الاشفاق - ولا يبيت بالوسن الى الافاق - ويظن انه من المقتولين - ويوجس

مے گیرد - و خواب از چشمان او مے رود - و گمان میکند کہ عنقریب از کشتگان ست - و در

في نفسه خيفة على خيفة - بما يرى رعب الامير وطريق عقوبة - فتكاد ترهق

دل خود خوف بر خوف مے کند - چرا کہ بچشم خود رعب امیر و طریق سزائے او را مے بیند - پس نزدیک

نفسه ويسقط كجيفة - او يغمى عليه كالمفسدين الخائفين - فيفر ويرتحل

است کہ جان او بیرون آید و مثل مردارے بیفتد - یا او را مانند مفسدان ترسندہ غشی افتد - پس بگریزد و با

بالمدلجين المجدين - ويحسب حياته صلة من امير المسلمين - او يعطى له

شب روندگان سرگرم کوچ میکند - و زندگی خود را انعامے از امیرے انگارد - یا اندکے از انعام

قليل نغامه - فلا يقل به شيئ من اصرامه - ولا تفيده سجدته ولا يجد اصلخامه - بل

او مي يابد - پس بدان اندک چيزے از درويشے او کم نمي شود - داورا سجده او فائده نمي دهد و نه کوشش

يعرف انه ليس اهل كرامه - فلا يظلمه الامير النحرير - بل هو يظلم نفسه فلا ينفع البحر

برپا استادن او مفيد افتد - بلکه اين ثابت ميشود که او براے اکرام امير اهليتے ندارد - پس امير دانا هيچ ظلمے برو

ولا الغدير - فيقصد داره مخذولا وملوما ومريضا محموما - ويظهر انه رجع

نمي کند بلکه او خود ظالم النفس خود مي باشد - پس او را نه دريا نفع بخشد و نه غدير سودمند آيد - پس خانه خود را قصد

فائزا مقبولا مع انه رد في الحافرة - ورجع بالكرة الخاسرة - ولكن يستر امره

مے کند بحالت گمنامي و ملامت زدگي و بيماري - و ظاهر ميکند که او درحالت کاميابي واپس آمده است - باوجود ديگ

خوفا من اللاعنين - وكذالك ينفد عمره كالمصابين -

او همچنان که رفته بود تهيدست مي آيد - مگر خوف لعنت کنندگان امر خود را مي پوشد - و همچنين عمر خود را در مصيبت ها

ثم يرجع من تلك البلدان - ويصبر مليا من الزمان - وبعد برهة يقصد

ميگذراند - باز ازين ديارها مے گردد - و لختے از زمانه صبر مے کند - و پس از مدتے قصد ملاقات

اناسا آخرين - فلا يرى وجه خير من جناب - ويتردد من باب الى باب - و

مردمان آخر ميکند - ليکن از هيچ درگاهے روئے نيکي نمے بيند - و از درے سوے درے ميرود - و همچو

يخسأ ككلاب - وتترامى به مرامي الافلاس - الى فلوات الهوان والانتكاس -

سگان رانده ميشود - و افلاس و تهيدستي او را سوے بيابانهاے ذلت و سرنگوني مے اندازد -

ويجلاء من ارض الى ارض - ويكابد محن السفر لعرض - حتى يصير ابن كل

و از زمينے سوے زمينے جلاوطن ميکند - و براے متاعے محنتهاے سفر ميکشد - تا آنکه هر خاک را همچو پسرے

تربة - واخا كل غربة - يقطع كل واد - ويشهد كل ناد - ثم يرجع بجرد

ميگردد - و هر غربت را همچو برادر ميشود - هر بيابانے را قطع مينمايد - و هر مجلسے را حاضر ميشود - باز بتن برهنه و رو

ووجه كرمادٍ - ومرض جلاد كالخائبين - لا يرى يوماً مسليا عن الاشجان

ہمچو خاکستر - و مرض مہلک و اپس مے آید - آن روز را نمی بیند کہ از غمہا دور کنندہ باشد -

ولا قوماً مواسين كالاعوان - ولا ياتيه الحمام - لينقطع الآلام - فيلعن بخته

و آن قومے را نمی بیند کہ معاون و غمخوار باشند - و او را مرگ نیز نیاید تا ہمہ دردہا منقطع شوند - پس ہمچو زیان

كالملعونين - وكذلك يعيش بشنشنة الشحاذين - والسائلين لحافاً والمعترين

کاران بر طالع خود لعنت میفرستد - و ہمچنین بسیرت گدایان مے زید - و ہمچو آن سائلان و محتاجان کہ در پئے

يأكله الافلاس - ويدوسه الانتكاس - حتى يذهب عقله - ويختل الحواس - و

شدہ چیز میگیرند عمر بسر میکند - تہیدستی او را میکشد - و نگونساری او را بپا میکوبد - تا بحدے کہ عقل او خلل مے پذیرد و

يريد ان ينبط فيغيض - ويسعى ان يصعد فيتصدى له الحضيض - و

حواس او مختل میگردند - و ارادہ میکند کہ از جائے آب برون آید - پس آن آب فرو میرود - و کوشش میکند کہ بالا تر رود

لا يزال يسمع لعن القوم - ويوخزونه باسنّة اللوم - وربما يضربونه على

پس نشیب پیش می آید - و ہمیشہ لعنت قوم میشنود - و نیزہ ہائے ملامت در و می سپوزند - و بسا اوقات بر لغزشے

هفوته - مغاضبين على ما يخرج من فوهته - ويضنّون عليه بادنى العنا -

او را میزنند بوجہ سخنے کہ از دہن او بیرون آمدہ باشد - و با دنی لغزش بسیار ملامت میکشد -

وكادوا ان يقتلوه بالسيف البتّار - ولا يعدون عن اللذع والقذع - ولا

و نزدیک گردد کہ با تیغ بران او را قتل کنند - و از سوختن دل و دشنام دادن باز نمی مانند - و بوئے

يذيقونه رائحة كرم الطبع - بل ربما يضربونه بالنعال - او العصيّ والحبال -

بخشش طبع نمے چشانند - بلکہ بسا اوقات او را بکفش میزنند - یا بچوبہا و رسن ہا او را می کوبند -

حتى يجد ما يجد الحائر الوحيد - ويرى كلما كان عنه يحيد - ويقول يا ليتني

تا آنکہ آن مے یابد کہ حیرت زدہ تنہائے یابد - و آن ہمہ بلاہا مے بیند کہ از انہا کنارہ میکرد و میگوید کہ کاش

مِن قبل هذا وما مسّته الخزيُ المبيد - فيضطر الى ان يختار البين المطوّح -

من قبل ازین مرد و مرا رسوائی هلاک کننده مس نمیکرد - و بیقرار میشود برای اینکه پسند کند جدائی دور اندازنده را

والسّير المبرح كالمصابين - فيمشي راجلاً - ويركض عاجلاً - يختمد الليل -

و سیر اندوهگین کننده را همچو مصیبت زدگان - پس میرود حالانکه پیاده است - و بجلدی پا می جنباند - در می آید شب را

ويلج السيل - وربما يترائى له شبح مراد - اويدعوه احد بالجهار وداد -

و داخل میشود سیل را - و بسا اوقات ظاهر میشود او را قالب مراد - یا او را کسی باظهار محبت سوی خود میخواند -

فيفرح ويعدي اليه نضو عتاد - بناد و استيساد - ويغضي عن باضه

پس خوش میشود و می دواند سوی او شتر لاغر آمادگی را می دود برنج کشیدن و دلیری نمودن - بزودی و ترم روی

بوقد وذميل - واجازة ميل بعد ميل - فبالآخر يلقى الخسران و

و بقطع میل بعد از میل - و بانجام کار زیان کاری و محرومی را

الحرمان - ويظهران الداعي قرمان - ويتحقوان سفره ابتلاء ومحلّ

می بیند - و ظاهر میشود که آنکه او را خوانده بود دروغ گفته است - و ثابت میشود که سفر او او را ابتلائے

الاستهزاء - والامل باطل وخيال كتخيلات نزول الماء - والمآل خسران

پیش آمد - و امیدے که داشت باطل است و خیال کامیابی همچو خیالات نزول الماست - و انجام بزیان

مع شماتت الاعداء - وبالاخر تشيبه النوائب - ويحضره الاجل الغائب

مال معه بدگوئی و استهزاء دشمنان ست - و بالاخر حوادث او را پیر میکنند - و موت حاضر میشود -

فيموت وهو هم - وعليه هدم - فلا يبكي باك عند رفع جنازته - ولا

پس در حالتے میرد که او پیر سست و بر و جامه کهنه است - پس هیچ گرینده بر وقت برداشتن جنازه او نمیگرید

تذرف عين على فرقته - ويرتد ابناءه بعد موته من الدين - ويتنصّرون

و هیچ چشمے بر و اشک نمی بارد - و پسران او بعد موت او مرتد میشوند - و نصرانی میشوند

ويلحقون بالشياطين - ويملك شركاءه داره الخربة - ولا يهدون اليه الاّ

وبا شیاطین مے آمیزند - وشریکان مالک خانه خراب او میشوند - وبجز لعنت ہیچ ہدیہ سوے

اللعنة - فينقطع اسمه من الدنيا ويكون مآل امره خسران الدنيا والدين - و

او نمی فرستند - پس نام او از دنیا بریده میشود - وانجام کار زیان دنیا ودین می باشد - و نیز

سواد الوجه فی الدارين - والبعد من رب العلمين -

سیاہی رو بہر دو جہان درحصه او می آید - واز خدا دور کرده میشود -

ورجل آخر ولد في بيت الشرف والكمال - والعزة والاقبال -

ومردے دیگرست که درخانه شرف وکمال پیدا شد - ودرحریم عزت واقبال وجود یافت

مامسّ ابويه الافلاس - وما علم ما الباس - وخرّجه الاكياس - و

پدر ومادر او رگاہے افلاس نزدیک نیامده - وندانست که سختی چه باشد - ودانشمندان او را ادب آموخته -

يهتز الخدام عند حركت شفتيه - ويثبون لتحصل ما احب لديه -

وبروقت لب جنبانیدن چاکران او مے دوند - وبراے تحصیل مراد او مے دوند -

وترے جفره منبطًا - وقفره معشوشبا - ومن كل فعل يترع كيسه - و

وبہ بینی که چاه او منبع آب وزمین او بکثرت گیاه مے دارد - واز ہر کارے کیسه او پر میشود - و

تميس خندليسه - ويعيش حميدًا - ويحسبه الناس سعيدًا -

شترناقه او بناز می رود - وزندگی مے گذراند درحالیکه تعریف کرده میشود - ومردم او را سعید مے پندارند

ومن الصالحين -

واز صالحان مے انگارند -

بل ربما تجد رجلًا فاسقًا قويم النشاط جموم النشاط - يميس في حلل المراح -

بلکه بسا اوقات مردے فاسقے را خواہی یافت که مضبوط وکثیر النشاط می باشد - درلباس خوشی میخرامد -

ولا یحظے سهمه من غرض الافراح - یسقدله کل لحم غریض علے السّفود - ولیشوی

و تیر او از نشانه خوشی خطا مے کند - از گوشت نرم برائے او بر سیخ کباب طیار مے کنند - وجوزه ہائے

له الفراریج مع الرغیف المثرود - وهو یابز کابوز الظباء - وقد یجد کنزاً فی الجهام

مرغ ہا به همراه کلچه در شوربا شکسته بریان میکنند - و او ہمچو آہو ہا مے جهد - و گاہے گنجے در بیابانے یابد

ویصید اناساً کالدواب - باداءة ملامح السراب - ومع ذالك لایرے الباساء

و مردم را ہمچو چارپایان شکار میکند - و درخش سراب خود مینماید - و باوجود این ہیچ تنگی و تکلیف را

والحوبة - ولا یکابد الصعوبة - ویحظے حظاً کثیراً من رویة غید - وسماع

نمی بیند - و سختی رانمے بردارد - و از زنان نرم و سرود گویان بهره بسیار داده مے شود -

اغارید - واموال وبنین - واملاك وارضین - وغلمان وخادمین - مع

و نیز او را مال و پسران و املاک و زمین ہا میسر می آیند - و غلامان و نوکران میباشند - باوجودیکه

انه یسارع فی السیئات - ولا یتوب من الممنوعات - ولا یاخذ فی کسع الهنات

او در بدی ہا مے دود - و از ممنوعات توبه نمی کند - و درین فکر نمی باشد که بدی ہا را

بالحسنات - وتلافی الهفوات قبل الوفات - بل یجترء علی المنهیات - ویجاوز

به نیکی ہا دور کند - و قبل از وقت لغزشها خود را تدارک نماید - بلکه بر ممنوعات دلیری مے کند - و از حدود

حدود الله کالغالین - ولا یتقی بل یتبرء من ملاقات التقات - ولقاء

خدا تعالی ہمچو غلو کنندگان تجاوز میکند - و پرہیزگاری اختیار نمی کند بلکه از ملاقات پرہیزگاران بیزار می باشد -

الثقات - ومدانات اهل الدیانات - بل یرغب فی مقانات القینات -

و از قرب اہل دیانت نفرت مے کند - بلکه در آمیزش زنان سرود گویان رغبت مینماید -

ومعانات الفاسقات - ولا یسمع نصح الاجانب ولا الاقارب - بل یابر

و برآ دیدن زنان بدکار خواهش میکند - و نصیحت نزدیکان و بیگانگان نمے شنود - بلکه نصیحت کنندگان

الناصحين كالعقارب - ولا يلتفت الى وصايا الحي - بل يصول عليهم كالحيّ -

راهچو کژدم یهانیش مے زند - وسوے وصیتهاے قبیله التفات نمی دارد - بلکه ہچو مارے برایشان حمله میکند -

ولا يضيئ منشره الى الطي - بل يزيد كل يوم فى اثم مبين - ويركب كل فرس

وباز نمی گردد نامه پراگنده او سوے پیچیدن - بلکه هر روز در گناه ترقی میکند - وسوار میشود بر اسپانے که

وظفة القوائم هيكل - ويسبق كل الذي حنق ويشابه العنْدل -

دست وپاے شان سبک اند وطویل وعریض اند - وازهر خصومت کننده شدید العداوت قدمش پیشتر میباشد

وينفد ايام العمر كخليع الرسن - مديد الوسن - يباعد دارة عن دار اهل الصلاح

ودر بدن شتر بزرگ سر را میماند - وایام عمر خود ایچو رها کرده رسن شهوات و درازی خواب میگذراند - وخانه خود را

ويثافن باهل الفسق والطلاح - لا يحل مسجداً - بل يطلب عسجداً - ويميل

از خانه اہل صلاح دور میگرداند - وباہل فسق وبدبختی مے نشیند - وہیچ مسجدے را اندر نیاید - بلکه زر می طلبد - وسوے

❊ حاشيه - قال بعض البراهمة ان التفاوت من اعمال النشاءة السابقة - واعلم

بعض براہمه می گویند که تفاوت مراتب مخلوقات بباعث اعمال پیدایش سابقه است - وبدان

انهم قوم يعتقدون بالتناسخ نظراً على تفاوت مراتب المخلوقات - ويقولون ان

که این قومے ہست که اعتقاد تناسخ دارند - بدین خیال که تفاوت مراتب مخلوقات را بجز این وجہے نیست - ومیگویند

انواع الحيوانات قد حدثت من انواع الحسنات والسيئات - واصرّوا على هذا وجاؤه

که انواع جانداران از انواع نیکی ها وبدی ها پیدا شده اند - وبرین اصرار می کنند واتفاق میدارند

موعبين - وانت تعلم انّ هذه الاوهام ما ظهرت من منبع بصيرة - ولا من لجّة

که ہمچنین ست - وتو میدانی که این اوہام محض اند - واز چشمه بصیرت ظاہر نشده اند - ونه از دریاے معرفت صحیحه

معرفة صحيحة - وما قامت عليها حجة من حجج قاطعة - بل تشبثوا بها عند عمه

بیرون آمده اند - وہیچ حجتے بران ها قائم نشده است - بلکه این مردم در وقت حیرت و

الی ناجود وباطئةٍ - مملوة من صهباء محمرة - فی حلقة ملتحمه - ونظارة مزدحمة

پیاله هاے شراب می خمد - ومیخواهد که پیالهها از شراب سرخ او را داده باشند - وشراب را در رفیقان یک جهت

یتخذ دنیاه صنماً فیه یرغب - وبها یکلف وعلیها یکلب - وفیها یتنافس

ودر انبوه مردمان میتوشد - ودنیا خود را بتے میگیرد پس در ان رغبت میکند وبدو حریص میباشد دبرو آرزومند میماند

فی کل حین - ولا یتزوّد من العقبٰے والدّین - یذهب عمره فی اکتناز الذهب - وتطلع

دهر وقت بر و فخر میکند - وهیچ توشه از عقبیٰ ودین نمی گیرد - همه عمر او در فراهم آوردن زر میرود - وآرزومندے

الشرے علی قلبه کذاتِ اللهب - ومن کل طرفٍ یعطف علیه القلوب - ویسّنّی

دنیا بر دل او همچو آتش افروخته مشتعل میباشد - واز هر طرف دل ها برو مهربانی میکنند - ومطلب او برائے

له المطلوب - ولا تعطّل قدوره ولا جعالها - ولا ینیصاع ایامه ولا اقبالها - ویزبّ

او آسان کرده میشود - ودیگهاے او معطل کرده نمی شوند ونه دستمالهاے آن دیگها بیکار میماند - وروزهاے او از وے

وحیرةٍ - وعدم الوصول الی حقیقة اصلیة - ولغوب الفکر وقلت درایة - وما استطاعوا	تناسخ
وسرگردانی - ومحرومی از حقیقت اصلیه - ونیز میباعث فروماندن فکر وکمی درایت بدین اوهام	
ان یقیموا دلیلاً علیها - بل انت ستعلم ان الدلائل قامت علی ملخالفها - کما لایخفٰی	
پنجه زدند - وطاقت نداشتند که بران دلیلے قائم کنند - بلکه تو عنقریب خواهی دانست که دلائل برمخالف وهم شان	
علی المستبصرین - وکان علیهم ان یثبتوا ان الروح الذی انتقل من الدنیا بالیقین	
قائم شده اند - واین بار ثبوت برگردن شان بود که ثابت کنند که روحیکه ازین جهان رفته بود - کدام	
رجع الیها ثانیاً - و داخل جناب من الشاهدین - فما اتوا بالشهداء کالصادقین	
گواهان هستند که روبروے شان باز آمد - پس هیچ گواهے پیش نکردند -	
وکفاك من وجوه بطلان هٰذه العقیدة الفاسدة - انها یخالف نظام الرحمانیّة	
وترا بر بطلان این عقیده این دلیل کافی ست - که این عقیده ها بنظام الهیه مخالف افتاده اند -	

حُجاله - ويبارك له زكاله - لا يرى يوم الحرمان في النعماء - ولا ينحو بخته نحو

نمی گریزند و نه اقبال آن روزها - و زنبورهای او دفع کرده میشوند - و در آب شیرین او برکت داشته می آید - در نعمتهای

الانكفاء - معه انه ينفد عمره في الفحشاء - لا تسقط عليه صاعقة - ولا تلدغه

خود روز محرومی نمی بیند - و نه طالع او سوی برگشتگی قصد میکند - باوجودیکه او عمر خود در بدکاریها میگذراند - نه برق صاعقه

حيّة - ولا يمحى اسمه من الارضين - بل يكثر اولاده - ويجمع حوله احفاده -

می افتد - و نه او را مار میگزد - و نام او از زمین محو کرده نمی شود - بلکه اولاد او و اولاد اولاد او بسیار میشود -

يملك الصّدر في كل نادٍ محشود - ومحفل مشهود - ويُحسب من بدور

در هر مجلسے که مجمعے دارد صدر نشین مے گردد - و در هر مجلسے که در و اکابر حاضر می آیند امیر ایشان او

المحافل - ورؤس الاسافل - ويقوم خدمه عند راسه - حتى اُعجب من نعاسه

می باشد - و او را ماه تمام محافل و راس و رئیس تمام مردمان می دانند - و خدمتگاران بر سر او ایستاده می باشند

نقيضة الكاشيتم

الالهية - ويجعل الله الكامل القادر الخالق كالضعفاء المعطلين - وانت تعلم انه

و این عقیده خدائے کامل را همچو کمزوران و بیکاران میگرداند - و تو میدانی که خدا تعالے

خلق كثيرا من الآلاء والنعماء للانسان - وما كان وجود الانسان ولا وجود اعماله

بسیارے از نعمتها برائے انسان پیدا کرده است - و در وقت پیدا کردن آن نعمتها از انسان و اعمال او نام

في تلك الآوان - كما انه خلق الارض والسماء - والشمس والقمر وكلما شاء - في الافلاك

و نشانے نبود - چنانچه او تعالیٰ زمین و آسمان و شمس و قمر و هرچه خواست در آسمان و زمین پیدا

والارضين - لينتفع بها الناس باذن رب العٰلمين - ولا شك ان وجود الانسان ووجود

کرد - تاکه تمام مردم از آنها فائده بردارند - و هیچ شک نیست که وجود انسان و وجود اعمال

اعماله بعد وجود هذه المخلوقات - كما ترى ان وجودنا مسبوقة لوجود الارض

او پس از وجود این مخلوقات ست - چنانچه می بینی که وجود ما برائے وجود زمین و آسمان مسبوق

ویأکل ویشرب حتی یکون بطنه کالقبّة - ویشرب الحلب ملأها العلبة - و

تا بوقتیکه از خواب خود بیدار شود - و می نوشد و می خورد تا آنکه شکم او همچو گنبدے میشود - و شیر چندان مینوشد که ظرف

لا یأخذه توخّم ولا یکون من المبطونین - یرکب علی کلّ مطیة وطیّة - ویکون

کلان شیر را خالی میکند - مگر طعام او در معده فاسد نمی شود و نه او را در شکم میگیرد - بر چنان اسپے سوار میشود که

له تنعمه کعطیة - ویشغفه الاملاک والغلمان - ولا یدری ما الایمان - لا یغادر

نمی جنباند او را - و تنعم او او را مثل عطیه می باشد - و محبت ملک ها و غلامان در دل او می نشیند - و نمی داند که ایمان

صغیرة ولا کبیرة - ولا یُثنی علیه خلقًا وسیرة - ومع ذالک یکون مرجع

چه باشد - نمی گزارد صغیره را و نه کبیره را - و کسے تعریف خلق و سیرت او نمی کند - و با وجود این همه خرابی ها او مرجع

الخواص والعوام - ویصافونه بالحب التام - حتی یکون قبره بعد موته معتمر

خواص و عوام می باشد - و بکمال محبت او را دوست میگیرند - تا آنکه قبر او بعد از مردن او زیارت گاه زائران

والسماوات - والعناصر التی علیها مدار الحیات - والانکار جهل وسفاهة ومن

افتاده است - و همچنان در مرتبه وجود بعد از عناصر است - چرا که این همه چیزها مدار حیات انسان اند - و از ین

قبیل المکابرات - فالرحیم الذی خلق لنا قبل وجودنا کثیرا من النعماء - کیف

واقعه انکار کردن از قبیل جهالت و کم عقلی و مکابره است - پس آن مهربان که قبل از پیدایش ما چندین

یظن انه بدّل قانونه بعد تلک الآلاء - وفوضنا الی اعمالنا کبخیل وضنین - ثم

نعمتها پیدا کرد - چسان گمان کرده آید که او بعد عطا این نعمتها قانون خود را تبدیل کرد و همچو بخیلے ما را با عمال

الذین انغمسوا فی هذه التوهمات - وظنّوا ان هذا العالم یدور علی محور التناسخات

ما گذاشت - باز آنانکه درین توهمات غرق شده اند - و گمان کرده اند که این جهان بر محور تناسخها گردش میکند -

یقولون انه لیس احدٌ خالق اصل المخلوقات - بل کل روح قدیم وواجب

این مردم میگویند که اصل مخلوقات را کسے پیدا نکرده است - بلکه هر روح مثل خدا تعالی واجب الوجود

الزائرین۔ وتتعہدھا صباح ومساء زمر المعتقدین۔

ے گردد۔ وہر صبح وشام معتقدان بر مزار شریف او بتعہد می روند۔

وما قام دلیل علی کون ھذا الانسان۔ وحور الرجال الذین سمعت

وہیچ دلیلے بر اقبال این شخص قائم نشدہ است کہ چرا ایچنین نعمت وعزت حاصل کردہ ونہ

ذکرھم فی سابق البیان۔ ولا یدرے کیف وقع قوم فی ید النخاسین۔ وآخرین

دلیلے بر ادبار آن کسانے تا حال بدست آمدہ کہ ذکر مصیبت شان پیش زین شنیدی۔ وہیچ معلوم

دخلوا فی المنعمین۔

نمی گردد کہ چرا قومے در دست بردہ فروشان افتادند۔ وچرا قومے دیگر در منعمان داخل کردہ شدند۔

فھذہ اسرار لا تبلغ الانظار منتھاھا۔ ولا تدرے الافکار مغناھا۔ فاذا

پس این رازہا ہستند کہ دیدہ ہا تا انتہائے آن نتوانند رسید۔ وہیچ فکرے مرکز اقامت آنہا را نمی داند۔

کمثل اللہ وکذالک اجزاء المرکبات۔ وھذا ھو الامر الذی لزمھم من انکار صانع

است۔ وہمچنین مادہ اجسام واجب الوجود ست۔ واین ہمان امر است کہ بوجہ انکار صانع موجودات اوشان

المصنوعات۔ فانھم لما انکروا بوجود الباری الصنّاع۔ اضطروا الی ان یقروا بقدم

را لازم آمد۔ چرا کہ اوشان ہرگاہ کہ از وجود صانع عالم انکار کردند۔ برائے تراشیدن این عقیدہ مضطر شدند

الاشیاء۔ فجعلوا کل شیئ واجب الوجود مضطرین۔ وظنوا ان صانع العالم

کہ عالم قدیم ست۔ پس در حالت اضطرار ہر چیزے را واجب الوجود قرار دادند۔ وگمان کردند کہ صانع عالم

احد منھم فی الوجوب والقدم کالمتشارکین۔ فھذا دلیل آخر علی ابطال اوھامھم

ہمچو شریکان یکے از ایشان ست۔ پس این دلیل دیگر بر ابطال عقیدہ ایشان ست

وردّ کلامھم عند المحققین۔ فان اللہ الذی ھو قیوم الاشیاء۔ وبہ بقاء الارض

چرا کہ آن ذاتے کہ قیوم اشیا ست۔ وبقائے زمین وآسمان

بیان ابطال عقیدہ

وجدت هٰذه المعضلات فی افعال الله - فکیف لا یوجد مثلها فی اقوال الله -

پس ہرگاہ کہ این عقدہ ہا کہ لاینحل در کارہا خدا تعالے موجود اند - پس چرا در گفتار ہاے او نباشند -

مالک لا تقیس اقوال الحکیم علی افعال الحکیم - مع انهما کالمرایا المتقابلة -

ترا چہ پیش آمد کہ اقوال حکیم را بر افعال حکیم قیاس نمے کنی - با وصف اینکہ آن ہر دو مثل آئینہ ہاے

وکالتوامین فی المشاکلة - فلابد فیهما من وجود المناسبة - وتحقق المشابهة

متقابلہ ہستند - ومثل دو بچّہ توام در مشابہت ہستند - پس وجود مناسبت در آن ہر دو ضروریست

فلا تجاوز الحد الذی یُسمّی الامر المعضل - ولا تردّ الامر الصحیح الذی یجب

وتحقق مشابہت از واجبات است - پس از ان حدے بیرون مشو کہ آن مشکل را آسان میکند - و آن امر

ان یقبل - ولا تکن من المتعصّبین -

صحیح را رد مکن کہ قابل قبول است - و از متعصبان مشو -

نقض تثلیث الکنیسة

والسماء - کیف یمکن ان یکون احد من الموجودات - ویساویهم فی الوجوب وقدم

باولیت - چگونہ ممکن است کہ یکے از موجودات باشد - و در وجوب و قدامت بدلیشان برابر

الذات - ولو کان الباری احدا منهم وعلی درجة المساوات - فکیف تکون ربوبیته

باشد - اگر خدا تعالے یکے از مخلوقات بودے و بہمہ ممکنات درجہ مساوات داشتے - پس چگونہ ممکن بود کہ ربوبیت

محیطة علی الارواح والاجساد الکائنات - بل هو اذ ذاک یکون کالاخوان للآخرین - لا مبدء

او بر جمیع ارواح و اجساد احاطہ کردے - بلکہ درین وقت دیگران را ہمچو برادران بودے - نہ کہ مبدء

الفیض ورب العٰلمین - وشتّان بین هٰذه الحالات وبین قیوم السموات و

فیض و رب العالمین - و بنگر چہ نسبت است این حالات را با ذات قیوم السموات والارض -

الارضین - ثم حینئذٍ لا نبقی دلالة شیءٍ علی وجوده - وکیف الدلالة اذ لم یخلق

باز این فساد لازم می آید کہ درین صورت بر وجود باری ہیچ دلیلے قائم نمی تواند شد - وچگونہ دلیل قائم

يا عباد الله اسمعوا ثم فكروا ثم اقبلوا ان كنتم طالبين - قد مات نبي الله عيسى - و

اى بندگان خدا بشنوید باز فکر کنید باز قبول کنید اگر جویندگان هستید - درین شک نیست که نبی الله عیسی

اخبرنا عن موته خير الخلق وسيد الورى - ثم شهد على موته كثير من اهل العلم

وفات یافت - و مارا از موت او بهترین مخلوقات صلی الله علیه وسلم خبر داد - باز بر موت او بسیارے از عالمان و عاقلان

والنهى - كما شهد شاهد عند وفات نبينا المصطفى - اعني خليفة الله الصديق

گواهی دادند - چنانچه ابوبکر رضی الله عنه که خلیفة الله و صدیق و اتقی بود

الاتقى - وكذالك ذهب اليه كثير من الاكابر والائمة - وما جاء لفظ رجوع

و همچنین بسیارے از اکابر و امامان بسوے موت مسیح رفته اند - و لفظ رجوع مسیح در پیشگوئی آنحضرت

شيئا بل تباعد عن حدوده - ولا يفتي القلب السليم والعقل القويم ان يبقى وجود

شود - چراکه او چیزے پیدا کرد - بلکه از مخلوقات دور مانده - و دل سلیم و عقل درست فتوی نمی دهد که وجود

الباري بغير دليل وبرهان مبين - ثم لما سلموا ان انواع المخلوقات نتيجة ضرورية

باری از دلیل خالی باشد - باز این مردم چون تسلیم کردند که انواع مخلوقات اقسام نیکی ها

لانواع الحسنات والسيئات لزمهم ان يقروا بان اقسام الحيوانات لا يجاوز اقسام الحسنة

و بدی ها را بطور نتیجه ضروریه است - ایشان را لازم آمد که این هم اقرار کنند که اقسام جانوران از اقسام نیکی و بدی

والسيئة - وهذا باطل بالبداهة والمشاهدة الحسية - فلا شك ان هذه

متجاوز نیستند - و این خیال به بداهت باطل و از مشاهدات حسیه دروغش ظاهر است - پس هیچ شک نیست که

الاوهام قد نحتت من تلفيقات انسانية - وتجويزات اضطرارية - فانهم اذ لم

این خیالات از مصنوبه های انسانی اند - و از قبیل تجویزات اضطراریه ست - چراکه ایشان چون

يهتدوا الى الحق - القوا الآراء رجما بالغيب كالعامهين - وما كانوا مهتدين - ※

حق را نیافتند - رجما بالغیب رائے ها ظاهر کردند و چون سرگشتگان سخنها گفتند -

※ نوٹ - العجب من عقل البراهمة انهم جمعوا التناقض في العقيدة - يعتقدون بوجوب العذاب على سيئات سابق الزمان - ثم

مرا از عقل براهمه در تعجب انداخت - ایشان تناقض ها در عقیده خود جمع میکنند - اعتقاد میدارند که عذاب بوجه گناهان سابقه ضروری ست - باز

المسيح فی نباء خیر البریة - بل لفظ النزول الی هذه الامة - وشتان ما بین

صلی الله علیہ وسلم نیامده است - بلکه لفظ نزول مسیح آمده است - ودر لفظ رجوع ولفظ

الرجوع وبین النزول عند اهل المعرفة - فاتقوا الله یا معشر المومنین - واقبلوا

نزول فرقے ست بسیار کہ اہل معرفت میدانند - پس اے گروہ مومنان از خدا بترسید - واے

الحق یا حزب الصالحین -

صالحان حق را قبول کنید -

واعلموا ان قرب الله لیس ارثا مقبوضا لاحد - بل تداول هذه الایام مِن

وبدانید کہ قرب خدا ورثہ کسے نیست - بلکہ این ایام از خدا تعالی دست بدست

قطع تناسخ ١

ثم من المعلوم ان الامر لو کان کذالک من رب الکائنات - لوجب ان یکون قلت

باز این امر معلوم ست کہ اگر تناسخ درست ست - پس می باید کہ قلت مردم وکثرت

الناس وکثرتهم تابعا لتغیر عدد الحیوانات - وهذا باطل بالبداهة - وکذب بحت

ادشان تابع قلت وکثرت حیوانات باشد - یعنی چون حیوانات بسیار شوند ایشان کم شوند - وچون

عند نظر التجربة - لانا نشاهد غیر مرة فی ایام البسرات - کثیرا من الاذبة والحشرات

حیوانات کم شوند ایشان بسیار شوند - واین امر ببداهت باطل ودروغ محض ست - چراکہ ما در ایام برشکال بارها

والهوام والدیدان والضفادع وانواع الحیوانات - ونعلم انها اضعاف مضاعفة من

مشاهده میکنیم کہ بسیارے از جانوران خورد وگزنده وکرم ها وغوک ها ودیگر اقسام حیوانات می برآیند - ومیدانیم کہ آن ها از

عدد نوع الانسان - بل لا یوجد الناس عشیر عشیرها عند الحسبان - فلو کانت هذه

عدد نوع انسان چند در چند زیاده است - بلکہ انسان بقدر عشر عشیر آنها هم نیست - پس اگر این جانداران

الحیوانات ارواح الآدمین - فلزم ان لا یبقی فی الخریف نفس واحدة منهم فی

ارواح آدمیان بودندے - پس لازم می آید کہ در ایام برشکال هیچ فردے از نوع انسان در زمین موجود

امر ربّ صمد - یلقی الروح علی من یشاء - وکذالک تقتضی عظمتہ والکبریاء -

می گردند - بر ہر کہ میخواہد کلام خود مے اندازد - وہمچنین عظمت وکبریاء او تقاضا کردہ است -

اءنتم تجادلونہ علی ما فعل او تقومون محاربین - ففکروا بفکر لا یشوبہ زیغ ولا

آیا شما باوے جنگ خواہید کرد کہ چرا چنین کرد یا برائے محاربہ او خواہید ایستاد - پس چنان فکر کنید کہ در آن شائبہ کجی و

میل - وطہّروا قلوبکم من کل تعصّب ولا یذہبکم سیل - اروا تقواکم تقواکم

میل نباشد - و دلہائے خود را صاف کنید چنان مباد کہ سیل تعصب شما را ببرد - پرہیز گاری خود بنمائید پرہیز گاری

یا ابناء المتقین - واعلموا ان اللہ قد اقامنی وبعثنی وکلمنی - فاتقوا ان تحاربوا

خود بنمائید اے فرزندان پرہیز گاران - وبدانید کہ مرا خدا قائم کردہ است و مرا مبعوث کردہ و مرا ہمکلام شد - پس بترسید

الارضین - ولکنا لا نریٰ ھناک نقصانا فی عدد نوع الانسان - مع کثرة تکون

نماندے - مگر ما دران وقت ہیچ نقصانے در شمار نوع انسان نمی یابیم - باوجودیکہ حشرات

حشرات الارض والدیدان - بل نراھم کل یوم متزائدین - واما قولہم انہا

الارض وکرمہا بکثرت در زمین متولد میشوند - بلکہ روز بروز آنہا را زیادہ مے یابیم - لیکن این قول اوشان کہ

ارواح تنزل من معمورة السمٰوات - فھذہ تکلفات واھیة ومن قبیل

کرم وغیرہ کہ در ایام برشکال پیدا می شوند آن جانہا ہستند کہ از معمورہ آسمان فرود می آیند - پس این تکلفات واہیہ ہستند و

الخرافات - نُحتت عند فقد الدلائل وورود الاعتراضات - وما نریٰ دلائل

از قبیل خرافات - کہ بوجہ نہ پیدا شدن دلائل و ورود اعتراضات ساختہ شدہ اند - وما ہیچ دلیلے نمی بینیم

اقیمت علی تلک الخیالات - بل ھی کلمات غیر معقولة تخرج من افواھہم

کہ برین خیالات قائم کردہ باشند - بلکہ این کلمات غیر معقول اند کہ بے ثبوت از دہان شان مے

من غیر الاثبات - کمثل غریق یتشبث بالحشائش خوفا من الممات -

بر آیند - ہمچو غریقے کہ بخس وگیاہ پنجہ میزند بدین خوف کہ مبادا بمیرد -

لطیفۃ [illegible]

اللّٰہ متعمدین - لا فلک فی یومی ھٰذا الا فلکی - وان یدی ھٰذہ فوق کل ید

ازین کج دیدہ السنۃ بمقابلہ خدا بجنگ بیرون آیند - ام و زیر بحر کشتی من ہیچ کشتی نیست - و این دست من بر تمام آن

تبتغی مرضات ربی - فلا تنبذوا الحق بعد ظہورہ - ولا تجعلوا انفسکم من المسئولین

دستہا واقعہ است کہ رضاء رب من میخواہند - پس راستی را بعد ظہور آن از دست میفگنید - و خود را مورد سوال الٰہی مگردانید -

ولعزۃ ربی وجلالہ لست بکافر ولا معتد من اقوالہ ولا مرتد ولا من

و مرا قسم عزت خدا و قسم بزرگی او کہ من نہ کافرم و نہ از کلام او بیرون روندہ ام و نہ مرتدم و

الملحدین - بل جاءکم الحق فلا تعرضوا عن الحق کارھین - وقد تقوی مذھبنا

نہ ملحدم - بلکہ بشما حق رسید پس بکراہت از ان اعراض مکنید - و مذہب ما بشہادتہاے احادیث

ولو کان فی السمٰوات ونجومہا وشموسہا واقمارھا اناس ساکنین مطمئنین

و اگر در آسمان ہا و ستارہ ہا و آفتاب و ماہتاب مردمان آباد بودندے

لکان معہم کثیر من الحیوانات والحشرات التی انتقلت ارواحہا من اجساد

ہر آئینہ لازم بود کہ بان مردم دیگر از ان جانوران ہم بودندے کہ بطور تناسخ صورت آن جانوران

الآدمین - ولکان ذالک النظام اکمل واتم کنظام الارضین - غیر محتاج

قبول کردہ اند - و ہر آئینہ آن نظام ہمچو نظام زمین ہا کامل بودے - و بدیگر معمورہ

الی معمورۃ الآخرین - فبای ضرورۃ تلجاء الارواح حینئذ الی النزول -

محتاج نبودے - پس درین ہنگام کدام ضرورۃ ارواح را پیش آمدہ بود تا بر زمین نازل شوند

وکیف یستقیم ھٰذا التاویل عند العقول - الیس فی حماۃ ھٰذہ

و چگونہ این تاویل نزد عقول صحیح متصور میتواند شد - آیا از پابندان این عقیدہ ہیچکس

العقیدۃ رجل من المستبصرین -

بصیرتے ندارد -

پیغام صلح

بتظاهر الاحاديث والفرقان - ثم بشهادة الائمة واهل العرفان - ثم بالعقل

وفرقان قوت یافته است - باز قوت آن بشهادت ائمه واہل عرفان دوچند شد - باز عقل ادراکه

الذي هو مدار التكاليف الشرعيّة - ثم بالالهام المتواتر اليقيني من حضرة العزة -

مدار تکالیف شرعیه است قوت داد - باز از الهامات متواتره یقینیه قوت یافت -

فكيف نرجع الى الظنّ بعد اليقين - بل نحن اوينا الى الركن الشديد - واعتصمنا

پس چگونه از یقین بسوی ظن رجوع کنیم - بلکه ما بسوی رکن شدید رجوع کردیم - و برسن خدا تعالی

بحبل الله المجيد - وما جئنا بمحدثات كالمبتدعين -

چنگ زدیم - و ہیچ بدعتے ہمچو بدعتیان پیدا نوردیم -

بقية الحاشية

ثم لما جرت العادة ان كل حشرة تتكون في تلك الايام - وكذالك وقعت

باز چون عادت ہمچنین رفته است که ہر قسم جانور خورد درین موسم پیدا می شود - وہم چنین نظام

في قانون الله صورت النظام - ولا تبلغ الى هذه الكثرة - في غير

قانون الهی واقع شده - وبجز این روزها این کثرت جانوران نمی باشد -

تلك الايام المعدودة - فلو كان سبب هذا انتقال ارواح الناس الى

پس اگر سبب آن این باشد که در موسم برشگال ارواح آدمیان در

الحشرات في ايّام البرسات - لكان هذا الامر من معضلات غير منحلة

حشرات منتقل مے شوند - ہر آئینه این محل از مشکلات لاینحل خواهد بود

عند التحقيقات - بل من امور بديهي البطلان والمحالات - ومورد كثير

بلکه از ان امور خواهد بود که بدیهی البطلان و محال اند - و بسیارے از

من الاعتراضات - عند كل ذي راى متين -

اعتراض ها بران وارد خواهند شد -

وقد علمتم ان المسیح الموعود - یکسر الصلیب المعضود - فھذا ھو الزمان ان کنتم

وشما دانسته اید که مسیح موعود صلیب نصارا را که حمایت آن کرده می شود خواهد شکست - پس این زمان همان زمانست

موقنین - اما ترون کیف یُعلی الصلیب - وکیف تُفشی فی شانه الاکاذیب

اگر شما یقین کنندگان هستید - آیا نمی بینید که چگونه شان صلیب بلند کرده شد - و چگونه خبرهاے دروغ در شان آن منتشر میشوند

والی ای حدود بلغ الامر - وکثر الخنزیر والخمر - ودیس الاسلام تحت اقدام

و مے بینید که این امر را نوبت بکجا رسیده است - و خنزیر و خمر بسیار شد - واسلام زیر قدم مفسدان و اغوا کنندگان پامال

المغوین المفسدین - الیس فی احادیث خیر الکائنات - وافضل الرسل ونخبة المخلوقات

گشت - آیا این امر در احادیث آنحضرت صلی الله علیه وسلم که افضل الرسل و برگزیده مخلوقاتست

اتظن ان بنی آدم یذنبون فی تلک الایام اکثر من ایام اُخراے - فیموتون

آیا گمان مے کنی که مردمان درهمین روزها آن قدر گناه می کنند که در روزهاے دیگر نمی کنند - پس می میرند

وینقلبون الی الحشرات جزاء من ربهم الاعلیٰ -

و ارواح شان در حشرات براے سزا دادن داخل کرده میشوند -

فانظر اھذا امر یقبله قلبک بالثلج التام - او یشھد علیه قانون الله

پس غور کن آیا این امرے ست که دل تو آنرا به تسلی تام قبول میکند - یا قانون خدا و نظام خدا بر و گواهی

وصورة النظام - ثم انا نشاھد ان کثیرا من الحشرات والدیدان الصغار

مے دهد - باز مے بینیم که بسیارے از جانورها خورد و کرم هاے خورد

تخرج من اقصی طبقات الارض عند حفر الآبار - بل توجد فی میاھھا

وقت کندن چاه ها از طبقه هاے زیر زمین مے برآیند - که دورتر از سطح زمین می باشند بلکه در چاه هاے نو کندیده

دیدان دقیقة کالصئبان - لا یخفی لعند الامتحان - او ترایٰ بالآلات

همچنین کرمان و جانوران همچو بیضه شپش یافته می شوند که پوشیده نمی مانند یا بخورد بینها مشهود می شوند -

[illegible]

ان المسيح الموعود لا يجيئ الا عند غلبة الصّليب وفتنها المواجة في الجهات۔

یافته نمی شود که ضرور است که مسیح موعود در همان وقت آید که وقت غلبهٔ صلیب باشد و فتنهاے صلیب هر طرف در تموج

فهذا هو الاصل المحکم لمعرفت وقت المسیح ومن اعظم العلامات۔ فان کنتم

باشد۔ پس براے شناخت وقت مسیح این اصل محکم است و از بزرگتر علامت هاست۔ پس اگر شما این

تظنون ان المسیح ما جاء علیٰ راس هذه المائة۔ وفتن النصارٰی لم تبلغ الی غایتها

گمان میکنید که مسیح موعود بر سر این صدی نیامده ست۔ وفتنه هاے نصاری تا هنوز بدرجهٔ کمال نرسیده اند

المقصودة۔ فلزمکم ان تعتقدوا بامتداد هذه الفتن الے راس المائة الثانیة۔ او

پس این امر شما را لازم می آید که اعتقاد کنید که این فتنه ها تا سر صدی دوم طول خواهند کشید۔ یا

تحدیر البصر بالیقین۔ فالان ما رایك اتزعم ان الارواح تنزلت اولا علیٰ

پس اکنون راے تو چیست۔ آیا گمان تو این ست که اول روحها بر سطح

سطح الارض من العلیٰ ثم خسفت وبلغت الی منتهیٰ طبقات الثرےٰ۔ فاتق الله یا

زمین نازل شدند باز در زمین فرو شدند تا آنکه تا آخری طبقات زمین رسیدند۔ پس اے سکین از خدا بترس

مسکین۔ وان قلت فما بال الناقصین الذین ماتوا علیٰ حالت النقصان۔ وانتقلوا

اگر بگوئی که حال آن ناقصان چیست که در حالت نقصان بمردند۔ و ازین دنیا

من هذه الدنیا مع اثقال العصیان۔ فانهم ما یردون الی الدنیا لیتدارکوا ما فات۔ فکیف

بیار هاے عصیان در گذشتند۔ چرا که اوشان سوے دنیا باز نیایند تا تدارک مافات کنند۔ پس

یکملون ویجدون النجات۔ او یدخلون فی الجنة غیر مکملین۔ او یترکون الی

چگونه تکمیل ایشان میگردد و چگونه نجات می یابند۔ آیا این ست که در جنت در حالت نقصان داخل کرده شوند

الابد معذبین۔ فاسمع انا نعتقد بان جهنم مکملة للناقصین۔ ومنبهة للغافلین

یا همیشه در عذاب خواهند ماند۔ پس بشنو که اعتقاد ما این ست که دوزخ ناقصان را بکمال میرساند۔ و غافلان را متنبه

لقیت ترالکاشیس

علی راس مائة اخری من المئین الآتیة البعیدة ۔ فلو کان عمر فتن النصاری الی ھذہ

شور و شغب این فتنه ها تا صدی ها دیگر خواهد ماند ۔ پس اگر همین راست ست که عمر فتنه ها نصارا تا زمانه های

الازمنة الطویلة ۔ فما بال الاسلام الی تلک المدّة یا معشر المتفرسین ۔

دور و دراز ست ۔ پس تا این مدت حال اسلام چه خواهد شد ۔

وموقظة للنائمین ۔ وسمّاھا اللّٰہ ام الداخلین ۔ بما تربیھم کالامھات للبنین ۔

مے کند ۔ و آنانکه در خواب‌اند ایشانرا بیدار مے گرداند ۔ و خدا تعالیٰ نام او مادر داخل شوندگان داشته است که همچو مادر پرورش میکند

ونعتقد ان کل بصر یکون یومئذ حدیدًا بعد برھة من الزمان ۔ ویکون کل

و اعتقاد میداریم که دران روز هر چشمے تیزبین خواهد بود و این تیزی بعد از زمانه دراز پیدا خواهد شد ۔ پس بعد

شقی سعیدًا بعد حقب من الدوران ۔ ولا یلبثون الا احقابا فی النیران ۔ الا

روزگارے دراز هر بدبختے نیک بخت خواهد شد ۔ و توقف شان در جهنم صرف مدتے دراز خواهد بود ۔

ماشاء اللّٰہ من طول الزمان ۔ فانا ما اعطینا علم تحدیدہ بتصریح البیان ۔

مگر تحدید آن زمانه در حد علم ما نیست ۔

فھو زمان ابدی بنسبة الی ضعف الانسان ۔ ومحدود نظرًا علی منن المنّان ۔

پس آن زمانه بنسبت ضعف انسان ابدی ست ۔ و چون نظر بر احسانهای الٰهی کنیم

ولا یترءون کالاعمی الی الابد علی وجه الحقیقة ۔ ویکون مآل امرھم

پس آن زمانه محدود ست و زمانه نابینائی را از روئے حقیقت ابدیت و دوام نیست ۔ و انجام کار ایشان

رُحم اللّٰہ والرشد ومعرفة الحضرة الاحدیة بعد ما کانوا قومًا عمین ۔ ونعتقد

رحمت الٰهی و رشد و معرفت حضرت احدیت خواهد بود بعد ازانکه قومے نابینا بودند ۔ و ما اعتقاد

ان خلود العذاب ۔ لیس کخلود ذات اللّٰہ رب الارباب ۔ بل لکل عذاب انتھاء ۔

میداریم که دوام عذاب دوزخیان همچو دوام ذات باری نیست ۔ بلکه هر عذاب را انجامی ست

الضيتم ان تتزائد فتن الدجالين القسيسين وتمتد الى مائتين او مئين - فان غلبتهم

آیا بدین امر راضی شده اید که فتنه هاے پادریان تا دوصد سال یا چند صدیهاے دیگر در زیادت باشند - چرا که غلبه پادریان

ضروری الی ایام ظهور المسیح - کما جاء بالبیان الصریح - فی انباء خیر المرسلین -

تا ایام ظهور مسیح ضروری ست - و همچنین در احادیث حضرت خیر الرسل آمده است -

وبعد کل لعن رحم وایواء - وان الله ارحم الراحمین - ومع ذالك لیسو سواءً

و بعد هر لعنت رحمت و جا دادن ست - و خدا از همه رحمت کنندگان در رحمت افزون تر و پیش قدم ست -

فی مدارج النجات - بل الله فضّل بعضهم علی بعض فی الدرجات والمثوبات

و با وجود این امر مدارج نجات یکسان نیستند بلکه خدا تعالی بعض را بر بعض در درجه ها و پاداش ها بزرگی داد

ومایرد علی فعله شیءٌ من الارادات - انه مالك الملك فاعطی بعض عباده

و هیچ اعتراضے بر کار او نمی تواند شد - چرا که او مالک الملک است بعض را در کمالات

اعلی المراتب فی الکمالات - وبعضهم دون ذالك من التفضلات - لیثبت

اعلی مراتب بخشید و بعض را از آنها کم داشت - تا ثابت کند که

انه هو المالك یفعل ما یشاء - لیس فیه اتلاف حق من حقوق المخلوقین

او مالک الملک است هر چه میخواهد میکند - در آن حق تلفی احدے نیست -

ولما کان وجود الله تعالی علة لکل علة - ومبدءً لکل سکون وحرکة - وهو قائم

و هر گاه که وجود خدا علت هر علت و مبدء هر حرکت و سکون است و او بر هر

علی کل نفس فلیس من الصواب ان یعزی اخلاد العذاب - الی هذا

جانے قائم و متصرف و قادر ست پس این قریب بصواب نیست که همیشه معذب داشتن بسوے او منسوب

الجناب - وما کان العبد مختارًا من جمیع الجهات - بل کان تحت قضاء الله

کرده شود - و بنده از جمیع جهات مختار نیست - بلکه تحت قضا و قدر خدا تعالی

فما تامرون في هذه القضية - اترضون بان يمهلهم الله لاغواء الناس الى تلك

پس درین مقدمه رای شما چیست - آیا بدین راضی هستید که خدا تعالی ایشان را برای اغوای مردم تا بدین مدت

المدة الطويلة - ويجتاح الاسلام من اصوله المباركة - ولا يبقى احد على وجه الارض

مدیده مهلت دهد - و اصول مبارک اسلام از بیخ برکنده شوند - و هیچکس از مسلمانان بر روی زمین نماند -

تعيين الكلام

خالق المخلوقات - وقيوم الكائنات - وكان كل قوة مفطورة من يده ومن ارادته

که خالق و قیوم ست - و هر قوة بنده پیدا کرده دست خدا تعالی ست و از

فله دخل عظيم في شقاوته وسعادته - فكيف يترك عبدا ضعيفا في عذاب الخلود

اراده اوست - و او را در شقاوت و سعادت بنده دخلے عظیم ست - پس چگونه ممکن ست که بنده ضعیف

مع انه يعلم انه خالق الشقي والمسعود - والعبد يفعل افعالا ولكنه اول الفاعلين

را در عذاب دائمی فروگزارد - با وجودیکه میداند که پیدا کننده هر شقی و سعید خود اوست - و بنده کارها میکند

وكل عبد صنع يده وهو صانع العالمين - وانه رحيم وجواد وكريم - سبقت رحمته

لیکن او اول کسے ست که کار کرد - و هر بنده صنعت دست اوست و او صانع همه جهانیان ست - و او

غضبه - ورفقه شصبه - ولا يساويه احد من الراحمين - فلا يفني كل الافناء

رحیم ست و جواد ست و کریم ست غضب او بر رحمت او پیش قدمی نکرد - و نرمی او از سختی او درگذشت - و هیچکس در رحمت

ويرحم في آخر الامر وانتهاء البلاء - ولا يدوس كل الدوس بالايذاء كالمتشددين

برابری او نتواند کرد - و نمی خواهد که مخلوق را بهمه وجوه معدوم کند و در آخر امر رحمت میفرماید و یکلی بپا نمیکوبد

بل يبسط في آخر الايام يده رافة ويأخذ خزمة من النار بين - فانظر الى يد الله

بلکه در آخر ایام دست خود برحمت دراز خواهد کرد - و مشتے از دوزخیان بیرون خواهد آورد - پس بسوی دست خدا

وحزمته - هل تغادر احدا من المعذبين - وكذالك اشار في اهل النار - وقال

و مشت او بنگر - آیا این دستے ست که معذبے را از گرفتن محروم تواند گذاشت - و همچنین او خود در باره

من المسلمين - ايها الناس اعلموا ان وقت ظهور المسيح عند الله هو وقت ظهور

اى مردان بدانيد كه زمانه ظهور مسيح نزد خدا همان زمانه ظهور فتن صليب است -

فتن الصليب ولاجل ذالك قيل هو يكسر الصليب - فتدبروا كالمستدل اللبيب -

وبرائے همين گفته شد كه مسيح موعود صليب را خواهد شكست - پس شما همچو دانشمندے كه دليل

فلا كريما فيه الطماع عظيم ونسيم الابشار - فقال خالدين فيها ما دامت السموات

دوزخيان بشارت داده است آن بشارتے كه درو اميدے بزرگ پيدا مى شود - پس گفت كه دوزخيان هميشه در

والارض الا ما شاء ربك ان ربك فعال لما يريد - فانظر الى استثناءه ببصر حديد

جهنم خواهند ماند مگر چون خدا تو اراده فرمايد چرا كه خدائے تو هرچه ميخواهد ميكند - پس اين استثنا را بنظر عميق بنگر

ونظر رشيد - ولا تظن ظن السوء كاليائسين -

وهمچو نوميدان ظن بد مكن -

والعجب كل العجب من الله النصارى - انه بزعمهم صلب ابنه واضاع وحيده

وتمام تر تعجب از خدائے نصرانيان ست - كه او بگمان نصارى پسر خود را بردار كشيد و فرزند

كالمجنون الغضبان - وما سلك فى المجازات طريق العدل والرفق والاحسان

يكتائے خود را همچو ديوانه غضبناك ضائع كرد - و در جزا و سزا طريق انصاف ونرمى واحسان را

بل خوف من العذاب الابدى الذى لا ينقطع فى حين من الاحيان - فاين

مرعى نداشت - وازان عذاب ابدى ترسانيد كه هيچ وقتے منقطع نخواهد شد - پس در چنين

الرحم فى مثل هذا القهار - الذى فوض الابن المحبوب الى الكفار - وما

قهارے رحم كجاست - كه فرزند محبوب خود را حواله كافران كرد - وهمچو رحيمان

خفف عذابه كالرحماء الاخيار - بل القى عباده فى جهنم ابد الابدين - زاد

ونيكان در عذاب تخفيف ننمود - بلكه بندگان خود را برائے هميشه در جهنم انداخت - و در عذاب

وقوموا لله شاهدين - ثم من المسلمات الامة المرحومة - ان المسيح لا يجئ الا على راس

می جوید تدبر کنید - و برائے خدا بہر شہادت برخیزید - باز از مسلمات این امت مرحومہ است کہ مسیح ہرگز نخواہد آمد مگر در

المائة - فهذا الراس بزعمكم قد انقضى خاليا ومضى - وانقطع الرجاء الى راس مائة اخرى

وقتے کہ سر صدی باشد - پس این سر صدی بزعم شما خالی گذشت و ہیچکس نیامد - و تا سر صدی آخر از آمدن امید منقطع

العذاب زيادة فاحشة مكروهة ثم ادعى انه قتل ابنه لينجي المذنبين رحمة فما

آن زیادتی کرد کہ مکروہ و از حد تجاوز کنندہ است - باز دعوی کرد کہ او پسر خود را محض از رحمت

هذا الا طريق الظالمين المزورين - ثم نرجع ونقول ان البراهمة قد تركوا سبل الهدى

برائے رہانیدن گنہگاران قتل کرد - پس این طریق خاصہ مردمانیست کہ بسیار ظالم و مکار باشند -

فلا تتبع خرافات قوم نوكى - وسئل الله ان يهديك الى صراط الراشدين - الا

پیر آن خرافات را پیروی مکن کہ جاہلان تراشیدہ اند - و از خدا بخواہ کہ ترا ہدایت راہ رشیدان کند - آیا

ترى انهم جمعوا تناقضات في خيالاتهم واضحكوا الناس بخزعبيلاتهم - وجاؤا

نمی بینی کہ او شان تناقضات را در خیالات خود جمع کردہ اند - و مردم را بسخنان باطل خود در خندہ آوردہ اند

بافك مبين - فلزمهم من جهة عقيدتهم ان يدعوا ربهم بالتضرعات ليفني

و دروغ صریح آوردہ اند - بر ایشان از عقیدہ ایشان لازم بود کہ از خدائے خود بتضرع تمامتر بخواہند کہ

كل حيوان من دون رجال يوجد تحت السموات من بقر وجاموس وماعز

تا او بجز مردان تمام آن جانوران را بمیراند کہ زیر آسمان موجود اند - از قسم گاؤہا و گاؤمیشہا و گوسپندہا

وغيرها من الحيوانات - وكل امراة زوجا كانت لهم او من الامهات والبنات والاخوات

وغیرہ از جانوران و ہمچنان لازم بود کہ ہر زنے را نیز بمیراند کہ او زوجہ او شان باشد - یا از مادران ایشان یا

ليستخلص ارواح آبائهم من تناسخ ومن عذاب مهين - بل كان هذا الدعاء

از دختران ایشان یا ہمشیرگان ایشان تا کہ روحہائے پدران ایشان از تناسخ و عذاب رسوا کنندہ آزاد شوند -

نوٹ - ان كان التناسخ هو الحق فيجب ان يجتنب التزويج كل من يتمسك بهذه الاعتقادات لعل النساء المنكوحات كن بناتهم

و اگر تناسخ حق است پس واجب است کہ اہل آن از نکاح کردن پرہیز کنند شاید زنان منکوحہ دختران باشند یا ہمشیرہ ہائے ایشان یا مادران

ووجب بزعمكم ان تبقى فتن قسيسين اعداء الهدى - مع تزائدها الى تلك المدى -

گشت - وحسب زعم شما این واجب شد که فتنه های پادریان تا بدین مدتها در تزائد باشد -

فان وقتها شرطية وقت المسيح كما اخبر سيد الورى - فهذا اعظم المصائب على

چراکه وقت آن فتنه ها بطور شرط برای وقت مسیح موعود است - پس این مصیبتے بزرگ بر اسلام ست

اهمّ مقاصدهم واعظم مآربهم - ان كانوا راسخين على عقيدتهم ومستيقنين -

بلکه این دعا از اهم مقاصد و بزرگتر مرادات ایشان بود اگر ایشان بر عقیده خود یقین داشتندے -

ولكنهم يدعون خلاف ذالك - وقد حثّهم ويدهم على ان يدعوا ربهم يعطهم

مگر ایشان برخلاف این دعاها می کنند - و وید ایشان ایشانرا رغبت می دهد تا از و بسیار از بسیار

كثير من البقر والفرس ويجعلهم من المواشي متموّلين -

گاوان و اسپان بخواهند و اوشان را از چارپایان مالدار کند -

والويد مملو من مثل هذه الادعية - كما لا يخفى على الذين قرؤا الرگوید بالبصيرة -

و وید از همچو این دعاها پر است - چنانچه بر آن کسانے پوشیده نیست که وید را میخوانند یا از

وسمعوه من البراهمة متامّلين - فلو كان الويد من عند الله لما وجد فيه دعاء

برهمنان مے شنوند - پس اگر وید از طرف خدا تعالیٰ بودے هرگز ممکن نبود که چنین

لا يتاتى الا بفسق الفاسقين - وترى الهنود كيف يودّون ان يكون لهم اقاطيع

دعاها دران موجود بودندے که بغیر بدکاری بدکاران حصول آنها ممکن نیست و تو می بینی که چگونه هنود میخواهند

من البقر والجواميس ويصرفون همهم الى هذا الامر مدبّرين - فكانهم يحبّون

که برای ایشان رمه ها از گاوان و گاومیشان باشند و برای این امور بگوناگون تدبیرها همتها خود مصروف میدارند - پس گویا

ان تبقى الفاحشة الى ابد الآبدين - بل يحب ويدهم ان لا ينقطع ابدًا سلسلة ذنب

اوشان میخواهند که بدکاریها برای همیشه موجود باشند - بلکه وید ایشان دوست میدارد که سلسله گناه گنهگاران گاهی منقطع

لطیفة

الاسلام - ان تعلو شوكة الصليب الى تمادى الايام البعيدة من الانام - ويمتد زمان اغواء الخواص

که شوکت صلیب تا آن روزها بماند که هنوز از خلق بسیار دور اند - و زمانهٔ اغوای مخلوقات بدرازی کشد -

والعوام - فما لكم لا تتفكرون - وتبدّلون شكر نعم الله بالكفران وتشكرون - وجاءكم

پس چه پیش آمد شمارا که فکر نمی کنید - و بجای شکر نعمت های الهی کفران می ورزید - و حق در وقت

المذنبين - واما القول الاحسن الاقوم في هذا الباب - والحق القائم على اعمدة الصواب

نگردد - مگر آن سخنے که درین باب احسن و راست تر است - و بر ستونهای ثواب قائم است -

فهو الذي بينه الله في الكتاب - لقوم طالبين - وهو ان هذا العالم لا يدوم

پس آن همان ست که خدا تعالی برای طالبان در قرآن شریف فرموده ست - و آن این ست که این جهان

الى ابد الآبدين - بل له انقطاع وانتهاء وبعده عالم آخر يقال له يوم الدين - ولا يلقى

تا همیشه نخواهد ماند بلکه برای او انقطاع و انتهای ست - و پس آن جهانے دیگر ست که آنرا یوم الدین می نامند

نعماءه الا الذي اختار الشدائد على النعماء - وآثر الآلام على الآلاء - وصبر على انواع البأساء

و نعمتهای آن جهان را همان کس خواهد یافت که سختی ها را بر نعمتها اختیار کند - و دردها را بر اسباب آسایش

لرضاء رب العالمين - فالذين وصلوا هذه السعادة - وبلغوا الشرف والسيادة -

مقدم دارد - و بر انواع سختی ها برای رضای رب العالمین صبر کند - پس آنانکه این سعادت را یافتند و بزرگی و مهتری

فهم قومان عند الرب المنان - منهم قوم يجاهدون في الله باموالهم وانفسهم

را رسیدند پس ایشان نزد خدای منان دو قوم اند - یکے از ایشان آن قوم است که در راه خدا تعالی با مال و

ويؤتون في سبيل الله كل احبهم وانفسهم - ويشرون نفوسهم ابتغاء مرضات الله

جان خود مجاهده میکنند و هر چه از مال عزیز تر دوست میدارند آن همه براه خدا تعالی می دهند و برای تحصیل

ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة - ويبيتون لربهم سجدا وقياما وباكين

رضامندی های الهی جان های خود را میفروشند - و بر نفوس خود دیگران را اختیار میکنند اگرچه خود در تکلیف و تنگی

تقسیم سالکان بر سه قسم

الحق في وقته فتعرضون - وتجعلون حظكم ان تكفروني ولا تتقون - اتكفرون

خود شمارا رسید و شما کناره میکنید - و حصه خود این می گردانید که مرا کافر قرار داده اید و نمی ترسید - آیا شما بنده

عبد الله المامور - وتقفون ما ليس لكم به علم من الله الغيور - وتتكلمون مستعجلين

مامور را کافر میگوئید - و بران چیزها اصرار می کنید که علم آنها شما را نداده اند - و از رو سے جلدی کلام میکنید

لطيفة ثم الحكمة

ولا يفرطون في حظ انفسهم بل ينفقون اموالهم في مراضي الله ويعيشون كالفقراء

باشند - و برا سے پروردگار خود در حالت سجده و قیام و گریه شب میگذرانند - و در حظ نفس خود از حد اعتدال بیرون

والمساكين - وقوم آخرون يتولى الله امر نجاتهم ويفعل بهم امورا ما كان لهم ان

نمی روند بلکه مال ہائے خود را در رضا ہا سے خدا تعالی خرچ میکنند و ہمچو مساکین و فقرا زندگی بسر میکنند - و قومے دیگر ست

يفعلوها لنجاة انفسهم - فيصب عليهم مصائب وشدائد وانواع النائبات - ويبتليهم

که خدا خود متولی امر نجات شان میگردد - و برا سے شان آن کارہا میکند که در طاقت شان نبود که خود برا سے نجات خود

بنقص من الاموال والانفس والثمرات - ثم يرحمهم بذالك - وينزل عليهم صلوات

کنند - پس بر ایشان سختی ہا و شدتہا و اقسام حوادث نازل میکند - و ایشان را بنقصان مال و جان و ثمرہا می آزماید

وانواع البركات - كما ينزل على اهل الباقيات الصالحات - ويلحقهم بقوم محبوبين

باز بدین آزمایش بر ایشان رحم میفرماید و بر ایشان رحمتہا و انواع برکات نازل میفرماید و با محبوبان خود ایشان را

وتحسب تلك الآفات عبادة منهم - ومجاهدة من عند انفسهم بما صبروا

پیوند مے بخشد - و این آفات را از ایشان در حکم عبادت و مجاهده می پندارد چرا که او شان بر

عليها مستقيمين - فيبلغهم الله مقامات بلغها قوم زاهدون صالحون وحزب

سختی ہا صبر میکنند - پس خدا تعالی او شان را بدان مقامات می رساند که مقام زاہدان و صالحان

عابدون مرتاضون ويرضى عنهم كما رضي عن قوم يعبدونه ويؤثرونه ويجعلهم

و عابدان و مرتاضان ست و از ایشان آنچنان خوش میشود که از قومے خوش شد که پرستش او میکنند و او را

انسیتم ملجاء الناموس به او کنتم قوماً غافلین - اتوانون في امر الدین - واخلدتم

آیا قرآن کریم را فراموش کرده اید یا خود در غفلت زندگی بسر میکنید - آیا در امر دین سستی میکنید - و بکوشش تمام

الی الدنیا مجدّین - واذا امرتم بالحق مررتم مستهزئین - الاّ قلیل من الراشدین -

بر دنیا افتاده اید - و چون بر حق گزر میکنید با ستهزا گذر میکنید - مگر اندکے از هدایت یابان -

فائزین - ویختار لکل ما صلح لنفسه - وهو یعلم مصالح المخلوقین -

اختیار میکند - و او شان را از کامیابان میگرداند - و برائے هر یکے آن می پسندد که برائے نفس او بهتر است - و او مصالح

فما بقي محل اعتراض في هذا المقام - فانهم وجدوا اجزاءهم علی الآلام - واصابهم

مخلوق خود را خوب میداند - پس درینجا هیچ محل اعتراض نماند - چرا که او شان جزائے دردها خود یافتند - و از فضل

حظ کثیر واعطوا نعماً غیر محدودة من الفضل التام ودخلوا في مقعد صدق

کامل خدا تعالی نعمتهائے غیر محدوده یافتند - و در مجلس صدق همچو راستبازان بزرگ

کالابرار الکرام - ووصلوا اللذّات الابدیة فرحین - وورثوا جنة لا تنقطع

داخل کرده شدند - و در حالت خوشی و خرمی لذات ابدیه را رسیدند - و وارث آن جنت شدند که در هیچ وقتے

نعماءها - ولا تنفد آلاءها - ووجدوا نعماء ابدیة بنصب ایام قلائل - ودخلوا

نعمتهائے آن منقطع نخواهند شد - و بعوض تکالیف چندروزه نعمتهائے جاودانی یافتند - و برائے دوام در

فردوس ربهم خالدین - وما هذه الدنیا الا طرفة عین تنقضي مرارتها وحلاوتها

بهشت داخل شدند - واین دنیا همچو مدت پلک زدن ست - تلخی و شیرینی او همه میگذرد

وتنعدم نضارتها وطراوتها - ولا تبقی لذتها ولا عقوبتها - فلا تمائل علیها اعین العارفین

و تازگی او معدوم می شود - و لذت و عقوبت آن باقی نمی ماند - پس از همین وجه چشم عارفان بر و

هذا ما الهمني ربي فخذها وکن من الشاکرین - منه

مائل نمی گردد - این آن چیز است که خدا در دلم انداخت - پس بگیر و شکر کن - منه

والكثر كم ينظرون الى اهل الحق بنظر السخط محقّرين - وان سخط الله اكبر من سخطهم

واکثر شما اہل حق را بنظر غضب و اہانت مے بینند - وغضب خدا از غضب ایشان بزرگتر ست

وهو غيور لعباده المامورين -

واو برائے بندگان مامور خود غیرت میدارد -

وما كنت ان افترى عليه انه ربي احسن مثواي - وانه لا يُمهل المفترين -

ومن نہ آنستم کہ بر خدا تعالی افترا کنم - او آن خداوند ست کہ مرا جا بہا بخشید وبمن نیکی ہا کرد - واو افترا کنندگان را

وانتم تعرفون سنن الله ثم تنقلبون منكرين - وتدرسون كتابه - ثم لا

ہرگز مہلت نمی دہد - وشما سنتہائے خدا را میدانید باز برگشتہ می شوید وکتاب او را میخوانید - باز روزہائے

تفهمون ايام الصادقين - فضلكم الله بعقل ودراية وفراسة - مانعة من غواية

صادقان را نمی فہمید - خدا بر شما بعقل و دانش فضل کرد - وشما را فراستے بخشید کہ از گمراہی بازدارد

فالحجة عليكم اتمّ من احبابكم - وذنب الاميين والمحجوبين كله على رقابكم - ان كنتم

پس حجت الہی بر شما از دیگر دوستان شما اکمل واتم است - وگناہ ناخواندگان ومحجوبان ہمہ بر گردن شماست

معرضين - واني قد بلّغتُ كما اُمرتُ - وصدعتُ بما اُلهمتُ - فالآن لا عذر

اگر شما کنارہ کش بمانید - ومن چنانکہ حکم کردہ شد تبلیغ کردم - والہام الہی را پوست کندہ بیان نمودم - پس اکنون

لجاحدٍ - ولا محل قول لمعاندٍ - وظهر الامر وحصحص الحق وقطع الله دابر

ہیچ منکرے را عذرے باقی نماندہ - ونہ ہیچ معاند را جائے سخن - وامر ظاہر شد وحق بظہور پیوست وخدا قطع

المرتابين - ما بقي الامر مرموزا مكتوما - وصار المستور مكشوفا معلوما - فلا

شکوک شک کنندگان کرد - اکنون این امر مخفی ومستور نماندہ - وہر چہ نہان بود منکشف گشت - پس

تكتموا الحق بعد ظهوره ان كنتم صلحين -

راستی را پس از انکہ ظاہر شد مپوشید - اگر مردان نیکو ہستید -

ولا يختلج في قلبك ان العلماء ينتظرون نزول المسيح من السماء - فكيف نقبل قولا

و در دل تو این نه بگذرد که عالمان این انتظار میدارند که مسیح از آسمان نازل خواهد شد - پس چگونه قول

يخالف قول العلماء - فان وفات المسيح ثابت بالآيات المحكمة القاطعة - و

عالمان را قبول نکنیم - چراکه وفات مسیح بآیات محکمه قطعیة الدلالت ثابت است - واز روئے

الآثار المتواترة المتظاهرة - فالامر الذي ثبت بتظاهر الاحاديث والقرآن - و

آثار متواتره بپایه ثبوت رسیده - پس امرے که از تظاهر حدیث و قرآن ثابت شده است - واز یقین

اليقين والبرهان - لا يبلغ شانه امر يؤخذ من ظنون لا من سبل الايقان - ولا

و برهان محقق گشته بشان آن آن امر دیگر نتواند رسید که ماخذ آن صرف ظنون اند نه یقین - ونیز از

يخلو من اوساخ مس يد الانسان - فالامن كل الامن في قبول امر تظاهر فيه

چرک ہاے مس انسانی خالی نیست - پس ہمہ امن در قبول آن امر است که دران حدیث و

الحديث والفرقان - والعقل والوجدان - وله نظائر في كتب الاولين - فان

قرآن پشتی یکدیگر افتاده اند - ونیز عقل و وجدان و نظائر کتب اولین موید و شاهد آن هستند چراکه

النزول على طريق البروز قد سلم في الصحف السابقة - واما نزول احد بنفسه

نزول از آسمان بطریق بروز امریست که در صحف سابقه تسلیم داشته شده است - مگر نزول کسے بذات

من السماء فليس نظيره في الازمنة الماضية - اما سمعت كيف اوّل عيسى

خود از آسمان امرےست که نظیر آن در ازمنه گزشته یافته نمی شود - آیا نشنیده که عیسی علیه السلام چگونه درباره

عليه السلام نبأ نزول ايليا عند السؤالات - وصرفه عن الحقيقة الى الاستعارات

نزول الیاس تاویل کرد - ونزول او را از حقیقت گردانیده بصورت استعاره قرار داد -

واليهود اخذوا بظاهر النصوص وما مالوا الى التاويلات - بل كفّروا المسيح

گر یهودیان بظاهر نصوص پنجه زدند - و در مسیح تاویلے نکردند - بلکه مسیح را بوجه تاویل او کافر قرار دادند

علی تاویلہ ورموہ بالتکذیبات - وقالوا ملحد یصرف النصوص عن ظواھرھا ویعرض

وگفتند ملحدے ست کذاب نصوص را از ظاہر آن میگرداند - و از

عن البیّنات - فغضب اللہ علیہم وجعلہم من الملعونین - فاتقوا حجر الیھود والقول

بینات اعراض میکند - پس خدا تعالیٰ برایشان لعنت کرد وغضب خود نازل فرمود - پس شما از سوراخ یہود

المردود - واتقوا موطاء قدم الفاسقین - واقبلوا ما قال عیسےٰ من قبل وفی ھذا

پرہیز کنید و قول مردود را پیروی مکنید - و از جائے قدم فاسقان دور بمانید - و آنچہ عیسیٰ پیش زین گفت و

الحین - ان مثل نزول عیسےٰ فی ھذا الوقت الاغسے کمثل نزول ایلیا فیما مضےٰ -

اکنون گفت آنرا قبول کنید - بتحقیق مثال نزول عیسیٰ درین وقت تاریک ہمچو مثال نزول ایلیا ست در وقت

فاعتبروا یا اولی الابصار - ولا تختاروا سبل الاشرار - ولا تخالفوا ما بیّن اللہ علےٰ

گزشتہ - پس اے صاحبان دانش از امرے امر دیگر را بفہمید - و طریق شریراں را اختیار مکنید - و آن امر را مخالفت

لسان النبیین -

مکنید کہ خدا تعالیٰ بر زبان انبیا بیان فرمود -

واما ما جاء فی حدیث خیر الانبیاء - من ذکر دمشق وغیرہ من الانباء -

مگر آنچہ در حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر دمشق وغیرہ آمدہ است -

فاکثرہ استعارات ومجازات من حضرۃ الکبریاء - وتحتہا اسرار فی حلل لطائف الایماء -

پس اکثر آن از قبیل استعارات ومجازات ست - و زیر آن اسرار اند -

کما مضت سنت اللہ فی صحف السابقین - ثم من الممکن ان ننزل بساحت دمشق او

چنانچہ در صحف سابقین ہمین سنت گزشتہ است - باز از ممکنات کہ ما وقتے بدمشق نزول کنیم یا احدے

احد من اتباعنا المخلصین - وما جاء فی الحدیث لفظ النزول من السماء لیرتاب

از اتباع ما داخل شود - و در حدیث لفظ نزول از آسمان نیست تا کسے شک کنندہ

احد من المرتابين - او لم تكفكم في موت المسيح شهادة الفرقان - وشهادة نبينا

شک کند - آیا شمارا در بارہ موت مسیح شہادت قرآن شریف کافی نیست - و آیا شہادت

المصطفى رسول الرحمان - فباى حديث تؤمنون بعدهما يا معشر الاخوان -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفایت ندارد - پس باوجود این ہر دو گواہان چہ حاجتے بحدیثے دیگری ماندہ.

ما لكم لا تفكرون كالمحققين - اعندكم سند من الله ورسوله خير الورى - في

اے برادران چہ شد شمارا کہ ہمچو محققان فکر نمی کنید - آیا نزد شما از خدا و رسول او در معنی توفی کہ در قرآن

معنى التوفى - الذي جاء في القرآن الازكى فانتم تتكئون على ذالك السند و

شریف در محل ذکر حضرت عیسی موجود ست سندی ست - پس شما بران سند تکیہ میکنید و راہ پرہیزگاری

تسلكون سبل التقى او تؤولونه من عند انفسكم ومن الهوى - فان كان سند

اختیار مے کنید - یا از طرف خود تاویل ہا مے کنید - اگر سندے باشد پس آن سند

فاخرجوه لنا ان كنتم صادقين - ولن تستطيعوا ان تاتوا بسند - فلا تخلدوا الى

برائے ما بیرون آرید اگر بیدائید کہ شما بر راستی ہستید - و ہرگز نتوانید کہ سندے پیش کنید - بس بسوئے

فند ان كنتم متقين - واياكم والتفسير بالراى ولا تتركوا الهدى - فتؤخذون من مكان

دروغ میل مکنید - اگر پرہیزگار ہستید - و خود را از تفسیر بالرائے دور دارید و ہدایت را ترک مکنید - ورنہ از مکان

قريب ولا يبقى لكم عذر ولا حجة اخرى - فما لكم لا تخافون يوم الدين -

قریب گرفتار خواہید شد - و ہیچ عذرے و حجتے نخواہد ماند - چہ پیش آمد شمارا کہ از روز قیامت نمی ترسید

واما نحن فما نقول في معنى التوفى الا ما قال خير البرية - واصحابه الذين

مگر ما کہ ہستیم پس در معنی توفی ہمان میگوئیم کہ رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم گفت - و نیز آنچہ اصحاب

اوتوا العلم من منبع النبوة - وما نقبل خلاف ذالك راى احد - ولا قول قائل - الا

او گفتند - کہ از چشمہ نبوت بہرہ ور بودند - و آنچہ برخلاف این باشد از قولے و رائے قبول نمے کنیم - مگر

ما وافق قول الله وقول خير المرسلين - واذا صحص الحق في معنى التوفي

آنچه موافق قول الله و رسول باشد - و هرگاه که درباره معنی متوفی امر حق از زبان آنحضرت

من لسان خاتم النبيين - وثبت ان التوفي هو الاماتة والافناء - لا الرفع و

صلی الله علیه وسلم ظاهر گشت - و ثابت شد که معنے توفی میرانیدن ست - نه آنکه برداشته شدن

الاستيفاء - كما هو زعم المخالفين -

یا تمام گرفته شدن - چنانکه زعم مخالفان ست -

فوجب ان ناخذ الحق الثابت بايادي الصدق والصفاء - ولا نبالي قول السفهاء

پس واجب شد که ما حق ثابت شده را بدستهای صدق و صفا بگیریم - و بقول سفها و جهلا هیچ

والجهلاء - ونؤول كلما خالف الاثر الثابت بالنصوص والبراهين - ولا نقدم الظنون

پروائے نداریم - و هرچه از احادیث و آثار مخالف نصوص و براهین افتاده است آنرا تاویل کنیم - و ظن

على اليقين - ولا نؤثر الظلمة على الانوار - ولا قول المخلوق على قول الله علام الاسرار

را بر یقین مقدم نداریم - و نه تاریکی را بر نور مقدم کنیم و نه قول مخلوق را بر قول خدا مقدم داریم -

انترك البينات للمتشابهات - او نضيع اليقينيات للظنيات - ولن يفعل مثل هذا الا جهول

آیا بینات را برائے متشابهات فرو گزاریم - یا یقینیات را برائے ظنیات ضائع کنیم - و همچو این کار هرگز کسے

او سفيه من المتعصبين -

نخواهد کرد - مگر آنکه جاہلے و سفیہے از متعصبان باشد -

الا ترى ان نزول المسيح عند منارة دمشق يقتضي ان ينزل هو بنفسه عند

آیا نمی بینی که فرود آمدن مسیح نزد مناره دمشق میخواهد که او بنفس خود در آنجا فرود آید -

تلك البقعة - وذلك غير جائز بالنصوص القاطعة المحكمة - ولا شك ان

و این امر از روئے نصوص قاطعه محکمه ناجائز و غیر ممکن ست - و درین هیچ شک

اعتقاد نزول المسیح عند ذالک المکان - یخالف امر موته الذی یفهم من بیّنات

نیست که این اعتقاد نزول مسیح مخالف آن واقعه موت ست که از نصوص قرآن شریف فهمیده

نصوص القرآن - ولاجل ذالک ذهب الائمة الاتقیاء الی موت عیسٰی - وقالوا

می شود - همین باعث است که امامان پرهیزگاران سوئے موت عیسیٰ علیه السلام رفته اند - و گفته

انه مات ولحق الموتٰی - کما هو مذهب مالک وابن حزم والامام البخاری وغیر

اند که او بمرد و بمردگان پیوست - چنانچه همین مذهب مالک رضی الله عنه و امام ابن حزم و امام بخاری وغیره

ذالک من اکابر المحدثین - وعلیه اتفق جمیع اکابر المعتزلین - وقال بعض کرام الاولیاء

اکابر محدثین ست - و بر همین مذهب تمام اکابر معتزله اتفاق میدارند - و بعض بزرگان از

ان حیات عیسٰی - لیس کحیات نبینا بل هو دون حیات ابراهیم وموسٰی -

اولیا گفته اند که زندگی عیسیٰ از زندگی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کمتر ست - بلکه از زندگی ابراهیم علیه السلام و موسیٰ

فاشار الی ان حیاته من جنس حیات الانبیاء - لا کحیات هذا العالم کما هو زعم الجهلاء -

علیه السلام هم فروتر افتاده - پس درین قول آن بزرگ اشاره فرموده است که حیات عیسیٰ از جنس حیات انبیاء

واعلم ان الاجماع لیس علی حیاته - بل نحن احق ان ندعی الاجماع علی مماته - کما

نه از جنس حیات این دنیا - چنانکه آن زعم جاهلان ست - و بدانکه اجماع بر حیات عیسیٰ علیه السلام هرگز نیست -

سمعت آراء الاولین -

بلکه ما حق میداریم که دعوی اجماع بر موت او کنیم - چنانچه پیش ازین شنیدی -

وتعلم ان اکثر اکابر الامة - ذهبوا الی موته بالصراحت - والآخرون صمتوا

و میدانی که اکثر اکابر امت بسوئے موت او رفته اند - و دیگران بعد شنیدن سخن ایشان

بعد ما سمعوا قول تلک الائمة - وما هذا الا الاجماع عند العاقلین - ثم تعلم ان

خاموش ماندند - و همین است که آنرا اجماع نام باید نهاد - باز میدانی که

کتاب اللہ قد صرح ھذا البیان - فمن خالفہ فقد مان - ولا نقبل اجماعاً یخالف

کتاب اللہ بیان موت مسیح بتصریح کردہ است - پس ہر کہ مخالف آن بیان گوید دروغ گوست - و ما چنین اجماعے

القرآن - وحسبنا کتاب اللہ ولا نسمع قول الآخرین - ومن فضل اللہ ورحمۃ

را قبول نکنیم کہ مخالف قرآن باشد - و مارا کتاب اللہ کافی ست وسخن دیگران نمی شنویم - و این فضل خدا و رحمت

از الصحابۃ والتابعین والائمۃ الاٰتون بعدھم ذھبوا الی موت عیسٰی - ورآہ

اوست کہ صحابہ و تابعین و امامان کہ بعد زایشان آمدند بسوئے موت عیسی علیہ السلام رفتہ اند - و آنحضرت

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج فی انبیاء ماتوا ودخلوا دار الآخرۃ -

صلی اللہ علیہ وسلم در شب معراج اورا در پیغمبرانے دید کہ بمردند و در دار آخرت رسیدند - و دیدن آنحضرت صلی اللہ

ورؤیتہ لیس بباطل بل ھو حق واضح وکشف من اللہ الاعلٰی -

علیہ وسلم باطل نتواند شد بلکہ آن حق واضح و کشف صریح از خدا تعالی ست -

فما لک لا تقبل شھادۃ الرسول المقبول - ولا تقبل شھادۃ القرآن

پس چہ شد ترا کہ شہادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول نمی کنی - و نہ شہادت قرآن را می پذیری -

وترضٰی بالقول المردود کالجھول - ولا تنظر بعین المحققین - ثم لا یمکن لاحد

و ہمچو نادانے بقول مردود خوش ہستی - و بچشم تحقیق نمی بینی - باز در حد امکان کسے

ان یاتی باثر من الصحابۃ - او حدیث من خیر البریۃ - فی تفسیر لفظ التوفی بغیر

نیست کہ چنین اثرے از صحابہ یا حدیثے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش کند کہ معنی لفظ توفی بجز میرانیدن چیزے

معنی الاماتۃ - ولا یقدرون علیہ ابداً ولو ماتوا بالحسرۃ - فایّ دلیل اکبر من

دیگر دران بیان کردہ باشد - و ہرگز مخالفان برین قدرت نخواہند یافت اگرچہ از حسرت بمیرند - پس کدام دلیل

ذالک لو کان فی قلب مثقال ذرۃ من الخشیۃ - فان بحث الوفات والحیات اصل

ازین بزرگتر خواہد بود - اگر در دلے مقدار یک ذرہ خوف خدا باشد - چرا کہ بحث وفات و حیات عیسی علیہ السلام

مقدم في هذه المناظرات - فلما حصحص صدقنا في الاصل ما بقي بحث في

اصل مقدم درین مباحثات است - پس ہرگاہ کہ ثابت شد کہ ما در اصل بحث حق بجانب ہستیم پس

الفروعات - بل وجب ان نصرفها الى معنى يناسب معنى الاصل - كما هو طريق الديانة

در فروعات بحثے نماند - بلکہ ما فروعات را بسوے اصل خواہیم گردانید و آن معنی خواہیم کرد کہ بمعنی اصل مناسبت

والعدل - ولن نقبل معاني تنافي الاصل وتستلزم التناقض بل نرجعها

دارند - چنانچہ طریق عدل و دیانت است - و ہرگز آن معنی ہا قبول نخواہیم کرد کہ با اصل منافات دارند و موجب

الى الاصل المحكم كالمحققين -

تناقض باشند - بلکہ آنرا سوے اصل محکم ہمچو محققان رجوع خواہیم داد -

وقال بعض المخالفين من العلماء المجادلين - ان معنى التوفي اماتة - و

و بعض مخالفان ما از علما چنین گفته اند کہ بلا شبہ معنی توفی میرانیدن است - و

ليس فيه شك ولا شبهة - فانها ثبت بلسان النبي وصحابته - وما كان

درین ہیچ شک و شبہ نیست - چرا کہ این معنی بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب او ثابت شدہ

لاحد ان يعصي بيان فوهته - بل فيه مخافة كفر ومعصية - وخوف نكال و

و مجال احدے نیست کہ آن معنی را رد کند کہ از دہان مبارک او بیرون آمدہ اند - بلکہ درین انکار اندیشہ کفر و معصیت

عقوبة - وخسران الدين - ولكنا لا نقول ان عيسى عليه السلام توفي وصار

ست - و بیم عذاب و عقوبت و زیان دین ست - مگر ما این نمی گوئیم کہ عیسی علیہ السلام بمرد و از میرندگان

من الاموات - ليلزمنا القول بالبروز في نبأ خير الكائنات - بل معنى الآية

شد - تا نزول او را بطور بروز اعتقاد داریم - بلکہ معنی آیت این ست

انه سيتوفى بعد نزوله فلم يبق من الشبهات وبطل قول المعترضين -

کہ عیسی علیہ السلام بعد نزول وفات خواہد یافت - پس بدین توجیہ ہیچ اعتراضے باقی نمی ماند -

واما جوابنا فاعلم ان ھذا القول قد قیل من قلة التدبر والاستعجال۔

مگر جواب ما پس بدانکہ این سخن از قلت تدبر وشتاب کاری گفتہ شدہ است۔

ولو فکر قائلہ لندم من ھذا القیل والقال۔ ولاستغفر کالمذنبین المفرطین۔

واگر قائل این سخن فکر کردے البتہ شرمندہ شدے۔ وہمچو گنہگاران استغفار کردے

اما تدبر آیت فلما توفیتنی بالفکر والامعان۔ فانہ نص صریح علی ان عیسٰی مات

آیا او در آیت فلما توفیتنی تدبر نکرد وبفکر وغور ندید۔ چراکہ این آیت نص صریح برین امر است کہ عیسٰی

فی سابق الزمان۔ لا انہ یموت فی حین من الاحیان۔ فان الصیغة تدل علی

علیہ السلام در زمانہ گزشتہ وفات یافت۔ نہ اینکہ آیندہ در وقتے خواہد مرد۔ چراکہ این صیغہ دلالت بر زمان

الزمان الماضی۔ والصرف ھھنا کالقاضی۔

ماضی میکند۔ وعلم صرف اینجا مثل حاکم است۔

ثم انکنت لا ترضٰی بحکم الصرف۔ وتجعل الماضی استقبالا بتبدیل الحرف۔

باز اگر حال چنین ست کہ تو بحکم صرف راضی نیستی۔ وماضی را بہ تبدیل حرفے استقبال میگردانی۔ پس این

فھذا ظلم منک ومن امثالک۔ ومع ذالک لا یفیدک غلو جدالک۔ وتکون

ظلمے ست از تو وامثال تو۔ وباوجود این اینجا نزاع تو ہیچ فائدہ ترا نمی بخشد۔ وبدین پہلو

فی ھذا ایضا من الکاذبین۔ فان المسیح یقول فی ھذہ الایات۔ ان قومی

نیز ہم دروغگو ثابت خواہی شد۔ چراکہ مسیح درین آیات میگوید کہ قوم من بعد از مردن من گمراہ

قد ضلوا بعد موتی لا فی الحیاة۔ فان کنت تحسب عیسٰی حیا الی ھذا الزمان

شدند نہ در زندگی من۔ پس اگر گمان میکنی کہ عیسی علیہ السلام تا این زمانہ در آسمان زندہ

فی السماء۔ فلزمک ان تقر بان النصارٰی قائمون علی الحق الی ھذا العصر لا

است۔ پس ازین لازم می آید کہ اقرار کنی کہ نصارٰی ہم تا ہنوز بر حق اند نہ از گمراہان و ہوا

من اهل الضلالة والهواء - فاين تذهب يا مسكين - وقد احاطت عليك

پرستان - پس اے مسکین کجا میروی - و بر تو دلائل احاطہ کردہ اند

البراهين - وظهر الحق وانت تكتمه كالمتجاهلين -

و حق ظاہر شد و تو او را ہمچو تجاہل کنندگان می پوشی -

ايها الغالي اتق سبل الغلواء - واترك طريق الخيلاء - ولا تغضب الله

اے غلو کنندہ از طریق ہائے غلو بپرہیز - و راہ تکبر را ترک کن - و خدا را بمعصیت در غضب

بالمعصية - ولا ترد مورد المأثمة - وسارع الى التوبة والمعذرة - ولا تكن كالذي

میار - و در مقام گناہ وارد مشو - و بسوئے توبہ و معذرت جلدی کن - و ہمچو آن کسے مشو کہ بخوردن

بساء باكل الجيفة - وما اكترث لما فيه من الغدرة - وفر الى الله كالمستغفرين -

مردار خو گرفتہ است - و از گندگی ہائے آن ہیچ پروا ندارد - و بسوئے خدا ہمچو کسے بگریز کہ معافی می خواہد -

اطع ربك الجبار اهل الاوامر	وخف قهره واترك طريق التجاسر
خدائے خود را کہ جبار است و اہل احکام اطاعت کن	و از قہر او بترس و طریق دلیری ہا بگذار
وكيف على نار الهابر تصبر	وانت تاذى عند حر الهواجر
و چگونہ بر آتش مصیبت ہا صبر توانی کرد	و تو در تپش ہائے نیم روز تکالیف می برداری و طاقت نداری
وحب الهوى والله صل مدمر	كملمس افعى ناعم في النواظر
و محبت ہوا و ہوس بخدا ماریست ہلاک کنندہ	و از بیرون ہمچو جلد مار صاف و ملائم است
فلا تختروا الطغو فان الهنا	غيور على حرماته غير قاصر
پس از حد در گذشتن اختیار مکنید چرا کہ خدائے ما	بر حدود خود غیرتمند است و مجرمان را معذور نخواہد گذاشت
ولا تقعد يا ابن الكرام بمفسد	فترجع من حب الشرير كالخاسر
و اے پسر بزرگان با مفسدے منشین	پس از محبت بدسرشت ہمچو زیان کارے خواہی گردید

وَلَا تَحْسَبَنْ ذَنْبًا صَغِيرًا أَهْيَنًا — فَإِنَّ وِدَادَ اللَّمَمِ إِحْدَى الْكَبَائِرِ

وگناهِ خورد را آسان مدان — چراکه دوستی گناه خورد از گناهان بزرگ است

وَآخِرُ نُصْحِي تَوْبَةٌ ثُمَّ تَوْبَةٌ — وَمَوْتُ الْفَتٰى خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَنَاكِرِ

وآخر پند من این ست که توبه کن توبه کن — و مردن مرد از ارتکاب منکرات و معاصی نیکوترست

أَيُّهَا الصُّلَحَاءُ إِنِّي بَلَّغْتُكُمُ الْحَقَّ لِإِتْمَامِ الْحُجَّةِ - وَلَوْ كَانَ فِيهِ بَعْضُ الْمَرَارَةِ - فَتَدَبَّرُوا

ای مردان نیک من امر حق را برای اتمام حجت بشما رسانیدم - اگرچه دران بعض تلخی هاست - پس تدبر کنید

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يَنْصُرُ الْمُتَدَبِّرِينَ - وَلَا يَخْتَلِجُ فِي قَلْبِكُمْ أَنَّ الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ

خدا مدد شما کند - و خدا بالضرور مدد کسانی میفرماید که تدبر میکنند - و در دل شما این نگذرد که مسیح موعود با کافران

يُحَارِبُ الْكُفَّارَ - وَيَقْتُلُ الْأَشْرَارَ - وَيَخْرُجُ كَمُلُوكٍ مُقْتَدِرِينَ - وَلَيْسَتْ هٰهُنَا

جنگ ها خواهد کرد - و شریران را خواهد کشت - و همچو بادشاهان خروج خواهد کرد - و درینجا این قوت

هٰذِهِ الْقُوَّةُ وَلَا الْعَسَاكِرُ وَالشَّوْكَةُ - وَسَطْوَةُ السَّلَاطِينِ -

است - نه لشکرها و نه شوکت - و نه دبدبه شاهانه -

فَاعْلَمُوا أَنَّ هٰذِهِ الْحِكَايَاتِ وَالرِّوَايَاتِ لَيْسَتْ بِصَحِيحَةٍ - وَيَعْرِفُ سُقْمَهَا

پس بدانید که این حکایتها و روایتها صحیح نیستند - و هر که بسلامت طبع در کتب حدیث

كُلُّ مَنْ تَفَكَّرَ بِسَلَامَةِ قَرِيحَةٍ - وَيَتَدَبَّرُ كُتُبَ الْمُحَدِّثِينَ - وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ صَحِيحَ

فکر کند سقم این روایتها را خواهد شناخت - و شما میدانید که صحیح بخاری

الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْفُرْقَانِ - وَقَدْ جَاءَ فِيهِ أَنَّ الْمَسِيحَ

بعد کتاب الله از همه کتاب ها صحیح تر است - و در آن آمده است که مسیح

يَضَعُ الْحَرْبَ فَفَكِّرُوا بِالْإِمْعَانِ - فَإِنَّ هٰذِهِ الْفِقْرَةَ وَأَمْثَالَهَا تَشْفِيكُمْ

جنگ نخواهد کرد - پس درین فقره فکر کنید - چراکه این فقره و امثال آن شمارا شفا خواهد بخشید

وتخرج شكوك الجنان- لانها تدل ان المسيح لا يحارب الناس- بل يفحم الاعداء

وشک ها از دل بیرون خواهد کرد- زیرا که این فقره وامثال آن دلالت میکند که مسیح با مردم کارزارے نکند بلکه

ويزيل الاوهام والوسواس- ويأتي بكلمات حكمية- وآيات سماوية- حتّى

دشمنان را بازالهٔ اوهام و وساوس ملزم خواهد کرد- وکلمات پر حکمت بیان خواهد فرمود- ونشانهاے

يخرج من الصدور اضغانها- ويقتل شيطانها- ولكن لا بسيوف ورمح وقناة-

آسمانی خواهد نمود- بحدیکه کینه ها از سینه ها خواهد ربود- وشیطان کینه وران را قتل خواهد کرد- مگر نه به تیغها ونه

بل بحربة من سموات- ويستفتح بتضرعات وادعية- لا بسهام واسنّة- ولاجل

به نیزه ها بلکه بحربهٔ آسمانی- و فتح خود بتضرعها و دعاها بخواهد نه بتیرها و نیزه ها- واز همین

ذالك لا يحارب ياجوج وماجوج- بل يسئل الله ان يعطيه من لدنه الغلبة

سبب ست که با یاجوج و ماجوج جنگ نخواهد کرد- بلکه از خدا خواهد خواست که اورا غلبه وعروج

والعروج- فيكون في آخر الامر من الغالبين-

بخشد- پس در آخر امر غالب خواهد شد-

فالقول الذي يخالف هذا الحديث الصحيح والخبر الصحيح

پس سخنے که این حدیث صحیح را مخالف ست- وبدین خبر صحیح مخالفت دارد آن سخن

مردود وباطل ولا يقبله الا جاهل من الجاهلين- ثم اعلموا ان قتل

مردود است و باطل و آنرا قبول نخواهد کرد مگر کسے که از جاهلان باشد- باز بدانید که بغیر تفهیم و تبلیغ

الناس من غير تفهيم وتبليغ واتمام حجة- امر شنيع لا يرضى به اهل فطنة

واتمام حجت مردم را کشتن امرے زشت ست که هیچ دانشمندے بدان راضی نیست- ونه هیچ نور فطرت

ولا نور فطرة- فكيف يعزى الى الله العادل الرحيم- والمنان الرؤف الكريم-

بدان خوشنود است- پس چگونه این امر بسوے عادل ورحیم ومحسن ورؤف وکریم نسبت کرده شود-

ولوکان ھذا جائزاً لکان احق بہ سیدنا خیر البریۃ۔ وقد سمعتم انہ صبر مدۃ

واگر این امر جائز بودے پس زیادہ ترحقدار این آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ وشما شنیدہ اید کہ آنحضرت

طویلۃ علی تطاول الکفرۃ الفجرۃ۔ ورای منھم کثیرا من الظلم والاذیۃ وانواع

صلی اللہ علیہ وسلم تا مدتے بر گردن کشی کافران و فاجران صبر کرد۔ واز ایشان بسیارے از ظلم واذیت وگوناگون

الشدۃ والصعوبۃ۔ حتی اخرجوہ من البلدۃ۔ ثم ھرعوا الیہ متعاقبین مغضبین

سختی وصعوبت دید۔ تا آنکہ او را از مکہ معظمہ بیرون کردند۔ باز بطور تعاقب بنیت قتل سوے او بتمامتر

بنیۃ القتل والابادۃ۔ فصبر صبراً لا یوجد نظیرہ فی احد من رسل حضرۃ

عضب شتافتند۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن صبر اختیار کرد کہ نظیر آن در پیغمبران پیشین یافتہ

العزۃ۔ حتی بلغ الایذاء منتھاہ۔ وطال مداہ۔ فھنالک نزلت ھذہ الآیۃ

نمی شود۔ تا آنکہ ایذا بنہایت رسید۔ ومدت آن دراز کشید۔ پس در آن وقت این آیت از خداے سمیع و

من اللہ السمیع الخبیر۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا

خبیر نازل شد۔ ومضمون آیت این است کہ آن گروہے را اجازت مقابلہ میدہیم کہ مظلوم اند۔

وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ۔

وخدا قادر است کہ ایشان را مدد دہد۔

فانظروا کیف صبر رسول اللہ وخیر الرسل علی ظلم الکفرۃ الٰی

پس بنگرید کہ چگونہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر ظلم کافران تا روزگارے دراز صبر کرد۔

برھۃ من الزمان۔ ودفع بالحسنۃ السیئۃ حتی تمت حجۃ اللہ الدیان۔ و

وجواب بدی بہ نیکی داد تا آنکہ حجت خداے جزا دہندہ باتمام رسید۔ و

انقطعت معاذیر الکافرین۔ فاعلموا ان اللہ لیس کقصاب یعبط الشاۃ بغیر

ہمہ عذر کافران منقطع شد۔ پس بدانید کہ خدا تعالی مثل آن قصاب نیست کہ بغیر جرمے گوسپند

جريمة - بل هو حليم عادل لا يأخذ من غير اتمام حجّة - وهو الذي ارسلني

را می کشد - بلکه او حلیم و عادل است که بغیر اتمام حجت هیچکس را نمی گیرد - واو همان ست که مرا از

من حضرته العلية - فاياكم وحجب الجهل والعصبيّة -

جناب بلند خود فرستاده - پس بر شماست که از جهل و تعصب دور باشید -

وكم من العلماء والصلحاء اتبعوني مع كمال العلم والخبرة - و

و بسیارے از عالمان و صالحان و اهل علم هستند که با وجود کمال علم و تجربه پیروی من کردند

كفّروا ولعنوا واوذوا بانواع الفرية والتهمة - فاستقاموا بما اشرق لهم نور الحق والمعرفة -

و می کنند - و مردم او شان را کافر قرار دادند و بر ایشان لعنت فرستادند و بگوناگون دروغ و تهمت ایذا دادند

وصدقوا قولي مستيقنين - وآمنوا مصدقين غير مرتابين - والّفوا كتبًا ورسائل

پس ایشان استقامت ورزیدند چراکه نور حق و معرفت بر ایشان تافته بود - و قول مرا بتمام تر یقین تصدیق کردند

ليعلم النّاس انهم من الشّاهدين - وترى نور الصدق يتلألأ في جباههم - و

و ایمان آوردند و هیچ شکے در دل خود نگذاشتند - و رساله ها و کتاب ها تالیف کردند تا مردم بدانند که ایشان از

تخرج كلم الحكم من افواههم - والاستقامة تترشح من سمومهم - والزهادة يشاهد

گواهان هستند - و تو مے بینی که نور صدق در پیشانیهای ایشان می درخشد - و کلمات حکمت از دهان شان می برآید

في وجوههم - لا يجترؤن على المحارم ويخافون ربّ العٰلمين - وتنزل عليهم

و استقامت از رفتار شان مترشح میگردد - و پرهیزگاری در روهای ایشان می تابد - بر محرمات جرأت نمی کنند - و از

سكينة كل حين - زكى الله جوهر نفوسهم - وزاد عرفانهم - وجلّى مرآة ايمانهم

پروردگار عالمیان مے ترسند - و هر وقت سکینت بر ایشان نازل میگردد - خدا تعالیٰ جوهر نفسهائے ایشان پاک کرد - و

وسقاهم كاس صدق وعفة - واعطاهم انواع علم ومعرفة وادخلهم في

عرفان ایشان را ترقی داد - و آئینه ایمان ایشان را روشن کرد و جامهائے صدق و پرهیزگاری ایشان را نوشانید و گوناگون

عبادِهِ الصّٰلِحین - فقاموا للهِ لاطاعتی - وترکوا ارادتهم لارادتی - و

علم معرفت بخشید - و در بندگان نیکوکار داخل کرد - پس براه خدا در اطاعت من استادند - و اراده خود را برائے اراده

خالفوا لی ازواجهم واحبابهم - وابنائهم وآبائهم - وجاؤنی تائبین - انّهم

من ترک کردند - و زنان خود را و دوستان خود را و پسران خود را و پدران خود را برائے من مخالفت کردند و نزدم

مِن قوم اثنی علیهم ربّی والهمنی وقال - ترٰی اعینهم تفیض من

توبه کنندگان آمدند - ایشان ازان جماعت ما هستند که خدا تعالیٰ تعریف ایشان کرد و مرا الهام داد و گفت

الدمع یصلّون علیک - ربّنا انّنا سمعنا منادیًا ینادی

که تو می بینی که اشک ها از چشم شان روان می گردد - بر تو درود می فرستند و می گویند که ای خداوند ما آواز

للایمان - فاٰمنّا ربّنا فاکتبنا مع الشّاهدین -

منادی کننده را شنیدیم که برائے قوی کردن ایمان ها منادی میکند - پس ای خداوند ما ما ایمان آوردیم

فهم منّی وانا منهم الا قلیل من الغافلین - فانهم لحقوا ابنا بالسنهم

پس ما را در گواهان بنویس - پس ایشان از من اند و من از ایشانم مگر اندکے از غافلان که ایشان بزبانها خود

لا بقلوبهم - او امحلوا بعد شؤبوبهم - والله یعلم ما فی صدور العٰلمین

بما پیوستند نه بدلها خود - یا خشک شدند بعد یک نوبت باران اخلاص - و خدا خوب میداند که در سینه هائے

فطوبٰی للّذین سمعوا وصایا الحق واستقاموا علیها وما سمعوا بعد قول نسائهم

جهانیان چیست - پس مبارک قومے که وصیتهائے حق شنیدند و استقامت ورزیدند و بعد زان نه سخن

او ابنائهم او عشیرتهم - وما صاروا کالکسالی بل زادوا فی الیقین -

زنان خود شنیدند و نه سخن پسران خود و نه سخن قبیله خود و بعد از یقین سست نشدند

فالحاصل ان الرشد قد تبیّن - واظهر الله الحق وبیّن - واشرقت

پس حاصل کلام این است که رشد ظاهر شد - و حق پیدا گشت - و آن روز ها

ایّام کانت تنتظرھا الامم وتترجھا الفرق وکل امر موعود حان - وخسف القمر

بتافتند کہ مردم و فرقہ ہا انتظار آنہا می داشتند و ہر امر موعود نزدیک رسید۔ وآفتاب وماہ

والشّمس فی رمضان - ورایتم ان القلاص ترکت - والعشار عطّلت - والبحار

رادر رمضان خسوف شد۔ وشما دیدہ اید کہ شتران باربرداری وسواری متروک شدند ودریاہا

فجّرت - والصّحف نشرت - ویاجوج وماجوج وافواجھما اخرجت - والجبال

شگافتہ شدند۔ وکتب ورسائل واخبار منتشر گشتند۔ ویاجوج وماجوج بیرون آمدند۔ وکوہ ہا

دکّت - ومقدمات الساعۃ ظھرت - والفتن کملت - والارض زلزلت - والسماء

کوفتہ شدند۔ ومقدمات قیامت ظاہر گشتند۔ وفتنہ ہا بکمال رسیدند۔ وزمین جنبانیدہ شد۔ وآسمان

انفجرت - فاتقوا اللہ ولاتکونوا اوّل المعرضین۔

منفجر گشت۔ پس از خدا بترسید و اول معرضان نشوید۔

وقد تفردت بفضل اللہ بکشوف صادقۃ - ورویا صالحۃ - و

ومن از فضل خدا تعالیٰ بکشوف صادقہ ورؤیا صالحہ ومکالمات الٰہیہ - و

ومکالمات الٰھیۃ - وکلمات الھامیۃ - وعلوم نافعۃ - وزادنی ربّی بسطۃ

کلمات الہامیہ وعلوم نافعہ مخصوصم۔ وخدای من درعلم ودین مرا

فی العلم والدّین - وارسلنی مجددا لھذہ المائۃ - وسمّانی عیسٰے نظرا علی المفاسد

معلومات وسیع داد۔ وبرای این امت مرا مجدد فرستاد۔ ونام من بلحاظ مفاسد موجودہ عیسیٰ

الموجودۃ - فان اکثرھا من قوم مسیحیّین۔

نہاد۔ زیرا کہ اکثر مفسدان از مسیحیان ہستند۔

ومن جاءنی بقلب سلیم ونیۃ صحیحۃ - واخلاص تام وارادۃ صادقۃ

وہر کہ بدل سلامت ونیت صحیح واخلاص تام وارادت صادقہ نزدم بیاید۔ وتا

ومكث عندي الى مدة - فيكشف الله عليه سري في صحبتي - ويراه من بعض

مدتے در صحبت من بماند - پس خدا تعالی بر وے راز من خواهد کشود - واز بعض نشانها

آيات وعجائب لاراءة منزلتي - الا الذين يجيئونني غافلين منافقين - ولا

وعجائب ها اورا خواهد نمود - تا شناسائی رتبه من گردد - مگر آنانکه بصورت غافلان ومنافقان می آیند

يطلبون الحق كالخاشعين التائبين - فاولئك الذين بعدوا مني و

وحق را همچو خاشعان وتائبان نمی جویند - پس ایشان از من دور هستند اگرچه نزدیکان

لو كانوا قريبين - رضوا بالبعد والحرمان - وما ارادوا ان يعطوا حظا من العرفان

باشند - ایشان بدوری ومحرومی راضی شده اند - ونمی خواهند که حظے از معرفت ایشانرا

وما حملهم على ذالك الا فساد نياتهم - وقلة مبالاتهم - وغفلتهم في امر الدين -

حاصل گردد - وهیچ چیزے بجز فساد نیت ولاپروائی وغفلت دینیه برین امر ایشانرا آماده نکرده -

والحق والحق اقول ان احدا من الناس لا يراني - الا بعد ترك الاهواء

وراست ست وراست میگویم که مرا هیچ کس نخواهد دید که از هوا وهوس وآرزوها

والاماني - وليس مني من يقول ابنائي ونسواني - وبيتي وبستاني - وانه من

دست بردار گردد - وآن کسے از من نیست که میگوید پسران من وزنان من - وخانه من وباغ من - بلکه

المحجوبين - واني جئت قومي لامنعهم من مساوي الاخلاق - وشعب النفاق

او از محجوبان ست - ومن برائے این آمدم که از اخلاق بد منع کنم وطریق اخلاص وتوحید بنمائم -

وارائهم طريق المخلصين الموحدين - ولا دين لنا الا دين الاسلام - ولا كتاب لنا

وهیچ دینے نداریم بجز دین اسلام - وهیچ کتابے

الا الفرقان كتاب الله العلام - ولا نبي لنا الا محمد خاتم النبيين - صلى الله

نداریم بجز قرآن شریف - وهیچ پیغمبرے نداریم بجز حضرت محمد صلی الله علیه وسلم که خاتم الانبیاء

عليه وسلم وبارك وجعل اعداءه من الملعونين - اشهدوا انا نتمسك

است - خدا بر وے درود ها فرستاد و برکت نازل کرد و بر دشمنان او لعنت فرود آورد - گواه باشید که ما

بكتاب الله القرآن - ونتبع اقوال رسول الله منبع الحق والعرفان - ونقبل

بکتاب الٰہی که قرآن شریف است پنجه می زنیم - و سخنان رسول الله صلی الله علیه وسلم را که چشمه حق و معرفت

ما انعقد عليه الاجماع بذالك الزمان - لا نزيد عليها ولا ننقص منها وعليها

است پیروی میکنیم و همه آن امور را قبول میکنیم که در آن زمانه باجماع صحابه صحیح قرار یافتند - نه بران امور

نحيي وعليها نموت - ومن زاد على هذه الشريعة مثقال ذرة او نقص منها

زیاده می کنیم و نه از آنها کم میسازیم - و بر آنها زنده خواهیم ماند و بر آنها خواهیم مرد - و هر که بمقدار یکذره برین شریعت

او كفر بعقيدة اجماعية - فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين -

زیاده کرد یا کم نمود یا انکار عقیده اجماعیه کرد پس برو لعنت خدا و لعنت فرشتگان و همه آدمیان ست -

هذا اعتقادي - وهو مقصودي ومرادي - و

این اعتقاد من است - و همین مقصود من است و مراد من -

لا اخالف قومي في الاصول الاجماعية - وما جئت بمحدثات كالفرق المبتدعة -

و من با قوم خود در اصول اجماعیه اختلافے ندارم - و همچو بدعتیان چیز ہائے نو پیدا نیاورده ام -

بيد اني ارسلت لتجديد الدين واصلاح الامة - على راس هذه المائة - فاذكّرهم

مگر این ست که من برائے تازه گردن دین و اصلاح امت بر سر این صدی فرستاده شده ام - پس ایشانرا

بعض ما نسوا من العلوم الحكمية - والواقعات الصحيحة الاصلية - وجعلني

بعض آن امور از علوم حکمیه و واقعات صحیحه یاد می دهانم که آنرا فراموش کرده بودند - و مرا پروردگار

ربي عيسى ابن مريم على طريق البروزات الروحانية - لمصلحة اراد لنفع العامة -

من بر طریق بروزات روحانیه عیسی ابن مریم گردانید - برائے مصلحتے که بغرض افاده مخلوقات

ولاتمام الحجة على الكفرة الفجرة۔ وليكمل نبأه ولينجز وعده ويتم كلمته ويفحم قومًا مجرمين

اراده فرمود۔ ونیز برائے اتمام حجت بر کافران وفاجران۔ ونیز بدین غرض که تا پیشگوئی خود را بپایہ کمال رساند وقوم

هذا دعوای وتلك دلائلی۔ ولن تجدوا زيغًا في دعوای و

مجرمان را ملزم کند۔ این دعوائے من است وآن دلائل من است۔ ودر دعوے ومسائل من ہیچ کجی نیست۔

مسائلی۔ وان كتابي هذا البلاغ لقوم طالبين۔ ففكروا يا علماء القوم۔ وفتشوا الامر

واین کتاب من برائے طالبان بلاغے است۔ پس اے علماء قوم فکر کنید۔ وقبل از ملامت

قبل اللوم۔ يا عباد الله اسمعوا۔ واتقوا الله ثم اتقوا۔ واني بلغت ما امرني به ربي و

تفتیش امر کنید۔ اے بندگان خدا بشنوید۔ وبترسید از خدا باز بترسید۔ ومن آنچه خدائے من حکم کرد رسانیدم

ما بقي الاخفاء۔ فاسمعي ايتها الارض واشهدي ايتها السماء۔

پس اے زمین بشنو واے آسمان گواه باش۔

وما اخشى الخلق ومكائدهم۔ واتبع الحق ولا اتبع زوائدهم۔ واني

ومن از مخلوق ومکرہائے ایشان نمی ترسم۔ وپیروی حق می کنم وامور زائده ایشان را پیروی نیستم۔ ومن بر

واثق بما وعد ربي۔ وهو موئل كل املي وأربي۔ ان الارض والسماء تتغيران۔ و

وعده رب خود اعتماد کلی دارم۔ واو جائے بازگشت ہر امید وحاجت من است۔ زمین وآسمان متبدل می شوند۔

الصيف والشتاء ينقلبان۔ ولكن لا يتغير قول الرحمان۔ ولا ينقلب مشيته

وسرما وتابستان میگردند۔ مگر قول خدا تعالی تبدلے نمی یابد۔ وخواسته او بمکر انسان منقلب

بمكر الانسان۔ وان محاربيه من الخاسرين۔ ايها الناس لا تعرضوا عن ايام الله

نتواند شد۔ وآنانکه با او جنگ میکنند از زیان کاران اند۔ اے مردمان از روزہائے خدا وروشنی آن اعراض

وضيائها۔ ولا تغفلوا فحسرات بعد انقضائها۔ ولا تغلوا ولا تظلموا ولا تعتدوا

مکنید۔ وغافل مشوید که پس از گزشتن آن حسرتہا خواہند ماند۔ وغلو مکنید وبر جفا مکر مبندید واز حد مگذرید

ان اللہ لا یحب المعتدین۔ اتقوا اللہ یا معشر المسلمین والمسلمات۔ وانما التقویٰ

کہ خدا آنانرا دوست نمی دارد کہ از حد بیرون روند۔ از خدا بترسید اے مردان مسلمان و زنان مسلمہ کہ تقویٰ برائے

لہذہ الایام والاوقات۔ وفکروا وقوموا فرادیٰ فرادےٰ۔ ثم فکروا کالاتقیاء اکرجل

ہمین روزہا و وقت ہاست۔ و یک یک شدہ بایستید باز مثل پرہیزگاران فکر کنید۔ نہ ہمچو شخصے کہ

عادا۔ واسئلوا اللہ مبتہلین لطالبین۔

دشمنی می کند۔ واز خدا بتضرع تمام بخواہید۔

وکیف رضی عقلکم وایمانکم۔ ودرایتکم وعرفانکم۔ باوھام انجدون

وچگونہ عقل شما و ایمان شما و دانش شما و عرفان شما بدان اوہام راضی میگردد کہ از آنہا در

فی کتاب اللہ اثرا منہا۔ وتترکون طرق السلامۃ وتعرضون عنہا۔ والاتتبعون

کتاب اللہ اثرے ونشانے نیست۔ و راہ سلامتی را می گذارید۔ واز ان کنارہ میکنید۔ واصل محکم را کہ

اصلا محکما بین الوقوع۔ وتاخذون بایدیکم مصوص مسائل الفروع۔ مع انہا فی

بین الوقوع است پیروی نمی کنید۔ و صورت مسائل فرعیہ را بدندان میگیرید۔ باوجودیکہ آن

انفسہا مملوۃ من الاختلافات والتناقضات۔ ثم لا یوجد تطابقہا بالاصل الذی

مسائل درحد ذات خود از اختلافات و تناقضات پرہستند۔ باز تطابق آن فروع باصل یافتہ نمی شود

ہو لہا کالامہات۔ واین التطابق بل یوجد کثیر من التباین والمنافات۔

کہ ہمچو امہات برائے فروع است۔ و تطابق کجا بلکہ مباینت و منافات بکثرت موجود است۔

فانظروا کیف جمعتم فی عقائدکم من انواع الشناعۃ۔ والتناقض و

پس بنگرید کہ چگونہ در عقائد خود انواع زشتے و تناقض و دروغ جمع کردہ اید۔

الفریۃ۔ وامددتم بجہلکم اعداء الملۃ۔ وعدا الشریعۃ المقدسۃ۔ فہم یصولون

واز نادانی خود دشمنان دین و ملت را مدد دادہ اید۔ پریشان

علی الحق مستھزئین۔

برحق مے خندند۔

واما السلف الصالحون فما کانوا کمثلکم فی الاعتقادات ۔ ولا فی الخیالات۔

مگر سلف صالح در اعتقاد و خیال مثل شما نبودند۔

بل کانوا یفوضون الی اللّٰہ علم المخفیات ۔ وکانوا متقین ۔ وما کان جوابھم فی ھذہ

بلکہ او شان علم امور پنہانی را بسوئے خدا سپرد میکردند ۔ و پرہیزگار بودند ۔ و بوقت اعتراض جواب ایشان

المسائل ۔ عند اعتراض المعترض السائل ۔ الا تفویض الامر المخفی الی

ہمین بود کہ ما این امر پنہان بخدا سپرد کنیم کہ خبیر و علیم است ۔

اللّٰہ الخبیر العلیم ۔ وکانوا یومنون اجمالا ۔ ویفوضون التفاصیل الی اللّٰہ الحکیم۔

وایشان اجمالا ایمان می آوردند ۔ و تفاصیل را سوئے خدا تعالیٰ حوالہ میکردند

فلاجل ذالک ما بحثوا عن تناقضات ھذہ الانباء ۔ وما ارادوا ان یتکلموا فیھا قبل

پس ازہمین سبب است کہ از تناقضات این خبرہا بحثے نکردہ اند ۔ و نخواستند کہ قبل وقوع این پیشگوئیہا

وقوعھا خوفا من جناح الزلۃ والاعتداء ۔ وقالوا نومن بھا ولا ندخل فیھا

درین کلام کنند ازین اندیشہ کہ مبادا بلغزش و تجاوز از حد مبتلائے گناہ شوند ۔ و گفتند کہ ما ایمان بدین

وما کانوا علی امر مصرین۔

خبرہائے غیب می آریم و درین ہا دخل نمی دہیم ۔ بغرض بر چیزے اصرار نمی کردند۔

ثم خلف من بعدھم خلف وفیھم اعوج ۔ اضاعوا وصایاھم

بازنا اہلان بعد ایشان آمدند کہ گروہ کج طبع بودند ۔ وصیت بزرگان و

وسبلھم وبدء فیھم التعلی والتموج ۔ فتکلموا فی انباء الغیب بغیر علم مجترئین۔

طریقہائے او شان ضائع کردند و در او شان این عادت پیدا شد کہ بلندی می نمودند و موج می زدند ۔ پس

وَبحثوا عن امورٍ ما کان لهم ان یبحثوا عنها فضلّوا واضلّوا وکانوا قوماً عمین۔

در خبرہاے غیب گفتگوہا شروع کردند۔ نہ از بصیرت بلکہ محض از دلیری و از آن امور بحثہا نمودند کہ ہرگز مناسب

اما تری کیف نحتوا من عند انفسهم نزول المسیح من السّماء۔ ولن تجد

نبود کہ در آنہا افتند۔ پس گمراہ شدند و گمراہ کردند و مردمان کور بودند۔ آیا نمی بینی کہ چگونہ از طرف خود تراشیدند

لفظ السّماء فی ملفوظات خیر الانبیاء۔ ولا فی کلم الاوّلین۔

کہ مسیح از آسمان نازل خواہد شد حالانکہ در تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ آسمان ہرگز نیست و نہ در کلام پیشینیان

وامّا نفس النّزول فهو حقٌ ولا نجادل لهم فیه ولا نردّه علیهم بل انّا نؤمن به

مگر لفظ نزول پس آن حق است و ما درین امر با او شان مجادلہ نمی کنیم و نہ این را بر ایشان رد

کما یؤمنون وما نحن بمنکرین۔ ولیس عندنا الا التسلیم فی هذا الباب

کنیم۔ بلکہ بدان ایمان می آریم۔ چنانکہ ایشان ایمان می آرند و منکر نیستیم و درین مسئلہ نزد ما بجز تسلیم ہیچ نیست

ومن انکره فقد کفر بما جاء فی الآثار والکتب۔ وانه من الملحدین۔ بید انّا نحمل

و ہر کہ انکار کند پس او منکر حدیث و قرآن شد۔ مگر این است کہ ما این

هذا النّزول علی امرٍ فیه امنٌ من التّناقضات۔ ونجاتٌ من الاعتراضات۔ وهو النزول

نزول را بر امرے محمول میکنیم کہ در آن امن از تناقضات است و از اعتراضات نجات است۔ و آن

البروزی الذی قد جرت سنة الله علیه من زمن الاوّلین۔ فلیس انکارنا الا من نزول

نزول بروزی است کہ سنت الٰہی بر آن رفتہ۔ پس انکار ما صرف ازین امر است کہ مسیح بنفسہ از آسمان

المسیح بنفسه من السّموات۔ فانه یخالف سنن الله والبیّنات من الآیات۔ فانّ القرآن

نازل شود۔ چرا کہ این عقیدہ سنت اللہ و بینات قرآن را مخالف افتادہ است

فرض علینا ان نؤمن بوفات المسیح ✠ ونحسبه من الاموات۔ فالقول بحیات المسیح

زیرا کہ قرآن بر ما این فرض کردہ است کہ ما بوفات مسیح ایمان آریم و او را از مردگان پنداریم۔ پس اعتقاد

✠ نوٹ۔ جاء فی بعض الاحادیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم بالتصریح۔ ان عمره نصف عمر المسیح۔ قال صاحب الفتح هذا حدیث صحیح ورجاله ثقات۔ منه

در بعض احادیث از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتصریح آمدہ است کہ عمر آنحضرت از عمر مسیح نصف است۔ صاحب فتح البیان گفتہ کہ این حدیث صحیح است و رجال آن ثقات اند

ورجوعه الى دار الفانيات - يستلزم انكار القرآن والمحكمات البيّنات - فلا يتكلم بمثل هذا

حیات مسیح و باز آمدن او در دنیا موجب انکار قرآن و محکمات آن ست - پس ہمچنین کلام صرف کسانی

الا الذين هم غلف القلوب - وكالمحجوب - ومن المعرضين - انترك لظنون واهية

خواہند کرد کہ دل شان در پردہ است و مثل محجوبان ہستند و از اعراض کنندگان - آیا برای گمانہای واہیات

القرآن - وننبذ من ايدينا اليقين والعرفان - ونرجع الى افسد القول من اصلحه ونلحق

قرآن را ترک کنیم - و از دست خود یقین و معرفت را بیندازیم - و از قول اصلح سوی قول افسد رجوع کنیم - و با

انفسنا بالجاهلين - ومن يتدبّر آيات الله - ولا يعمي عين تميزه من بيّنات الله - فلابد

نادانان خود را بیامیزیم - و ہر کہ در آیات خدا تعالی تدبر کند - و چشم خود را از ملاحظہ بینات کور نسازد - پس او را

له ان يؤمن بموت المسيح - ويقر بان النزول على سبيل البروز الصحيح - ويعرض عن

ضرور است کہ بموت مسیح ایمان آرد و اقرار کند کہ نزول بطور بروز است نہ بطور دیگر - و از ظالمان

الظالمين -

اعراض کند -

اسمعتم قبل ذالك رجلا ذهب من الدنيا ثم نزل بعد برهة من السماء

آیا پیش زین شنیدہ اید کہ شخصے سوی آسمان از دنیا برفت باز بعد از روزگارے از آسمان

اتجدون نظيره في احد من الانبياء - وقد سمعتم كيف أوّل من قبل في نزول الياس

نازل شد - آیا شما نظیر آن در احدے از انبیاء می یابید - و شما شنیدہ اید کہ چگونہ پیش زین در نزول الیاس تاویل

يا اولي الابصار والقياس - ورأيتم قوما حملوا قصة نزول ايليا على ظواهرها - وكفروا

کردہ شد ای صاحبان چشم و قیاس - و شما قومے را دیدہ اید کہ قصہ نزول ایلیا را بر ظواہر آن حمل کردند - و

المسيح بخبث النفس وآباءها - وضربت عليهم الذلة والمسكنة وجعلوا من الملعونين

از وجہ خبث نفس و اباہائی آن مسیح را کافر قرار دادند - و بریشان ذلت و مسکنت انداختہ شد و از ملعونان

وانكنتم لاتؤمنون بموت عيسى يا معشر الاخوان - وترفعونه حيا

گردانیده شدند - واگر شما اے برادران بموت عیسی علیہ السلام ایمان نمی آرید واو را زنده سوئے عرش رحمان

الى عرش الرحمان - فما امنتم بكتاب الله الفرقان - فانظروا من احق بالامن

می بردارید - پس شما بکتاب الٰہی کہ فرقان ست ایمان نیاورده اید - پس بنگرید کہ کدام کس از ما بامن وامان

والامان - ومن اتبع ظنونا وترك سبل الايقان - ثم انتم تكفرون المسلمين -

زیاده تر حق دارد - وکدام کس گمانہا را پیروی کرد و راه یقین را بگذاشت - باز شما مسلمانان را کافر قرار میدہید

وتكذبون الصادقين - وتطيلون الالسنة على اهل الحق واليقين - اكان هذا

وصادقان را کاذب می انگارید - وبر اہل حق ویقین زبانہا دراز می کنید - آیا این طریق پرہیزگاری وراه

طريق التقوى والمتقين -

پرہیزگاران است -

وقد سمعتم انا قائلون بنزول المسيح - والمقرون به بالبيان الصريح - و

وشما شنیده اید کہ ما بنزول مسیح قائل ہستیم وبا بیان صریح اقرار می داریم - واین

وانه حق واجب ولا ينبغي لنا ولا لاحد ان يعرض عنه كالمفسدين - او يمتعض من

حق واجب است نہ ما را شاید ونہ شما را کہ ازان اعراض کنیم - یا در باره قبول آن

قبوله كالمتكبرين - فانه لا يعرض عن الحق الا ظالم معتد خلاب - او فاسق زور

مثل متکبران خشمناکی ظاہر کنیم - چراکہ از حق ہمان کس اعراض می کند کہ ظالمے بتجاوز کننده از حد باشد و فریب

كذاب - ويعرف بقبوله قلب تواب - فالان انظروا انحن نعرض عن القبول او كنتم

دہنده و فاسق وسخن آراینده وکذاب بود - وبقبول حق شناختہ می شود کہ این دل سوئے حق گردنده است پس

معرضين - اتظنون ان المسيح ابن مريم سيرجع الى الارض من السماء - والاتجدون

اکنون بنگرید آیا ما از حق کناره می کنیم یا شما کناره می کنید - آیا گمان میدارید کہ حضرت عیسی علیہ السلام بسوئے

لفظ الرجوع فی کلم سید الرسل وافضل الانبیاء - أألھمتم بھذا او تنحتون لفظ الرجوع

زمین از آسمان رجوع خواہد کرد حالانکہ لفظ رجوع در کلمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمی یابید۔ آیا

من عند انفسکم کالخائنین۔

این شمارا الہام شدہ است یا لفظ رجوع از طرف خود مثل خیانت پیشگان می تراشید۔

ومن المعلوم ان ھذا ھو اللفظ الخاص الذی یستعمل لرجل یاتی

و این معلوم است کہ ہمین یک لفظ است کہ برائے کسانے مستعمل می شود کہ بعد از

بعد الذھاب۔ ویتوجہ من السفر الی الایاب۔ فھذا ابعد من ابلغ الخلق وامام الانبیاء

رفتن باز می آیند پس این امر از فصیح ترین خلائق و امام انبیاء

ان یترک ھھنا لفظ الرجوع ویستعمل لفظ النزول ولا یتکلم کالفصحاء والبلغاء۔ فلا تنظروا

بسیار دور است کہ اینجا لفظ رجوع را ترک کند و بجائے آن لفظ نزول استعمال کند و ہمچو فصیحان و بلیغان

کلامی ھذا بنظر الاستغناء۔ ولا تنبذوہ وراء ظھورکم کاھل الکبر والمراء۔ بل فکروا

تکلم نفرماید۔ پس این کلام مرا بنظر استغنا مبینید و آنرا مثل متکبران پس پشت میندازید۔ بلکہ بتمامتر

کل الفکر بجمیع قوۃ الدھاء۔ فان ھذا امر جلیل الخطب عظیم القدر فی حضرۃ الکبریاء

دانش کامل فکر کنید۔ چرا کہ این امر در حضرت خدا تعالی عظیم الشان است

وقبولہ برکۃ وتسلیمہ فطنۃ وسعادۃ۔ وردہ بلاء علی اھلہ المخذولین۔

و قبول کردن آن برکت است و تسلیم آن دانائی و سعادت است۔ ورد آن بر اہل مخذول آن بلائے است۔

ومن العلماء من یقول ان لفظ التوفی قد یجیء فی لسان العرب بمعنی

و بعض از علما میگویند کہ لفظ توفی در زبان عرب گاہے بمعنی استیفا می آید۔

الاستیفاء۔ وھو المراد ھھنا فی کلام حضرۃ الکبریاء۔ واذا طلب منھم السند فلا

و ہمین معنی در قرآن شریف اینجا مراد است۔ و ہرگاہ ازین علما مطالبہ سند کردہ شود

يأتون بسند من الشعراء - وقد كفروا بمعنى بيّنه خاتم الأنبياء - وما أتوا بمعنى أبلغ

پس هیچ سندی از شعراء عرب نمی آرند - وایشان انکار آن معنی کرده اند که رسول الله صلی الله علیه وسلم بیان فرمود

منه عند الفصحاء - وما أثبتوا دعواهم بل نطقوا كالعامهين -

باز چنان معنی پیش نکردند که از معنی رسول الله صلی الله علیه وسلم نزد فصحا ابلغ باشد - بلکه همچو سرگشتگان کلام کردند

وما أعطوا وسعة في هذا اللسان - ولا يعلمون إلا الحقد الذي هو تراثهم

و در زبان عربی ایشان را هیچ وسعتے نداده شد - و چیزے نمی دانند بجز آن کینه که آن ورثه قدیمه

من قديم الزمان - فيا حسرة عليهم ما لهم من معرفة في العربيّة - وليس عندهم

ایشان است - پس حسرت بر ایشان که در علم زبان عربی هیچ معرفت نمی دارند - و نزد شان بجز دعوی هائے

من غير الدعاوي الواهية - ومع ذلك لا ينتهون من القيل والقال - ولا يتركون

بیهوده چیزے نیست - و با وجود این جهالتها از قیل و قال باز نمی مانند - و نزاع خود را

نزاعهم بل يتصدّون لهذا النضال - ويقومون مع الجهل المحكم للجدال - وكذالك

نمی گزارند بلکه درین کارزار برائے تیر اندازی پیش قدمیها می کنند - و با وجود جهل محکم خود برائے پیکار می خیزند - و همچنین اینجا

هتكوا أستارهم بأيديهم في هذا المقام - بما كانوا غافلين من موارد الكلام - سكتوا

پرده هائے خود بدستهائے خود بدریدند - چراکه از موارد کلام غافل بودند - از بیان هزار امر حق ساکت

ألفًا - ونطقوا خلفًا - وما نبسوا بكلمة حكمية كالعاقلين - وأراؤا أنفسهم كمخاض

ماندند - و چون سخنے بر زبان براندند بخطائے فاحش براندند - و هیچ کلمه حکمت چون دانشمندان از زبان شان بیرون

وظهروا كالخلفة - ثم إذا حان النتاج فما ولدوا إلا فارة أو أشوه وأصغر من فويسقة

نیامد - و نفوس خود را همچو آن شتران نمودند که آبستنی باشند و همچو ناقه آبستنی ظاهر شدند - باز چون ایام وضع حمل

هذا علمهم وأفسد منها عمل تلك العالمين - يأمرون الناس بالبرّ وينسون أنفسهم

قریب رسیدند پس موشے یا زشت تر و خورد تر از موشے بچه دادند - این علم ایشان است و عمل این عالمان از علم

وَيَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ - وَاِذَا جُعِلُوا الْحُكَّامَ فَلَا يَقْسِطُونَ - وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَا يَعْمَلُوا - وَاِذَا

فاسد تر است - مردم را برائے نکوئی میفرمایند - وخویشتن را فراموش میکنند و مردم را میگویند کہ این کنید و آن کنید

صَلُّوا فَصَلُّوا مُرَائِينَ - وَيَغْتَابُونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَيَاكُلُونَ لَحْمَ اِخْوَانِهِمُ الْمُسْلِمِينَ - اِلَّا قَلِيلٌ مِنَ

وخود نمی کنند - وچون حاکم مقرر کرده شوند - پس طریق انصاف نگہ نمی دارند - ومیخواہند کہ بدان خوبیہا تعریف کرده شوند

الْخَاشِعِينَ -

کہ درایشان یافتہ نمی شود - وچون نماز میخوانند پس برپاکاری نماز میخوانند و در مساجد غیبت مسلمانان می کنند و

وَاَمَّا لَفْظُ التَّوَفِّي الَّذِي يُفَتِّشُونَهُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ - فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَا يُسْتَعْمَلُ حَقِيْقَةً

گوشت برادران مومن میخورند - اما لفظ توفی کہ تفتیش آن در زبان عربی می کنند - پس بدانکہ این لفظ بطور حقیقت

اِلَّا لِلْاِمَاتَةِ فِي هٰذِهِ اللَّهْجَةِ - سِيَّمَا اِذَا كَانَ فَاعِلُهُ اللّٰهُ وَالْمَفْعُولُ رَجُلًا وَمِنَ النِّسْوَةِ - فَلَا يَاتِي

صرف بمعنی میرانیدن استعمال می یابد - بالخصوص چون فاعل او خدا و مفعول انسان از مردان یا زنان باشد -

اِلَّا بِمَعْنَى قَبْضِ الرُّوحِ وَالْاِمَاتَةِ - وَمَا تَرٰى خِلَافَ ذٰلِكَ فِي كُتُبِ اللُّغَةِ وَالْاَدَبِيَّةِ - وَمَنْ

پس درین صورت ہرگز بجز معنی قبض روح ومیرانیدن بمعنی دیگر نمی آید - و در کتب لغت و ادب ہرگز مخالف

فَتَّشَ لُغَاتِ الْعَرَبِ - وَاَنْضَى اِلَيْهَا رِكَابَ الطَّلَبِ - لَنْ يَجِدَ هٰذَا اللَّفْظَ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ -

این نخواہید یافت - وہر کہ تفتیش لغات عرب کند - وشتران جستجو برائے آن لاغر گرداند وہرگز این لفظ را در مثل این

اِلَّا بِمَعْنَى الْاِمَاتَةِ وَالْاِهْلَاكِ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ - وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا اللَّفْظُ مِرَارًا فِي الْقُرْاٰنِ - وَوَضَعَهُ

مقامات بجز معنی میرانیدن نخواہد یافت - واین لفظ بارہا در قرآن شریف ذکر کرده شده است

اللّٰهُ فِي مَوَاضِعِ الْاِمَاتَةِ وَاَقَامَهُ مَقَامَهَا فِي الْبَيَانِ - وَالسِّرُّ فِي ذٰلِكَ اَنَّ لَفْظَ التَّوَفِّي يَقْتَضِي

وخدا تعالیٰ این لفظ را در مقام میرانیدن استعمال کرده است - وقائم مقام لفظ امانت گردانیده - وآن ترک

وُجُوْدَ شَيْءٍ بَعْدَ الْمَمَاتِ - فَهٰذَا رَدٌّ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْتَقِدُونَ بِبَقَاءِ الْاَرْوَاحِ بَعْدَ الْوَفَاتِ - فَاِنَّ لَفْظَ

کردن واین را اختیار کردن برائے این حکمت است کہ لفظ توفی بعد میرانیدن وجود را میخواہد کہ باقی ماند - ودرین

التوفي يوخذ من الاستيفاء - وفيه اشارة الى اخذ شئ بعد الاماتة والافناء - والاخذ يدل

رد کسانی است که دهریه هستند و بعد از مردن قائل بقاء ارواح نیستند - چراکه لفظ توفی از لفظ استیفا ماخوذ است و درین

على البقاء - فان المعدوم لا يوخذ ولا يليق بالاخذ والاقتناء - وهذا من العلوم الحكمية القرآنية

اشاره بسوی این معنے است که بعد از میرانیدن چیز در دست باقیمانده است - و آنچه بدست آید آن چیز موجود میباشد

فانه رجع القوم الى لسانهم المباركة الالهامية - ليعلموا ان الارواح باقية والمعاد حق

نه معدوم چراکه معدوم این لیاقت ندارد که او را گرفته شود و باجمع داشته آید - زیراکه معدوم چیز نیست - و این امر از

ولينتهوا من عقائد الدهريين والطبيعيين -

علوم حکمیه قرآنیه است - چراکه قرآن قوم عرب را بسوی زبان شان که مبارک و الهامی است توجه داد - تا بدانند که ارواح باقی

فلما كان الغرض من استعمال هذا اللفظ صرف القلوب الى بقاء الارواح

خواهند ماند و معاد حق است و تا که از عقائد دهریه و طبیعیه باز مانند - پس چونکه غرض از استعمال این لفظ همین بود که

فمعنى التوفي اماتة مع ابقاء الروح فخذ الحق واق طرق الجناح - ولا يجادل في هذا

تا دلها را بسوی بقاء ارواح توجه دهانیده شود - پس ازین سبب معنی توفی میرانیدن مع باقی داشتن روح است -

❁ الحاشية - لما كان الملحوظ في معنى التوفي مفهوم الاماتة مع الابقاء - فلاجل ذلك

هرگاه که ملحوظ در معنی توفی میرانیدن مع باقی داشتن روح بود پس برای همین سبب این

لا يستعمل هذا اللفظ في غير الانسان بل يستعمل في غيره لفظ الاماتة والاهلاك

لفظ در غیر انسان مستعمل نمی شود - بلکه در غیر انسان لفظ امانت و اهلاک و افناء استعمال می باید مثلاً

والافناء - مثلا لا يقال توفى الله الحمار او القنفذ او الافعى او الفار - فان ارواحها

این نمی گویند که خدا تعالی فلان خر را وفات داد یا سنگ پشت یا مار یا موش را متوفی کرد - چراکه

ليست بباقية كارواح الآدميين -

ارواح این چیزها مثل ارواح آدمیان باقی نخواهند ماند -

إلا الجاهل الذي لا يعلم العربية - والمتجاهل الذي يعزى من خبثه العامة - ومن

پس حق رابگیر و از راه ہائے گناہ بپرہیز - و ہیچ کس درین بارہ بجز جاہلے کہ عربی نداند خصومت نخواہد کرد - یا کسیکہ

انتصب لازراء هذا الكلام - وقام للتكذيب والإفحام - فعليه ان يعرض في هذا

دانستہ خود را جاہل نماید و مردم را از خباثت خود برانگیزد - و ہر کہ برآئے عیب گیری این کلام بایستد و برآئے تکذیب

الباب شعرًا من اشعار الجاهلية - او كلامًا من كلم فصحاء هذه الملة -

ولاجواب کردن قائم شود - پس بذمہ این خصومت کنندہ است کہ بتائید دعوی خود شعرے از اشعار

وان لم يفعلوا ولن يفعلوا ولم ينتهوا من الشرارة - فقد جمعوا

جاہلیت پیش کند - یا کلامے از کلمات فصحاء این ملت بنماید - واگر این مردم چنین نکنند و ہرگز نخواہند کرد و نہ از

لعنتين لأنفسهم بشامة النفس الامارة - اللعنة الاولى انهم ما صدقوا قول خير البرية -

شرارت باز آمدند پس برائے نفس خود دو لعنت را جمع کردند - لعنت اول اینکہ ایشان قول رسول اللہ صلی اللہ

وما اطمئنت قلوبهم بشهادة امام الملة - واللعنة الثانى انهم فتشوا اللغت شاكين -

علیہ وسلم را باور نکردند - و لعنت دوم اینکہ ایشان در حالت شک تفتیش لغات کردند باز بحالت نومیدی

ثم رجعوا ايائسين بالندامة - التي هي تشابه عذاب الهاوية - ثم قعدوا مخذولين

وبدان ندامتے رجوع کردند کہ عذاب جہنم را می ماند -

وإني اعلم ان احدًا من رجال ذى غيرة - لا يقف متعمدًا موقف مندمة - الا الذى

ومیدانم کہ کسے از مردان ذی غیرت برجائے کہ از ان ندامت آید نخواہد ایستاد - مگر کسے کہ از نفس خود

نزع عن نفسه ثوب حياء وانسانية - ورضى بكل تبعة ومعتبة - والحق نفسه

جامہ حیا و انسانیت برکشید و بہر عقوبتے و عتابے راضی شد - و نفس خود را با آنان آمیخت کہ زیان

بالخاسرين الملومين - وما تجادلوننى فى لفظ التوفى الا من السفاهة - فاني اعلم ما لا

کاران و ملامت برداران اند - و با من در لفظ توفی محض از راہ سفاہت خصومت میکنند - چرا کہ من چیزہا می دانم

تعلمون - وانی تورّدتُ بحر العربیة وتبحّرتُ - وعلوت شواهقها وتوغّلت - واجتنیت ثمارها

کہ شما نمی دانید - ومن دریائے علم عربی او ارد شدم وتا عمق آن رسیدم وبرکوہہائے بلند آن برآمدم - وتوغل ہا میدارم - وثمرہ ہائے آنرا چیدم واز

وتخبّشت - وفحصت کلام القوم وتصفّحت - فما وجدت لفظ التوفّی فی کلامٍ او

ہرطرف گرد آوردم - ودر کلام قوم تفحص ہا کردم - وصفحہ صفحہ دیدم - پس بجز جسم میرانیدن وروح باقی داشتن

شعر الشعراء - الّا بمعنی الاماتة مع الابقاء - وما استعملوا فی غیرہ الّا بعد اقامة القرینة

معنی توفی در کلامے یا شعر شاعرے نیافتم - ودر غیر این معنی این لفظ را بجز آن صورتے خاص استعمال

والایماء - وما جاؤا بہ فی صورت کون اللّٰہ فاعلًا الّا بھذا المعنیٰ - ویعلمہ کل احدٍ

نکردہ اند کہ قرینہ یا اشارتے قائم کردہ باشند - ودر صورتیکہ فاعل این لفظ خدا باشد بہمین معنی آوردہ اند

من علماء العرب من الاعلیٰ الی الادنیٰ - واذا کتبت مثلًا الی احدٍ من اھل ھذا اللسان -

بدون آن - واین آن امر است کہ این را ہمہ مردم عرب از علماء آن تا عوام آن می دانند - واگر مثلًا سوئے یکے

انّ اللّٰہ توفّی فلانًا من الاحباب والجیران - فلا یفھم منہ ھذا العربیّ الّا وفات

از اہل عرب بنویسی کہ فلان شخص را خدا متوفی کرد - پس آن شخص عربی بجز این نخواہد فہمید کہ آن شخص وفات

ذالک الانسان - ولا یزعم ابدًا انہ انامہ او رفعہ بالجسم من ذالک المکان - بل

یافت - واین ہرگز نخواہد فہمید کہ خدا او را خوابانید یا زندہ معہ جسم برداشت - بلکہ بر موت متنبہ شدہ انّا

یسترجع علی موتہ کما ھو عادة المومنین - فویل کل الویل للمنکرین -

للّٰہ وانا الیہ راجعون خواہد گفت چنانکہ آن عادت مومنین است - پس واویلا بر منکران -

افتنحتون للمسیح معنًی - وللعالمین کلھم معانی اخریٰ - تلک اذًا

آیا برائے مسیح معنی خاص می تراشید وبرائے ہمہ جہان معنی دیگر - این قسمت مبنی بر انصاف

قسمة ضیزیٰ - فما لکم لا توقظکم نصاحة - ولا ینبھکم صراحة - ولا ترجعون الی الحق

نیست - چہ شد شمارا کہ ہیچ نصیحتے شمارا بیدار نمی کند وہیچ تصریحے شمارا خبردار نمی گرداند - وہمچو پرہیزگاران

كالمتقين - اكفرني المكفرون مع هذا العلم واللياقة - اجادلوني بهذا البلاغة و

سوے حق رجوع نمی کنید - آیا تکفیر کنندگان بدین علم ولیاقت تکفیر من کردند - آیا بدین بلاغت وطلاقت

الطلاقة - فليموتو متندمين - ولا اظن ان يتندموا انهم قوم لايبالون لعن اللاعنين

با من پیکار نمودند - پس مے باید کہ بحالت ندامت بمیرند - وگمان نمی کنم کہ ایشان متندم شوند - چرا کہ ایشان قومے

اذا افظعت الوقاحة - فكل خزيي الراحة - اكبوا على جارهم - و

ہستند کہ پروائے لعنت لاعنان نمی دارند - چون بیحیائی از حد در گذشت پس ہر رسوائے حکم راحت دارد - بر ہمسایہ

ذهلوا عن دارهم - فهتك الله استارهم وجعلهم من المهانين - وسلطني عليهم -

خود افتادند وخانہ خود را فراموش کردند - پس خدا تعالے پردہ ہائے ایشان بدرید وایشانرا از مردم ذلیل وحقیر گردانید

فاختفوا كالطير في الوكنات - واقتنوا كالوعل عند التعاقبات - وعرضنا كلكلنا

ومرا بر ایشان مسلط کرد - پس ہمچو پرندگان در آشیانہا پوشیدہ شدند وہمچو بز کوہی بروقت تعاقب راہ کوہہا گرفتند - وما سینہ

للمناظرات - فاهرعوا كالاوابد الى الفلاة - وتصدينا لهم لانواع الدعوة - وما وصمنا

خود برائے مناظرات پیش کردیم - پس ہمچو چرندگان وحشی سوئے صحرا شتافتند - وبرائے انواع دعوت از بہر ایشان آمادہ شدیم - واز

عن كاهلنا عصام هذه القربة - وما كنا لاعبين - نعب علينا كل اعور ذي غواية -

شانہ خود بند این مشک فرو نہادیم - ونہ درماندہ شدیم - ہر کلاغ گمراہ بر ما آواز کرد -

ونعق علينا كل ابن داية - محروم عن دراية - وعوى كل خليع خليع الرسن - ونبح

وہر زاغے محروم از عقل بر ما خروشید - وہر گرگے وہر بے قیدے بآواز خود در ما افتاد - وہر سگے اگرچہ چون پیر فرتوت

كل كلب ولو كان كاليفن - فاذا قمنا فكانوا مدبر الوسن - او كانوا من الميتين -

بود عو عو کردن بر ما آغاز کرد - وچون ایستادیم پس گویا ہمہ در خواب بودند - یا مردہ بودند -

لما رئ النوكى صخر الخضري	فروا وولوا الدبر كالمتشور
ہر گہ بے وقوفان خلاصہ زہر را دیدند	گریختند وپشتہا ہمچو سرگرد لنے ویرپشانی نمودند

ازنیشتموا فلقد نزعت ثیابهم — وتركتهم كالميت المتسكر

اگر مرا دشنام دہند چہ دور است چراکہ من جامہ ہائے ایشان از تن شان برکندم — و ہمچو مردہ ناشناختہ ایشانرا گزاشتم

هم يشتمون ولا اخاف لسانهم — انى ارى الطاف رب اكبر

ایشان دشنام می دہند و من از زبان شان نمی ترسم — چراکہ من مہربانیہائے رب کبیر خود می بینم

نزلت ملامة لائمى من حبه — منى بمنزلة المحب الموثر

از محبت خدائے خود ملامت ملامت کنندگان — بمنزلہ دوست مخصوص خود مرا می نماید۔

يا لائمى دع كل لوم وانتظر — سترى بروق الحق بعد تبصر

اے ملامت کنندہ من ملامتہا بگذار و صبر کن — کہ بعد از چشم بینا حاصل شدن روشنی حق را خواہی دید

جلت وصايا ناهدى لكنها — كبرت عليك وليتها لم تكبر

وصیتہائے من از روئے ہدایت بزرگ ہستند — لیکن بر تو گران آمدند و کاش گران نیامدندے

ايها الناس تدبروا طرفة عين۔ ولا تهلكوا انفسكم لمين۔ ان موت المسيح ثابت

ای مردمان برائے یک طرفة العین تدبر کنید۔ و برائے دروغے نفس خود را ہلاک مکنید۔ یقیناً موت مسیح بقرآن ثابت

بالقرآن۔ ثم بالحديث ثم بشهادة اللغة واهل اللسان۔ ثم بالعقل والفراسة

است۔ باز ثبوت آن بحدیث بہم رسیدہ۔ باز از شہادت لغت و اہل زبان ثابت گشتہ۔ باز از روئے عقل و فراست

والوجدان۔ ثم بنظائر سابق الزمان۔ فلا يزيل الامر الثابت كيد الانسان۔

و وجدان۔ و باز بنظائر زمانہ گزشتہ تحقیق این معنی گشتہ۔ پس امر ثابت را فریب انسان دور نتواند کرد۔

والنزول ايضا حق نظرا على تواتر الآثار۔ وقد ثبت من طرق فى الاخبار۔

و نزول از روئے تواتر آثار ہم راست است۔ چراکہ از طرق متعددہ ثابت گشتہ۔

فتعالوا الى كلمة ترفع هذه التناقض من بين بعض الاحاديث وبين مجموعة

پس بسوئے آن کلمہ بیائید کہ این تناقض را از درمیان بعض احادیث و مجموعہ احادیث و فرقان بردارد۔

احادیث اخری والفرقان - فهو البروز الذي ثابت في سنن الرحمان - ولا

پس آن طریق بروز است کہ در سنت ہائے خدا تعالیٰ ثابت گشتہ - و درین

شك انه يهب انواع الاطمينان - ولا ريب انا اذا اعتمدنا على طريق البروز في معنى

ہیچ شک نیست کہ گوناگون تسلی ہا ازان حاصل می آیند - و درین شبہے نیست کہ ما چون نزول مسیح را بر طریق بروز محمول کنیم

نزول المسيح - كما ذكرنا نزول ايليا بالتصريح - فحينئذ تطبق العبارات - وترتفع

چنانکہ نزول ایلیا محمول شد - پس درین صورت ہمہ عبارات متناقضہ منطبق میشوند و ہمہ شبہات

الشبهات - وتطمئن قلوب الطالبين - ولولا هذا فلا سبيل الى ان نعتقد

رفع می گردند واگر این طریق را اختیار نکنیم پس برائے این امر ہیچ

مع القران بالاثار والاخبار - فالخير كل الخير في عقيدة البروز يا اولي الابصار

صورت نمی بندد کہ بعد از ایمان آوردن بر قرآن بر اخبار و آثار نیز ایمان آریم - پس اے صاحبان بصیرت ہمہ خیر در عقیدہ

وليس هذا بدعة بل قد مضت فيها نظائر من رب العالمين -

بروز است - و این عقیدہ چون بدعتے نیست بلکہ پیش ازین نظائر این عقیدہ از خدا تعالیٰ در زمانہ گزشتہ یافتہ می شوند -

فاعلموا ايها الظانون ظن السوء والازدراء - والمهرعون الى

پس اے کسانیکہ ظن بد و طریق عیب گیری را اختیار کردہ اید و سوئے جنگ و خصومت می شتابید

الجدال والمراء - اني ما اريد الا خيركم من حضرت الكبرياء - واقصد ان انقلكم

من بجز بہبودی شما ہیچ چیز نمی اندیشم - و قصد می کنم کہ شما را از زمین

من خبيث الى العلياء - ومن ذات حقاف الى حديقة النعماء - ومن ذات

پست ریگناک بسوئے زمین بلند بیارم - و از ریگ کج بسوئے باغ نعمتہا منتقل کنم و از زمین نشیب و فراز بر راہ

كسود الى سبيل السواء - فهل انتم تريدون خيركم اوكنتم من الابين -

راست بیارم - پس آیا شما خیر خود میخواہید یا از سرکشان ہستید -

الیس الزمان کلیل ارخی سدوله - والدین کغریب فقد عزهوله - اتخافون عند قبولی

آیا زمانه بدان شب نمی ماند که پردہ ہای خود فرو ہشته باشد - و آیا دین بدان مسافر نمی ماند که شتر خود را بچرا گزاشته

ان تفقدوا ما حیز مغنما - او تضیعوا الفضل الذی صار بالنشب توامًا - کلا انه ظن

گم کرده باشد - آیا وقت قبول کردن من شما را این اندیشه است که آن غنیمتها که جمع کرده اید مفقود خواهند شد

لایلیق باهل العلم والمعرفة - والعزة کلها لله فی هذه والآخرة - ان الرجال لا یخافون

یا آن فضیلت را ضائع خواهید کرد که با مال توام گشته - هرگز چنین نیست بلکه این ظنے است که اہل علم و معرفت

ولو ذبحوا بالمدی - او نزع عنهم ثوب المحیا -

را نمی شاید - و عزت ہمه خدا راست چه درین عالم و چه در آخرت - مردان نمی ترسند اگرچه با کاردہا ذبح کرده شوند

اما تسلت عمایا تکم الی هذا الزمان - ومالی اجد کل احد منکم الوی

یا جامه حیات از تن شان کشیده شود - آیا تا این وقت کوریہای شما دور نشده - و چه سبب است که ہر یکے را از شما در

فی الکلام والبیان - وتعلمون انی ما جئت بمفتریات کاهل الفسق والهنات - وما

کلام و بیان جنگجو می یابم - و میدانید که من ہمچو فاسقان و بدکاران چیزہاے افترا کرده نیاورده ام - و بر شما

فتحت علیکم باب البدعات - بل هو حسرات علیکم بعد الممات - فاین آذان تسمعون

دروازه بدعات نکشادم - بلکه این کار و بار من بعد از مردن بر شما حسرتہاست - پس کجا آن گوشہا ہستند که

بها - واین اعین تبصرون بها - واین قلوب تفقهون بها - ومالکم لا تترکون الخرافات

بدانہا بشنوید - و کجا آن چشم ہا ہستند که بدانہا ببینید - و کجا آن دلہا ہستند که بدانہا بفہمید - و چه شد شما را که آن خرافات را

المتدنسة ولا تقبلون الجواهر النفیسة - تمنعون المسلمین من المساجد - وتعظمون

ترک نمی کنید که در تمام پلیدی افتاده اند و جواہر نفیسه را قبول نمی کنید - مسلمانان را از مساجد منع می کنید - و برای دنیاے خود اہل زر

لدنیا کم اهل العساجد - حصحص الحق فلا تقبلون - وتبین الرشد فلا ترجعون - و

را تعظیم می کنید - حق ظاہر شد مگر شما قبول نمی کنید - و رشد پیدا شد مگر شما رجوع نمی کنید - و

وتكفرون أهل القبلة ولا تمتنعون - اتموتون في يوم او انتم من الباقين - كيف تجدون

اہل قبلہ را کافر می گوئید و باز نمی مانید - آیا در وقتے خواہید مرد یا شما از باقیان ہستید - بدین تعصبہا

لذت الايمان بهذه التعصبات - ومابقي حلاوته بتكفير المومنين والمومنات - حسبتم اعراضنا

لذت ایمان چگونہ می یابید - و با تکفیر مومنین و مومنات حلاوت ایمان چہ باقیماندہ - شما آبروہائے مارا

كغنيمة - وتغرون علينا العوام وتلقون اليهم شيئاً بعد شيئ - وافسدتم الناس بمكائدكم

ہمچو مال غنیمت پنداشتہ اید - و عوام را بر ما می دوانید - و در دل شان چیزے بعد چیزے می اندازید - و شما بمکر و تزویر

وتزويراتكم - وصرفتم قلوبهم عن الحق بخرافاتكم - فاعلموا ان اثم الاميين عليكم يا معشر

خود مردم را تباہ کردہ اید - و از خرافات خود دل اوشان از حق گردانیدہ اید - پس بدانید کہ گناہ ناخواندگان بر گردن

الخادعين - احسبتم تكفير المومنين امراً هيناً - وتكذيب الصادقين شيئاً خفيفاً

شماست اے گروہ فریب دہندگان - آیا شما تکفیر مومنان و تکذیب صادقان امر سہل پنداشتہ اید - و آن

وهو عند الله عظيم -

نزد خدا تعالیٰ امرے بزرگ است

ولم تزالوا كنتم مصرين على الانكار - وما شفقتم وما خشيتم اخذ القهار -

و شما ہمیشہ بر انکار اصرار کنندگان بودید - و شما از مواخذہ خدا تعالیٰ بر ہیچ ترسیدید -

حتى بلغ امرنا الى ما بلغ ورد الله عليكم دعواتكم انه لا يحب قوماً مفسدين - ايها

تا آنکہ کار ما رسید بجائے کہ رسید - و خدا دعائے شما بر شما رو کرد چرا کہ او مفسدان را دوست نمی دارد - اے مردمان

الناس اني محق صادق في ادعائي - فاياكم ومرائي - وان كنتم لا تقبلون قولي

من بر حق و صادقم - پس از جنگ من بپرہیزید - و اگر چنین ہستید کہ قول من قبول می کنید -

ولا تخافون صولي - ولا تحضرون الى الهدايت - ولا تنتهون من الغوايت -

و نہ از حملہ من می ترسید - و نہ سوے ہدایت کشیدہ می شوید - و نہ از گمراہی باز می مانید

فَتَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا

پس بیائید تا بخواہیم پسران خود را و پسران شما را و زنان خود را و زنان شما را و نفسہائے خود را و نفسہائے

وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔

شما را باز مباہلہ کنیم و بر دروغ گویان لعنت فرستیم۔

وَنَسْتَفْتِحُ فِيْمَا وَقَعَ بَيْنَنَا لِيُقْضَى الْاَمْرُ وَيَظْهَرَ الْحَقُّ وَيَنْجُوَ عِبَادُ اللّٰهِ مِنْ قَوْمٍ

واز خدا تعالیٰ در نزاع خود فیصلہ بخواہیم تا امر حق فیصلہ کردہ شود و بندگان خدا از دروغگویان خلاص

كَاذِبِيْنَ۔ وَاِنِّيْ اَحْضُرُ بِرَازَ الْمُبَاهَلَةِ۔ مَعَ كِتَابٍ فِيْهِ اِلْهَامَاتِيْ مِنْ حَضْرَةِ الْعِزَّةِ۔

یابند۔ و من در میدان مباہلہ با کتاب الہامات خود حاضر خواہم شد۔

فَآخُذُ الْكِتَابَ بِيَدِ التَّوَاضُعِ وَالْاِنْكِسَارِ۔ وَاَدْعُو اللّٰهَ رَبَّ الْعِزَّةِ وَالْاِقْتِدَارِ۔ وَاَقُوْلُ

پس کتاب را بدست تواضع و انکسار خواہم گرفت۔ و بدرگاہ خدائے عزیز صاحب اقتدار دعا خواہم کرد۔ و این

يَا رَبِّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ كِتَابِيْ هٰذَا مَمْلُوٌّ مِّنَ الْمُفْتَرَيَاتِ۔ وَلَيْسَ هٰذَا

خواہم گفت کہ ای خدائے من اگر میدانی کہ این کتاب من از مفتریات پر است۔ و این نہ الہامات

اِلْهَامَكَ وَكَلَامَكَ وَمُخَاطَبَاتِكَ مِنَ الْعِنَايَاتِ۔ فَتَوَفَّنِيْ اِلٰى

تست نہ کلام تست نہ مخاطبات تست پس مرا تا مدت یکسال

سَنَةٍ وَعَذِّبْنِيْ بِعَذَابٍ مَا عَذَّبْتَ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ الْكَائِنَاتِ۔ وَ

بمیران۔ و مرا بعذابے معذب کن کہ ہیچکس را از مخلوقات بدان معذب نکردہ باشی۔ و مرا

اَهْلِكْنِيْ كَمَا تُهْلِكُ الْمُفْتَرِيْنَ الْكَاذِبِيْنَ بِاَنْوَاعِ الْعُقُوْبَاتِ۔ لِيَنْجُوَ الْاُمَّةُ

ز انسان ہلاک کن کہ مفتریان و کاذبان را بانواع عقوبت ہلاک میکنی۔ تا کہ این امت از

مِنْ فِتْنَتِيْ وَلِيَتَبَيَّنَ ذِلَّتِيْ عَلَى الْمَخْلُوْقَاتِ۔

فتنہ من نجات یابد و تا کہ ذلت من بر مخلوقات ظاہر گردد۔

ربّ وان کنت تعلم ان ھٰذہ الکلمات کلماتک ومِنَ الالہامات ولست
وائے خدائے من اگر میدانی کہ این کلمات تو ہستند۔ ومن نزد تو

بکاذب عندک بل انت بعثتنی عند ظہور الفتن والبدعات۔ فعذب
دروغ گو نیستم۔ بلکہ تو بروقت ظہور فتنہ ہا و بدعت ہا خودمرا مبعوث کردی۔ پس آنان را

الذین کفرونی وکذبونی ثم حضروا الیوم للمباہلۃ۔ ولا تغادر منہم نفسًا سالمۃ
معذب کن کہ مرا کافر قرار دادند و تکذیب من کردند۔ باز امروز برائے مباہلہ حاضر شدند۔ و از ایشان تا

الی السنۃ الاٰتیۃ۔ وسلط علی بعضہم الجذام وعلی البعض
سال آئندہ یک نفس سلامت مگذار۔ و بر بعض شان جذام را مسلط کن۔ و بر بعض

الاٰلام۔ وانزل علی ابصار بعضہم بلاءً۔ وسلط علی البعض صرعًا
دردہا۔ و برچشمہائے ایشان بلائے نازل کن۔ و بر بعض مرض صرع

وفالجًا واستسقاءً اوداءً اٰخر وتوفہم معذبین۔
و فالج و استسقا یا مرضے دیگر مسلط کن۔ و بعض را بعذاب موت بمیران

وابتل بعضہم بموت الابناء والحفاد والاختان۔ و
و بعض را بموت پسران و پسران پسران و دامادان و زنان و محبوبان و برادران مبتلا

الازواج والاحباب والاخوان۔ وعلیکم ان تقولوا اٰمین۔
کن۔ و بر شما خواہد بود کہ شما آمین بگوئید۔

فان یبق احد منکم سالمًا الی سنۃ۔ فاقرّ
پس اگر یکے ہم از شما تا سالے باقی ماند۔ پس من اقرار خواہم کرد

بانی کاذب واجیئکم بعجز وتوبۃ۔ واحرق کتبی واشیع ھٰذا الامر بخلوص نیۃ۔
کہ من دروغگو ہستم و بعجز و توبہ پیش شما بیایم۔ و کتاب ہائے خود را بسوزانم و این امر را بخلوص نیت شائع کنم

واحسب انکم من الصّادقین۔

وخواہم پنداشت کہ شما از صادقان ہستید۔

واما دعاءکم فلیدع کل احد منکم احکم الحاکمین۔ ربّنا ان کان ھٰذا

مگر مضمون دعائے شما۔ پس باید کہ ہر یکے از شما بحضرت احکم الحاکمین این دعا کند کہ ای خدائے ما

الرجل کاذباً فانزل علیہ نکالک وتوفّہ الی سنۃ بعذاب مہین۔ واجعل

اگر این شخص کاذب است پس برو عذاب خود نازل کن و اورا تا یکسال بعذاب اہانت کنندہ بمیران۔ و

الرجس علیہ ونجّ عبادک منہ یا ارحم الراحمین۔ ربّنا وان کان صادقاً

عذاب ذلیل کنندہ برو مسلط کن۔ و بندگان خود را ای ارحم الراحمین از و برہان۔ واگر ای خدائے ما او صادق است

ومن الحضرۃ۔ فانزل علینا رجساً من السّماء الی السنۃ۔ ولا تغادر منا احداً

و از طرف تست۔ پس بر ما تا یکسال عذابے از آسمان نازل کن۔ واحدے از ما کہ در مباہلین

من المباھلین۔ وعذبنا ومزّقنا واھلکنا واعدمنا وسلّط علینا آفاتٍ و

داخل است مگذار۔ و ما را معذب کن و پارہ پارہ کن و معدوم کن و بر ما آفات و امراض مسلط کن

امراض کما تسلط علی المفسدین۔ وعلینا عند ختم دعائکم ان نقول آمین۔

چنانچہ بر مفسدان مسلط میکنی۔ و بر ما بروقت ختم دعائے شما لازم خواہد بود کہ بگوئیم آمین۔

ثم علیکم ان تقدموا بین یدیکم قبل المباھلۃ بالاستخارۃ المسنونۃ

و این ہم بر شما لازم خواہد بود کہ قبل از مباہلہ استخارہ مسنونہ کنید۔

وتلتمسوا فضل اللّٰہ بتضرعاتٍ بھذہ الادعیۃ۔ ربّنا ان کان ھٰذا ھو الحق

و فضل الٰہی بتضرعات باین دعاہا بخواہید۔ اے خدائے ما اگر ہمین حق است پس ما را از

فلا تجعلنا من المحرومین۔ ربّنا وفقنا لنقوم فی سبیلک ولا نعصی الحق

محروماں مگردان۔ اے خدائے ما ما را توفیق دہ کہ در راہ تو ایستادہ شویم و نافرمان حق نباشیم

ولانکون من الخاسرین - ربنا نخاف ان نرد الیک بوجوہ مسودۃ - فارحمنا

واززیان کاران نشویم - اے خدا ما می ترسیم کہ بروہائے سیاہ بسوئے تو واپس کردہ شویم - پس اے خدا

ربنا واھدنا من لدنک سبلنا - وافتح اعیننا - وادنا طریق الصالحین -

ما بر ما رحم کن وراہ ہای ما ما را بنما - وچشمہائے ما بکشا - وراہ صالحان ما را بنما -

فقوموا فی اواخر اللیالی باکین - واسئلوا ربکم متضرعین - ولا تغلوا فی ظنونکم

پس در آخر شبہا بحالت گریہ بخیزید - واز خدا تعالی بتضرع بخواہید - ودر گمانہائے خود از حد بیرون

ولا تیئسوا من ایام اللہ - ان ایام اللہ تاتی کالمفاجئین -

مروید واز روزہائے خدا نومید نباشید - چراکہ روزہائے خدا ہمچو ناگاہ آیندگان می آیند -

واخر العلاج خروجکم الی براز المباھلۃ - وعلیکم ان

وآخری علاج این است کہ سوئے میدان مباہلہ بیرون آیید - وبر شماست کہ جماعت

لا تکون جماعتکم اقل من العشرۃ الکاملۃ - او یزیدون ولو الی الف

شما از دہ مرد کمتر نباشند - یا زیادہ از آن باشند اگرچہ تا

فی تلک الساھرۃ - لیفتح اللہ بیننا وبینکم ویقطع دابر الفجرۃ - ویتم الحجۃ

ہزار در آن میدان جمع شوند - تا کہ خدا تعالی در ما وشما فیصلہ کند وانجام بدکاران بد نماید وحجت خود

علی العالمین -

کامل کند -

ھذا اخر حیل اردناہ فی ھذا الباب - فتدبر

این حیلہ آخری است کہ درین باب خواستیم - پس تدبر کن واز خدا تعالے

وادع اللہ لطرق الصواب ولا تقعد کالقنطین

راہ ہائے ثواب بخواہ وہمچو غافلان منشین -

الا یا ایها الحر الکریم ۔ تدبر هدیک المولی الرحیم

ای مرد آزاد و کریم ۔ تدبر کن خدای رحیم ترا ره نماید

ولا تبخل ولا تقصد فسادا ۔ اتطفئ ما احضر الرب العظیم

و بخل مکن و قصد فساد مکن ۔ آیا میخواهی که آنچه خدا افروخته است آنرا فرو میرانی

وما جئنا الوری فی غیر وقت ۔ وقد هبت لقارئها النسیم

و ما بی وقت نزد مردم نیامدیم ۔ و نسیم بر وقت خود وزیده است۔

من رجع من قوله بعد ما نطق بالخطاء۔ فله اجر عظیم فی حضرة الکبریاء۔ و

و هر که از قول خود رجوع کند بعد از آنکه بخطا کلام کرده بود۔ پس او را در حضرت کبریا اجر عظیم است۔ و با

یحشر مع المتقین۔ و ینال جزیل الثواب۔ و عظیم الاجر فی دار المآب۔ التی لا

پرهیزگاران حشر او خواهد بود۔ و ثواب بزرگ و اجر عظیم در آخرت خواهد یافت۔ و دانی که آخرت

موت بعد حیاتها۔ ولا انقطاع لنعیمها ولذاتها۔ فمن قام ابتغاء لمرضات الله۔ فله

چیست آن آخرت که پس از زندگی آن موت نیست و نعیم و لذات آنرا انقطاع نیست۔ پس هر که برای حصول

ثواب ذالک فی ملکوت السماء۔ و یکرم فی حضرة العزة و یجزی باحسن الجزاء۔

خوشنودی خدا تعالی بایستد پس برای او ثواب آن در ملکوت آسمان است و او در حضرت عزت بزرگی خواهد یافت

فعلیکم یا معشر الاخوان۔ ان تسمعوا قولی لله الدیان۔ و تجتنبوا سبل الطغیان۔

و نیکوتر جزا و پاداش داده خواهد شد۔ پس ای معشر برادران بر شماست که برای خدا جزا دهنده سخن مرا بشنوید و از راه

و ایاکم والکبر والمبارات۔ واتقوا الله واذکروا المجازات۔ واتقوا سیر ارباب الدنیا

بی اعتدالیها دور بمانید و از تکبر و لاپروائی خود را دور دارید و از خدا بترسید و روز جزا را یاد کنید۔ و از سیرت ارباب دنیا و

والمحجوبین۔ ولا تقرؤا کتابی هذا واجدین علی او کارهین۔ و عسی ان تحسبوا

محجوبان پرهیز کنید۔ و این کتاب را در حالت غصه و کراهت مخوانید۔ و نزدیک است که شما امر را بر

امرا على صورة والحقيقة خلاف تلك الصورة - وعسیٰ ان تظنوا امراً

صورتے پنداريد وحقيقت برخلاف آن صورت باشد - وزديک است که شما امرے را خلاف

خلاف حقيقة وهو عين تلك الحقيقة - فانكم ماتدرون لبّ النواميس

حقيقت انگاريد وآن عين آن حقيقت باشد - چراکه شما مغز اسرار الٰهی نمی فهميد -

الالٰهيّة - وتتكلمون مستعجلين غير مفكرين - انظروا كيف تهتمّون امور دنياكم

واز شتاب کاری بغير فکر کردن گفتگو می کنيد - ببينيد که درباره امور دنيوی خود چه اهتمام ها

وان نزل بلاء عليها فلا تصبرون على بلواكم - وتسعون حق السعی لترفعوا ما اذاكم -

می کنيد - واگر چيزے از بلا بران امور نازل شود پس بر آن بلا صبر نتوانيد کرد - وتمامتر سعی بجامی آريد تا آن چيز

وتنفقون لدفعه اموالكم واوقاتكم وقواكم وتتوجهون بكل فكركم ونهاكم - ولاتقعدون

را دفع کنيد که اذيت داده است وبرائے دفع آن مالها خود را و وقتها خود را و قوتهائے خود را خرچ ميکنيد وبهمه فکر ودانش

كالصّابرين - فلما كانت عنايتكم بهذا القدر الى اشياء فانية - ذاهبة بعد

سوئے آن متوجه ميشويد وهمچو صابران نمی نشينيد - پس هرگاه که سوئے آن چيزهائے فانيه اين توجه وعنايت شما است که

وقتٍ ومهلة - فكيف تغفلون من الامور الباقية الابدية - التی توصل

در وقتے باشد ودر وقتے ديگر نباشد پس چگونه در امور باقيه ابديه غفلت می ورزيد - آن امور که گم شدن

فقدانها الى النيران المحرقة - اتؤثرون الفانيات على الباقيات - وتريدون

آن ها تا آتشهائے سوزنده مير ساند - آيا شما چيزهائے فانيه را بر چيزهائے باقيه اختيار می کنيد - و دوام

الحياة الدنيا وتنسون خلود الجنات -

بهشت ها يادنمی داريد

ايها الناس زكّوا نفوسكم واجتنبوا لجذباتكم - وطهّروا خطراتكم و

ای مردمان نفسهائے خود را پاک کنيد واز جذبات خود دور بمانيد - وخيالهائے دل ونيات را پاک

نیاتکم۔ وانظروا الی الحق متامّلین۔ لاتخدعنکم اخبار باردۃ۔ وخرافات واھیۃ

کیند۔ وسوے حق بنگاہ تامل بنگرید۔ باید کہ شمارا خبرہاے سرد وسخنہاے خرافات واھیات فریب ندہند۔

ولا ینبغی ان تلتفتوا الیھا وتنبذوا کلام اللّٰہ وراء ظھورکم غافلین۔

ونمی سزد کہ سوے چنین سخنہا التفات کنید۔ وکلام خدارا پس پشت خود بیندازید۔

وقد سمعتم ان موت نبیّ اللّٰہ عیسیٰ ثابت بکلام ربّ العالمین۔

وشما شنیدہ اید کہ موت عیسیٰ علیہ السلام بقرآن ثابت است۔

والاحادیث ساکتۃ فی رفعہ الجسمانی۔ ومافی یدیکم الا الامانی۔ وما ثبت

واحادیث دربارہ رفع جسمانی او ساکت اند۔ ودر دست شما بجز آرزوہا ہیچ نیست۔ ودربارہ رفع ہیچ اثری از

فیہ اثر من خاتم النبیین۔ وما نطق فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

خاتم النبیین صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثابت نشدہ۔ وآنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیچ لفظے درین بارہ برزبان نیاوردہ۔

بکلمۃ۔ ولا تفوّہ بلفظۃ واحدۃ۔ وتعلمون ان النزول فرع للصعود ✠ فلما

دیدانید کہ نزول برائے صعود فرع است۔ پس ہرگاہ کہ صعود

✠ الحاشیۃ۔ الرفع الذی جاء فی ذکر عیسیٰ علیہ السلام فی القرآن۔ فھو

آن رفع کہ در ذکر عیسیٰ علیہ السلام در قرآن شریف آمدہ است۔ آن رفع

لیس رفع جسمانی ولذالک قُدِّمَ علیہ لفظ التوفی فی البیان۔ لیعلم

جسمانی نیست۔ واز بہر ہمین برسر آن لفظ توفی بیان کردہ شد۔ تا کہ مردم بدانند کہ آن

الناس انہ رفع روحانی کما جرت علیہ سنت اللّٰہ بعد موت اھل الایمان

رفع روحانی است چنانکہ بر آن سنت خدا تعالیٰ برائے مومنان بعد از مردن شان رفتہ۔

فانھم یُرفعون الی اللّٰہ بعد قبض الروح ویُدخلون فی نعیم الجنان۔ فرحین آ

چراکہ اوشان بعد از مردن سوے خدا تعالیٰ برداشتہ می شوند ودر بہشت بحالت خوشی داخل کردہ میشوند

لم يثبت الصعود فالنزول رجاءٌ باطل فلا تاخذوا بالقول المردود۔ وان تعرضوا

جسمانی ثابت نشد پس نزول امیدِ باطل است۔ پس قول مردود را مگیرید۔ واگر از نصیحت من کناره

عن نصيحاتي۔ ولم تعملوا على وصيتي۔ فاخاف عليكم ان تُحسبوا في الذين

کنید۔ و بر وصیت من عمل نکنید۔ پس بر شما می ترسم که از آن مردم شمار کرده شوید که

يغمطون نعم الله ويقطعون ما امر الله به ان يوصل ويمدّون اعناقهم

نعمت ہائے الٰہی را ناشکری کنند۔ و ہرچہ برائے پیوند کردن آن حکم است آنرا قطع می نمایند۔ و گردنہائے خود را

جاحدين۔ وما كنت بدعًا في هذا الامر وما جئت شيئًا اِمرا۔ فكيف تواخذونني

از روئے انکار دراز می کنند۔ و درین امر من اول کسے نیستم و من امرے نیاوردہ ام کہ کسے نیاوردہ۔ پس چگونہ مرا سخت

قصة صلب المسيح

والآيت نزلت ليقضي بين اليهود والمسيحيين۔ فان اليهود زعموا ان المسيح

و این آیت برائے فیصلہ کردن در یہود و نصاریٰ نازل شدہ است۔ چرا کہ یہود زعم کردند کہ حضرت عیسیٰ

كان من الكاذبين۔ وملعونًا وما كان من المقربين المرفوعين۔ وقالوا انّه صُلب

علیہ السلام از کاذبان بودند۔ و نعوذ باللہ ملعون بودند۔ و از آنان نبودند کہ بسوئے خدا تعالیٰ رفع ایشان میشود

والمصلوب لا يُرفع الى الله بحكم التورات بل يُلعن من حضرته ويُجعل من

و گفتند کہ او مصلوب شد۔ و بحکم توریت مصلوب از رفع محروم می ماند بلکہ او از جناب باری رد کردہ می شود۔

المردودين۔ وقال النصارى انه كان ابن الله فصُلب لانجاء الخلق ومُنع

و نصاریٰ گفتند کہ عیسیٰ پسر خدا بود و برائے نجات خلق مصلوب شد۔ و در ابتدا از

من الرفع في اول الامر ولُعن وعُذّب واُدخل في جهنم الى ثلثة ايام كالفاسقين

رفع منع کردہ شد۔ و ملعون شد و معذب شد۔ و تا سہ روز چون بدکاران داخل جہنم گردید۔

ثم رُفع الى العرش وآواه الله الى يمينه الى ابد الآبدين۔ فاليهود ذهبوا الى

باز رفع او بسوئے عرش خدا تعالیٰ شد۔ و خدا او را بجانب راست خود جا داد۔ پس یہود بسوئے تفریط و شتم و

وترهقونني عن امري عسرا - اعميت عليكم اقوال الاولين - بل هو نبأ عظيم

میگریید و در مشکلهاے اندازید - آیا بر شما سخنہائے اولین پوشیدہ شدند - بلکہ آن چیزیست بزرگ کہ ازان

انتم عنه معرضين - لا تظلموا انفسكم واتوني بصفاء نية - يدرء الله عن قلوبكم

کنارہ کش شدہ اید - برخود ظلم مکنید و بصفاء نیت نزدم بیائید - خدا ہر شبہ شما از دل شما دور

كل شبهة - وينزل عليكم انوار سكينة -

خواہد کرد و نور اطمینان بر شما نازل خواہد کرد -

وتعلمون ان فتن النصارى وغلوهم في الخزعبيلات - كانت تقتضي حكما

ومیدانید کہ فتنہ ہاے نصاری و جوش ایشان در امور باطلہ یک حکم را از خدا میخواست -

قطعی حکم الہی

تفريط وهمطوا اهباط - والنصارى مع التفريط الى افراط - فبين الله ما كان

فرو افگندن رفتند - و نصاری با تفریط افراط راہ ہا اختیار کردند - پس خدا تعالی آنچہ راست

احق واقوم في امر عيسى - فقال انه ما صلب بل توفي بحتف انفه والحق

بود بیان فرمود کہ مسیح مصلوب نشدہ است تا از رفع محروم ماند - بلکہ بموت خود بمرد و باز بغیر ملعون

بالموتى - ثم رفع كالمقربين من غير ان يلعن ويدخل في اللظى - فالحاصل

شدن مرفوع شد و رفع او ہمچو رفع مومنان شد - پس حاصل کلام این است

ان هذا قضاء من الله الاعلى - بين اليهود

کہ این حکم فیصل از خدا تعالی در یہود و نصاری است -

والنصارى - ليبرء عبده من بهتان اللعن *

تا خدا تعالی بندہ خود را از تہمت لعنت و عدم رفع بری

وعدم الرفع ويقضي بما هو احق واولى -

کند - پس خدا تعالی بدین حکم اختلاف را از میان برداشت -

* الحاشية - لولا هذا الغرض لكان ذكر التطهير لغوا بعد ذكر الرفع فان عدم الرفع يكسب الخلق اليقين بلعن عيسى واوجب الرفع منه

اگر این غرض نبودے البتہ ذکر تطہیر بعد ذکر رفع لغو بودے - چراکہ عدم رفع جمیع خلق را یقین کنانیدے بلعنتی عیسی و رفع آن واجب باشد

مِن ربّ السّموات - فالله الذي نجّا المسيح مِن صَليبُ اليهُود ورفعه

پس آن خداے کہ مسیح را از صلیب یہود نجات دادہ بسوئے مقام بلند برداشت

الى المقام الاعلىٰ - اراد ان يُنجّيه من صَليب النصارىٰ مرّةً اُخرىٰ -

ارادہ کرد کہ بار دوم او را از صلیب نصاریٰ نجات دہد -

فارسلنى حَكماً عدلاً لهذه الخُطّة - وسمّانى باسمه لاكسر الصّليب واتمّ

پس مرا بطور حکم عدل و برائے این کار فرستاد و نام من مسیح نہاد تا من صلیب را بشکنم - و کارے کہ از

مَا بقى منه مِن فرائض النصيحة - فكلّ مَا افعل كان عليه

مسیح باقی ماندہ بود با تمام رسانم - پس ہمہ آنچہ من میکنم او کردے -

لطیفۃ حکائیۃ

فحكم بينهم فيما اختلفوا فيه - وهو خير الحاكمين -

پس حکم کرد در آنچہ اختلاف مے داشتند

ولولا هذا الغرض فما كان وجه لذكر هٰذه القصة - بل لو فرضت

پس اگر این غرض نبودے پس برائے ذکر این قصہ ہیچ وجہے نبود - بلکہ اگر این قصہ را بر خلاف

القصة على خلاف هٰذه الصّورة - لكان لغواً كلها ومحل اعتراض على

این صورت فرض کردہ شود ہمہ قصہ لغو و محل اعتراض بر حضرت باری میگردد -

فعل حضرة العزة - الم تكن ارض الله واسعة فيخفى المسيح فى مغارة

آیا زمین خدا فراخ نبود - پس می بایست کہ در غارے از غارہا پوشیدہ

مِن المغارات - كما اختفى افضل الرسل عند التعاقبات - ففكر اىّ حاجات اشتدت

کردے - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بوقت تعاقب پوشیدہ کرد - پس فکر کن کہ کدام حاجتے پیش

لرفعه الى السّماوات - اخشى الله رعب اليهود المخذولين - وظن انهم

آمدہ بود کہ مسیح را بر آسمان برد - چہ خدا از رعب یہود بترسید و گمان کرد کہ ہر جا کہ در زمین پوشیدہ

لوكان فی قید الحیات - وكذالك قدر عالم المغیبات - وجئت بعده علی قدر

اگر در قید حیات بودے - وہمچنین خدا عالم الغیب مقرر کرد - ومن بعد از مسیح بقدار آن زمانہ

جاء هو من بعد موسی - وان فی ذالك لاٰیة لاولی النهی - ومن

آمدہ ام کہ او بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بود - ودرین مناسبت برائے عقلمندان نشانے است -

آیات الله انه اخفی فی عدد اسمی عدد زمانی - وان شئت ففكر فی

واز نشانہائے خدایکے این است کہ او در عدد نام من عدد زمانہ مرا پوشیدہ داشتہ است - واگر خواہی در عدد

غلام احمد قادیانی

غلام احمد قادیانی
۱۳۰۰

فذالك خاتم رب العلمین - وفیه اشارة الی انه جعلنی لهذه الملة مجدد

فکر کن - پس این مہر خداست - ودرین اشارہ است کہ او تعالیٰ مرا مجدد این صدی گردانیدہ است

الدین - ولا یقبل العقل السلیم ان یصمت الله الغیور عند هذه الفتن

وہیچ عقل سلیم قبول نمی کند کہ خدائے غیور بروقت این فتنہا خاموش ماند -

العظیمة - حتی لا یبعث مجددا علی راس هذه المائة - التطمئن قلوبکم بان

تا آنکہ برسر این صدی ہیچ مجددے را نفرستد - آیا دلہائے شما بدین امر

یخرجونه من الارضین - الا تعلم ان الله حکیم لا یفعل فعلا الا بقدر ضرورة - و

کنم ایشان خواہند برآورد - آیا نمی دانی کہ خدا حکیم است - ہر کارے کہ میکند صرف بقدر ضرورت

لا یتوجه الی لغو بغیر حکمة داعیة - فای حکمة الجاء الله لرفع المسیح الی السماء

میکند - وبسوئے لغو بغیر حکمت داعیہ توجہ نمی فرماید - پس کدام حکمت خدا را بر آن آورد کہ رفع مسیح بقرار کرد -

اما وجد موضعا فی الارض للاخفاء - ففکر کالمبصرین - منه

آیا ہیچ مکان برائے پوشیدن او بر زمین نماندہ بود - پس ہمچو بینایان بیندیش - منہ

(margin: یوم ۱۹ مئی ۱۹۰۲)

یری اللہ ہذہ البلایا تنزل علی الامۃ الضعیفہ۔ ثم لا یتوجہ الی دفعھا ولا

اطمینان میگیرند کہ خدا بہ بیند کہ این آفات برامت ضعیفہ نازل می شوند و باز برائے دفع آن آفات و دور

لازالۃ ہذہ الظلمۃ۔ ولا یبدء شیئ من نصرۃ حضرۃ الکبریاء۔ وانتزل رحمتہ

کردن تاریکی متوجہ نگردد۔ و چیزے از مدد خدا تعالی ظاہر نشود۔ و ہیچ رحمتے بروقت

عند کمال ہذا البلاء۔ وتسب ذراری الشیطان اولیاء الرحمٰن فرحین

نزول این بلا نازل نشود۔ و اولاد شیطان اولیاء رحمن را دشنام ہا دہد درحالیکہ خوش

مطمئنین۔ الا تنظرون کیف بلغت غشاوۃ الجہل منتہاھا۔ وکیف نسیت

و مطمئن اند۔ آیا نمی بینید کہ چگونہ پردہ جہل تا انتہائے آن رسید۔ و چگونہ ہر نفس عاقبت خود را فراموش

کل نفس عقباھا۔ الا التی حفظھا اللہ وحماھا۔ الا تشاھدون کیف زادت

کرد۔ مگر آنکہ خدا حفاظت او کرد و نگہ داشت۔ آیا مشاہدہ نمی کنید کہ چگونہ ملت ہائے

الملل الضالۃ فی طغواھا۔ ووقع الفتور فی سفینۃ الحق ومجراھا ومرسٰھا

گمراہ شدہ در تجاوز از حد زیادتہا کردند۔ و در کشتی حق و جاری کردن و لنگر نہادن آن چہ فتورہا افتاد۔

الا یصرخ الوقت لمجدد الدین۔ الم یان للذین ظُلموا ان یُنصروا

آیا وقت موجودہ برائے مجدد دین فریاد ہا نمی کند۔ آیا برائے مظلومان وقت نصرت ہنوز نرسیدہ

من رب العالمین۔ اتنتظرون وقت استیصال الاسلام۔ وَقَدْ

است۔ آیا وقتے را انتظار می کنید کہ اسلام از بیخ برکندہ گردد۔ حالانکہ

وَصَلَ اِلٰی شفا حفرۃ دین سید الانام۔ ما

دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا سوراخ ہلاکت رسید۔ چہ شد

لکم لا تغتمّون کالمواسین۔

شما را کہ ہمچو غمخواران غمگین نمی شوید۔

احاط الناس من طغوی ظلام | علامات بها عرف الامام
تاریکی طاغی گشتن بر مردم احاطه کرد | این آن نشانیان هستند که بدانها امام شناخته شد
فلا تعجب بما جئنا بنور | بدت عین اذا اشتد اوام
پس ازان نوری هیچ تعجب مکن که آوردیم | حقیقت این است که چون مردم را تشنگی گرفت چشمه از غیب ظاهر شد

ایاتی مسیحکم بعد تفطر السماء واختلال النظام - مالکم لا تعرفون الاوقات
آیا مسیح شما بعد شگافتن آسمانها و اختلال نظام خواهد آمد - چه شد شمارا که وقتهارا شناخت نمیکنید
ولا تفکرون فی الایام - الا ترون ان الآفات نزلت - والآیات ظهرت - والمعاصی
و در روزها فکر نمی نمائید - آیا نمی بینید که آفات فرود آمدند - و نشانها ظاهر شدند - و گناهان بسیار
کثرت - والفتن تواترت - والمصیبت جلت - الیست فیکم نفس مفکرة
گشتند - و فتنها پیهم پدید آمدند - و مصیبت بسیار بزرگ شد - آیا در شما هیچ جانی فکر کننده نیست -
او تحبون الدنیا الخاسرة - او یئستم من رحمة الحضرة الاحدیة - او رجعتم
یا این جهان پر زیان را دوست میدارید - یا از رحمت الهی نومید شده اید - یا سوی جاهلیت
الی الجاهلیة - ورددتم فی الحافرة - اتظنون ان الله ما بعث مجددا لاصلاح
رجوع کرده اید - و سوی مکانی باز گشته اید که از آنجا ترقی کرده بودید - آیا گمان شما این است که خدا هیچ مجدد را
هذه المفسدة علی راس هذه المائة - او بدل سننه عند هذه الفتن المهلکة
برای اصلاح این مفسده بر سر این صدی نفرستاده است - یا در وقت این فتنه های هلاک کننده سنت خود را
الم یکن حاجة الی روح القدس عند کثرة الشیاطین - فلا تمیلوا
تبدیل کرد - آیا وقت کثرت شیاطین حاجت روح القدس نبود - پس از راه
کل المیل وانظروا کلام الله متدبرین - الا ترون نیران الفتن وزمان المحن
راست دور نروید و کلام خدارا بتدبر بنگرید - آیا شما آتش فتنه ها و زمانه محنتهارا نمی بینید -

وتسمعون ثم لا تسمعون - وتنادون ثم تصمتون - كانكم متم او غمی علیکم

وشنوید و باز نمی شنوید - وشمارا آواز داده می شود و باز خاموش میمانید - گویا مرده اید یا همچو مصروعان

كالمصروعين - واذا نطقتم نطقتم كالعادين - واذا بطشتم بطشتم جبارين -

بر شما غشی افتاد - وچون سخن میگوئید همچو ظالمان سخن میگوئید - وچون حمله میکنید پس همچو جابران حمله می کنید

واذا ناظرتم فناظرتم باراء اخف من المغازل - واضعف من الجوازل -

وچون مناظره میکنید پس رائے ظاهر میکنید که ضعیف‌تر از دوک باشد و کمزور‌تر از بچه کبوتر -

واحاطت بكم اخلاط الزمر من ذوالغمر - فجعلتموهم كانفسكم من الضالين -

وعوام را از نادانان گرد خود جمع کرده اید - پس ایشان را همچو خود گمراه ساخته اید -

اعطيتم مفاتيح الهداية - فاستبدلتم الغي بالرشد والدراية - وتمايلتم

شمارا کلیدهائے هدایت دادند - پس بجائے هدایت گمراهی را گرفته اید - و همچو محبت کنندگان

الى الجهل كالمحبين -

بر جهل نگونسار شده اید -

ومنكم قوم اغروا على العامة - ونددوا بانه ترك الكتاب

وازشما قومے هستند که بر من عوام را برانگیختند و چنین ظاهر کردند که این شخص

والسنة - الا لعنة الله على الكاذبين المفترين - الذين يستمرون على

کتاب و سنت را ترک کرده است - خبردار باشید که لعنت خدا بر کاذبان و مفتریان است - آنانکه بر گمراهی خود

غيهم - ولا ينتهون عن زهوهم وبغيهم - وما كانوا منتهين - وما

مداومت می ورزند - واز کار باطل و بغاوت خود باز نمی آیند - ونه باز آیندگان هستند - و بر ما جفا نکردند

ظلمونا ولكن ظلموا انفسهم - وسقط المكر على وجوه الماكرين - اشاعوا

مگر بر نفسهائے خود جفا میکنند - ومکر بر روئے مکر کنندگان افتاد - کار هائے جهالت خود را

جھلاتھم فی الجرائد - وکادوا کالصائد - وجاؤا بزور مبین - ولما رایتُ

دراخبارہا شائع کردند - وہمچو شکاریان مکرہا نمودند - ودروغے صریح آوردند - پس ہرگاہ کہ

انہم اخلوا کنائنھم - وقضوا من المفتریات لبانتھم - اشعتُ ما اشعتُ

دیدم کہ اوشان تیردان خودہا خالی نمودند - وازمفتریات حاجت روائی خود کردند - شائع کردم آنچہ شائع

کما ھو فرض الصادقین - فاعرضوا عن نضالی - وفرّوا من عسالی -

کردم - چنانچہ فرض صادقین است - پس ازمقابلہ من کنارہ جو شدند - واز نیزہ من بگریختند -

وواروا وجوھھم کالکاذبین -

وروہائے خود راہمچو کاذبان پوشانیدند -

ایھا الناس ارفعوا علیٰ ظلعکم ولا تظلموا - وانتھوا ولا تفرطوا

ای مردمان برجاہائے خود نرمی کنید وظلم مکنید - وباز ایستید وکار ابافراط

واحذروا ولا تجترؤا - واذکروا الموت ولا تغفلوا - واذکروا آباءکم الغابرین -

مرسانید - وبترسید ودلیری مکنید ومرگ خود را یاد کنید وغافل مباشید - وپدران خود را کہ گزشتہ اند یاد کنید -

اتظنون انکم تترکون فی الدنیا ولذاتھا - ولا تقادون الی الحاقۃ ومجازاتھا -

آیا گمان می کنید کہ شما در دنیا ولذات آن گزاشتہ خواہید شد - وسوئے قیامت وپاداش آن کشیدہ نخواہید شد -

ولا تساقون الی مالک یوم الدین - مالکم لا تنتھجون مھجۃ الاھتداء -

وسوئے مالک یوم جزا ہمچو گرفتاران روانہ نخواہید شد - چہ سبب است کہ راہ راست را نمی گیرید -

ولا تعالجون داء الاعتداء - وتمرون بالحق محقرین -

وبیماری تجاوز ازحد را علاج نمی کنید - وبرحق چون میگذرید بہ تحقیر میگذرید -

اعلموا ان فضل اللہ معی - وان روح اللہ ینطق فی نفسی -

بدانید کہ فضل خدا بامن است - وروح خدا در من سخنہا مے کند -

فلا يعلم سرّي - وخيلة امري الاربّي - هو الذي نزل عليّ وجعلني مِن

پس ہیچکس رازِ من وحقیقت اندرونیِ من بجز خدای من نمی داند۔ ہمان است کہ بر من فرود آمد و مرا از روشن

المنوّرين - وكم مِن آياتٍ كُشفت عليكم ثم تمرّون بها غافلين - الا ترون ان الخسوف

شدگان گردانید۔ وبسیارے از نشانہا است کہ بر شما کشادہ شدند باز برانہا بحالت غفلت میگذرید۔ آیا نمی بینید کہ خسوف

والكسوف ما كانا في قدرتي ولا قدرتكم - بل كان جمعهما في رمضان خلاف

وکسوف نہ در قدرت من بود ونہ در قدرت شما۔ بلکہ جمع شدن آن ہر دو در ماہ رمضان خلاف مراد شما

منيتكم - فرئيتم الآيتين المذكورتين كارهين - فكانّ الله عذبكم بما لا تهوي انفسكم

بود۔ پس شما آن ہر دو آیات ذکر کردہ شدہ را در حالت کراہت مشاہدہ کردید۔ پس گویا خدا تعالی بچیزے

فما فكرتم كالراشدين - ولو كان في قدرتكم لحوّلتم الشمس والقمر من مكان خسوفها و

شما را عذاب کرد کہ دل شما نمی خواست پس ہمچو صاحبان رشد ہیچ فکرے نکردہ اید۔ واگر در قدرت شما بودے

نلتم الى السّماء لتغيير صفوفهما لو كنتم قادرين - فسوّد الله وجوههم - ورضٍ فوهم -

البتہ شما آفتاب و ماہتاب را از مقام خسوف وکسوف بمقامے دیگر منتقل کردندے۔ پس خدا روہائے شما را سیاہ کرد و دہن

وما استطعتم ان تردوا فعل الله فكنتم نادمين -

شما را بکوفت و در طاقت شما نماند کہ فعل خدا را از حالت آن بگردانید۔ پس ہمچو شرمندگان پوشیدہ شدید

اتقسمون انكم رضيتم بهذا الفعل مِنَ الرحمٰن - وما جادلتموه

آیا قسم میخورید کہ شما بدین فعل خدا تعالی راضی بودید۔ ودر دلہائے خود ہمچو

بانفسكم كالشيطان - وما اخذكم القبض كالغضبان - فاقسموا ان كنتم صادقين -

شیطان با او جنگ نکردہ اید۔ وشما را ہمچو خشمناکان قبض نگرفتہ است۔ پس قسم خورید اگر راست گو ہستید۔

اتقسمون انكم رضيتم بموت آتهم - بعد ما اخفى الحق وما اقسم - فاقسموا ان كنتم

آیا قسم میخورید کہ شما بموت عبد اللہ آتہم عیسائی راضی شدہ اید بعد ز آنکہ او حق را پوشیدہ داشت و قسم نخورد۔ پس قسم خورید

صادقين ۔ اتقسمون انکم رضيتم بما ايدني ربي ۔ واکرمني واعزني وزادکل

اگر راستگو ہستید۔ آیا قسم میخورید کہ شما بآن تائیدات خدا کہ من کہ لازم حال من اند خوشنود ہستید۔ وشمارا آن ہمہ اکرام

يوم حزني ۔ فاقسموا ان کنتم صادقين ۔ اتقسمون انکم رضيتم بما اخزاکم ربي

واعزاز الٰہی کہ درباره من مبذول است خوش مے آید۔ پس قسم خورید اگر راستگو ہستید۔ آیا قسم میخورید کہ شما بدین فعل

بجزائي ۔ وما استطعتم ان تکتبوا شيئًا في العربية کاملائي ۔ فاقسموا

حق راضی بودید کہ او بمقابلہ من شمارا رسوا کرد۔ ودر قدرت شما نماند کہ چیزے بمقابل من در عربی بنویسید۔ پس قسم خورید

ان کنتم صادقين ۔ اتقسمون انکم رضيتم بما قصرتم عن فهم القرآن

اگر راستگو ہستید۔ ایا قسم میخورید کہ شما بدان قصور راضی شده اید کہ درباره فہم قرآن در شما ثابت شد

فما استطعتم ان تکتبوا مثل ماکتبت من معارف الفرقان ۔ وما قدرتم ان

پس شمارا این طاقت نماند کہ آنچہ من نوشتم بنویسید۔ وشمارا این قدرت نشد

تبارزوني في هذا الميدان ۔ فاقسموا ان کنتم صادقين ۔

کہ درین میدان مقابلہ من کنید۔ پس قسم خورید اگر بر راستی ہستید

وقد شهد صالح على صدقي من قبلي وقبل دعوتي ۔ و

وبہ تحقیق نیکبختے قبل از من وقبل از دعوت من بر صدق من گواہی داد۔ و گفت

قال انه هو عيسى المسيح الآتي ۔ وسماني وسمّا قريتي ۔ وقال لفتاه هذا ما

این ہمان عیسیٰ مسیح است کہ خواہد آمد۔ ونام من ونام ده من بر زبان راند۔ ومرید خود را کہ کریم بخش

انبئت من ربي فخذ مني هذه وصيتي ۔ وقال ان العلماء يكفرونه ويكذبونه

نام داشت گفت کہ این خبر از خدائے خود یافتم۔ پس این نصیحت من از من بگیر۔ وگفت علماء آنوقت او را کافر

فلا تقعد معهم وتذكر نصيحتي ۔ فلما كبر فتاه وشاخ ادرك وقتي ۔ فجاءني

خواہند قرار داد وتکذیب او خواہند کرد با او شان منشین ونصیحت من یاد دار۔ پس ہرگاه کہ آن مرد بکبر سن رسید

فی وقت غربتی - وقال عندي لك شهادة فاسمع منّی كلمتی - فروی

و پیر شد وقت مرا یافت - پس در حالت مسافرت من نزدم آمد و گفت برائے تو نزد من گواهی است - پس کلام من

ما سمع من شیخه بعین باکیة ودموع متحدّرة حتی هیّج عبرتی - ثم

بشنو پس هر چه از شیخ خود شنیده بود بمن روایت کرد و در حالت روایت چشم او گریان بود و اشک ها او جاری

اشاع کما وصاه شیخه الولیّ هذا الخبر - وبلّغ حالفاً ومهلّلاً الی کل

بودند - بحدیکه مرا مستعد گریه کرد - باز همچنان که شیخ خدا رسیده او وصیت کرده بود این خبر را در مردم شایع کرد - و

اذن هذا الاثر - واشعت بایماءه رسالة مطبوعة - واودعتها اخباراً

بقسم و کلمه تشهد این نشان را بهر گوشے رسانید - و من باشاره او یک رساله که در ان این روایت بود طبع کرده

مسموعة - وزاحمه علماء تلك الخطّة - وکادوا کل کید لیصرفوه عن هذه

شایع کردم و در آن رساله آن اخبار مسموعه درج کردم - و علماء آن نواح مزاحم او شدند - و از هر قسم مکرے کردند تا او را

الشهادة - فقال لا اکتمها ابدا ولا اتعامی بعد البصیرة - فاشاعها حق الاشاعة

ازین شهادة باز دارند - پس گفت که من هرگز این گواهی را پوشیده نخواهم کرد - و بعد از بصیرت کور نخواهم شد - پس

وبلّغها الی الخواص والعامة - ثم توفاه الله ورفعه الی مقرّ المؤمنین -

آن گواهی را در خاص و عام چنانچه باید شایع کرد - باز خدا تعالی او را وفات داد - و سوئے قرارگاه مومنان برداشت

فبیّنوا اتقسمون انکم رضیتم بهذه الاٰیة من الرّحمٰن -

پس قسم خورید آیا شما بدین نشان الهی راضی شده اید -

وما کرهتم وما غضبتم فی قلوبکم بالعدوان - فاقسموا ان کنتم صادقین -

و هیچ کراهت نکرده اید و نه در دل هائے خود بظلم صریح خشمناک شده اید - پس قسم خورید اگر شما بر راستی هستید

اهذه کانت تقاتکم ودیانتکم ان شیخا کبیرا من المسلمین - روی هذه

آیا این پرهیزگاری شما بود و این دیانت که پیرے بزرگ از مسلمانان این روایت را بقسم و بکلمه تشهد بیان کرد

الروایت مقسماً باللّٰه ومهلاً فولّیتم معرضین۔ مع ان اشهاداً عدلاً من قومه

پس شما اعراض کردید۔ باوجودیکه بسیاری از گواهان که از قوم او

شهدوا علی انه من الصّالحین الصّادقین المصلّین الصائمین الزاهدین

بودند گواهی دادند که او نیک بخت وراستگو وپابند صوم وصلوٰة ومرد زاهد است۔

وکذالك نبهکم اللّٰه کل مرّة فما تنبهتم کالمسترشدین۔

وهمچنین خدا تعالی هر بار شمارا خبردار کرد پس همچو هدایت مندان خبردار نشدید۔

اتقسمون انکم رضیتم بما لم یسمع اللّٰه دعواتکم۔ وحفظنی و

آیا قسم میخورید که شما بدین امر راضی شده اید که خدا تعالی بددعاهای شمارا قبول نکرد ومرا نگهداشت

وعصمنی وکرّمنی وادغم انفکم لسوء نیاتکم۔ فاقسموا ان کنتم صادقین۔

وبزرگی داد وشمارا باعث بدنیتی شما ذلت داد۔ پس قسم خورید اگر براستی هستید۔

فان کنتم تظنون انکم علی الحق ونحن علی الباطل۔ فلم یعذبکم اللّٰه بما لا

پس اگر شما گمان می کنید که شما برحق هستید وما بر باطلیم۔ پس چرا خدا تعالی شمارا بان دلائل

ترضون به من الدلائل۔ ویتربصون علینا الذلة فتوخذون فیها مخوسین۔

که خلاف رضای شماست عذاب می دهد۔ وبر ما امید ذلت میدارید وهمه ذلت بر شما می افتد۔

بل اللّٰه یکسر جبتکم فی کل آن۔ ویعلی عبده ببرهان۔ ویمزق اجیاد

بلکه خدا تعالی هر دم بت شما را می شکند۔ وبنده خود را بحجت بلند می گرداند۔ وگردن متکبران را می شکند

المستکبرین۔ فما لکم لا ترفئون بالاستغفار۔ ولا تذکرون وقت الاعتذار۔

پس چه شد شما را که جامه دریده خود را باستغفار پیوند نمی کنید۔ ووقت عذر آوردن یاد نمی آرید۔

ولا تتولون خائفین۔ وانی بزعمکم اخادع الناس واضل الورٰی۔

وهمچو ترسندگان توبه نمی کنید۔ ومن بگمان شما مردم را فریب می دهم ومخلوق را گمراه میکنم۔

وافتری علی اللہ واترک سبل التقوٰی۔ وفی نفسی معہار ذائل اُخرٰی۔

د بر خدا تعالیٰ افترا مے کنم۔ و راہ تقوٰی را مے گذارم۔ و در نفس من سوا ئے این رزیلتہا بسیار اند۔

وانتم قوم مُطہّرون لا عیب فیکم ولا طغوٰی۔ ثم مع ذالک یخزیکم اللہ ویعذبکم

و شما قومے پاک ہستید نہ در شما عیبے و نہ ہیچ زیادتی۔ باز با این ہمہ خدا تعالیٰ شمارا رسوا می کند و بعذاب

بعذاب ادنٰی۔ فلا تقدرون علی ان تردوا عذابہ ولا تاتوننی معارضین۔

خستہ کنندہ و کشندہ می میراند۔ پس ہیچ قدرت ندارید کہ عذاب او را رد بکنید و نہ با من در مقام معارضہ می آئید

وان اللہ قد انزل علیّ غیث نعماءٍ مدرارًا ظاہرۃ وباطنۃ۔ وانعم

و خدا تعالیٰ بر من باران نعمتہا کہ متواتر می بارد فرود آورد۔ و در ظاہر و باطن و اول و آخر مرا نعمتہا داد۔

علیّ فی الاولٰی والاٰخرۃ۔ وفتح علیّ ابوابًا من الالہامات۔ وحدائق من

و بر من دروازہ از الہامات کشود۔ و باغہائے مکاشفات

المکاشفات۔ فمن یمکث عندی نحو اربعین یومًا فارجو انہ یرٰی شیئًا

مفتوح کرد۔ پس ہر کہ نزد من تا چہل روز بماند پس امید دارم کہ چیزے از آنہا خواہد دید۔

منہا۔ فہل لکم ان تعارضوا او تعرضون عنہا۔

پس آیا شما معارضہ توانید کرد یا کنارہ میکنید۔

وان اللہ بشّرنی وقال یا احمد اجیب کل دعائک۔ الّا فی

و خدا مرا بشارت داد و گفت کہ اے احمد من ہر دعائے تو قبول خواہم کرد۔ مگر در بارہ

شرکائک[*]۔ فاجاب دعواتٍ ضاق المقام عن الاتیان بذکر اجمالہا۔

شرکاء تو۔ پس بان کثرت دعاہاے من قبول کرد کہ این مقام این قدر ہم گنجائش ندارد کہ بطور اجمال

[*] الحاشیۃ۔ لہذہ الفقرۃ قصّۃ لا یقتضی المقام ذکرہا۔ منہ

متعلق این فقرہ قصہ ایست کہ بدین مقام ذکر آن مناسبت ندارد۔

فضلاً عن ادراج تفاصیلها - وکیفیت کمالها - فهل لکم ان تعارضونی فیها او

ذکر آنہا را بیان کنم - چہ جائیکہ بہ تفصیل سو تسلیم وکمال عظمت آنہا بیان کنم - پس آیا رغبتے دارید کہ در قبولیت

تنقلبون معرضین -

دعاہا بمن مقابلہ کنید یا بحالت اعراض مے گریزید -

وان اللہ بشرنی فی ابنائی بشارۃ بعد بشارۃ - حتی بلغ عددھم الی

وخدا تعالیٰ در بارہ پسران من مرا خوشخبری بر خوشخبری داد - تا آنکہ عدد آنہا تا سہ رسانید

ثلثۃ - وانباءنی بھم قبل وجودھم بالالھام - فاشعت ھذہ الانباء قبل ظھورھا

ومرا از ان ہر سہ پسر قبل وجود آنان بذریعہ الہام خود خبر داد - پس من این خبر ہا را قبل ظہور آن ہا

فی الخواص والعوام - وانتم تتلون تلک الاشتھارات - ثم تمرون بھا غافلین من

در خواص وعوام شایع کردم - وشما آن اشتہارات می خوانید - باز از تعصبات خود غافل مے روید

التعصبات - ولتبشرنی ربی برابع رحمۃ - وقال انہ

وخدائے من مرا از روے رحمت بہ پسر چہارم مژدہ داد - وگفت کہ آن پسر سہ را

یجعل الثلثۃ اربعۃ - فھل لکم ان تقوموا مزاحمۃ

چہار خواہد کرد - پس آیا شمارا طاقت است کہ برائے مزاحمت برخیزید

وتمنعوا من الارباع المربعین - فکیدوا کیدا انکنتم صادقین -

وچہار شوندگان را از چہار شدن مانع آئید - پس مکرے کنید تا این پیشگوئی را باز دارید

وقد کتبنا ذالک فی اشتھار من قبل من سنین - فاقروہ متاملین - ان فی

وسالہا شد کہ ما این الہام را در اشتہارے نوشتہ ایم پس آن اشتہار را بتامل بخوانید کہ

ذالک لآیات للناظرین - ثم کرۃ علی صورۃ ھذہ الواقعۃ - فبینما انا کنت بین

دران آئینہ بینندگان نشانہا است - باز صورت این واقعہ بر من مکرر کردہ شد - پس در آن وقتیکہ من

النوم والیقظة۔ فتحرک فی صلبی روح الرابع بعالم المکاشفة

درحالتے بودم کہ جامع خواب وبیداری بود درپشت من روح آن چہارم بجنبید۔

فنادا اخوانہ وقال بینی وبینکم میعاد یوم من الحضرة۔

پس برادران خود راندا درداد۔ وگفت درمن ودرشما میعاد یک روزاست۔

فاظن انہ اشار الی السنة الکاملة۔ اوامد اٰخر من رب العالمین۔

پس گمان میکنم کہ ازیک روز اشارہ سوئے یکسال است یا مدتے دیگراست ازخدا تعالیٰ۔

واعلموا ان اللہ ینصرنی فی کل موطن ویخزیکم من کل مختفین۔ ویرد

وبدانید کہ خداتعالیٰ مرا درہر میدانے فتح میدہد۔ وازہر کنار شمارا رسوامی گرداند۔ ومکر شما

کیدکم علیکم یامعشر الکاذبین۔ وانکنتم تزدریني عینکم فتعالوا نجعل اللہ حکماً

برشما می افگند۔ واگر چشم شما مرا حقیر میشمارد پس بیائید تاخدا را درما

بیننا وبینکم۔ اتزیدون ان یظہر میننا ومینکم فتعالوا نقم تحت مجاری الاقدار

وشما حکم مقرر کنیم آیا میخواہید کہ دروغ ما یا دروغ شما ظاہر شود۔ پس بیائید کہ با مباہلہ زیر مجاری قدرت الٰہی

مباھلین۔ وان کنتم تعرضون عن المباھلة۔ فاتونی وامکثوا عندی الی السنة الکاملة

بالیستیم۔ واگر شما ازمباہلہ کنارہ میکنید پس نزدم بیائید وتاسالے کامل نزدم بمانید۔

لاریکم بعض آیات حضرة العزة انکنتم طالبین۔ وانکنتم تعرضون عن رؤیة

تاشمارا بعض نشان حضرت عزت بنمایم اگرشما طالب حق ہستید۔ واگرشما از دیدن این نشانہا

ھذہ الاٰیات۔ فلکم ان تعارضونی فی معارف القراٰن والنکات۔ ولن تقدروا علیھا

کنارہ میکنید۔ پس اختیار شماست کہ درمعارف قرآن ونکات آن با من معارضہ کنید۔ وہرگز بران قادر

ولومتم حاسرین۔ فانہ علم لایمسہ الا الذی کان من المطہرین۔ فان لم تفعلوا

نخواہید شد۔ اگرچہ بحسرت بمیرید۔ چراکہ علم قرآن علمے است کہ بجز پاک شدگان دیگرے را در آن کو چہ راہے نیست۔

هذا فعارضونی فی انشاء لسان العرب - فان العربیة لسان الهامیة

پس اگر این کار نتوانید کرد پس در انشاء زبان عرب بمن مقابلہ کنید - زیرا کہ آن زبان الہامی است - و

لا یُکمّل فیها الاّ نبیّ او ولی من النخب - وان لم تبارزوا فیها ولن تبارزوا فاکتبوا کتاباً

در و بجز نبی یا ولی دیگرے مکمل نتواند شد - واگر در آن مقابلہ نتوانید کرد پس کتابے بنویسید و من نیز

واکتب کتابا لاصلاح مفاسد هذه الایام - وردّ النصارٰی - وفرق اخریٰ

بنویسیم کہ مشتمل باشد بر اصلاح مفاسد این زمانہ - و رد نصارٰی - و رد دیگر فرقہ ہا

من عبدة الاصنام - وافحامهم بالبرهان التام - وعلینا ان لانقول شیئاً

از بت پرستان - و ساکت کردن اوشان بحجت کامل - اما باید کہ ہرچہ نویسیم از قرآن بنویسیم

من عند انفسنا ولا انتم من عند انفسکم الّا من کتاب الله العزیز العلّام - ولن

و ہرگز

تفعلوا ذالک ابدا ولن تعطوا عزة هذا المقام - فان هذا فعل من افعال

چنین نتوانید کرد - و این مقام عزت ہرگز شما را دادہ نخواہد شد - چرا کہ این کار از کارہائے امام وقت

امام الوقت ومزیل الظلام - الذی اُیّد بروح من الله وزید بسطة فی العلم واعطی

است کہ دور کنندہ تاریکی است - و از روح القدس تائید یافتہ - و در علم و بلاغت وسعت

بلاغة الکلام - وان تغلبوا فی احد منها فلست من الله العلام - فان

حاصل کردہ - پس اگر شما از ین ہا در یکے غالب شوید پس من از خدا تعالٰی نیستم - پس اگر شما

اعرضتم عن کلما عرضنا علیکم فما بقی عذر لدیکم - وشهدتم انکم من الکاذبین -

از ہمہ آنچہ پیش کردم کنارہ کنید پس عذر شما باقی نماند - و شما خود گواہ خواہید شد کہ دروغگو ہستید

اتکذبوننی من غیر علم ثم اذا دعوناکم ففررتم جاحدین غیر مبالین -

آیا بدون علمے تکذیب من میکنید - باز چون بخوانیم پس در حالت انکار و لاپروائی می گریزید -

وذكرنا هذه الآيات تلذذا بالنعم الرحمانية - وشكرًا للتفضلات

و ما این نشانها را محض از روے لذت یافتن بہ نعمتہاے الہی نوشتیم - و نیز

الربانية - ثم اتمامًا للحجة على الطبائع الشيطانية - واستزادة لنعم رب العالمين

بہ نیت شکر خدا تعالی و اتمام حجت بر طبائع شیطانیہ و بطمع زیادت نعمت باری تعالی بنگاشتیم -

اذ بالشكر تدوم النعم وتزيد الآلاء وتثبت عطايا ارحم الراحمين -

چرا کہ شکر کردن موجب دوام نعمت و زیادت و ثبات آن می گردد -

فالحاصل انّي قد عرضتُ هذه الامور دعوةً للطلباء - ورُحمًا على

پس حاصل کلام این است کہ من این امور را بطور دعوت طالبین پیش کردم - و بطور

الاتقياء الضعفاء - فمن كان في شك من امري - وكان مكفرًا زمري - فعليه

رحم بر پرہیزگاران کمزور بیان نمودم - پس ہر کہ در امر من شک دارد - و مکفر جماعت من باشد - پس بر و

ان يسعى الي بقدم الرضاء - ويختار طريقًا من هذه الطرق للاهتداء - لا

لازم است کہ بقدم رضا سوئے من بدود - و راہے را ازین رہ ہا براے ہدایت یافتن نہ براے جنگ و

للمراء وطلب العلاء - ولا يرضى بغشاوة الجهل والخطاء ويأتيني

بلندی جستن اختیار کند - و با پردہ جہل و خطا راضی نشود - و نزد من ہمچو تواضع

كالمتواضعين - فارجو ان يرحمه الله ويجعله من المطمئنين - بيد اني ما أمرت

کنندگان بیاید - پس امید میدارم کہ خدا تعالی برو رحم فرماید و او را اطمینان بخشد - مگر این است کہ من

ان ادعو الذين ينحتون الآيات من عند انفسهم ومن اماني الجنان - ثم

براے این کار مامور نشدہ ام کہ کسانی را بخوانم کہ از طرف خود نشانہا بر تراشند - باز مرا

يقولون ارنا هذه لو كنت من الرحمان - وان لم تات بها فلسنا بمومنين - اولئك

گویند کہ این نشانہا ما را بنما - اگر از طرف خدا تعالی ہستی - و اگر ننمائی پس ما از قبول کنندگان نیستیم - این مردم

الذین یحبون آراءھم و یریدون ان یامروا اللّٰہ لیتّبع اھوائھم فیترکون فی

کسانی ہستند کہ بارائہای خود محبت می کنند و میخواہند کہ بر خدا تعالیٰ این حکم کنند کہ تا پیروی آرزو ہای ایشان

الضلالۃ خالدین۔ وانّ اللّٰہ لن یرفع حجبھم ولن یزکّیھم انھم کانوا مستکبرین۔

کند۔ پس برای ہمیشہ در ضلالت گزاشتہ می شوند۔ و خدا تعالیٰ ہرگز حجاب شان دور نخواہد کرد و نہ ایشانرا

الّا الذین تابوا و اصلحوا فاولٰئک من المرحومین۔ ما کان اللّٰہ محکوم احد فی

پاک خواہد نمود چراکہ ایشان متکبر اند۔ مگر آنانکہ توبہ کردند و اصلاح حال نمودند۔ پس ایشان از جملہ کسانی ہستند

البلاد۔ وھو القاھر فوق عبادہ لا کالغلمان والعباد۔ سبحان

کہ بر ایشان رحمت خدا تعالیٰ است۔ خدا در زمین ہا محکوم احدی نیست او بر بندگان خود غالب است۔ نہ

ربی ھل کنت الّا بشرًا من المامورین۔

مثل غلامان و بندگان۔ خدای من پاک است نمی شاید کہ بدو این بے ادبیہا کردہ آید۔ و من چیزی نیستم مگر

ثم القوم احتجوا علیّ بامور نذکرھا برعایت الاختصار۔

یک بندہ مامور۔ باز قوم من بر من در چند امور حجت ہا گرفتند کہ برعایت اختصار ذکر آن امور میکنیم۔

لنستاصل کلما اوردوا علی سبیل الاعتذار۔ و لنکشف باب الحق علی

تا کہ ما آن ہمہ خیالات ما از بیخ برکنیم کہ بر سبیل عذر بیان کردہ اند۔ و تا کہ ما دروازہ حق بر طالبان کشائیم

الطالبین۔ فمنھا انھم یقولون ان آتھم ما مات فی المیعاد۔ بل مات بعدہٗ

پس از ان اعتراضہا یکے این است کہ عبد اللّٰہ آتھم نصرانی در میعاد پیشگوئی نمردہ است۔

وما ثبت ایمانہ بالاشھاد۔ ولم یثبت انہ کان من الخائفین الراجعین

بلکہ بعد از گزشتن میعاد مردہ۔ و ایمان او از روی گواہان بپایہ ثبوت نرسیدہ و نہ ثابت گشتہ کہ او بترسید

فاعلم ان نباء موتہ کان مشروطًا بعدم الرجوع الی الحق والصواب۔ و

در رجوع بحق آوردہ۔ پس بدانکہ خبر موت او مشروط بعدم رجوع الی الحق بود۔

ماکان کحکم قطعی کما فہم بعض الدواب۔ ثم کان من المشروط فی حیاتہ ان

ومثل حکم قطعی نبود چنانکہ بعض چارپایان فہمیدہ اند۔ باز در بارہ زندہ ماندن او شرط الہام این ہم بود

یثبت علی الحق بعد القبول۔ وان لم یثبت فکان حکم الموت لذالک الجہول۔ فتمت

کہ بعد رجوع الی الحق برحق قائم بماند۔ و در صورت عدم ثبات برحق نیز بران جاہل حکم موت بود۔ پس گفتہ

کلمۃ ربّنا صدقاً وحقاً ولو انکرہا بعض الجاہلین۔

پروردگار ما حقاً وصدقاً بکمال رسید۔ اگرچہ بعض جاہلان در انکار باشند۔

وقد سمعت انّہ مات بعد الاخفاء وعدم الاظہار۔ واغضاب

و تو شنیدی کہ عبداللہ آتہم بعد از اخفا و عدم اظہار و بعد خشمناک کردن رب خود

الرب بالاصرار علی الانکار۔ وکذالک کان الہام رب العالمین۔ افلا ترون موت

باصرار بر انکار بمرد۔ وہمچنین الہام خدا تعالی بود۔ آیا شما موت این نادان

ہذا الجاہل الکفار۔ کیف فاجئہ بعد الاصرار علی الانکار۔ وقد کُتِبَ قبل موتہ

کافر را نمی بینید۔ کہ چگونہ بعد از اصرار بر انکار بطور ناگہانی رسید۔ و پیش از موت او این ہمہ

ذالک کلہ فی الہام اللہ القہار۔ وصُرّح انہ سیوخذ ویمات بعد اخفاء الشہادۃ

در الہام الہی نوشتہ شد۔ و تصریح کردہ شد کہ او بعد اخفای شہادت و تکبر و از حد

والغلو والاستکبار۔ ثم طُبع واُرسل فی البلاد والدیار۔ وما مات آتہم الآبین

درگذشتن بسزا کے موت ماخوذ خواہد شد۔ باز این اشتہار مطبوع شد و جا بجا فرستادہ شد۔ و از اشتہار

ستّۃ ایام من الاشتہار الاخیر۔ وکان ذالک الاشتہار نباء موتہ وکالنذیر۔

اخیر ہنوز شش ماہ نگذشتہ بود کہ آتہم بمرد۔ و این اشتہار برائے او پیغام رسانندہ موت و ترسانندہ بود

افلا یتدبرون الہاماتی۔ ولا یفکرون فی کلماتی۔ ویمرّون ضاحکین علی آیاتی۔

آیا این مردم در الہام من تدبر نمی کنند و در کلمات من فکرے نمی نمایند۔ و تمسخر کنان بر نشانہای من بگذرند

رضوا بهذه الدنیا ونسوا یوم الدین۔ فکیف اُداوی ختم قلوبهم واقفال ربّ العلمین
بدنیا راضی شدند و آخرت را فراموش کردند۔ پس چگونه مهر دلهاے ایشان و قفلهاے خدا تعالیٰ را علاج کنم

فالحاصل انّ آتهم خشی فی المیعاد نبأ الرحمٰن۔ ورجع الی الحق
پس حاصل کلام این است که او در میعاد پیشگوئی از خبر خدا تعالیٰ بترسید و سوئے حق بخوف

بخوف الجنان۔ لانّه ظنّ ان رحلته قربت ودنت۔ وخیامه طُویت۔ و
دل رجوع کرد۔ چراکه او ظن کرد که وقت کوچ او نزدیک رسید۔ وخیمه هاے او ته کرده شدند۔ و

اوتادها قلعت۔ فخشی علٰی نفسه کالماخوذین۔ فکان حقه ان یُمهل الٰی
میخهائی آن خیمه ها کنده شد۔ پس برجان خود همچو گرفتاران بترسید۔ لهذا این حق او بود که تا زمانه بیباکی

زمان الاجتراء۔ وتُترک الٰی ساعة المراء والاباء۔ فمهله الله الٰی وقت رجع
او را مهلت داده شود و تا ساعت جنگ و انکار گزاشته شود۔ پس خدا تعالیٰ او را تا وقتے مهلت داد

الی کفره وطغٰی۔ ثم اماته تعذیبًا فی الدنیا والاخرٰی۔ وکذالک مضت سنته فی
که سوئے کفر خود رجوع کرد و طاغی شد۔ باز برائے سزا دادن در پنجه موت گرفتار کرد۔ وهمچنین سنت خدا تعالیٰ

الاوّلین۔ واما خوف آتهم من الله القهار۔ فلا یخفٰی علیک عند التعمق فی الاخبار۔
در پیشینیان گزشته است۔ مگر ترسیدن او از خدا تعالیٰ۔ پس بدانکه آن امریست که بعد از فکر کردن در اخبار بر تو

الاتری انه بعد ما سمع منی نبأ العذاب۔ کیف القٰی نفسه فی انواع الاضطراب
پوشیده نخواهد ماند۔ نمی بینی که او بعد از شنیدن خبر موت چگونه جان خود را در انواع بیقراری ها انداخت

وانقطع من الاحزاب والاتراب۔ واختار کالمجنونین شدائد الاغتراب۔ وانامته
و از گروه خود و یاران خود جدائی ها اختیار کرد۔ وهمچو دیوانگان مصیبت های مسافرت برخود پسندید۔ و

الدهشة عن الاهل والاحباب۔ حتی طارت هواسه من الهیبة۔ واصابت
دهشتے که در دل نشسته بود همان دهشت او را از اهل و دوستان دور انداخت۔ تا حدیکه از هیبت آن

عقله صابة من کمال الخشیة - وطفق یجشاء من بلد الی بلد کالمجنون - و

پیشگوئی حواس او پریدند - وعقل او را از کمال خوف عارضه دیوانگی لاحق شد - و شروع کرد که از شهرے

یجوب کل طریق کالذی یطوحه طوائح المنون - وراه اناس کثیر فی زمن السیاحة

بشهرے ہمچو دیوانه میگشت - و ہر راہے را ہمچو شخصے می برید که او را حوادث روزگار دور می اندازند - و مردم

وھو یبکی اوله رنة النیاحة - وشھدوا انه کان بادی الغمة کثیر الکربة - کالذی

بسیار او را در زمانه سیاحت دیدند که او میگریست یا آواز گریستن میداشت و گواہی دادند که آثار غم بر وظاہر

یموت من الغلة - او کالمجرمین الماخوذین -

بودند و بسیار بیقراری میکرد - ہمچو کسے که از تشنگی می میرد یا ہمچو مجرمانے که گرفتار می باشد -

فلاشك انه خشی وتنزل الی الخوف من طغیانه - ولاریب ان زواجر

پس ہیچ شک نیست که او بترسید و از طغیان خود سوئے خوف فرود آمد - و پیشگوئی ما

نبانا نجعت فی جنانه - وقرعت کلماتی صماخ اذانه - فخاف بها قهر حضرة الکبریاء -

در دل او اثر کرد - وصماخ گوش او را کلمات من بکوفت - پس بباعث آن کلمات از قهر

وانتهج علی قدرہ مهجة الاهتداء علی طریق الاخفاء - ثم قسی قلبه بعد الامن من الفناء

باری تعالی بترسید - وقدرے بطریق پوشیده راه راست اختیار کرد - باز چون از موت بیغم شد دل او

وان الله لایعذب خائفین فی هذه الدنیا حتی یغیّروا سیر الخائفین - وانه اقرّ

سخت گشت - و خدا تعالی ترسندگان را درین دنیا سزا نمی دهد تا وقتیکه سیرت ترسیدن را تبدیل نکنند - و او نزد

بخوفه عند احبابه - واخبرهم عما جری علیه فی ایام اضطرابه - وکل امر اخفاه

دوستان خود اقرار خوف خود کرد - و داد شان را از ان ہمه ماجرا خبر داد که در روزہائے بیقراری بر وگذشته بود -

من جمعه - ابدعه سیل دمعه - وکما ستر من المسین - ابدته دموع العین -

و ہر امرے که او از جماعت خود پنہان داشت سیلاب اشک او او را ظاہر کرد -

ومن دلف الیہ کالمفتشین - وجدہ کالمجانین - وخابطًا کالمصابین - ورئی انہ

وہرکہ مثل تفتیش کنندگان پیش او رفت اورا مثل دیوانگان یافت - و دست و پا زنندہ مثل مجنونان

یُمضی الایّام کیوم حامی الودیقۃ - ویصیح کضال من الطریقۃ - ویزجّی الاوقات

مشاہدہ کرد - واورا دید کہ اوروزہاے خود مثل روزیکہ بسیار گرم باشد می گذارد - وہمچو کسیکہ ازراہ دور می افتد فریادہا

بھموم وافکار - کانّ التلف استنشقہ باٰثار - ومَن انتھی مِن احبابہ الی فنائہ

می کرد و وقتہاے خود را درفکر وغم میگذارد - گویا ہلاکت اورا بہ نشانہا نوشیدہ است - وہرکہ بصحن خانہ او رسید -

وتصدّی لاستنشاء انباءہ وجدہ کمختل الحواس - بادی الایجاس - وماراہ فی

وبراے دریافت خبرہاے او قدم خود پیش انداخت اورا مثل بدحواس وصریح خوف زدہ دید - واورا درشادمانی

فرح - بل فی غم وترح - ثم اذا انسلخت اشھر المیعاد وظن انہ نجا - اخفی سرّ خوفہ

ندید بلکہ درغم واندوہ یافت - باز چون ماہ ہاے میعاد درگذشتند وگمان کرد کہ نجات یافتہ است - راز ترسیدن

وما ابدٰی - ولکنہ ما استطاع ان یُخفی قرائن ایجاسہ - فنحت تاویلات بتعلیم خنّاسہ

خود را پوشیدہ کرد وظاہر نکرد - مگر این نتوانست کہ قرائن ترسیدن را پوشیدہ کند - پس بہ تعلیم شیطان خود تاویلہا تراشید

وقال لاشکّ انی انفذت ایام المیعاد - بالخوف والارتعاد - ولکنی ما خفت نبأ الالھام

وگفت درین شک نیست کہ من در ایام پیشگوئی می ترسیدم - لیکن من از پیشگوئی نترسیدہ ام -

بل خفت اعداءً اصالوا علیّ کالضرغام - فانھم اغروا علیّ فی مقامی الاوّل حیّۃ معلّمۃً

بلکہ از ان دشمنان ترسیدم کہ برمن چون شیر حملہ کردند - چراکہ اوشان درمقام اول من برمن مارے تعلیم یافتہ

من انواع الحیل - ورأیتھا کالصّائلین - ففررت علی خوف منھا الی البلدۃ الثانیۃ -

برانگیختند - وآن مار را چون حملہ کنندگان دیدم - پس از ان خوف بسوے شہرے دیگر گریختم -

لعلّی اعصم من ھذہ الزبانیۃ - ولکن ما تُرکتُ فیہ کالمؤمنین - بل صال علیّ

تاکہ من ازان سرہنگان عذاب نجات یابم - لیکن در آن شہر نیز ہمچو امن یابان گذاشتہ نشدم - بلکہ در آنجا

بعض رجال مُسلّحین - ثم فررت الی الختن الثانی - فصال العدا کما صالوا

بعض مردان مسلح بر من حملہ کردند - باز بسوئی داماد دیگر بگریختم - پس دشمنان در آنجا نیز ہم چنان

قبل اتیانی - وانہم کانوا مـلائکۃ سفاکین - فرئیتہم فی کل مقام تبوءتہ - وفی

حملہ کردند کہ پیش زان کردہ بودند وایشان را بہر مقامے کہ اقامت کردم و بہر

کل بلد وطئتہ - ورئیتہم مخوفین - وکانوا یتبوّؤن الرماح نحوی کالقاتلین

کہ زیر پا سپردم دیدم کہ مے ترسانند - وہمچو قاتلان بمقابل من نیزہ ہا راست کردند -

فلاجل ذالک فررت من بلدۃ الی بلدۃ - لمّا خوّفونی بقناۃ وصعدۃ - وبرمح و

پس از ہمین سبب از شہرے بشہرے بگریختم - چراکہ مرا نیزہ ہا وشمشیر و آواز مار بترسانیدند -

مشرفیۃ وفحیح تنّین - وارادوا ان یسمّونی فاجئین - ولمّا جشاء جنانی

وارادہ زہر خورانیدن من کردند - وچون دل من ہمچو مخنوقے

کالمخنوق - وھاجت الھموم کالسھوق - رئیت ان اُلقی بآخر المقام جرانی - واتخذ

تنگ شد - ومانند باد سخت غمہا برخاستند - مناسب دیدم کہ گردن خود را در مقام آخر خود بفگنم -

اھل ختنی جیرانی - والقی عصا التسیار کالقاطنین -

ومردمان داماد خود را ہمسایہ خود گردانم - ودر آنجا چوب سیر افگندہ اقامت اختیار کنم -

ھذہ ظنون اظہرھا بعد انقضاء المیعاد - وما تفوّہ بلفظۃ

این گمان ہاست کہ بعد از انقضاے میعاد آنہا را ظاہر کرد - وقبل گزشتن میعاد

من مثلھا فی المیعاد عند الاشھاد - وما اشاع ظنونہ فی الجرائد - وما اطلع علیہ

ہیچ لفظے از مثل آن بر زبان نیاورد - ونہ در اخبار شائع کنانید - ونہ کسے را از عوام و

احدًا من العوام والعمائد - بل ما رافع الی الحکام - وما اخبر حاکمًا عن ھذہ

خواص اطلاع داد - ونہ نزد حکام فریاد خود برد - وہیچ حاکمے را ازین درد ہا آگہی نداد -

الالام وامضى الوقت كالصائمين - ثم اقر معها برؤية ملائكة العذاب - والخوف والاضطراب

مرچون خاموشان وقت را گزرانید - بازبا این همه اقرار کرد که او فرشتگان عذاب را دیده است و سختی

واقرّ انه الفد الايام خائفا وخشى موتا زعافا وظن انه من الدارسين

خوف کشیده واقرار کرد که او روزہاے خود را در نہایت خوف گزرانید واز موت ناگہانی ترسید وگمان کرد که او

فانظروا الى الحيّة يذكرها - اتقبلها فراسة او تنكرها فافهموا السر ان كنتم متدبرين

از ناپدید شوندگان است - پس بسوئی مارے که ذکر مے کند نگہ بکنید آیا فراستے این را قبول میکنید یا انکار میکنید پس اگر تدبر دارید راز را بفہمید

ثم تعلمون انه هرب من مكان الى مكان - ومن جيران

وتو میدانی که او از مکانے سوے مکانے بگریخت - واز ہمسایگان سوے ہمسایگان

الى جيران - ولفظته بلدةٌ الى بلدان - ولكن مع ذلك ما اظهر في الميعاد عند بحث انه بعد كشيطان

رفت - وزمینے او را سوے زمینے انداخت - مگر او در میعاد نزد ہیچکس از حاکمان ومددگاران ومردان

ومابكى عند حكام ولا اعوان ولا رجال ولا نسوان ولا بنين - ايقبل عقل

وزنان وپسران آن امر اظہار نکرد که بعد از گزشتن میعاد فنا شد - آیا ہیچ عقلے در مثل

في مثل هذه الخصومات - وزوبعة التعصبات والنقمات - ان يصبر

این خصومتہا وبادگرد تعصبہا وکینہ ہا قبول میکند - که آن شخصے که

الرجل الذى هو عدو ديننا وحاسد عرضنا

دشمن دین ما وحاسد آبروے ما باشد - او بر وقت چنین

عند هذه السطوات - ولا يأخذنا ولا يرفع الى القضاة - بل كان عليه

حملہ ہا صبر کند - وما را گرفتار نکند ونزد حکام نرساند - بلکه برو واجب بود

ان يفشى جريمتنا - ويثبت صميتنا - واذاقنا جزاء السيئات -

که جرم ما را شائع کردے - وقصد ما را بپایہ ثبوت رسانیدے - وجزاء بدی ما را چشانیدی -

اما رایت ان آتم و قومه کیف فرحوا بعد المیعاد باطلاً ورقص کل احد

آیا ندیدی کہ آتھم و قوم او بعد از گزشتن میعاد براہ باطل چہ شادی ہا کردند۔ و ہر یکے ازیشان بطور فریب

خاتلاً و رمی من قوس الخبث عاتلاً۔ فکیف اعرضوا عن مثل ذالک الفتح

دادن رقص ہا کرد۔ و کمان خباثت را بزور تمام کشیدہ تیر انداخت۔ پس چگونہ ازچنین فتحے ظاہر اعراض

المبین۔ اھذا امر یقبله عقل الثقات۔ اَو یطمئن به قلب العاقلین

کردند۔ آیا این امریست کہ عقل مردمان ثقہ آنرا قبول کند۔ یا دل عقلمندان بدان اطمینان یابد۔

والعاقلات۔ اھذا ھو المرجو من ھؤلاء الدجالین اعداء الدین واعداء خیر

آیا ازین دجالان کہ دشمنان دین و دشمنان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہستند ہمین

الکائنات۔ ففکروا ان کنتم مومنین۔

امید باید داشت۔ پس اگر ایمان دارید فکر کنید۔

الا ترون انّ رسائلھم وجرائدھم مملوة من اھانة

آیا نمی بینید کہ رسائل و اخبار این قوم از اہانت دین اسلام و پیغمبر خدا صلی اللہ

دین الاسلام وخیر الانام۔ فکیف غضّوا ابصارھم فی مثل ھذا

علیہ وسلم پر ہستند۔ پس چگونہ در مثل این مقام چشم پوشی اختیار کردند۔

المقام۔ وواللّٰہ انھم عدو لی وعدو لسیّدی المصطفیٰ۔ وحراص علے لو

دبخدا ایشان دشمن من و دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہستند۔ و بر من حریص ہستند اگر

یقدرون علی نوعٍ من الاذیٰ۔ ولو کسرنا بیضة من بیضھم۔ لحثّوا الحکام علینا

برائے ایذائے من موقعہ یابند۔ و اگر ما یک بیضہ از بیضہ ہائے ایشان بشکنیم۔ ہر آئینہ باغوائے

بتحریضھم۔ فکیف صبروا علی ما رؤا منّا سطوات للاھلاک۔

خود حکام را بر ما برانگیزانند۔ پس چگونہ بعد از دیدن حملہ ہائے ما کہ برائے قتل آتھم بودند صبر کردند۔

وحرکات کالسفاك - ادرؤا بالحسنة - ومااراد وا جزاء السیئة بالسیئة -

آیا جواب بدی بہ نیکی دادند - ونخواستند کہ بدی را بہ بدی پاداش دہند -

رؤا صولة اولیٰ منا فعفوا وصبروا - ثم رؤا صولة ثانیة فعفوا وصبروا - ثم

از ما حملہ اول دیدند پس درگزاشتند وصبر کردند - باز حملہ دوم دیدند پس درگزاشتند وصبر کردند - باز

رؤا ثالثة فعفوا وصبروا - وکذالك عملوا الیٰ سطوات ثلث - فاقسموا

حملہ سوم دیدند پس درگزاشتند وصبر کردند - وہمچنین تا سہ حملہ صابر ماندند - پس قسم خورید

اھذہ اخلاق تلك الشیاطین -

آیا ہمین اخلاق این شیاطین است -

اتفتی فراستکم ان ھؤلاء الاشرار الکفار - والاعداء

آیا فراست شما فتوی می دہد کہ این شریران وکافران ودشمنان بدکار کہ درعداوت

الفجار - الذین سبقوا کل قوم فی عداوة الملة الاسلامیة - والشریعت

ملت اسلام از ہر قوم سبقت بردہ اند

الربانیة - وجدونا مجرمین سفاکین - ثم الونا خبالا عافین

مارا مجرم اقدام خونریزی یافتند - باز در تباہ کردن ما کوتاہی کردند و درگزاشتند

بل ھو مکر وحیلة لاخفاء الخوف الذی ظھر من آتھم بانواع الارتعاد - فی ایام المیعاد -

بلکہ این ہمہ مکر وحیلہ برائے پوشیدن آن خوف است کہ در ایام میعاد از آتھم ظاہر شد -

ولذالك ما تالیٰ وما رفع الامر الیٰ حکام ھذہ البلاد - وولّیٰ ومکر وقال نحن

واز ہمین سبب او قسم نخورد ونہ نزد حاکمے استغاثہ برد - وروگردانید ومکر کرد وگفت کہ

قوم نجتنب الالایا - وقد حلف من قبل فی القضایا - والحلف واجب

ما قومے ہستیم کہ قسم نمی خورند - وحالانکہ پیش ازین در بسیارے از مقدمات عدالتہا قسم بخورد وبرائے رفع نزاع

عندهم لرفع الخصومة - ومن ابا فهو عندهم من الفجرة - وقد حلف يسوعهم

قسم در مذہب عیسائیان واجب است وہر کہ انکار کند از بدکاران است - ویسوع ایشان وحواریان

والآخرون من الحواريين وائمة النصرانية - وقال كلارك ان القسم

ودیگر اکابر نصرانیان قسم خوردند - و ڈاکٹر کلارک گفت کہ قسم نزد ما ہمچو

عندنا كالخنزير عند المسلمين - وقد اكل خنزير الحلف

خنزیر است نزد مسلمانان - حالانکہ این خنزیر قسم را ہر فردے از پادریان خوردہ است

كل احد من القسيسين - وبولص الذي كان رئيس

وخود پولس کہ رئیس مفتریان بود خوردہ

المفترين - فانظروا الى اثمه وكذبه الصريح - وعمله القبيح - كيف اعرض

پس آثم وکذب صریح وعمل قبیح اورا ببینید - چگونہ از قسم خوردن

عن الاقسام - خوفا من قهر الله العلام - وكنت اعطيه مالا كثيرا على

اعراض کرد - ازین خوف کہ مبادا قہر الہی برو نازل گردد - ومن اورا بر قسم خوردن اموالے کثیر

ايلاءه - وقلت خذ مني قبل حلفك لو كنت تشك في قضائه - بل

می دادم - وگفتم کہ اگر ترا شکے است پس این مال قبل از قسم خوردن از من بگیر - بلکہ

زدت وعد الصلة من الف الى آلاف - ولو استزاد لزدناه من غير

من وعدہ انعام را از یک ہزار تا چند ہزار زیادہ کردم - واگر ازان ہم زیادہ خواستے البتہ بغیر تکلف

اخلاف - فكان فرضه ان يجيئني جارا ذيل الطرب - ويحلف ويشيع

وعدہ زیادہ می کردم - پس برو فرض بود کہ بشادی دامن کشان پیش من آمدے - وقسم خوردے

صدقه في العجم والعرب - ولكنه فر كالمبهوت - وخر كالمكبوت - واعقبه

وراستی خود را در عرب وعجم شائع کردے - مگر او ہمچو سراسیمہ بگریخت - وہمچو کسیکہ دست زور آورے برو افتد

طائف الهول كالمجانين - فظهر من هذا ضحضاحه وهتك وجاه وحصحص

فرو افتاد وہمچو دیوانگان بار بار او را جنون افتاد - پس ازین حرکت پایاب او معلوم شد و پردہ او

الحق وبدا كذب الخائنين - ثم كان عليه عند الاعراض عن الحلف ان

دریده گشت - و حق ظاهر شد و دروغ خیانت پیشگان پدید آمد - باز برو واجب بود که اگر قسم نخورده بود

ياتي بدلائل على بهتانه - ويثبت باشهاد مضمون هذيانه - ولكنه

بارے بدلائل دعوی بہتان خود را بپایہ ثبوت رسانیدے - واز روے گواهان هذیان خود را ثابت کردے - مگر او

ماجاء بدليل على تلك الخرافات - وما صرخ على باب حاكم عند هذه

برین خرافات ہیچ دلیلے نیاورد - و نه بر وقت این آفات بر در حاکمے فریاد کرد -

الآفات - كما هو سيرة المظلومين - فاىّ دليل اكبر من هذا على

چنانکه آن طریق مظلومان است - پس بر مفتریات او ازین بزرگتر کدام دلیل

مفترياته - وعلى كذبه وخزعبيلاته عند الناظرين - وانه اقر غير

خواهد بود - و بر کذب و اباطیل او ازین ظاهر تر کدام شهادتے نزد ناظرین ضروری است - و او

مرة انه خشى على نفسه فى تلك الايام - ووجد ما يجد الموقن بقرب الحمام

بارها اقرار کرد که او بر جان خود ترسیده است - و آن غم دید که کسے بیند که بر نزدیکی موت خود یقین

وبعد ما خرج من سجن الاحزان - ومارستان الذوبان -

دارنده باشد - و چون از زندان غمها و بیمارستان گداختن بیرون آمد -

اهرع الناس للقاه - وعجبوا لمحياه - فمن حدّق الى اساريره - وفكّر

مردم برائے دیدن او شتافتند و بر زندگی او تعجب کردند - و هر که بتامّل نشانهائے چهره او دید - و در آواز

فى شخيره - علم انه بدّل الهيئة السابقة - واطفاء النار المضطرمة - وظهر

او غور کرد - بدانست که او هیئت سابقه را مبدل کرده است - و آتش افروخته را منطفی گردانیده - و

کالمساکین - وبکی مراراً فی کل نادٍ رحیب - بتزلّل عجیب - فسمع من کان

ہمچو مسکینان ظاہر شدہ - وبارہا در مجلس ہائی فراخ بتذلّل عجیب بگریست - پس ہرکہ درمیان

فی بھرۃ الحلقۃ وحوالیھا - وفہم انہ خشی قنا الموت وعوالیھا - وامضی الایّام

حلقہ جماعت یا گرد آن بود شنید و فہمید کہ او از نیزہ ہائے موت و سرآن نیزہ ہا ترسید - و ہمچو بیقراران

کالمضطرین - وامّا قومہ فنسوا ما کان فی الہامی من قید الاشتراط - الذی

روز ہا گزرانید - مگر قوم او شرط الہام مرا فراموش کردند - آن شرط کہ مدار

کان فیہ کالمناط - وما فکروا فی خوفہ الذی بلغ الی الافراط - وتعاموا من

مفہوم الہام بود - و در خوف آتہم ہیچ فکرے نکردند آن خوف کہ با فراط رسیدہ بود - و از غضب

الغیظ والاختلاط - واروا کل خبثہم کالشیاطین - وابدوا نواجذ طیشٍ

و خشمناک شدن کور گشتند - و ہر خباثت خود را ہمچو شیاطین نمودند - و دندان طیش و غضب

وغضبٍ - وغیظ ولھبٍ - وکانوا معتدین -

ظاہر کردند - و خشم و افروختگی نمودند - و از حد تجاوز کنندگان بودند -

واخنت علیّ السفھاء - ورفقاءہ الجھلاء - وقالوا انا من

و مردم سفیہ و رفیقان جاہل او بر من بہ سخت گوئی زبان کشادند - و گفتند کہ ما غالبیم

الغالبین - وفہّمناھم فما اقلعوا عن الجھلات - وانصلتوا کل الانصلات -

و ما ایشان را فہمانیدیم پس از جہالتہا باز نہ ایستادند - و بغایت درجہ از حد در گزشتند

واضرموا نار الوغا - والتھبوا کجمر الغضا - وما انتہوا وما فکروا - بل اضطرموا وتنکروا -

و آتش جنگ افروختند - و ہمچو اخگر درخت غضا افروختند - و باز نہ ایستادند و نہ فکر کردند بلکہ بیفروختند و خصومت

وابرزوا عربدۃً واعتداءً - وافتروا اشیاءً - وتمایلوا علی سبٍ واستجراحٍ -

و جنگ و زیادتی را ظاہر کردند - و بہتانہا بستند - و بر دشنام دہی و عیب گیری و استہزا مائل شدند

وشتمٍ ومزاحٍ۔ واعتدوا هذیانًا وبهتانًا۔ وطاروا الینا زرافات ووحدانًا۔

و در هذیان و بهتان از حد درگزشتند۔ و سوے ما گروہے گروہے و یکے یکے پریدند۔

کالمجانین۔ واخفوا الحقیقة کالحُوّل المُحتال۔ او المغطّی الدجّال۔ وکانوا یستهزءون

و اصل حقیقت را ہمچو مکاران و حیلہ گران۔ و دجالان حقیقت پوشان پوشیدہ داشتند۔ و

سائرین فی الاسواق۔ کما ھی عادت الفسّاق۔ وکانوا یزینون الکذب والافتراء

باستہزا در بازارہا گشتند۔ و چون فاسقان تمسخر را عادت کردند۔ و کذب و افترا را مزیّن کردہ بمردم نمودند

وکل احد قال فینا اشیاء۔ کما شاء۔ وقد استتلوا الصبیان والسفهاء۔

و ہر یکے از یشان ہر چہ خواست در حق ما گفت۔ و در وقت استہزا کودکان و سفیہان را در پس خود کردند۔

مستهزئین۔ وکانوا یخدعون الناس بنباءٍ مافهموه۔ او فهموه ثم حرّفوه۔ و

و مردم را بخبرے فریب می دادند کہ خود نفہمیدند۔ یا فہمیدند مگر تحریف می کردند۔

عثوا فی الامصار مفسدین۔ وسعٰی معهم علماء ناکساء۔ بل کسباع۔ لابسی

و بطور فساد انگیزی در شہرہا گشتند۔ و علماء ما با ایشان ہمچو تمامان بودند۔ نی نی بلکہ ہمچو درندگان پوست

جلد النمر۔ وهاجوا کهجوم السیل المنهمر۔ واتبعوا النصاریٰ وزخارف زورهم

پلنگ پوشیدہ رفیق شدند۔ و ہمچو سیلے کہ بزودی و تیزی می آید بناگاہ بر ما افتادند۔ و عیسائیان و دروغہای

ونبذوا لباس التقوٰی وراء ظهورهم۔ مجترئین۔ وارادوا ان یجوحنا بحصائد اللسان

آراستہ او شان را پیرو شدند۔ و لباس تقوی را پس پشت خود انداختند۔ و خواستند کہ بداسہای زبان ہا استیصال

وغوائل الافتنان۔ وایّدوا النصاریٰ کالشاهدین۔ وکان کل محمد حسین

ما کنند۔ و از غوائل فتنہ اندازی ما را تباہ گردانند۔ و ہمچو گواہان تائید عیسائیان کردند۔ و ہر یکے از یشان مثل

بطالوی او شیخ نجدی بعیدًا من الدیانت والدین۔

محمد حسین بٹالوی یا شیطان نجدی از دیانت و دین دور بود۔

والعجب ان آتھم کان مرّةً لا یترمرم - وصامتًا لا یتکلّم - بل کتب الیّ انّی

وتعجب اینکہ عبداللہ آتھم بالکل ساکت وخاموش بود کہ یک لفظے ھم برزبان نمی آورد و ہیچ کلامے

بریٓئ منھم ومن فعلھم واعلم انّھم من الجاھلین المعتدین - ثم بعد ملیّ

نمی کرد بلکہ سوے من نوشت کہ من ازین مردم وکار این مردم بیزارم - ومیدانم کہ ایشان از نادانان و

قسیٰ قلبہ وصار من الغاوین - ومع ذالک ما اشرک نفسہ فی سبّھم

تجاوز کنندگان ہستند - باز بعد از مدتے قلیل دل او سخت شد واز گمراہان شد وباوجود این امر خویشتن را در دشنام

وبھتانھم - وسفاھتھم وھذیانھم - وتنحّی عنھم وقعد کالمعتزلین المختفین - و

وبہتان وہذیان ایشان شریک نکرد - بلکہ از وشان یکسو ماندہ وہمچو گوشہ نشینان پوشیدہ

لو کان یحسبنی کذّابًا - ویحسب نفسہ مظلومًا مصابًا - لکان حقّہ ان یکون

نشستہ - واگر او مرا کذاب خیال کردے وخویشتن را از مظلومان شمردے - پس ہر آئینہ حق او بود کہ

اوّل المکذّبین واوّل اللاعنین - بل کان الواجب علیہ ان یشیع کذبی

از ہمہ تکذیب کنندگان اول تکذیب من کردے واز ہمہ لاعنان اول لاعن او بودے - بلکہ برو واجب بود کہ

بالاشتھارات - ثم لا یقنع بھا ویرفع الی الحکام للمکافات - لکنّہ ما فعل ذالک بل

باشتہارات کذب مرا شایع کردے - باز بدین قدر کفایت نکردے بلکہ بذریعہ حکام مرا سزا دہانیدے - مگر او

صمت کالمتخوفین - وانت تعلم انہ ان کان مطّلعًا علی کذبی - وکان ظھر علیہ

چنین نکرد بلکہ ہمچو ترسندگان خاموش شد - وتو میدانی کہ اگر او بر کذب من اطلاع یافتہ بود - وخبث

خبث قلبی - مع انہ تاذّی کل الاذی بسببی - فکان من مقتضی الفطرۃ

دل من برو منکشف گشتہ بود - باوجود این امر کہ از سبب من تکالیف برداشتہ ومحنت کشیدہ بود - پس

الانسانیّۃ - والضرورۃ الدینیۃ والعقلیۃ - ان تتحرّک غضبہ کالطوفان

درین صورت مقتضاے فطرت انسانی وتقاضاے ضرورت عقلیہ ودینیہ این بود کہ غضب او مثل طوفان جنبش کردے

وشتغل لمجازات العدوان - فما منعه انه صار کالمیّت المدفون - واختفیٰ

وبرائے پاداشش ظلم مشتغل گشتے - پس او را این چه پیش آمد که همچو میت دفن کرده گردید - وچون

کالمنتدم المحزون - الیس هذا مقام یحار فیه الفهم - وتهیج الظنون و

شرمنده غمناک پوشیده گشت - آیا این آن مقام نیست که دران عقل انسان متحیر میشود - وگمانها در

یفرط الوهم - ثم دعوته للحلف لکشف الحق علی العوام - ووعدته قنطاراً

دل می آیند - ووهم زیادت میکند - باز او را برائے قسم بخواندم تا که حق بر عوام ظاهر گردد - وبر قسم خوردن

علی الاقسام - لا یسیراً من الحطام - لیرجع بردن ملاٰن - وقلب جذلان -

وعده مالے کثیر دادم - نه اندکے از مال - تا که آستین خود از مال پر کند وبا دل شادان باز گردد -

فولّٰی - وما تالّٰی - ثم لعنته لعناً کبیراً - فقلت لعنة الله علیك ان

پس رو بگردانید وقسم نخورد - باز بر و لعنت فرستادم - وگفتم که خدا بر تو لعنت کند اگر از وے سخت دلی

اعرضت مزیراً - وما جئتنی وما ترکت تزویراً - فما جاء وما حلف - وتذکر

کناره کنی - ونزد من نیائی ودروغ آرائی را نگذاری - پس نیامد ونه قسم خورد - ومصیبت

رُزءًا سلف - وظنّ انه الاٰن من الماخوذین -

اول را یاد کرد - وگمان کرد که اکنون او از گرفتاران خواهد شد -

وکفاك ما ظهر منه عند سماع نباء الموت - وتراءت له

وترا این امر کافی است که وقت شنیدن خبر موت چه حرکتها ازو صادر شد -

اٰثار الفوت - واخذه خاف حتّی ظهر التغیر فی الصوت - وطفق یفرّ

ونشانهای درگزشتن برائے او ظاهر شدند - واو را خوفے شدید گرفت تا آنکه در آواز و تغیرے پدید آمد

کصید من عواد یجوب البیداء - ولا یرے شجراء ولا رخاء - وترك سبل العاقلین

وچنانکه شکارے ترسنده بیابان را قطع می کند - ونه زمینے درختناک می بیند ونه بی درخت همچنین گریخت وراه ها عاقلان ترک کرد

ثم اذا رأی ان الخوف لا یخفی وان لیس الناظرفین کالاعمی - فاشتهر ان الصائلین

باز چون دید که خوف پوشیده نتواند ماند - و بینندگان همچو کوران نیستند - پس مشهور کرد که حمله کنندگان

فی کل مکان قفوه - وما وجد فی اقصر الاعلوه - حتی بهت من نمط تعاقبهم -

در هر مکانے پس او رفتند - و هیچ کاشنے نیافتند که بران نه بر آمدند - تا آنکه از طریق تعاقب شان مبهوت شد

وما رأی راجلهم ولا راکبهم - فما اهمله هذا الخوف - بل احترق منه الجوف -

و نه پیاده شان دید و نه سوار شان - پس این خوف او را نگذاشت - بلکه از ان بیم اندرون او بسوخت -

ورآه الزائرون انه یمضی وقته بالبکاء والزفرات - ویجری من مُقلته سیل

و ملاقات کنندگان او را دیدند که وقت خود بگریه و آه ها می گذارد - و از چشم او سیلاب اشک ها میرود - و

العَبرات - ولا کدمع المقلات - وکان یستیقن انه المغلوب - وسیعلق به

می گرید - و نه همچو گریستن زنے که پسران او مرده باشند - و گویا او یقین می کند که او مغلوب است - و عنقریب مرگ

الشعوب - فکما ان القنص عند حِس جوارح باطشةٍ - یختفی فی سرحةٍ کثیفة

بدو خواهد آویخت - پس مثل آن صیدے که بوقت دریافتن جانوران شکاری که برو حمله می کنند در درختے پوشیده میشود

الاغصان - ورقیقة الافنان - ویواری عیانه تحت کل عیصة - بارعاد

که شاخهاے آن با انبوه باشد و نیز شاخهای پر برگ باشند - و زیر هر درختے کلان وجود خود را می پوشاند - و از شدت

فریصة - کذلک تاه کالمجانین -

خوف گوشت شانه خود را می لرزاند همچنین این شخص از جنون خوف سرگردان می گشت -

ثم نحت من بعد المیعاد - علی طریق الافناد - ان جمعنا حلّوا

باز بر طریق دروغ گفتن بعد از گذشتن میعاد این تراشید - که گروه ما بساحت خانه

بساحته - وجردوا علیه شاهری سیوفهم لابادته - لیغتالوه کالمفاجئین - فمن

او در آمدند - و شمشیر ها برکشیده برای هلاک او حمله کردند - تا بیک ناگاه او را قتل کنند - پس ازین

مثل هذه الافتراءات - وبخت البهتانات - ظهر عجزه وبجره - وعرف نجه وشجره -

افتراها و بهتان ها حقیقت پوشیده او منکشف گشت دنبات او و درخت او شناخته شد -

وظهر انه هاب الاسلام - ولو اخفی المرام - الا تعلم انه کیف اقربانه خاف

وظاهر شد که او ضرور از هیبت اسلام بترسید اگرچه این مقصد را پنهان داشت - آیا نمی دانی که او چگونه

حیّة - ومن المعلوم ان الحیّة ما کان مامورة منا ولا معلمة - وتلدغ الحیّة

اقرار کرد که او از مار بترسید - و این ظاهر است که مار از ما حکم یافته نبود و نه تعلیم یافته - و مار بامر خدا تعالیٰ

بامر الله لا بامر الانسان - فثبت انه خشی قهر الدیان - واوجس فی نفسه

می گزد نه بامر انسان - پس ثابت شد که او از قهر خدائی جزا دهنده بترسید - و در دل خود خوف

خیفة نبلو الرحمٰن - وهذا هو شرط الرجوع الذی کان فی الهام المنان -

پیشگوئی پوشیده داشت - و این همان شرط رجوع است که در الهام بود -

فانتفع من الشرط بخوف الجنان - ثم ستر الامر کالماکرین -

پس بباعث خوف از آن شرط منتفع شد - باز حقیقت حال را ہمچو مکر کنندگان پوشیده کرد -

وان قصة الحیّة تشهد بکمال الصفاء - ان الخوف کله

و قصه مار بکمال صفائی گواهی می دهد که همه خوف از تقدیر آسمان بود -

کان من قدر السماء - لا من هؤلاء وهؤلاء - وقد سمعت انی دعوته للایلاء -

نه ازین گروه و ازان گروه - و تو شنیدی که من او را برائے قسم خوردن خوانده

فکان هو الخوف الذی رجعه الی الاباء - وقلت انی مجیزك کالغرماء -

بودم پس همان خوف او را از قسم خوردن باز داشت - و من بدو گفتم که ہمچو تاوان دهندگان ترا از کثیر

ولو شئت اجمع عینی قبله عند احد من الامناء - فخاف عکازتی - معه انه

انعام خواهم داد - و اگر بخواهی پیش از قسم خوردن نهادہ بیضے زر انعام جمع کنانی - پس از عصائی من بترسید -

اطلع علی اجازتی - واذا ولّوا ماتالی - فقلت یا ھذا قد آلوا من قبل خواص

باوجود این امر کہ برانعام من اطلاع یافت - پس ہرگاہ کہ روگردانید و قسم نخورد - گفتم کہ ای فلان بہ تحقیق قبل

ائمتك - واکابر ملتك - اعنت افضل منہم او تحسبہم من الفاسقین -

از تو خواص پیشوایان تو قسم ہا خوردند - آیا تو از آنان بزرگتر ہستی یا تو آنانرا از فاسقان می شماری -

فما رد قولی وما آلی کالصادقین - فکذبہ شیٔ لا یختفی باخفاءٍ - ولا یستقیم

پس نہ قول مرا رد کرد و نہ ہمچو صادقان قسم خورد - پس دروغ او چیزیست کہ از پوشیدن پوشیدہ نمی شود -

بافتراء - بل ھو اجلی البدیہات - واسنی المسلمات - ولکن المخالفین قوم

و بافترا صورت درستی نمی پذیرد - بلکہ آن اجلی بدیہات و روشن ترین مسلمات است - مگر مخالفان قومے ہستند

اعماھم اعصار التعصب والشحناء - کما یعشی الہجیر عین الحرباء - فلا شك

کہ بادگرد تعصب و کینہ چشم شان کور کردہ است - چنانکہ دوپہر چشم حربا را کور می کند - پس ہیچ شک

ان الحق ابلج - والباطل لجلج - واسودت وجوہ المبطلین - ولا ریب ان

نیست کہ راستی درخشید و باطل رو بزوال نہاد - و روی باطل پرستان سیاہ شد - و ہیچ شک نیست کہ

موت ھذا الکذاب - امات کل مکذب فی ھذا الباب - وانی اری

موت این کذاب ہر مکذب این امر را بمیرانید - و من مے بینم

ان الالسنۃ قد زمّت - والحجۃ قد تمّت - و

کہ بر زبان ہا لگام دادہ شد - و حجت باتمام رسید -

ظھر الحق ولو کانوا کارھین -

و حق ظاہر شد اگرچہ ازان کراہت می داشتند -

وقد ذکرنا قبل موت آتھم فی الاشتھارات السابقۃ - انہ

و ما قبل از موت آتھم در اشتہارات سابقہ ذکر کردیم کہ او بعد از انکار

يموت بعد الانكار من الرجوع والانابة - والاصرار على الكذب والفرية -

رجوع واصرار بر دروغ خواهد مرد -

فنوالي شكر الله المنّان - انه فعل كما كتب قبل هذا الزمان - واتم كما

پس ماشکر خدائے منان متواتر میکنیم - که او چنانکه پیش ازین نوشته شده بود همچنان کرد - وز السان

كنت ابجـ بشوق الجنان - ومات آتھم بعد مرور نصف من الاشهر المسيحية -

بکمال رسانید که من بشوق دل آرزو می کردم - و آتھم بعد گزشتن نصف از ماه های عیسایان یعنی در ماه جولائی ۱۸۹۶ء بمرد

ومانفعه فراره من البلدة الى البلدة - وان شئت فافهم زمان وفاته من هذه

و گریختن او از شهری بشهری او را فائده نداد وفات او را ازین فقره مندرجه ذیل و اگر بخواهی تاریخ

۱۸۹۶ - السنة العيسوية

الفقرة - هوى دجّال بث فى عذاب الهاوية المهلكة - وهذه

۱۸۹۶ سنه عیسوی

معلوم کن - دجال فریبه آتھم بد اطوار در هاویه هلاک کننده افتاد واين

آيت من آيات حضرة العزة - فانه ما تركه حيًّا اذ اترك سبل الديانة - بل

نشانهائے خداتعالی است - چرا که او آتھم را زنده نگذاشت وقتیکه دید که او راه حق را گذاشت

اخفاه تحت التربة - اذا اخفى سرّ الحقيقة - فحصحص الحق وزهق الباطل

بلکه او را زیر خاک پوشیده کرد - چون دید که او از حقیقت را پوشیده کرده است - پس حق ظاهر شد و باطل

وبطلت دقارير الكفرة - فانّى تسحرون يا اهل البخل والعصبية - الم يان

گریخت - و دروغهائے کفر باطل شد - پس اے بخیلان و متعصبان از حق کجا میر وید که دام جادو شما را مسخر

لكم ان تتوبوا يا متخلفى القافلة - فقوموا واهملوا بعض هذا التدلّل و

کرده - اے پس ماندگان قافله آیا هنوز وقت شما نرسیده است که توبه کنید - پس برخیزید و بعض نازها و تکبرها

النخوة - ولا تبارزوا الله مجترئين -

بگذارید - و مقابل خدا تعالی از دلیری مکنید

ایها الناس ان آتھم مات - وبازی الحق علی الباطل خات -

ای مردمان بہ تحقیق آتھم بمرد - وبازحق بر باطل بجملہ تمامتر افتاد -

فارقوا علی ظلعکم واذکروا الاموات - وتوبوا مسترجعین - وان التقوی

پس بر نفس خود نرمی کنید ومرگ را یاد کنید - وبانا للہ گفتن توبہ کنید - وتقوی درین امر نیست

لیس فی لمة مشیطة - ولحی طویلة - وکعاب مکشوفة - وعمائم ملفوفة -

کہ موہای خود را بشانہ مصفا دارید - وریشہا را دراز بگذارید - وکعبین برہنہ - ودستارہا خوب پیچیدہ

وشوارب مقطوعة - ورسوم مجموعة - انما التقوی فی اختیار الصواب

وبروت بریدہ - وہمہ رسوم ظاہری اسلام در نفس خود جمع کردہ شوند - بلکہ حقیقت تقوی این است

بعد الخطاء - والرجوع الی الحق بعد الاذراء - والابتلاء بذکر ایام الاباء -

کہ بعد از خطا ثواب را اختیار کنید - ولبعد از آگاہانیدن سوی حق رجوع فرمائید - وایام سرکشی را یاد کردہ

والتناہی عن القوم المفسدین - وترک بخل النفس وکبرہا للہ رب

غمگین شوید - واز مفسدان دور نشینید -

العالمین - وان الاتقیاء یسرّون بقبول الحق کسرورہم بلقاء الف

وپرہیزگاران بقبول حق چنان خوش می شوند کہ بدیدن دوستے خوش میشوند کہ بعد از

لقی بعد الفقدان - وحصول مرام تأتّی بعد الحرمان - واذا ذکروا فیتذکرون

گمشدن ملاقات کرد - یا شل شخصے خوش میشوند کہ بعد از نومیدی مقصود خود را یافت - وچون یاد دہانیدہ

متواضعین - فاحسنوا النظر فی الاعمال - اتجدون تقواکم کمثل ہذہ

شوند بتواضع یاد می آرند - پس در اعمال خود نیکو نظر کنید - آیا شما پرہیزگاری خود را مانند این مثالہا

الامثال - مالکم لا تتناہون عن الفساد - ولا تہولکم تہاویل المعاد -

می یابید - چہ شد شما را کہ از فساد باز نمی آئید - وخوفہای سخت قیامت شما را نمی ترساند -

اصاب بستانكم جائحة - فكيف الهتكم غفلة - يا معشر النائمين - ان في

باغ شمارا آفتے رسید - پس چگونه غفلت شمارا باز داشته است - بتحقیق در

موت آتهم لآيات لاولي الابصار - اما قرءتم من قبل اشتهاري في هذه الاخبار -

موت آتہم برائے بینندگان نشان ہاست - آیا شما پیش زین اشتہار من درباره این خبرہا نخوانده اید

فالآن لا ينكرها الا حزب الشياطين -

پس اکنون منکر آن بجز گروه شیطانان ہیچکس نخواہد ماند -

تذكر موت دجال رذال / وقود النار آتهم ذي الخبال

مردن آن دجال کمینه را یاد کن / که ہیزم آتش آتہم مفسد است

اتاه الموت بعد كمال دجل / وانكار ومكر في المقال

بعد کمال دجالیت / وانکار و مکر در گفتگو موت برو وارد شد

اراه الله هاوية وذلا / وفي النيران لقي كالدمال

خداتعالی اورا جہنم وذلت بنمود / و ہمچو سرگین خشک در آتش انداخت

كمثلي كان في عمر وسن / سمين الجسم بعد من هزال

او در عمر و سن مانند من بود / فربه جسم و از لاغری دور بود

وما أرداه الا حب كفر / واحباب واملاك ومال

و ہیچ چیزے بجز حب کفر اورا ہلاک نکرد / و دیگر اسباب ہلاکت محبت دوستان کافر و محبت ملک و مال بود

فرى ارضا بخوف بعد ارض / فما نفعته حيل الانتقال

از شدت خوف زمینے را بعد زمینے برید / پس حیله تبدیل جاہا ہیچ نفع اورا نه بخشید

ودق هامة الكذاب حقا / باطراف الزجاج والعوالي

و در حقیقت سر این کذاب / باطراف پائین واطراف سر نیزه ہا کوفته شد

وقد هاب المنایا ثم انسی … زمان الموت من زهو الضلال

واز موت بترسید باز … زمانہ موت را از تکبر ضلالت فراموش کرد

ففکر کیف ادرکه المنیه … مقدرة له بعد الخبال

پس فکر کن کہ چگونہ موت او را دریافت … آن مرگ کہ بعد از مفسد گشتن برائے او مقدر بود

توفاه المهیمن عند خبث … واصرار علی سبل الوبال

خدا تعالی او را در وقت خباثت … و اصرار بر راه وبال بمیرانید

فاین الیوم اثم یا عدوی … الم یرحل الی دار النکال

پس اے دشمن من امروز آثم کجاست … آیا بسوئے دار العقوبت کوچ نکرده است

الم یثبت بفضل الله صدقی … الم یظهر جزاء الافتعال

آیا بفضل خدا تعالی صدق من ظاہر نشد … آیا جزائے بہتان و دروغ گفتن بظہور نرسید

وما نجاه عیسی والصلیب … ولم یعصمه احد من عیال

و او را نہ عیسی علیہ السلام نجات داد و نہ صلیب نجات داد … و کسے از عیال او او را نہ رہانید

تجلت آیت الرب العظیم … فاین الطاعنون من المدال

نشان آن قادر ظاہر شد کہ خدای بزرگ است … پس کجا ہستند آنانکہ از ناز طعنہ می زدندے

واین اللاعنون بصدر ناد … واین الضاحکون من الحوالی

و کجا کسانے ہستند کہ بحیثیت صدرنشینی مجلس بر من لعنت کردندے … و کجا کسانے ہستند کہ از گرداگرد مجلس خنده ہامی زدندے

واین الساخرون من الادانی … ومن اهل المطابع کالرئال

و کجا از کمینہ مردم تمسخر کنندگان ہستند … و کجا مہتممان و ایڈیٹران مطابع ہستند کہ بہ بچگان شترمرغ میمانند

فؤادی قد تاذی من اذاہم … وقلبی دق من قیل وقال

دل من از ایذائے ایشان آزارہا یافت … و دل من از قیل و قال شان کوفتہ شد

اطالوا السن لتذمیمی ظلما
فامررنا کامر الجبال

ایشان زبان ہائے مذمت کردن بر ما از راہ ظلم کشادند
پس از شدت گرفت شان چنان سخت تافتہ شدیم کہ رسن را می تابند

وقالوا کاذب یوذی اناسا
ولعلم من یرانی سر حالی

وگفتند شخصے دروغگوست کہ مردم را ایذا مے دہد
و راز حال من کسے میداند کہ مرا می بیند

وملئوا کل قرطاس بذمی
فاصبحنا کمجروح القتال

وہر کاغذے را بہ بدگوئی ما پر کردند
پس ہمچو مجروحان جنگ صبح کردیم

وما خافوا عقاب اللہ ربی
اذا ما جاوزوا سبل اعتدال

و مواخذہ خدا را ہیچ پروائے نداشتند
و از راہ ہائے اعتدال تجاوز کردند۔

فسل ہم این آتہم فی النصارٰی
ارونی فی الجموع او العیال

پس از ایشان بپرس کہ آتہم کجاست
مرا شکل او بنمائید در گروہے باشد یا در عیال

اما مات الذی زعموہ حیا
اما دفن المکذب فی الدحال

آیا آنکس نمردہ است کہ او را زندہ پنداشتند
آیا تکذیب کنندہ در مغاکہا دفن کردہ نشد

اما شاہت وجوہ المنکرینا
فقوموا واشہدوا للہ لاجلی

آیا روے منکران سیاہ نشدہ است
پس برخیزید و برائے خدا نہ برائے من گواہی دہید

ولم یقتلہ من امری ثبون
ولکن جذہ حب قلالی

و او را جماعت من نکشتہ است
بلکہ آن دوست او را کشت کہ برائے من او را دشمن گرفت

بدت آیات ربی مثل شمس
فما بقی الظلام ولا اللیالی

نشانہائے خدائی من مثل آفتاب ظاہر شدند
پس نہ تاریکی ماند و نہ شب ہا

سہام الموت ما طاشت بمکر
وان اللہ یخزی کل غالی

و تیرہائے مرگ از مکر آتہم خطا نرفتند
و خدا ہر غلو کنندہ را رسوا مے کند۔

توفّی کاذباً ربٌّ غیورٌ
خدائے غیور دروغ گورا بمیرانید

وما آواه احدٌ من موالی
وہیچکس از دوستان اورا در پناہ خود نیاورد

توفّی والسّیوف مسلّلاتٌ
او بمرد و شمشیرہا

علی امثاله من ذی الجلال
بر امثال او از خدا تعالی کشیدہ ہستند

تجلّی صدقنا والصّدق یجلو
صدق ما ظاہر شد وصدق چیزیست کہ بالضرور روشن میشود

فاشرقنا کاشراق اللآلی
پس ہمچو درہاے تابان درخشیدیم۔

فلا تعجل علینا یا ابن ضغنٍ
پس اے انسان کینہ ور بر ما جلدی مکن

وخف سوء العواقب والمآل
واز سوء انجام وسوء خاتمہ بترس

نزلنا منزل الاضیاف منکم
ما ہمچو مہمانان نزد شما فرود آمدیم

فنرجوا ان تقولوا الی نزال
پس امید داریم کہ بگوئید کہ نزد ما فرود آ

ولی فی حضرة المولی مقامٌ
ومرا در حضرت مولی کریم مقامے است

وشانٌ قد تباعد من خیال
وشانے است کہ از خیالہا برتر است۔

وصافانی ووافانی حبیبی
ودوست من با من محبت صافی کرد ونزدم آمد

وارو انی بکاسات الوصال
ومرا با جامہاے وصال سیراب کرد

ارانی الحبّ موتی بعد موتی
محبت الہی مرا مرگ من بعد مرگ من ہمنود

وانأ تربتی فبدا زلالی
وخاک مرا از من دور کرد پس آب زلال پیدا شد

وجدنا ما وجدنا بعد وجدٍ
ہرچہ یافتیم از غم واندوہ یافتیم

واقبالی اتا بعد الزوال
واقبال من بعد زوال من آمد

اذا انکرت من نفسی بصدقٍ
در وقتے کہ من از نفس خود انکار کردم

فوافانی حبیبی بروح بالی
پس دوست من وآرام جان من نزدم آمد

اطعت النور حتی صرت نورا

من نور را اطاعت کردم بحدیکه خود نور شدم

ولا یدری خصیم سرّ حالی

پس هیچ خصومت کننده راز حال من نمی داند

طلعت الیوم من ربّ رحیم

امروز از طرف رب رحیم خود طلوع کردم

وجلّت شمس بعثی فی الکمال

و آفتاب بعث من در کمال بزرگیها حاصل کرد

فلا تقنط من الله الرؤف

پس از خدای مهربان نومید مباش

وقم وتب توبة نحوی تعال

و برخیز و توبه کن و نزد من بیا

قربنا من کمال النصح فاقبل

بکمال اخلاص دعوت شما کردیم

قرانا بالتهلل کالرّجال

پس این دعوت را همچو مردان بخنده پیشانی قبول کن

وخیر الزاد تقوی القلب للّٰه

و نیکوترین زاد از خدا ترسیدن است

فخذ ایّاه قبل الارتحال

پس بگیر آنرا قبل از کوچ کردن

وفکر فی کلامی ثم فکر

و فکر کن در کلام من باز فکر کن

ولا تسلک کمرء لاابالی

و همچو لاپرواے مرد

ثم العلماء اوسعونی سبّا۔ واوجعونی عتبا۔ فی ختن احمد۔ و

باز علما مرا درباره داماد میرزا احمد بیگ هوشیار پوری بسیار بدگوئی کردند۔ و بسرزنش ها

قالوا انه مامات فی المیعاد کما وُعِد فی الالهام واکّد۔ بل مجده بجنت اسعد۔ و

دل مرا ایذا دادند۔ و گفتند که داماد احمد بیگ در میعاد پیشگوئی نمرده است۔ و این برخلاف آن وعده تاکیدی است

عیش ارغد۔ وما نری اثرا فیه من ضعف المریرة۔ ولا عسر الغنی وامتراء المیرة۔

که در الهام بود۔ بلکه او را بجنت نیکتر و عیش فراخ تر می یابیم و هیچ اثرے از ضعف طبیعت و تنگی تحصیل رزق نمی بینیم

وانه حیّ سالم الی هذا الحین۔ امّا الجواب۔ فاعلم انّ هذا الالهام

و او تا این وقت زنده سلامت موجود است۔ اما الجواب۔ پس بدانکه این الهام

كان مشتملاً على الشعبتين - شعبة في موت احمد وشعبة في ختنه

بر دو شاخ مشتمل بود - شاخ اول آن درباره موت میرزا احمد بیگ ہشیارپوری بود -

الذی جعله كقرة العين - فاتم الله شعبةً اولى في الميعاد - ومات احمد

وشاخ دوم درباره مرگ داماد او کہ ہمچو قرة العین او را بود - پس خدا تعالیٰ شاخ اول را کہ موت احمد بیگ

كما اُخبر في الهلم ربّ العباد - وتلظّى اقاربه من همّ موته - وقد لاحت

است در میعاد پیشگوئی با تمام رسانید و صدق آن ظاهر کرد و احمد بیگ مطابق الہام خدا تعالیٰ وفات یافت

لك تفاصيل فوته - فلابدّ لك ان تقرّ بصدق هذه الشعبة باليقين

و دل اقارب او از موت او بسوخت - و تفصیل وفات یافتن او بر تو ظاہر است - پس ترا این امر ضروری افتاد

واما الشعبة الثانية التي تتعلق بختنه وفوته - فلا يختلج في

کہ بصدق شاخ اول اقرار کنی - و اما شاخ دوم کہ متعلق بداماد احمد بیگ و مردن او ست - پس سینہ ترا این نگیرد

صدرك تاخير موته - فانه امر لا تفهمه الّا بعد الاحاطة على الواقعات - فاذا فهمت

کہ چرا در موت او تاخیر شد - زیرا نکہ این امر است کہ این را بجز احاطہ بر واقعات نتوانی فہمید - و چون فہمیدی

فيظهر عليك خطاءك كالبديهيات - وتقرّ بان الشيطان انساك طريق الحق

پس بر تو خطای تو ظاہر خواہد شد - و اقرار خواہی کرد کہ شیطان ترا راه حق و حقیقت فراموش

والحقيقة - وبعّدك عن الصراط والطريقة - واراد ان تلحقك بالغاوين -

کنانیده است - و از راه حق دور انداختہ است - و اراده کرده است کہ ترا بگمراہان آمیزد

فالأن نقص عليك القصة - لتطلع على الحقيقة وتجد منها الحصّة

پس اکنون این قصه بر تو می خوانیم - تا بر حقیقت مطلع شوی - و از ان حصه یابی -

ولتكون من المستبصرين - فاعلم ان زوجة احمد واقاربها كانوا من

و تا از جملہ صاحبان بصیرت شوی - پس بدانکہ زن احمد بیگ و دیگر اقارب او از قبیله من بودند -

عشيرتي - وكانوا لا يتخذون في سبل الدين وتيرتي - بل كانوا يجترؤن على السيئات

وعادت شان بود که اوشان در راه‌هاے دین طریقه من اختیار نمی کردند - بلکه بر بدی‌ها و

وانواع البدعات - وكانوا فيها مُفرطين - فالهمت من الرحمان انه معذبهم

گوناگون بدعت‌ها دلیری می کردند - و از حد در گزشته بودند - پس از خدا تعالی الهام یافتم که اگر اوشان تائب

لو لم يكونوا تائبين - وقال لي ربّي انهم ان لم يتوبوا ولم يرجعوا فننزل عليهم

نشدند او آنانرا در عذاب گرفتار خواهد کرد - و مرا پروردگار من گفت که اگر این مردم توبه نکردند و نه از بد روشی‌ها

رجسًا من السمٰوات - ونجعل دارهم مملوة من الارامل والثيّبات -

باز آمدند پس ما بر ایشان از آسمان عذاب نازل خواهیم کرد - و خانهٔ اوشانرا از بیوگان پر خواهیم کرد -

ونتوفّيهم اباتر مخذولين - وان تابوا واصلحوا فنتوب عليهم بالرحمة - ونغيّر

و اگر توبه کردند و اصلاح خود نمودند پس ما برحمت سوے شان رجوع خواهیم

ما اردنا من العقوبة - فيظفرون بما يبتغون فرحين - فنصحت لهم

نمود - و خانهٔ اوشانرا از بیوگان پر خواهیم کرد - و ارادهٔ عقوبت را تبدیل خواهیم کرد - پس آنچه میخواهند بخوشی خاطر

اتمامًا للحجّة - وقلتُ استغفروا ربكم ذي المغفرة - فما سمعوا كلماتي - وزادوا في

خواهند دید - و ایشانرا برای اتمام حجت نصیحت کردم و گفتم که از خدای بخشنده مغفرت بخواهید - پس سخن من

معاداتي - فبدا لي ان اشيع الاشتهار في هذا الباب - لعلهم يتقون ويرجعون الى

نشنیدند و در دشمنی افزودند - پس در دلم آمد که درین باره اشتهاری شائع کنم - شاید این مردم بترسند و بسوئے راه صواب

طرق الصواب - ولعلهم يكونون من المستغفرين -

رجوع کنند - و شاید از خدا تعالی آمرزش بخواهند -

فاشعت الاشتهار - وانا في هُشيار - فنبذوه وراء ظهورهم

پس اشتهار را شائع کردم - و من دران وقت در شهر هوشیارپور بودم - مگر اوشان آن اشتهار

غیر مبالین - وکان ذالک اول الاشتہارات فی ھذہ المقدمۃ - والبواقی

را بہ لاپروائی پس پشت خود انداختند - و آن اول اشتہار بود کہ درین مقدمہ شایع کردم - و باقی ہمہ اشتہارات

التی اشیعت بعدھا فہی لھا کالانباء المفصلۃ المصرحۃ - وکالتفصیل

کہ بعد ازاں شایع کردم تفصیل آن اجمال بود

للعبارات المجملۃ السابقۃ - وانت تعلم ان وعید ذالک الاشتہار کان

و تو میدانی کہ وعدہ عذاب آن اشتہار مشروط بشرط توبہ بود

مشروطًا بشرط التوبۃ - لا کالعقوبۃ القطعیّۃ الواجبۃ النازلۃ - من

نہ مثل آن سزا کہ قطعی باشد و بغیر توقفے و مہلتے فرود آید -

غیر المہلۃ - وان شئت فاقرء اشتہارًا منّی طبع فی غوضفٍ من السنوات

و اگر بخواہی آن اشتہار من بخوان کہ در سنہ ۱۸۸۶ یک ہزار و ہشتصد و ہشتاد و شش مسیحی

المسیحیۃ - لغضف کبر ھذہ الفئۃ الباغیۃ - فلما لم ینتھوا بھذا

برائے شکستن کبر آن گروہ باغی جاری کردہ بودم - پس ہر گاہ اوشان بدین اشتہار

الاشتہار - ولم یترکوا طریق التبار - فکشف اللہ علیّ امورًا لتلک الفئۃ - وانا

از بدی ہائے خود باز نیامدند و طریق ہلاکت را نگذاشتند - پس خدا تعالی برای این گروہ چند امور دیگر بر من

بین النوم والیقظۃ - وکان ھذا الکشف تفصیل ذالک الالہام فی المرّۃ الثانیۃ -

ظاہر کرد و من دران وقت در حالتے بودم کہ بین بین خواب و بیداری می باشد و این کشف تفصیل آن الہام بمرتبہ

وبیانہ انی کنت ارید ان ارقد - فاذا تمثّلت لی ام زوجۃ احمد -

دوم بود - و بیان آن این است کہ من ارادہ خفتن می داشتم - کہ ناگاہ مادر زن احمد بیگ در حالت کشفی بر من

ورئیتھا فی شانٍ اُحزننی وارجد - وھو انی وجدتھا فی فزعٍ شدید عند

متمثل شد - و اورا در حالے دیدم کہ مرا غمگین کرد و بدن من بلرزانید - و آن این است کہ وقت ملاقات اورا در خوف

التراقي - وعبراتها يتحدّرن من المآقي - فقلت ايتها المرءة توبي توبي

شدید یافتم - و دیدم که اشکهای او از چشمان او روان هستند - پس گفتم که ای زن توبه کن توبه کن

فانّ البلاء علی عقبکِ - ای علی بنتک وبنت بنتک - ثم تنزلت من هذا

که بلا بر عقب تو نازل شدنی است - یعنی بلا بر دختر تو و دختر دختر تو فرود آمدنی است - باز ازین مقام کشفی

المقام - وفُهّمت من ربّی انه تفصیل الالهام السابق من الله العلام -

فرود آمدم - و از خدا ے خود فهمانیده شدم که این تفصیل الهام سابق است -

والقی فی قلبی فی معنی العقب من الدّیان - ان المراد ههنا بنتها وبنت بنتها لا احد

و در باره معنی عقب در دل من انداختند که مراد ازان اینجا دختر آن زن که زوجه احمد بیگ است و دختر آن دختر

من الصبیان - ونفث فی روعی انّ البلاء بلاءان - بلاء علی بنتها وبلاء

است نه احدے از پسران - و در ضمیر من دمیدند که بلائے که در عبارت کشف مذکور است آن دو بلا هستند - بلائے بر دختر

علی بنت البنت من الرّحمٰن - وانهما متشابهان من الله احکم الحاکمین -

مذکور یعنی زوجه احمد بیگ است و بلائے دیگر بر دختر دختر است - و آن هر دو بلا باهم مشابهت میدارند -

واذا رجعت لتفتیش لفظ العقب الی اللغات العربیّة - فاذا فراستی صحیحة مطابقة

و چون برائے تفتیش لفظ عقب سوے لغت عرب رجوع کردم - پس آن الهام خود مطابق بیان کتب

الحاشیه - قد سمع منی هذا الکشف بمقام هوشیارپور قبل موت

این کشف را بمقام هوشیارپور پیش از مردن میرزا احمد بیگ بلکه پیش از اشاعت

احمد بیگ بل قبل اشاعت واقعات کلها رجل من ولد شیخ صالح غزنوی -

این همه واقعات شخصے از من شنیده بود که از پسران مولوی عبدالله غزنوی مرحوم است -

وکما تعلم کان هذا الرجل ابن تقی - ونسیتُ الیوم اسمه - واعرف وجهه -

و چنانکه میدانی این شخص پسر پرهیزگارے بود - وامروز نام او فراموش کردم - ورُوے او می شناسم -

لعل اسمه عبدالرحیم او عبدالواحد علی اختلاف انتقال الخیال - واظنّ

شاید نام او عبدالرحیم یا عبدالواحد بود که ذهن بسوے این هر دو انتقال می کند - وگمان میدارم

انه لا ینکره عند السؤال - والله یعلم ما فی البال - وهو اعلم ما فی صدور العٰلمین

که او وقت پرسیدن انکار نخواهد کرد - آینده خدا تعالیٰ حال دل بهتر می داند -

بالمغانی المرویّۃ۔ فشکرت اللہ موید الملہمین۔

لغت عرب یافتم۔ پس خدائے ملہم را شکر کردم۔

فالحاصل ان اللہ صرّح فی ھذا الکشف ما اراد من نوع

پس حاصل کلام این است کہ خدا تعالی درین کشف تصریح آن انذار و تخویف کرد

التخویف والانذار۔ واشار الی ان الآفت علی زوج احمد وبنتہا من اللہ

کہ در ارادہ او بود و اشارت فرمود کہ آفت بر زن احمد بیگ و دختر احمد بیگ است۔

القہار۔ ومع ذالک حث علی التوبۃ والاستغفار۔ واومی بہ ان العذاب

وباوجود این انذار سوئے توبہ و استغفار رغبت داد۔ و اشارت کرد کہ در صورت

یؤخر بالتضرع والرجوع الی الغفار۔ ولا یحل الغضب الا عند الاباء۔

توبہ و استغفار در عذاب تاخیر خواہد شد۔ وغضب الٰہی صرف در وقت بیباکی و نافرمانی نازل

والاجتراء والاعتداء۔ ومن تاب واستغفر فلہ حظ من رحمت حضرۃ

خواہد شد وہر کہ توبہ کند حصہ از رحمت خواہد یافت۔

الکبریاء۔ ولا یاخذہ عذاب مہین۔ الا بعد العود الی سیر الفاسقین۔

و در عذاب مبتلا نخواہد شد۔ مگر دران صورتے کہ باز سوئے سیر تنہا فاسقان عود کنند۔

ومعہ اشہاد آخرون کانوا ھناک حاضرین۔ وا ظن ان احدہم

و با او گواہانے دیگر نیز ہستند کہ در آنجا حاضر بودند۔ و گمانم چنین است کہ یکے از ایشان

کان بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ الملتانی۔ ومحمد یعقوب اخ الحافظ

بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ ملتانی است۔ و دوم محمد یعقوب برادر حافظ محمد یوسف

محمد یوسف ومعہ محمد یوسف وکثیر من المسلمین۔ وعفا اللہ عنی

وخود محمد یوسف نیز ہست و دیگر اکثرے از مسلمانان نیز ہستند۔ و اگر من در ذکر نام

انکنت اخطأت فی ذکر احد منہم۔ فانی لست احصیہم بالیقین۔

احدے خطا کردم پس خدا تعالی مرا معاف دارد۔ چراکہ من بالیقین این نامہا نشمردم۔

وقد مضی علی ھذا احدے عشرۃ من سنین۔ منہ

وبرین واقعہ یازدہ سال گذشتہ اند۔

ختم الکتاب

فاشعت هذا الکشف بالاشتهار۔ کما اشعت الهامی قبله لهدایة الاحرار۔ ثم

پس این کشف را باشتہار شائع کردم ۔ ہمچنان کہ الہام پیشین را برائے ہدایت آزادمنشان شائع کردہ بودم

اذا مضٰی علیه ملیٌّ من الزمان۔ اُلهمتُ فیهم مرّةً ثالثةً مِنَ اللّٰهِ الدیّان۔ وتجلّٰی

پس چون بر شائع کردن این اشتہار مدتے از زمانہ گزشت دربارہ آن مردم بمرتبہ سوم مرا الہام شد۔ واین الہام

هذا الالهام کالنور فی الظهور۔ ورفع الحجب کلها من السر المستور۔ وکان هذا

در ظہور مانند نور تجلی کرد۔ وہمہ حجاب ہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان برداشت۔ واین الہام برائے

شرحًا مبسوطًا للالهامات السابقة۔ وتفصیلًا للکلم المجملة الکشفیة۔ وبیانًا

الہامات سابقہ بطور شرحے بود مبسوط۔ و برائے کشوف مجملہ تفصیلے بود واضح۔

واضحًا للسامعین۔

وبیانه ان اللّٰه خاطبنی فی عشیرتی المعتدین۔ وقال

وبیان آن این است کہ خدا تعالی مرا دربارہ قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ این مردم

کذّبوا بآیاتی وکانوا بها مستهزئین۔ فسیکفیکهم اللّٰه۔ ویردّها الیک لا تبدیل

مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند۔ پس من ایشان را تنبیہ خواہم نمود۔ و برائے تو این ہمہ را کفایت خواہم شد

لکلمات اللّٰه۔ ان ربک فعّال لما یرید۔ فاشار فی لفظ فسیکفیکهم اللّٰه الٰی

وآن زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ

انه یردّ بنت احمد الیّ بعد اهلاک المانعین۔ وکان اصل المقصود الاهلاک۔

باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد۔ در کلمات خدا و وعدہ ہای او ہیچکس تبدیل نتواند کرد و خدائے تو ہرچہ خواہد آن

وتعلم انه هو الملاک۔ واما تزویجها ایّای بعد اهلاک الهالکین والهالکات۔

امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند۔ پس خدا تعالی بلفظ فسیکفیکہم اللہ سوئے این امر اشارہ کرد کہ او

فهو اعظام الاٰية فی عین المخلوقات۔ بادرایع المشکلات المعضلات۔ اولحکم اخریٰ من عالم

دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوے من واپس خواہد کرد۔ و اصل مقصود میرانیدن بود۔ و توسیدانی

المغیبات۔ اولرحم علی المصابین والمصابات۔ فانه یضع المرهم بعد الجرح۔

کہ ملاک این امر میرانیدن است وبس۔ واما تزویج آن زن با من بعد ہلاک کردن ہلاک شوندگان۔ پس آن مشکل الوقوع

ویعطی الفرح بعد الترح۔ ولا یرید ان یجیح عباده المستضعفین۔ ومن زید

مشکلات اند کہ براے بزرگ کردن نشان در چشم مردم داخل نشان کردہ شدہ۔ یا براے حکمتہاے دیگر کہ خدا می داند یا بطور رحم بر مصیبت

منه جودا ورُحمًا وهو ارحم الراحمین۔

زدگان چراکہ او بعد از زخم رسانیدن مرہم می نہد و بعد از غمگین کردن فرحت می بخشد و نمی خواہد کہ بکلی استیصال بندگان کمزور

وانی اجد اشارةً فی الاشتهار الاول فی هذا الباب۔ من الله

کند۔ و از و رحیم تر و کریم تر کیست۔ و من در اشتہار اول دربارہ رحم الٰہی کہ خداے رحم کنندہ و توبہ پذیرندہ است اشارتے

الراحم الوهّاب۔ فانه قفّا بذکر رحمته بعد ذکر عقوبات نازلة علی هذه الفئة۔

مے یابم۔ چراکہ او بعد ترسانیدن این مردم و ذکر بیوگان ایشان و مصیبتہاے ایشان ذکر رحمت خود

وبعد ذکر ارامله ومصائبهم المتفرقة۔ فخاطبنی بنهج کانّه یشیر الی الرحم

آوردہ است۔ پس مرا بطرزے مخاطب کرد کہ گویا او بسوے این امر

علیهم فی الایام الاٰتیة۔ فقال یبارکک الله ببرکات مستکثرة۔ ویُعمر بک بیت

اشارہ میفرماید کہ در آخر ایام بران مردم رحم خواہد کرد۔ پس گفت کہ خدا تعالیٰ ترا ببرکتہاے بسیار برکت یافتہ خواہد کرد

مُخرّب ویملاء بک من برکات دار مخوفة۔ فهذه اشارة الی زمان یاتی

و بتو یک خانہ ویران آباد کردہ خواہد شد و بتو یک خانہ ویران از برکتہا پر کردہ خواہد شد کہ خانہ ترسانندہ و خوفناک است۔

علیهم بعد زمان الاٰفات۔ عند وُصلة مقدرة موعودة فی الاشتهارات۔

یعنی از غایت وحشت و ویرانی کہ در وست از دیدن آن مردمان را خوف می آید۔ پس اشارت بسوے آن زمانہ

وتتم یومئذ کلمة ربنا۔ وتسود وجوه عدانا۔ ویظهر امر الله ولو کانوا کارهین۔

است کہ بر ایشان بعد زمانہ آفات خواہد آمد۔ نزد آن پیوندے کہ مقدر و در اشتہارات وعدہ دادہ شدہ است۔ و آن روز

وان اللہ غالب علیٰ امرہ وان اللہ یجزی قومًا فاسقین - فاھلک کما وعد فی

کلمہ پروردگار ما باتمام خواہد رسید و رگ دشمنان سیاہ خواہد شد و امر خدا ظاہر خواہد شد اگرچہ اوشان کراہت کنندگان

فسیکفیکھم اربعۃ منھم بعد تزویجھا - وعاث فیھم ذئب الآفات عقب

باشند و خدا بر امر خود غالب است - و خدا قوم فاسقاں را رسوا می کند - پس خدا تعالیٰ چنانکہ در آیت فسیکفیکہم اللہ وعدہ

تزویجھا - کما لا یخفی علی المطلعین - فانہ اھلک اباھا وعمیھا

کردہ بود چار کس را از ایشان بمیرانید - و بر اوشان بعد این پیوند اجنبی گرگ آفات بتاخت چنانچہ بر واقفان پوشیدہ

وجدتھا وکان کل احد من الغالین المعتدین - والآن ما بقی الا واحد

نیست - چراکہ خدا تعالیٰ پدر آن زن موعود فیہ را وہر دو عمۃ او را و مادر مادر او را کہ بیخ فساد بودند بمیرانید و از آنان

من الھالکین - فانظروا الیٰ حکم اللہ کیف اتی الارض من اطرافھا وانتظروا

صرف شخصے واحد ماند کہ بر وحکم ہلاکت است - پس بسوئے حکمتہای خدا تعالیٰ نظر کنید کہ چگونہ درین پیشگوئی از

ساعۃ یوفی فیھا شظافھا انہ لا یبطل قولہ وانہ لا یجزی قومًا ملھمین -

اطراف شروع کرد - پس انتظار آن روز کنید - کہ در آن سختی آن بکمال خواہد رسید - چراکہ او قول خود را باطل نمی

واعلم ان حرف الفاء علی لفظ فسیکفیکھم اللہ من الرحمٰن -

کند و ملہمان خود را رسوا نمی گرداند - و بدانکہ حرف فا کہ بر لفظ فسیکفیکہم واقع است -

بعد ذکر تکذیب اھل الطغیان کان اشارۃً الیٰ ان العذاب لا ینزل الا

این سوا این امر اشارہ ابود کہ عذاب در صورت تکذیب

عند التکذیب والعدوان - فلما کذبوا بعد التزویج وقاموا بالاستھزاء -

و غلو در تکذیب واقع خواہد شد - پس چون آن مردم بعد نکاح کردن دختر خود بر تکذیب کمر بستند

واذونی بانواع الایذاء - فامات اللہ اباھا احمد بیگ فضحکھم بالبکاء -

و بگونا گون گفتار ہا مرا ایذا دادند - پس خدا تعالیٰ پدر آن زن موعود فیہ را یعنی احمد بیگ را حسب وعدہ در میعاد

وغشیھم من الغم ما غشی قوم یونس عند ایناس اثار العذاب - والقاھم

پیشگوئی بمیرانید - و وقت مردن احمد بیگ آن غم و اندوہ قوم او را رسید کہ قوم یونس را بعد دیدن نشانہا عذاب

موت المائت وخوف نفس الختن فی انواع الاضطراب - ولما بلغ

رسیدہ بود - واوشان را موت احمد بیگ وبعد ازان اندیشہ موت داماد خود در گوناگون بیقراری ہا انداخت - وچون

نساء ھم نعی موت احمد - وکن من قبل کرجل اکفر واکند - عططن

زنان اقارب احمد بیگ را خبر موت احمد بیگ رسید - وقبل ازان مثل شخصے بودند کہ سخت منکر وناشکر گذار باشد - گریبان

جیوبھن - وارسلن غروبھن - وصککن خدودھن - وتذکرن عنودھن - و

خود را دریدند - واشک ہائے خود ریختند - ورخسارہائے خود را مجروح کردند - وگمراہی خود را یاد کردند - واندوہ ہا

ھاجت البلابل - وانقض علیھن من المصائب الوابل - واھتزت الارض

در دلہا جوشیدند - واز مصیبت ہا باران عظیم برایشان فرو افتاد - وزمین زیر قدمہائے ایشان

تحت اقدامھن - ثم تمثل موت الختن فی اوھامھن - وطفقن یقلن والدموع

بلرزید - باز موت داماد در وہم ہائے ایشان متمثل شد - وشروع کردند کہ میگفتند بحالیکہ

تجری من العیون - ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون -

اشک از چشمہا روان بود - کہ این ہمان وعدہ است کہ خدا تعالٰی کردہ بود وفرستادہ خدا راستگو برآمد -

فالحاصل ان ھؤلاء اوجسوا فی انفسھم خیفۃ - وظنوا انّ

پس حاصل کلام این است کہ این مردم در دل خود خوف را بطور پنہان نشانیدند وگمان

ختنھم سیموت کما مات صھرہ عقوبۃ - فانھما کانا غرضین مقصودین فی

کردند کہ داماد اوشان نیز خواہد مرد چنانکہ خسر او بمرد - چراکہ آن ہر دو نشانہ الہام واحد بودند -

الھام واحد - وکان موت احدھما للاٰخر کشاھد - ومن المقتضی الفطرۃ

وموت یکے از ایشان برائے موت دیگرے بطور گواہ بود - واین تقاضائے فطرت انسانی

الانسانیۃ انھا تقیس بالاحوال الموجودۃ للاشیاء - علی احوال اشیاء اخری

است کہ آن بر احوال اشیاء موجودہ احوال آن اشیاء را قیاس می کند کہ بدان اشیاء مشابہت می دارند -

تضاھیھا بنحو من الانحاء - فتفھم ان واقعات اٰتیۃ - لیست الا کمثل

پس می فہمد کہ واقعات آیندہ بالضرور مثل آن واقعات ظاہر خواہند شد

نظائرها المشهودة - وتستنبط الاحکام المنتظرة من الاحکام الواردة - وکذالک
کہ بظہور پیوستند - چراکہ دران ہر دو مشابہت درمیان است - و احکام منتظرہ را از احکام واردہ استنباط می کنند -

جرت عادت المتوسمین - فلما انکشف علی عشیرتی بموت احمد النظیر - و
و عادت صاحبان فراست برہمین رفتہ - پس ہرگاہ بر قبیلہ من از موت میرزا احمد بیگ نظیرے ظاہر شد - و

بدء المثل الکبیر - فخافوا خوفاً کثیراً مع اکثار البکاء - ونسوا طریق
مثالے بزرگ پیدا گشت - پس بسیار ترسیدند و گریہ ہا کردند - و طریقہ تمسخر و خندیدن

التمسخر والاستہزاء - وزمّت السنہم وصاروا کالمبہوتین - وتنصّلوا
را فراموش نمودند - دہن زبان شان لگام دادہ شد و مثل مبہوتان شدند - و از لغزش گناہ خود

من ہفوتہم - وتندموا علی فوہتہم - وخضعت اعناقہم کالمصابین -
بیزاری جستند - و از گفتہ خود پشیمان شدند - و گردن شان ہمچو مصیبت زدگان خمید -

وقد علمت ان ھذا الالہام کان لانذار ھذہ العشیرة - و
و تو دانستۂ کہ این الہام برائے ترسانیدن ہمین قبیلہ بود -

کان الوعید وشرطہ لتلک الفئة - وماکان لختنہم دخل ما فی ھذہ
و این وعید و شرط این وعید برائے ہمین گروہ بود - و درین مقدمہ داماد او شان را ہیچ دخلے نبود -

القصة - ثم لیس من المعقول ان یظن ان قلب ختنہم بقی علی الجرءة
باز این امر ہم معقول نیست کہ دل داماد او شان بعد مشاہدہ موت خسر خود بر دلیری سابقہ قائم

السابقة - مع معائنة موت صہرہ الذی کان شریکہ فی بناء الھلاکت -
ماندہ باشد - حالانکہ آن ہر دو شریک یک پیشگوئی بودند -

بل شہد الشاھدون انہ خاف خوفاً شدیداً بعد ھذہ الواقعة - وکاد
بلکہ گواہان گواہی دادہ اند کہ او بعد از واقعہ موت خسر خود بغایت درجہ ترسید - و نزدیک بود

ان تزھق نفسہ بعد سماع ھذہ المصیبة - وخشی علی نفسہ و
کہ جان او بعد از شنیدن این حادثہ بر آید - و بر جان خود بترسید -

حسب النكاح آفة من الآفات السماوية - وان كنت فی شك فاسئل

ونکاح را آفتے از آفات آسمانی انگاشت - واگر تو درین شک داری پس از آنان

العارفين الناظرين -

بپرس که شناسندگان حقیقت وبینندگان حال اند -

فالحاصل انهم لمّا تخوّفوا بعد موت احمد - وخوّف

پس حاصل کلام این است که چون اوشان از موت میرزا احمد بیگ بترسیدند - وموت

هلاكه كل احد وارجد - فكان حقّهم ان ينتفعوا بشرط الالهام -

او هر یکے را از یشان بترسانید و بلرزانید - پس این حق اوشان بود که از شرط الهام منتفع شوند -

فان العذاب كان مشروطًا لا حكمًا قطعيًا كما هو وهم العوام - فاسئل

چراکه عذاب مشروط بود نه حکمی قطعی چنانکه وهم عوام است - پس

اهل احمد ما جرى على زوجه الارملة بعد موته فی الميعاد - وكيف

خویشان احمد بیگ متوفی را بپرس که بعد از مردن او در میعاد بر زوجه بیوه او چه ماجرا گذشت - وچگونه

صُبّت عليها مصائب وهجم الهموم على الفواد - وما بقى لها ثمال ولا توىّ

مصیبت ها بر و ریختند و غمها بر دل هجوم کردند - و هیچ پناه در فیق ومهتمم کار ومتکفل

ولا متكفل الاولاد - وفقدت كالمساكين بعد كونها كالفيّاد - وكيف

اولاد او را نماند - وهمچو عاجزان ومسکینان بعد زانکه بخوشی خرامان می رفت فرونشست - وچگونه

سمعت نعيه بعين عبرى - وقلب على جمر الغضا - وكيف جرى عليها

خبر موت او را بچشم گریان ودل بریان شنید - وچگونه بر وگذشت آنچه

ماجرى - ثم اكلها خوف موت الختن بعد هذا الناد - وانفدت

گذشت - باز او را خوف مردن داماد بعد ازین سختی بخورد - وایام میعاد مردن

ايام الميعاد بالارتعاد - وكذالك فزعت امها واخواتها وذُبنَ فی فكر

داماد را بلرزه بدن گزرانید - وهمچنین مادر او و همشیرگان او در فکر موت داماد بگداختند -

موت الختن - وشربن كاسات الحزن - وجعلن عمرن اوقاتهن بالصلوٰة

وجامهاے اندوه بنوشیدند - وشروع کردند که اوقات خود را بنماز و دعاها و

والدعوات - والصيام والصدقات - وما رقأت لهن من الهمّ دمعة - و

روزه ها و صدقه ها معمور ساختند - واشک شان از غم بازنه ایستاد -

تمثل لهن لختنهن فى كل وقت منيّة - فاسئل اهل هذه القرية

و برائے داماد شان هردم موت نصیب العین شان بود - پس مردمان این ده را از حال شان بپرس

انكنت من المرتابين -

اگر ترا در بیان ما شکے است -

فالحاصل انهم لمّا تابوا تاب الله عليهم بالرحمة و

پس حاصل کلام این است که چون آن مردم سوئے خدا تعالیٰ رجوع کردند خدا تعالیٰ

المغفرة - كما هى سنة قديمة من السنن الالٰهيّة - فانه لا يلغى شرط

به رحمت و مغفرت رجوع کرد - چنانکه آن سنت قدیمه خدا تعالیٰ است - چراکه او شرط وعید خود را

وعيده ولا يترك طريق المعدلة - ولا يظلم كالمعتدين - وعليك

باطل نمی کند و طریق عدالت را فرو نمی گذارد - و همچو ظالمان از حد تجاوز نمی کند - و بر تو لازم است

ان تقرء اشتهاراتى السابقة - وتجمع فى نظرك المقامات المتفرقة -

که تو آن اشتهارات من بخوانی که سابق شایع کرده شده اند - و لازم است که همه مقامات متفرقه را در نظر خود

فاذا فعلت ذالك فتصل الى نتيجة صحيحة - وتطّلع على شروط صريحة

جمع کنی - پس هرگاه که چنین کنی پس بالضرور تا نتیجه صحیحه خواهی رسید - و بر شروط صحیحه اطلاع خواهی یافت -

وتنجو من طريق الخطاء والخاطئين - وقد علمت انى اشعت فى هذا

و از طریق خطا و خطاکاران نجات خواهی یافت - و ترا معلوم است که در این امر سه متفرق اشتهارات

الامر اشتهارات ثلث فى الاوقات المتفرقة - وما كان الهام فى هذه

شایع کرده ام - و در این مقدمه هیچ الهامے نبود که با آن

المقدمة - الآن كان معه شرط كما قرءت عليك فى التذكرة السابقة -

شرطے نبود چنانکہ در تذکرہ سابقہ نزد تو بیان نمودم -

المتنباء وانما اشعت فى السنوات الماضية - فاين تذهبون كالثاغية

آیا آنچہ در اشتہارات سابقہ شائع کردم ازان شمارا اطلاعے نشد - پس ہمچو گوسپندان یا شتران

اوالراغية - والاتفكرون كالعاقلين -

کجا می روید - وہمچو عاقلان فکر نمی کنید -

ثم ما قلت لكم ان القضية على هذا القدر تمت - والنتيجة الاخرة

باز شمارا این نگفتہ ام کہ این مقدمہ برہمین قدر باتمام رسید - ونتیجہ آخری ہمان است

هى التى ظهرت - وحقيقة النباء عليها ختمت - بل الامرُ

کہ بظہور آمد - وحقیقت پیشگوئی برہمان ختم شد - بلکہ اصل امر

قائم على حاله - ولا يرده احد باحتياله - والقدر قدر مبرم

برحال خود قائم است - وہیچکس باحیلہ خود او را رد نتواند کرد - واین تقدیر از خدائے بزرگ

من عند الرب العظيم - وسياتى وقته بفضل الله الكريم

تقدیر مبرم است - وعنقریب وقت آن خواہد آمد -

فوالذى بعث لنا محمد ن المصطفى - وجعله خير الرسل و

پس قسم آن خدائے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود - واورا

خير الورىٰ - ان هذا حق فسوف ترى - وانى اجعل

بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است وعنقریب خواہی دید - ومن این را

هذا النباء معيار الصدقى اوكذبى - وما قلتُ

برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم - ومن نگفتم الا

الا بعد ما انبئت من ربى - وان عشيرتى سيرجعون مرة اخرىٰ

بعد زانکہ از رب خود خبر دادہ شدم - وبہ تحقیق قبیلہ من عنقریب بار دوم سوئے فساد

الی الفساد - ویتزائدون فی الخبث والعناد - فینزل یومئذ الامر المقدر

رجوع خواهند کرد - و در خبث و عناد ترقی خواهند نمود - پس آن روز امر مقدر از خدا تعالی نازل

من رب العباد - لا راد لما قضی - ولا مانع لما اعطی - وانی اراهم

خواهد شد - هیچکس قضاء او را رد نتواند کرد - و عطائے او را منع نتواند نمود - و من می بینم

انهم قد مالوا الی سیرهم الاولی - وقست قلوبهم

که او شان سوئے عادتهای پیش میل کرده اند - و دلهاے شان سخت شد

کما هی عادة النوکی - ونسوا ایام الفزع وعادوا الی التکذیب والطغوی -

چنانکه عادت جاهلان است - و ایام خوف را فراموش کردند - و سوئے زیادتی و تکذیب عود نمودند

فسینزل امر الله اذا رای انهم یتزائدون - وما کان الله

پس عنقریب امر خدا بر ایشان نازل خواهد شد چون خواهد دید که ایشان در غلو خود زیادت کردند -

ان یعذب قوما وهم یخافون -

و خدا قومے را عذاب نمی کند چون می بیند که ایشان می ترسند -

فاعلموا ایها المکذبون الغالون ان صدقنا

پس بدانید ای مکذبان و غلو کنندگان که صدق من همچو آفتاب روشن

سیشرق کذکاء فی الضیاء - وزورکم ینشوا الی ضواحی الزوراء - اتمنعون

خواهد شد - و دروغ شما تا کنارهای بغداد منتشر خواهد شد - آیا شما آنچه

ما اراد الله ذو العزة والعلاء - ایبلغ مکرکم الی ذری السماء - فکیدوا کل

خدا خواسته است آن را منع می کنید - آیا مکر شما تا بلندی آسمان خواهد رسید - پس هر مکرے

کید کان عندکم ولا تمهلون فی الایذاء - ثم انظروا الی نصرت رب العلمین -

که میدارید بعمل کنید - و مرا مهلت ندهید - باز نصرت خدا تعالی را ببینید -

یا حسرة علی علماء هذا الزمان - ما بقی فیهم نور فراسة وغاض در الامعان -

ای حسرت بر علماء این زمانه - هیچ نور فراست در ایشان نماند و شیر فکر کردن ایشان فرو رفت

سمعناهم فلا یسمعون - ودعوناهم فلا یقبلون - ولا یقرؤن کتبی الا

ما ایشان را شنوانیدیم پس نشنیدند - و دعوت کردیم پس قبول نکردند - و کتابہائے مرا نمی خوانند - مگر

کارھین - ویفرون منا مستنفرین -

از روی کراہت - و از ما بنفرت می رمند -

ثم انتم تعلمون یا اولی الالباب - ان قوم یونس عصموا من

باز ای دانشمندان شما می دانید - کہ قوم یونس از عذاب محفوظ داشتہ

العذاب - مع انہ لم یکن شرط التوبة فی نباء اللہ رب الارباب - ولاجل

شدہ اند - حالانکہ در پیشگوئی خدا تعالی ہیچ شرط توبہ نبود - و ازہمین سبب

ذالک ذھب یونس مغاضبا من حضرة الکبریاء - وتاہ فی فلوات الابتلاء -

یونس بحالت غضب از خدا تعالی برفت - و در بیابانہائے ابتلا آوارہ شد -

ولذالک سماہ اللہ یونس لانہ اونس بعد الابلاس - وفاز بعد الیاس - وما

و ازہمین سبب خدا تعالی نام او یونس نہاد - چرا کہ بعد از نومید شدن انس دادہ شد - و بعد از نومیدی

اضاعہ ارحم الراحمین - فلا شک ان البلاء کلہ ورد علیہ لعدم الشرط

مراد یافت - و خدا تعالی او را ضائع نکرد - پس ہیچ شک نیست کہ تمام بلا ازہمین وجہ بر یونس افتاد - کہ در پیشگوئی

فی نباء الرحمن - ولو کان شرط یعلمہ لما فر کالغضبان - ولما تاہ کالمبھوتین -

ہیچ شرط نبود - و اگر شرطے بودے کہ یونس او را دانستے پس چرا ہمچو غضبناک بگریختے و ہمچو مبہوتان آوارہ

ولما ترک یونس بسوء فھمہ الاستقامة والاستقلال - وتحری الجلاء و

شدے - پس چون یونس استقلال را از بدفہمی خود ترک کرد - و جلا وطنی و انتقال را اختیار

الانتقال - ادخلہ اللہ فی بطن الحوت - ثم نبذہ الحوت فی عراء السبروت -

نمود - خدا تعالی او را در بطن ماہی داخل کرد - باز در میدان زمین خشک و بے نبات افگند -

وری کل ذالک بما علن ضجر قلبه بالحرکت من المقام - وفارق مقرہ من

واین همه بلاها برائے همین دید که از حرکت مقامے تنگی دل خود را ظاهر کرد - ومقام خود را بغیر اذن

غیر اذن الله العلام - وفعل فعل المستعجلین - و ادخاله فی بطن

الهی ترک نمود - وهمچو شتاب کاران از و فعلے صادر شد - و در شکم حوت او را داخل کردن

الحوت - کان اشارة الی محاوتة صدر منه کالمبهوت - وکذالک سماہ

اشارة سوئے محاوتت یعنی خشمناکی بود که از یونس مثل مبهوتان ظاهر شد - وهمچنین خدا تعالی

الله ذالنون - بما ظهر منه حدة ونون - بالغضب المکنون - ولا یلیق احد

نام یونس ذالنون نهاد - چراکه از و نون یعنی تیزی ظاهر شد - زیرا که او غضبناک شد - وهیچکس را نمی سزد

ان یغضب علی رب العالمین -

که بر خدا تعالی خشمناک شود -

فالحاصل ان قصة یونس فی کلام الله القدیر - دلیل علی

پس حاصل کلام این است که قصه یونس برین امر دلیل است که گاهے عذاب الهی

انه قد یوخر عذاب الله من غیر شرط یوجب حکم التاخیر - کما اُخر فی نباء

بغیر شرطے که در پیشگوئی مذکور باشد تاخیر می پذیرد - چنانچه در پیشگوئی یونس

یونس بعد التشهیر - فکیف فی نباء یوجد فیه شرط الرجوع - ففکر بالخضوع

که هیچ شرطے نمی داشت تاخیر عذاب شد - پس چگونه تاخیر عذاب در چنین پیشگوئی که در و شرط رجوع مندرج است

والخشوع - ولا تنس حظک من التقوی والدین - وان قصة یونس موجودة

قابل اعتراض متصور تواند شد - پس از روئے خضوع وخشوع فکر کن وحصه خود را که در تقوی و دین می باید فراموش

فی القران والکتب السابقة - والاحادیث النبویة - ولیس هناک ذکر شرط

مکن - وقصه یونس در قران شریف وکتب سابقه واحادیث نبویه موجود است - و در آنجا باذکر عقوبت ذکر هیچ

مع ذكر العقوبة - وان لم تقبل فعليك ان ترينا شرطاً في تلك القصة - فلا

شرطے موجود نیست - واگر قبول نکنی پس بر تو واجب است که دران قصه ما را شرطے بنمائی - پس باوجود

تكن كالاعمى مع وجود البصارة - واعلم ان الشرط لم يكن اصلاً في القصة

بصارت ہمچو نابینا مشو - وبدانکه در قصه مذکور ہرگز شرطے نبود -

المذكورة - ولاجل ذالك ابتلى يونس وصار من الملومين - ونزلت عليه

وبرائے ہمین یونس علیه السلام را ابتلا پیش آمد و مورد ملامت گردید - وبر وغمها وارد شدند

الهموم - واخذه الضجر المذموم - حتى استشرف به التلف - ونسي كل

وتنگی دل او را گرفت - حتی که حالت او تا بموت رسید - وہر بلاء گذشته

بلاء سلف - وظنّ انه من المفتنين - فما كان سبب افتتانه الّا انّه

را فراموش کرد - وگمان کرد که در فتنه عظیم افتاده است - وسبب بلائے او بجز این ہیچ نبود که او یقین کرد

استيقن انّ العذاب قطعي لا يُردّ - وانه سيقع في الميعاد كما يود - فانقضى

کہ عذاب قطعی است که رد نخواهد شد - وبالضرور چنانکه خواہش اوست در میعاد واقع خواهد شد - پس میعاد

الميعاد وما استنشى من العذاب ريحاً - وما استغشى لباساً مريحاً - فاضجره

گزشت - واز عذاب ہیچ بوئی نشمید - ونه لباس راحت رساننده را پوشید - پس یاد

هذا الاذكار - واستهوته الافكار - وكان رئى القوم غالين في المراء - ومُزرئين

این واقعه دل او را تنگ کرد - وفکرها او را فرو افگند - وقوم را دیده بود که در خصومت غلو می کنند - ودر انکار پیشقدمی ها

بالاباء - فحسب انه من المغلوبين - فقال لن ارجع اليهم كذاباً ولن اسمع لعن

می نمایند - پس دانست که من مغلوب شدم - پس گفت که من ہرگز در حالت کذاب قرار داده شدن سوئے

الاشرار - وما رأى طريقاً يختاره فالقى نفسه في البحر الزخار - فتداركه رحم ربه

اوشان نخواهم رفت - ولعن وطعن شریران نخواهم شنید - وہیچ راہے ندید که آنرا اختیار کند - ناچار خویشتن را بدریا

والتقمه الحوت بحکم الله الجبّار- ودی ماری بقلب حزین - فمن المعلوم انه

در انداخت - پس رحمت الٰہی تدارک او فرمود و بحکم او تعالیٰ ماہی او را در اندرون خود فرو برد - و بدل غمناک دید

لوکان شرط فی نزول العذاب - لما اضطر یونس الیٰ ھٰذا الاضطراب - وما فرّ

آنچه دید - پس این معلوم است که اگر در نزول عذاب شرطے بودے - پس یونس تا بدین بیقراری حالت خود را

کالمتندمین - اما تقرء کتب الاولین - وقول خاتم النبیّین - اتجد فیھا اثرًا من

نه رسانیدی - و ہمچو شرمندگان نگریختے - آیا کتب پیشینیان نمی خوانی و قول خاتم الانبیاء صلی الله علیه وسلم را نشنیده -

الشرط فاخرج لنا ان کنت من الصادقین -

آیا دران کتابها نشانے از شرط می بینی - پس اگر صادق ہستی برائے ما آن شرط را برون آر د ما را بنما -

فالآن ما رایک فی انباء قیّدت بشرط الرجوع والتوبة -

پس اکنون رائے تو در آن پیشگوئیها چیست که بشرط رجوع و توبه مقید اند -

الیس بواجب ان یرعی الله شروطه بالفضل والرحمة - وقد

آیا واجب نیست که خدا تعالیٰ از فضل و رحمت رعایت شرطہائے خود کند - دما بر تو

قرءنا علیک تفاصیل ھٰذه القصة - وفتحنا علیکم ابواب المعرفة

تفصیل ہای این قصه پیش زین خوانده ایم - و بر تو درہائے یقین و معرفت

والیقین - فما لکم لا تعرفون الحق بنور الفراسة - وتسقطون کالاذبّة

کشاده ایم - پس چه شد شما را که بنور فراست حق را نمی بینید - و ہمچو مگسان بر نجاست خود را مے

علی النجاسة - وتعرضون عن الشھد والقند - وتسعون الیٰ عذرة الفریة

انگنید - و از شهد و قند کناره می کنید - و سوئے پلیدی دروغ و فریب

والفند - ولا تبتغون لذاذة الطیّبات - وتموتون للخبیثات - وطبتم نفسًا بالغناء

می شتابید - و لذت چیزہائے پاک را نمی خواہید - و برائے چیزہای پلید می میرید - و برین امر خوش شده اید که حق

الحقّ والدین - ونبذتم حکم دیّان غمرت مواهبه العالمین -

ودین را باطل کنید - وحکم آن جزا دهنده را افگنده اید که بخششهای او جهانیان را فرا گرفته است -

بوحشِ البرّ یُرجی الائتلافُ — وکیفَ الائتلافُ بمن یَعافُ

با چرندگان جنگلی سازواری ممکن است — وچگونه سازواری بدان کس ممکن است که کراهت میدارد

قرینا المعرضین بطیّباتٍ — فردّوا ما قرینا هم وعافوا

ما کناره کنندگان را بطعامهای طیب دعوت کردیم — پس دعوت ما را رد کردند وکراهت کردند -

بحمقٍ یحسبونَ الدرّ ضرّا — وَاجیافُ الفساد لهم جوافُ

از روی حماقت شیر را ضرر دهنده خیال می کنند — ومردارهای فساد نزد ایشان ماهی است

فما اردی العدا الّا اباءٌ — وَظنّ السّوءِ فینا واعتسافُ

پس دشمنان از هیچ چیزے بجز سرکشی — وظن بد در ما واز حد بیرون شدن هلاک نکرده است

کلابُ الحیّ قد نبحوا علینا — ولایدرونَ حِقدًا ما العفافُ

سگان قبیله بر ما عوعو کردند — واز کینه نمی دانند که پرهیزگاری چه چیز است

وقد صرنا حُدیّا النّاس طُرّاً — وبرهانی لمرّانی ثقافُ

وما برائے تمام مردم بطریق مقابله ومعارضه برخاستیم — ودلیل من برائے نیزهٔ من هیچ چیز نیست که بدان نیزه را راست میکنند

اری ذُلّ السّبیلِ لحقّ عزّا — ووُهدی فی رضا المولی شعافُ

من ذلت را در راه خدا تعالی عزت مے بینم — وزمین پست من در رضائے مولی حکم سر کوه ها می دارد

وانّ الله لا یخزینِ ابدا — انا البازی الموقّر الغدافُ

وخدا هرگز مرا رسوا نخواهد کرد — که من باز بزرگ قدرم نه کلاغ سیاه

فما للعالمین نسوا مقامی — قلوبٌ فی صدورٍ او رِحافُ

پس علما را چه شد که مقام مرا فراموش کردند — دلها در سینه ها هستند یا سنگ هائے یادر آغوشها می دارند

وَقَامُوا كَالسِّبَاعِ لِهَتْكِ عِرْضِي — وَمَا بَقِيَ الْوِفَاقُ وَلَا الْوِلَافُ

دہمچو درندگان برائے دریدن عزت من برخاستند — و نہ در ایشان موافقت باقی ماند و نہ الفت۔

وَلَا يَدْرُونَ مَا حَالِي وَقَالِي — فَإِنَّ مَقَامَنَا قَصْرٌ مُنِيفُ

ونمی دانند کہ حال و قال ما چیست — چراکہ مقام ما محلّے بلند است

تَرَاهُمْ مُفْسِدِينَ مُكَذِّبِينَا — وَسِيرَتُهُمْ عُنُودٌ وَانْتِسَافُ

می بینی ایشان را مفسد و مکذب — و سیرت ایشان از راہ برگشتن و سخن ناتمام گفتن است

فَمِنْ كُفْرَانِهِمْ ظَهَرَ الْبَلَايَا — وَقَحْطٌ ثُمَّ ذَأْفٌ وَانْجِعَافُ

پس از شامت کفران ایشان بلاہا ظاہر شد — و قحط و وبا و سرعت موت و نیستی پدید آمد

وَإِنَّ الْمُلْكَ أَجْدَبَ مَعَ وَبَاءٍ — وَيُرْجَى بَعْدَهُ سَبْعٌ عِجَافُ

و در ملک قحط افتاد و وبا نیز ہست — و اندیشہ است کہ این قحط تا ہفت سال بکشد

إِذَا مَا جَاءَ أَمْرُ اللّٰهِ مَقْتًا — فَلَا أَعْنَابَ فِيهِ وَلَا السُّلَافُ

و چون امر خدا از غضب او خواہد رسید — پس در ملک نہ انگور خواہد ماند نہ شیرہ انگور و نہ شراب

وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ سُوْءِ عَمَلٍ — وَبِرٌّ ضَيَّعُوهُ وَمَا تَلَافَوْا

و این ہمہ از بدعملی ماست — و از وجہ آن نیکی کہ ضائع کردند و باز تلافی آن نہ نمودند

فَتُوبُوا أَيُّهَا الْغَالُونَ تُوبُوا — وَأَرْضُوا رَبَّكُمْ تَوْبًا وَصَافُوا

پس اے غلوکنندگان توبہ کنید توبہ کنید — و خدائے خود را بتوبہ و اخلاص راضی کنید

وَخَافَ اللّٰهَ أَهْلُ الْعِلْمِ لٰكِنْ — غَوِيٌّ فِي الْبِطَالَةِ لَا يَخَافُ

و اہل علم از خدا بترسیدند — لیکن در شہر بٹالہ گمراہے است لطّال کہ نمی ترسد

لَهُ شِيَمٌ كَأَنَّ الْبَيْشَ فِيهَا — وَمَعْهَا عُجْبُهُ سُمٌّ زُعَافُ

اورا چنان خصلتہا ہستند کہ گویا زہر بیش در آن خصلتہا است — و با وجود آن عجب او برائے او زہر قاتل است

لهٗ عند اللبانة کل میلٍ	وتلبیة بطوع والطواف
او را وقت حاجت تمامتر میل است	وجواب دادن با طاعت وگردگشتن
ولمّا حاز مطلبه وافنیٰ	فبار اکالعد او بدالخلاف
پس ہرگاہ کہ مطلب خود را گرد آورد و ذخیرہ کرد	پس ہمچو دشمنان بمقابلہ برآمد و بمخالفت ظاہر شد
علی الاسلام ھذا الرجل رزءٌ	ومقصدہ فساد وازدھاف
این شخص بر اسلام مصیبتے است	ومقصد او فساد و دروغ است۔

ثم من اعتراضات العلماء۔ وشبھاتھم التی اشاعوھا فی الجھلاء۔

باز از اعتراضات علما وشبہات ایشان کہ در جہلاء شائع کردہ اند۔ یکے این است

انھم قالوا ان ھذا الرجل لا یعلم شیئا من العربیۃ۔ بل لاحظّ له من الفارسیۃ۔

کہ ایشان گفتند کہ این شخص از علم لسان عربی ہیچ چیزے نمی داند۔ بلکہ او را از فارسی ہم بہرہ نیست۔

فضلاً من دخله فی اسالیب ھذہ اللھجۃ۔ ومع ذالک مدحوا انفسھم وقالوا

قطع ازین امر کہ در اسلوبہائے این زبان دخلے داشتہ باشد۔ وبا این ہمہ خویشتن را تعریف کردند کہ ما

انا نحن من العلماء المتبحرین۔ وقالوا انه کلما کتب فی اللسان العربیۃ۔ من العبارات

از علماء متبحرین ہستیم۔ وگفتند کہ او ہمہ آنچہ در زبان عربی نوشتہ است وعبارات آراستہ

المحبّرۃ۔ والقصائد المبتکرۃ۔ فلیس خاطرہ ابا عذرھا۔ ولا قریحته صدف لآلیھا و

وقصیدہ ہائے نو خاستہ گفتہ آن ہمہ طبعزاد او نیستند۔ ونہ درہائے صدف طبیعت او

دررھا۔ بل الّفھا رجل من الشامیین۔ واخذ علیه کثیر من المال کالمستاجرین

بلکہ شخصے از شامیین آنرا تالیف کردہ۔ و بر آن تالیف مالے کثیر ہمچو اجرت یابان گرفتہ

فلیکتب الاٰن بعد ذھابه ان کان من الصادقین۔

پس باید کہ اکنون این شخص بعد رفتن آن شامی بنویسد اگر از صادقان است۔

فیا حسرةً علیهم انهم لا یستیقظون من نعاس الارتیاب - ولا

پس برین مردم حسرتهاست که از خواب شبهات هشیار نمی شوند - ودیده هائ

یسرحون النواظر فی نواضر الصدق والصواب - ولا ینتهجون مهجة المنصفین

خود را در چراگاه صدق وصواب نمی چرانند - وراه منصفان نمی گیرند -

وترکوا الله لا تساوی حقیرة - واهواء صغیرة - فالام یعیشون کالمتنعمین -

وخدا تعالی را برای چیزهای اندک وخواهش های کوچک گذاشته اند - پس تا کجا در عیش ها خواهند ماند -

یصاصئون کما یصاصئو الجرو ولا یستبصرون - ویضاهی بعضهم بعضاً فی

همچو بچه سگ بغیر چشم کشادن امید دیدن می دارند وهیچ نمی بینند - وبعضے از ایشان بعض دیگر را در جهل میماند

الجهل فهم متشابهون - واذا قیل لهم تعالوا الی حقٍ ظهر - وقمر بهر - فتشمئز

وباهم مشابهت دارند - وچون ایشانرا گفته شود که سوئے آن حق بیائید که ظاهر شد وسوئے آن ماه بیائید

قلوبهم ویهربون مستنفرین - اولئك الذین هتك الله اسرارهم - وکدّر

که بتافت - پس دلهای شان منقبض می شوند ودر حالت نفرت میگریزند - این مردم کسانی هستند که خدا تعالی رازهای

انظارهم - فتراهم کالعمین - یریدون ان یفسدوا فی الارض عند اصلاحها

ایشانرا دریده است وچشمهائ ایشانرا مکدر گردانیده - پس همچو نابینایان ایشانرا می بینی - وقت اصلاح زمین

وجزّءوا الامانت والدین -

زمین را تباه می کنند - وامانت ودین را پاره پاره کرده اند -

انتفعهم اقوالهم - اذا سُئل ما افعالهم - او یفیدهم افنادهم -

آیا وقتیکه از افعال شان سوال خواهد شد اقوال شان ایشانرا فائده خواهند بخشید - یا چون

اذا ظهر فسادهم - او یُبرّؤن مع کونهم من الفاسقین - لا یتقون عالم سریرتهم -

فساد ایشان ظاهر خواهد شد دروغ گفتن ایشان ایشانرا سودمند خواهد افتاد - یا با وجود فاسق بودن ایشان

ولاینتهون عن صغیرتهم ولا کبیرتهم - ویعثون فی الارض معتدین - یترکون اوامر

بری کرده خواهند شد - از دانائے اندرون خود نمی ترسند - و نه از صغیره باز میمانند و نه از کبیره - و در زمین مفسدانه

الله ولا یکترثون - ویتبعون زهوهم ولا یبالون - ویسعون الی السیئات ولا ینتهون

تجاوزها می کنند - اوامر الٰہی را می گذارند و ہیچ پروائے ندارند - و ناز و تکبر خود را پیروی می کنند و با آن ہمه لاابالی مزاج

ایظنون انهم یترکون فی الدنیا ولذاتها - ولا یقادون الی الحاقة ومجازاتها - ولا یوخذون

اند و سوئے بدی ہا می شتابند و باز نمی ایستند - آیا گمان ایشان این است که در لذات دنیا گزاشته خواهند شد - و سوئے

کالمفسدین - ایحسبون انهم لیسوا بمرأی رقیبهم - ولا بمشهد حسیبهم - الا یعلم

قیامت و جزائے آن کشیده نخواهند شد - و ہمچو مفسدان گرفتار نخواهند شد - آیا گمان شان این است که او شان زیر

الله ما یجترحون کالخائنین -

نظر و زیر نگاه رقیب و حسیب خود نیستند - آیا خدا تعالیٰ آن کار شان نمی بیند که ہمچو خیانت پیشگان می کنند -

یلجون غابة الشیطان - ویذرون حدیقة الرحمان - ویمرون بالحق

در مغاک شیطان داخل می شوند - و حدیقه رحمان را می گذارند - و بر حق در حالت

مستهزئین - واذا قیل لهم اقبلوا الحق کما قبل العلماء - وآتونی کما اتا الاتقیاء - صعروا

استهزا کردن می گذرند - و چون ایشان را گفته شود که حق را قبول کنید چنانکه علماء قبول کرده اند - و نزدم بیائید

خدودهم کالمستکبرین - وقالوا لولا الّف بعد الشامی کتابًا - ان کان صادقًا لا

چنانکه پرہیزگاران آمده اند - رخسارہائے خود را ہمچو متکبران کج می کنند - و گفتند که اگر این شخص صادق است و کذاب

کذابًا - فلیاتنا الأن بکتاب بعده ان کان من المولفین -

نیست پس چرا بعد رفتن عرب شامی کتابے دیگر تالیف نکرد - پس اگر در حقیقت مولف است باید که اکنون کتابے دیگر

فجئنا الأن لنوتیهم نظیرها - بل کبیرها - والله موهن کید

مارا بنماید - پس اکنون ما آمدیم تا که نظیر آن کتابہا بلکه بزرگتر از آنہا ایشانرا دہیم - و خدا مکر دروغگویان را

الكاذبين - وقد ألّفنا هذه الرسالة - ورتّبنها كما رتّبنا الرسائل السابقة -

ست كننده است - وما اين رساله را تاليف كرديم وهمچو رسائل سابقه ترتيب آن نموديم -

لندحض حججهم - ونقطع ارومتهم - ونمزّق معاذير المبطلين - وان هذا منّي في

تا حجت مخالفان بشكنيم وبيخ اوشان بركنيم - وعذر بطالان پاره پاره كنيم - واين رساله از من در زبان

العربيّة كآخر الكتب - واودعتها من مُلح الادب - والاشعار النخب - ليكون

عربي مثل آخري كتاب است - ودر آن گوناگون سخنان نمكين ادب وبرگزيده اشعار وديعت نهادم -

صاتًا لدفع صخب الصاخبين - ولنهدم دار المفترين من بنيانها - وندوس

تا اين كتاب براے دفع شور شور كنندگان شديد الصوت باشد - وتا كه ما خانه مفتريان را از بنياد آن ويران كنيم - و

جيفة وجودهم في مكانها - ولنلطم على وجوه المجترئين -

مردار وجود ايشان از جاے آن پامال كنيم - وبر روے بے باكان طمانچه زنيم -

وان كمالي في اللسان العربي - مع قلّة جهدي وقصور طلبي - آية

وكمال من در زبان عربي با وجود قلت كوشش وجستجوي من نشانے است از خدا تعالى

واضحة من ربّي - ليظهر على الناس علمي وادبي - فهل من معارض في جموع

تا علم وادب مرا بر مردم ظاهر كند - پس آيا در مخالفان معارض كننده موجود است

المخالفين - واني مع ذالك عُلّمتُ اربعين الفًا من اللغات العربيّة -

ومن با اين همه چهل هزار لفظ در لغت عرب تعليم داده شده ام -

واُعطيتُ بسطة كاملة في العلوم الادبيّة - معه اعتلالي في اكثر الاوقات -

ومعلومات كامله وسيعه در علوم ادبيه مرا عطا كرده اند - با وجود آنكه در اكثر اوقات بيمار مي باشم

وقلّة الفترات - وهذا فضل ربّي انه جعلني ابرع من بني الفرات - وجعلني اعذب

وايام صحت درميان كم مي باشد - واين فضل خداے من است - او مراد رفصاحت از ان چهار كس وندماء عبّاسيه

بیاناً من الماء الفرات - وکما جعلنی من الهادین المهدین - جعلنی افصح المتکلمین -

افزون تر کرد که ابوالحسن علی دا بوعبدالله جعفر وابوعیسی ابراہیم وپدر ایشان محمد بن موسی بن حسن بن فرات بود -

فکم من ملح اعطیتها - وکم من عذراء علمتها - فمن کان من لسن العلماء - وحوی حسن

ومراد ربیان شیرین تر از آب شیرین کرد - وچنانکہ مرا از ہادیان مہدیان ساخت ہمچنان مرا افصح المتکلمین کرد -

البیان کالادباء - فانی استعرضه لوکان من المعارضین المنکرین -

پس بسیار از نمکین سخنان ہستند که مرا عطا کردند وبسیار از نو پیدا نکات ہستند که مر اتعلیم آن دادند - پس آنکہ از زبان

وقد فقت فی النظم والنثر - واعطیت فیهما نوراً کضوء الفجر - وما هذا

آوران علماء باشد وہمچو او بیان حسن بیان را جمع کرده باشد - من او را برای معارضه می خوانم اگر از معارضین ومنکرین

فعل العبد ان هذا الاٰیة رب العٰلمین - فمن ابا بعد ذالك وانزوی - وما

باشد - ومن در نظم ونثر فائق شدم ودران ہر دو مرا ہمچو روشنی صبح نوری عطا فرموده اند واین فعل بنده نیست - این

بارزنی وما انبری - فقد شهد علی صدقی ولو کتم الشهادة واخفی - یا حسرة علی الذین

نشان رب العالمین است - پس ہر که بعد زین از معارضه انکار کرد ویکسو نشست وبمقابله در میدان نیامد ونه پیشقدمی

یذکروننی بانکار - لم لایاتوننی فی مضمار - یشهقون فی مکانهم کحمار - ولا یخرجون

کرد - پس او بر صدق من گواہی داد اگرچه شہادت را پوشیده داشته باشد - ای حسرت بر آنان که مرا بانکار یاد می کنند

کمار - ان هم الا کعود ماله ثمر - او کنخل لیس علیه تمر - ثم مع ذالك یخدعون

باز در میدان بمقابل من نمی آیند ہمچو خر بر مکان خود آوازہا بر دارند - وچون جنگ کننده بیرون نمی آیند - ایشان ہمچو

الجاهلین - ان هم الا کدار خربة - او جذع نخلٍ منقضة - یعلّمون الناس ما لا یعلمون

شاخے ہستند که او را ہیچ ثمر نیست - یا ہمچو درخت خرما ہستند که بروی ہیچ خرما نیست - باز بدین حالت جاہلان را فریب

ویقولون ما لا یفعلون - خبت نارهم - وتواری اوارهم - وختم الله علی قلوبهم -

می دہند - ایشان چیزے نیستند مگر چون یک خانه ویران - یا مانند دیوارہا که فرو افتاده باشند - مردم را چیزہا می آموزند که خود

وابادهم بعد شحوبهم - فتراهم كاموات غير احياء ساقطين - وكان في هذه

بر آنها عمل نمی کنند - و آنچه میگویند خود بجا نمی آرند - آتش شان مرده است و گرمی شان پوشیده شده - وخدا تعالی

الدّيار - تسعة رهط من الاشرار - وكانوا مفسدين في الارض - ولا

بر دلهای شان مهر کرده است - و بعد لاغر شدن او شان او شانرا هلاک کرده - پس می بینی که ایشان مثل آن مردگانے

ينهجون نهجة الخيار - وما كانوا صالحين - ووجدتهم في الكبر والاباء - كالجملة

افتاده هستند که در آنها روح زندگی نیست - و درین دیار نه کس از شریران بودند که در زمین فساد میکردند - وطریق نیکان اختیار

المتناسبة الاجزاء - او كامراض متشابهة في الخبث والايذاء - ورايت كلّهم

نمی نمودند - و نه خود نیکو کار بودند - و من او شانرا در تکبر و سرکشی مانند آن جمله ها یافتم که اجزائے آنها باهم متناسب می باشد

من المعادين المعتدين -

یا مثل آن بیماری ها یافتم که در خبث و ایذا دادن باهم مشابه می باشند - و آن همه را از دشمنان تجاوز کنندگان یافتم -

فمنهم رجل امرتسري يقال له الرسل البابا - انه امرء لا

پس از آنها شخصے است باشنده امرتسر که او را رسل بابا می گویند - او مردے است که راه

يعرف صدقا ولا صوابا - وكذّب بآياتنا كذّابا - وخالطه زمر من السفهاء - فقعدوا

صدق و صواب را نمی شناسد - و تکذیب نشانهای ما بغایت درجه کرده است - و گروهے از سفیهان با او مخالطت کرده -

بحذاء شمس كالحرباء - وقالوا انا نريد ان نعارضك كالادباء - ولكنا نجيئك

و بمقابل من همچو آفتاب پرست نشستند - و گفتند که ما میخواهیم که همچو ادیبان با تو معارضه کنیم - مگر نزد تو نخواهیم آمد -

كما تريد بل آتنا كالغرباء - واذا جئت فنبارزك كالمعارضين -

چنانکه تو میخواهی - بلکه تو نزد ما بیا - و چون آمدی پس معارضه خواهیم کرد -

فعفت المسعى في اول نظري الى الجهلاء - واخذتني انفة ان

پس در اول خیال ازین امر کراهت کردم که نزد جاهلان روم - و مرا ازین ننگ آمد که در مجلس

احضر مجلس الحمقاء - ثم رئیت ان لا تعنیف - علی من یاتی الکنیف - فقبلت کلما

احمقان حاضر شوم - باز خیال کردم که هر که در بیت الخلا می رود بر وی ہیچ اعتراض نمی کنند - پس ہر چه گفتند

قالوا - وملت الی ما مالوا - وکتبت الیهم انی اقبل ان اکتب مناضلا فی ندوتکم -

قبول کردم و بهر سوے که میل کردند میل کردم - و سوی ایشان نوشتم که من قبول می کنم که در مجلس شما بطور مقابله بنویسم -

فعلیکم ان تکتبوا مثل اکتب امام مقلتکم - او اسمعونی ما اکتب

پس بر شما لازم خواهد بود که مانند من شما هم در آنجا بنویسید - یا اگر این نتوانید کرد پس ہر چه بنویسم مرا بشنوانید -

کما زعمتم کمال درایتکم - فصمتوا وسکتوا کانهم من المیتین -

پس خاموش ماندند - و مثل مردگان ساکت شدند -

وقد اشیع بعده الاشتهار - وافشی الاخبار - وامضضناهم واحفظناهم

و بعد از ان اشتهار شایع کرده شد - و خبر را فاش کرده شد - و او شان را بسوختیم و بغضب آوردیم

فصمتوا کرجل الثغ - وسکتوا کالذی علی ترب الهوان مرغ - فانقلبنا عنهم

پس ہمچو مرد زبان شکسته خاموش ماندند - و مانند کسے که بر خاک مذلت غلطانیده شود ساکت شدند - پس ما از ایشان

کالمنصورین - فیا حسرة علی الرسل البابا - انه ما خاف بانوابا - ورزی ذلا و تبابا - وانه شب نارا - ثم

ہمچو فتحیابان باز گردیدیم - پس بر رسل بابا حسرتہاست که او از خدا تواب نترسید - و خواری و ہلاکت را دید - و آتش را فروخت - باز روے

اخمدها خوفا واضطرارا - وجال فی شجون - ثم خاف مخلب منون - ونسی کل مجون - ومعذالک ما ترک سیر المتکبرین

اضطرار و خوف فرو میرانید - و در راه بیابانہا جولان کرد - باز از پنجه مرگ بترسید - و ہمه بیباکی فراموش کرد - و با این ہمه سیر تکبر را نگذاشت

الا ایها الابار مثل العقارب	الام تزی کبرا ولی الشوارب
اے نیش زننده مانند عقرب	تا کجے کبر خود خواهی نمود و تا کجے بر وخود را ہیچ خواهی داد
وما انت الا قطرة تحت وهدة	فلا تتصاوم بالبحور الزغارب
و تو از این زیاده نیستی که یک قطره زیر مغاکے ہستی	پس با دریا ہائے بزرگ خویشتن را مکوب

ومن الشيعة الذين اشرت اليهم رجيل يقال له **اصغر** - وانه يزعم

واز ان نه کس که سوا او شان اشارت کرده ام مردکے است که نام او اصغر علی است - و او نفس

في نفسه كانه اكبر - ويزدري مفتريا من غير استحياء - ويسبني في محافل واملاء

خود را گمان می کند که گویا او اکبر است - و محض از روی افترا و ترک حیا عیب گیری من می کند - و در مجالس و گروه مردم

فسيعلم كيف يجعل من الاصغرين - انه يتبع الهوى - واخرى طلقا مع التقوى -

بدگوئی من می کند - پس عنقریب خواهد دانست که چگونه از کمتران کرده خواهد شد - او پیروی خواهش خود می کند و یک تگ نیز هم

يريد ان ينقض ختوم الشهوات - ولو بالجنايات - ويجتني قطوف اللذات - ولو بالمحرمات

با تقوی نمی رود - می خواهد که مهرهای آرزوها را بشکند و اگرچه با گناهان شکسته باشد - و میوه های لذات را بچیند و اگرچه با محرمات چیده

وكذالك تاهبت له الرفاق - وازداد من المنافقين النفاق - واستحكم في الطباع

باشد - وهمچنین رفیقان بدو جمع شدند - و از صحبت منافقان نفاق زیاده گشت - و در سرشت نکوهیده مستحکم شد

الذميمة - حتى سبق اخوانه في النميمة - وما ادرى مذخرة لشيطانه - الا ان ادعوه

تا آنکه در غمازی از برادران خود در گذشت - و من آن حربه که شیطانش را ازو دور کند بجز این امر نمی بینم که

لامتحانه - فاقبل عليه اقبال طالب المناضل - ليتبين امر الجاهل والفاضل -

امتحانش کنم - پس سوی او همچو جوینده محاربه متوجه می شوم تا که در جاهل و فاضل فرق پیدا شود

وانه كان يطلبني لوغاه - **فاليوم نرضيه بما هواه** - وقد خاطبته من قبل

و او مرا برای پیکار خود می طلبد - پس امروز آرزوی او را باو داده او را خوش کنیم - و من پیش ازین در سالے از سالها

ذات العوم - لازيل ما علا قلبه كالغيم - فقلت انتى كالرائد - وتمتع من الموائد -

او را مخاطب کرده بودم - تا که آن ابر را از دل او بردارم که بر دلش برآمده است - پس گفتم که همچو جویای آب و علف نزدم بیا و از

فان كنت رئيناك كسحاب مطير - او ثبت معك من البلاغة كمير - فنوم من بث

خوانها تمتع بردار - پس اگر ما ترا همچو ابر اندک بارنده هم یافتیم یا با تو همچو قوت لایموت بلاغتے ثابت شد - پس ما بتو

وبحسن بيانك - ونشيع صفات علوّ شانك - فيسوغ لك بعده ان تغلّطنا في املائنا -

وحسن بيان تو ايمان خواهيم آورد - وصفات علوّ شان ترا شائع خواهيم داد - پس بعد ازان ترا جائز خواهد بود كه غلطي هاے

وتاخذ اغلاط انشائنا - كما انت تظن كالجاهلين الغافلين - ومع ذالك نحسبك

املاء ما بيان كني وخطاهاي ما را بگيري - چنانكه همچو جاهلان وغافلان گمان ميداري - وباوجود اين خواهيم پنداشت

انّك ذو مقول جريّ - ونابغة كلام عربي - ويجوز لك ما لا يجوز لغيرك من ازدراء

كه صاحب زبان فصيح هستي - ونابغه كلام عربي - وبراے تو آن نكته چيني جائز خواهد شد كه براے ديگران جائز

والطعن على املاء - وتحمد عند الناس كالفاضلين المودبين -

نيست - وتو اهل اين خواهي گرديد كه عيب من بگيري وبر املاء من طعنه زني - ونزد مردم همچو فاضلان ادب دهندگان

واما طرز ازدرائك - قبل اثبات علمك وعلائك - فما هذا

تعريف كرده خواهي شد - مگر طرز عيب گيري تو قبل از ثابت كردن علميّت وبلندي تو پس اين لباس

الا لبوس سفيه يترك الحياء - وعادة ضرير لا يرى الاضواء - فيحسب النهار المنير

مردك كمينه است كه حيا را مي گذارد - وعادت نابينائے ست كه روشني ها را نمي بيند - پس روز روشن را تاريكي

ظلاما - والوابل جهاما - وان كنت من رجال هذا المضمار - ووليجة اهل هذه

مي پندارد - وباران بزرگ را ابر بے آب مي انگارد - واگر تو از مردان اين ميدان هستي - واز خاصان اهل اين خانه هستي

الدار - فارنا كمال انشائك - قبل ازدرائك - وأت بكتاب من مثل هذا

پس ما را كمال انشاء خود بنما - قبل از آنكه نكته چيني كني - وكتابے مثل اين بيار

الكتاب - ثم اجعل بيني وبينك حكما احدا من اولي الالباب - فان شهد الحكم

باز در من وخود منصفے از دانايان مقرر كن - پس اگر آن منصف

على كمالك - وحسن مقالك - وظن انك جئت باحسن من كلامي - واريت نظاما

بر كمال تو وحسن مقال تو گواهي دهد وگمان كند كه تو كلامے احسن از كلام من آوردي - ونظامے نمودي كه از

اجمل من نظامي - فلك من بعد ان تتخذ جدّي عبثًا - وتجعل تبري خبثًا و

نظام من اجمل است - پس بعد ازان ترا اختیار خواهد بود که سخن تحقیق مرا عبث شماری و زر مرا چیزے فاسد خیال کنی

ان تحسب دراری الغرّ کلیل دامس - وبیانی الواضح کطریق طامس - و

واختیار تو خواهد بود که در روشن مرا مثل شب تاریک پنداری - وبیان واضح مرا همچو راه ناپدید خیال کنی - و لغزش مرا

تشیع عثاری فی العلمین - وان لم تفعل ولن تفعل فاتق لعن اللّاعنین -

در جهانیان شائع کنی - واگر چنین نکنی وهرگز نخواهی کرد پس از لعنت لعنت کنندگان بترس -

الا لا تعبنی کالسفیه المشارز ... وان کنت قد ازمعت حربی فبارز

خبردار باش همچو سفیه جنگ کننده عیب من مکن

واگر برین آماده شدی که با من جنگ کنی پس بمیدان جنگ برون آ

وانك تذکرني کرجل محقّر ... وتلمزني في کلّ آن کمارز

وتو مرا مثل تحقیر کننده یاد مے کنی

وهمچو گزنده در هر وقت عیب من مے گیری

وانّا سمعنا کلّما قلت نخوةً ... اتحسب خضرائی کجمع کتارز

وما همه آنچه از تکبر گفتی شنیده ایم

آیا سبزه مرا همچو چیزے خشک می انگاری

وما کنت صوّالًا ولکن دعوتني ... وقد بان انّك تزدريني کغارز

ومن نمی خواستم که بر تو حمله کنم لیکن تو خود مرا خواندے

وظاهر شد که همچو سپوز زننده سوزن عیب من میگیری

واخیر في طغواك یا ابن تکبّر ... ویفقاء ربّي عین دون معارز

ودرین که از حد درگذشتی ای پسر تکبر هیچ نیکی نیست

وخدای من کینه جنگ کننده را کور مے کند

فحرّج علی نفس تبیدك واجتنب ... منابع فقاء فاجئتك کفارز

پس نفس هلاک کننده را سخت بگیر

وازراه هاے آن کوری بپرهیز که همچو جدا کننده چیزے از چیزے ناگاه ترا گرفت

واتّبع سبل الغواية واکتّب ... علی ما عراك وتب بقلب آرز

پس طریق گمراهی را اختیار مکن

وبلاے که بر تو آمده است ازان غمگین باش وبا دل ثابت توبه کن

ومن المعترضين المذكورين- شيخ ضال بٹالوی- وجارغوي-

ویکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست-

يقال له محمد حسين- وقد سبق الكل في الكذب والمين- وانه ابا و

اورا محمد حسین مے گویند- واز ہمہ در دروغ و ناراستی سبقت بردہ است- واو انکار کرد

استكبر- واشاع الكبر واظهر- حتى قيل انه امام المستكبرين- ورئيس

وتکبر نمود- وتکبر را شایع کرد وظاہر ساخت- تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبران است- ورئیس تجاوز

المعتدين- وراس الغاوين- هو الذي كفّرني قبل ان يكفر الآخرون- واعترض

کنندگان- وسر گمراہان است- او ہمان شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت- وبر کتابہائے

على كتبي واظهر جهله المكنون- فقال ان تلك الكتب مشحونة من الاغلاط و

من اعتراض کرد- وجہل خود ظاہر نمود- پس گفت کہ این کتابہا از غلطی ہا پر ہستند- ودر گل

ساقطة في وحل الانحطاط- وليست كماء متين- وان هذا الرجل من

انحطاط فرو افتادہ اند وہیچو آب صافی نیست- واین شخص از جاہلان است

الجاهلين- وكلما يوجد في كتبه من ملحها وقوافيها- فليس قريحته جرّاً فيها-

وہرچہ از کلمات نمکین وقافیہ ہا در کلام او یافتہ می شود- پس آن طبعزاد او و

بل تلك كلم خرجت من اقلام الآخرين-

سنگ طبیعت او نیست- بلکہ این کلمات از قلمہائے دیگران برآمدہ اند-

فقلت يا شيخ النوكى- وعدوّ العقل والنهى- ان كتبي مبرءة مما

پس گفتم کہ ای شیخ احمقان ودشمن عقل ودانش- بہ تحقیق کتابہاے من از آنچہ گمان

زعمت- ومنزّهة عما ظننت- الا سهو الكاتبين- او زيغ القلم بتغافل منّي لا

کردی بری ہستند- واز آنچہ زعم تست منزہ ہستند- مگر سہو کاتب- یا کجی قلم از تغافل من نہ مثل جہل جاہلان

تجهل الجاهلين فان قدرت ان تثبت فيها عثارا فخذ مني بحذاء كل لفظ غلط

پس اگر می توانی که در آن کتاب لغزشے ثابت کنی - پس از من بمقابلہ ہر لفظ غلط دینارے

دینارا - واجمع صريفا ونضارا - وكن من المتمولين - وهذا صلة تلائم هواك - و

بگیر - وسیم وزر را جمع کن - وازمالداران بشو - واین آن انعام است کہ مناسب حال

تقربه عيناك - وتستريح به رجلاك - فتنجو من السفر الدائم - ولا تتيه كالشحاذ

خواہش تست - وبدو چشم تو خنک خواہد شد - وہر دو پاے تو از ان آرام خواہند گرفت - پس از سفر دائمی نجات خواہی

الهائم - وتقعد كالمتنعمين - وتغنى به عن جعائل اخرى - ومكائد شتى - واشاعت

یافت - وہمچو سرگردان آوارہ نخواہی گردید - ومثل متنعمان خواہی نشست - وبدین مال از مزدوری ہاے دیگر و فریبہاے

عدو السنة - ووعظ الدجل والفرية - وتعيش كالمستريحين -

گوناگون واشاعة السنة کہ در اصل عدو السنة است - واز دجل و فریب بے نیاز خواہی شد - وہمچو آرام یابان زندگی

بيد اني اريد ان ارى قبله ريا فصاحتك - واشاهد اريج

خواہی گذرانید - مگر این است کہ می خواہم کہ قبل ازین امر خوشبوی فصاحت ترا بینم و بوے بلاغت تو شاہدہ

بلاغتك - لافهم انك من علماء هذه الصناعة - ومن اهل تلك الصولة -

کنم - تا ہبینم کہ تو از علماء این صناعت ہستی - واز آنان ہستی کہ اہل این حملہ ہستند

ولست من الجاهلين المحجوبين العمين -

واز جاہلان ومحجوبان ونابینایان نیستی -

فاتفق لو شقل حظه المبخوس - ونكد طالعه المنحوس - انه ما

پس بباعث کم نصیبی وبدبختی طالع منحوس او این اتفاق افتاد کہ او این انعام را

قبل هذه الصلة - وما سنّى نفسه ليقبل هذه الشريطة - وخشي الذلة

قبول نکرد - وخویشتن را بر بلندی آمادگی نیاورد تا شرط ما را قبول کند - واز ذلت ورسوائی

والفضيحة - وتوارى كالمتخوفين - وقال لونشاء لقلنا مثل هذا ولكنا السنا

خود بترسيد - وهمچو ترسندگان پوشیده گشت - وگفت اگر بخواهیم مثل این بگوییم - ولیکن ما را فراغتے

بفارغين - وماخرج من بيته - وما رئ نموذج زينه - وما تفوه الا كالمتصلفين -

نیست - واز خانہ خود بیرون نیامد - ونمونہ زینت خود ننمود - وبجز لاف زنی ہیچ سخنے نکرد -

وتحريت في صلتي مرضاته - لانقد بحيلة حصاته - وامخض لبنه واري جهالته -

ومن در انعام خود رضائے او را احتیال کردم - تا بکدام حیلہ عقل او را بیازمایم - واز شیر او مسکہ بردن آرم وجہل او بنمایم

فكان النعاس راود آماقه - او الخناس حبب اليه اباقه - فرئيت ان حرة قد

پس گویا خواب او را نزد خود خواند - یا شیطان او را رغبت گریختن داد - پس دیدم کہ تمام گرمی او

باخ - وعزمه هرم وشاخ - وترائ كالمضمحلين -

سرد شد - وقصد او پیر فرتوت گشت - وہمچو مضمحلان شکل نمود -

وو الله انى استيقن انه لا يقدر على املاء سطر او سطرين - وكلما

وبخدا مرا یقین است کہ او بر نوشتن یک سطر یا دو سطر ہم قادر نیست - وہرچہ

يقول يقول من المين - بل لا اظن ان يقدر على فهم مقالى - ويبين في المجلس

می گوید از دروغ می گوید - بلکہ مرا این گمان ہم نیست کہ او سخن من بفہمد - ودر مجلس مضمون قول من

فحواء اقوالى - وانه من الكاذبين - وانى اعرفه من قديم الزمان - ولكنى كنت

بیان تواند کرد - واو از دروغگویان است - ومن او را از زمانہ قدیم می شناسم - لیکن من حال او را

استر حاله واسعى للكتمان - بل اذا انطوا احد لافشاء سره - فطويته على غره -

پوشیده می داشتم - بلکہ چون کسے برائے دریدن پردہ او گفتگو کرد پس من آن گفتگو را بر شکن آن

وصنت عرضه من الناهشين - ثم رئيت انه لا يسكت عند غلوائه - ولا ينزع عن نفسه

می پیچیدم - وآبروی او را از گزندرسانندگان محفوظ داشتم باز دیدم کہ او در وقت تجاوز از حد ہیچ پروائے ندارد - واز نفس خود جامہ

ثوب خيلاءه - ولا يترك سير جهلاته - ولا يتوب من خزعبيلاته - بل يظن

پندار را بر نمی کشد - و سیرتہاے جہالت را نمی گذارد - و از کارہاے باطل خود توبہ نمی کند - بلکہ گمان میکند

انه ينفعه كيده - ويسخّر به صيده - فلما رئيت ان اعماله ستوبقه - وازدلاله

کہ مکر او او را نفع خواہد داد - و از مکر او شکار او در قابوی او خواہد آمد - پس چون دیدم کہ اعمال او عنقریب او را

سيقلقه - اشعت من سيّاته بعض الهنات - وانّما الاعمال بالنيات - وعليها

ہلاک خواہند کرد - و ناز او عنقریب او را بی آرام خواہد نمود - بعض بدی ہا او را شائع کردم - و اعمال بہ نیتہا وابستہ اند

مدار المجازات - ثم نعود الى قصتنا الاولى - فاعلم انه دعانا ثم ابا - وما حمله على

و مدار مجازات بر نیت ہاست - باز ما سوی قصہ اول عود می کنیم - پس بدانکہ اول او ما را بخواند باز سر تابافت - و

ذالك الخوف احرقه بنار اللظى - فانه قرع كتبنا فوجدها كدرّ يجلى - فاوجس في نفسه

این کنارہ کشی ازین سبب ازو صادر شد کہ او را آن خوف گرفت کہ بنار دوزخ او را بسوزاند چرا کہ او کتابہاے

خيفة وما ابدا - وانقض ظهره ما رأى - فما تمالك ان يتشجع قلبه المزءود - ويحضر

ما را مثل گوہر تابان یافت - پس در دل خود خوف نشانید و ظاہر نکرد - و آنچہ دیدہ بود کمر او را بشکست - پس مالک

الموطن الموعود - ويرى جناه والعود - بل اشار الى رجيل وغب - وفرخ ليس عليه

این امر نماند کہ دل ترسندہ خود را دلیر تواند کرد - و در میدان بحث حاضر تواند شد و ثمرہ خود را و شاخ خود را بنماید

الا زغب - واحتال وقال انى لن اخرج من جحرى - وهذا تلميذى قد ربّى فى

بلکہ سوی مردکے احمق اشارہ کرد آن مردکے کہ چوزہ است خورد و اندک موہا باریک بر خود دارد - و حیلہ کرد و گفت

حجرى - فبارزه انكنت من المبارزين - وانى انساب كالتنين من خوف القاتلين -

کہ من از سوراخ خود ہرگز بیرون نخواہم آمد - و این شاگرد من است و در کنار من پرورش یافتہ پس اگر خواہی با او مقابلہ

کن و من در سوراخ خود [illegible]

فقلت يا هذا اتحسب ان تنجو من مخلبى بكيد - ولو صرت جدّ ابا زيد -

پس گفتم ای فلان این گمان مکن کہ از پنجہ من بمکرے نجات خواہی یافت - اگرچہ ابو زید اہل مقامات

وانی اعلم حیل الماکرین - الا تعلم انه من ادنی تلامیذک - وماشرب الا جرعة

را پدر پدر شوی - ومن حیلہای مکر کنندگان را می شناسم - آیا نمی دانی که او از ادنی شاگردان تست - واز نبیذ تو

من نبیذک - فانه لیس لمثلک فی الطاقة العلمیة - واعلی غلوة من مراحلک

بجز یک جرعہ ہیچ نخورده - زیرا که او در طاقت علمیہ مانند تو نیست - ونہ از مراحل معلومہ تو بر فاصلہ

المعلومة - فضلا عن ان یکون اکبر منک فی العلوم - فلا تفوض امرک الی الغبی

یک تیر پرتاب است - قطع نظر از ینکہ در علوم از تو بزرگتر باشد - پس امر خود را سوی کند ذہنے

الزغوم - ولا تکن من الخادعین - وانت تعلم انه کابن بوحلک - او شقیق روحک -

مسپار - کہ فرو ماندہ در سخن است واز مکاران مشو - وتو میدانی که او مثل پسر نفس تو یا برادر روح تست -

وماشرب الا من صبوحک - وقد غذی بلبانتک - فقصته تطوی بقصتک -

واز شراب تو خورده است - واز شیر تو پرورش یافته - پس قصه او بقصه تو طے خواهد شد -

وبعد هزیمتک هزیمته بین - واذا مزقنا الصلب فقد کسر اللین - فاذا سمع قولی -

وبعد شکست تو شکست او ظاہر است - وچون سخت را پارہ پارہ کردیم پس شکستن نرم ظاہر است -

ودری صولی - ففر کفر الوعل - وانساب الی جحره بالمعل - ونسی کل اریز کالمتندمین -

پس چون قول مرا شنید وحملہ مرا دید ہمچو بز کوہی بگریخت - وبسوی سوراخ خود بشتابی رجوع کرد - وہمہ جوش را ہمچو شرمندگان

واحفظته بکلم مولمة - والفاظ موجعة - لعله یقوم لمناضلة - ویاتینی

فراموش نمود - ومن او را بکلمات دردرساننده در غضب آوردم والفاظ دلازار گفتم - تا باشد که او برای جنگ من برخیزد

لمصارعة - فما اتانا المضمار - وحسب انه یلج النار - واختفی کالمذعورین -

وبرای باہمی کشتی نزد من بیاید - پس بمیدان نیامد وگمان کرد که داخل آتش خواہد شد - وہمچو ترسندگان پوشیده شد -

ثم ما غبر علی ذالک الزمان - الا شہر او شہران - حتی اشاع فی تحقیری رسالة

باز برین امر بجز ماہے یا دو ماہ نگذشت که یک رسالہ در تحقیر من شائع کرد -

وعزا الیٰ زندقة وضلالة۔ لیستر به جهلا یخزنیه۔ ویزین شانه فی اعین تابعیه۔

وسوے من زندقہ وگمراہے را منسوب کرد۔ تا کہ بدین حیلہ آن جہل را پوشدکہ او را رسوا می کند۔ وشان خود را در چشم

ویکثر سواد طالبیه۔ ویوذي قلوب المسترشدین۔ فلما رئیت انه افاق من

تابعین خود زینت دہد۔ وگروہ طالبان را بیفزاید و دل مردم رشید را بیازارد۔ پس چون دیدم کہ او از غشی خود

اغمائه۔ وضحك بعد بکائه۔ ورجع الیٰ ادراجه۔ واستراح بعد انزعاجه۔ و

بہوش آمد وبعد گریستن بخندید۔ وسوئے راہ ہای خود واپس رفت۔ وبعد رنج آرام یافت۔

رقاٴت دمعته۔ وانفثاٴت لوعته۔ رئیت ان اتم علیه الحجة مرة ثانیة۔

و اشک او بایستاد۔ و سوزش او کم شد۔ مناسب دیدم کہ حجت را بر و تمام کنم۔

واسلط علیه من الحق زبانیة۔ فالیوم قمت لهذا المرام۔ لعل الله یهدیه

وازحق سیاست کنندگان بر و مسلط کنم۔ پس امروز برای ہمین مطلب استادہ ام۔ شاید اللہ تعالیٰ او سوے

الیٰ دار السلام۔ انه یحول بین المرء وقلبه وانه یشفی الماؤفین۔

دار السلام او را ہدایت نماید۔ بہ تحقیق خدا تعالیٰ در انسان و دل او حائل می شود۔ وآفت زدگان را شفا می بخشد

فیا ایها الشیخ الضال۔ والمفتری البطال۔ الم یان لك ان

پس ای شیخ گمراہ و مفتری بطال آیا تا ہنوز برائے تو وقت نرسیدہ است

تتوب وتلین البال۔ انفرح بحیاتٍ فیه البلایا۔ وفی اخرها المنایا۔ طالما

کہ توبہ کنی ودل تو نرم گردد۔ آیا بدین زندگی خوش میشوی کہ در آن آفات اند ودر آخر او مرگہاست۔ مدتے

ایقظتك بالوصایا۔ ووضعت امام عینیك المرایا۔ ثم اقسمت لعلك تطمئن

شد کہ من بوصیت ہا ترا بیدار می کنم۔ وپیش چشم تو آئینہ ہا نہادم۔ باز قسم خوردم شاید تو بقسم مطمئن شوے

بالالایا۔ فقلت والله انی لست بمفتري واعوذ برب البرایا۔ ان اسعی الی الخطایا۔

پس گفتم کہ بخدا من مفتری نیستم وپناہ خدا می گیرم کہ سوے خطاہا بپویم۔

فما ظننتَ الّا ظنّ السوء وما تكلّمتَ الّا كالمجترئين - ايها الشيخ ان الدنيا فانية -

پس تو بجز ظن بد ہیچ نکردی - و بجز بیباکی ہیچ گونہ کلام نکردی - ای شیخ دنیا فانی است -

والذی یبقی فهی حضرة ربانية - ترى رجلًا متنعمًا فی المساء - ثم ترى ذات بكرة

و آنچہ باقی خواہد ماند آن ذات الٰہی است - و شخصے را بوقت شام در خوشحالی می بینی - باز در صبحی می بینی کہ

انه ليس من الاحياء - والموت يهلك افعی العجز الراقی - وكل شیءٍ فانٍ ويبقى وجه

او از زندگان نیست - و موت آن مار اہم میکشد کہ از افسون کنندگان عاجز می آید - و ہر چیز در معرض فنا است

الله الباقی - وايم الله ان دعتی قد انهلّت من الرحمان - لا من مساعی الانسان -

و بخدائے کہ نام او باقی است باقی خواہد ماند - و بخدا کہ باران پیوستہ من از خدا تعالی ریختہ است نہ از کوششہای انسان

ولذالك دعوتك ان تاتينی كصديق حميم - فاظهرت نفسك كصديد حميم -

و از ہمین سبب ترا خواندہ بودم کہ ہمچو دوست صادق نزدم بیائی - پس خویشتن را ہمچو زرداب ظاہر کردی -

وانی ايّدت من الله القدير - واعطيت عجائب من فضله الكثير - ومن آياته

و من از خدای قدیر تائید یافتہ ام - و از فضل او کہ بسیار است عجائب امور دادہ شدہ ام - و از نشانہائے

انه علّمنی لسانا عربيّة - واعطانی نكاتا ادبية - وفضّلنی علی العالمين

او یکے این است کہ او مرا علم زبان عربی بیاموخت - و مرا نکات آن زبان بخشید - و مرا بر عالمان این زمانہ

المعاصرين - فان كنت فی شك من آيتی - وتحسب نفسك حذّی بلاغتی -

فضیلت داد - پس اگر تو از نشان من در شک ہستی - و نفس خود را معارض بلاغت من می پنداری -

فخذ القال والقيل - واكتب بحذائی الكثير او القليل - وجدّد التحقيق

پس ہمہ قال و قیل بگذار و بمقابل من کثیر نویسم یا قلیل بنویس - و از سر نو تحقیق کن -

ودع ما فات - وبارز فی موطن وعيّن له الميقات - وعلیّ وعليك ان نحضر

و گزشتہ را ترک کن - و در میدانے بمقابل من بیا و تاریخ حاضری مقرر کن - و بر من و بر تو واجب خواہد بود کہ

يوم الميقات بالراس والعين - ونناضل في الاملاء كالخصمين - فان زدت

در روز سفر بچشم وسر حاضر شویم - و در املاء چو دو خصم محاربه کنیم - پس   پس اگر تو در بلاغت

في البلاغة وحسن الاداء - وجئت بكلام يسر قلوب الادباء - فاتوب على يدك

وحسن ادا غالب آمدی - وکلامے آوردی که دل ادباء را مسرت رساند -   پس من بر دست تو از همه

من كلما ادعيت - واحرق كل كتاب اشعته او اخفيت - ووالله اني افعل

آنچه دعوی کردم توبه خواهم کرد - وهر کتابے که شائع کردم یا هنوز شائع نکردم خواهم سوخت - وبخدا من هم چنین

كذالك فانظرني اقسمت وآليت - فارحم الامة المرحومة - وعالج الفتن المعلومة

خواهم کرد پس ببین که من قسم خورده ام -   پس بر امت مرحومه رحم کن - وفتن های معلومه را تدبیر فرما -

فان الفتن كثرت - والآفات ظهرت - وكفر فوج من المسلمين من غير حق و

چرا که فتنه ها بسیار شده اند - وآفتها بظهور آمده اند -   وگروهے کثیر مسلمانان ناحق کافر قرار داده شده اند

الالسن فيهم طالت - فقم رحمك الله ولا تقعد كالمنافقين -

وزبانها در ایشان دراز شدند -   پس برخیز خدا بر تو رحم کند وهچو منافقان منشین -

الا تستيقن انك من العلماء الراسخين - والادباء القادرين - ثم مع

آیا یقین نمی داری که تو از علماء راسخین وادباء قادرین هستی -   باز با این همه

هذا تعلم ان الله مويد الصادقين - ومخزي الكاذبين - والله مولى اهل

میدانی که خدا موید صادقان خواهد بود -   وکاذبان را رسوا خواهد کرد -   وخدا اهل حق را مولی است

الحق ولا مولى للمفترين - وان لم تقدر على المقابلة - ولم تقم للمناضلة - فرضيت

ومفتریان را هیچ مولی نیست - واگر بر مقابله من قادر نتوانی شد - وبرائے معارضه نتوانی برخاست - پس من بدین

بان تسمعني ما اكتب من العبارات الانيقة - والجمل الرشيقة -

قدر هم راضی هستم که آن عبارات خوب وجمله هاے مرغوب که من نویسم مرا بشنوانی -

وكفانى لو فزت بهذا الطريقة - واظهرت ما قلت على الحاضرين - ولكنى جرّبتُك

واگر بدین طریق کامیاب شدی و از گفتار من حاضرین را مطلع گردانیدی مرا همین قدر کافی است - مگر من از سالها

مُذ اعوام - انك لا تقوم فى مقام - ولا تريد قطع خصام - وتنحت فى آخر الامر

ترا آزموده‌ام که تو در هیچ مقامے نتوانی ایستاد - و نمی خواهی که هیچ خصومتے را قطع کنی - و در آخر کار حیله‌ها سے

حيلاً واهية - ومعاذير منسوجة كاذبة - وتفر كالمحتالين - فعليك ان

مے تراشی - و عذرهاے از دروغ بافته درمیان می آری - و مثل حیله گران می گریزی - پس بر تو لازم

لا تحتال كايام سابقة - وتحضر على الميقات فى رياغة مقررة - فان كنت غالباً

خواهد بود که همچو روزهای گزشته حیله‌ها درمیان نیاری - و بروقت میعاد در کشتی گاه مقرره حاضر شوی - پس اگر تو غالب

وفاء امرك الى غلبة ورشاد - فاخفض لك جناح انقياد - واتوب على يديك

شدی و امر تو سوی غلبه و سامان رجوع کرد - پس برائے تو بازوی اطاعت خمیده خواهم کرد - و بر دست تو

باعتقاد - كالذى قفل من ضلال الى سداد - فالفت اليوم وجهى اليك يا ابا المراء

باعتقاد توبه خواهم نمود - مثل آن کسے که از گمراهی سوے صلاحیت رجوع کرد - پس امروز روی خود سوے تو و سوے

والى اخوانك من العلماء - وادعوكم الى مادبتى الجفلاء - وابلغ دعوتى الى اهل

برادران تو از علماء متوجه کردم - و شمارا سوے مهمانی عام خود می خوانم - و همه باشندگان شهر و جنگل را

الحضارة والفلاء - فعليكم ان لا تعرضوا عن هذه الدعوة - كما ابيتم ذات

دعوت من است - پس بر شما لازم است که ازین دعوت اعراض مکنید - چنانچه پیش زین یکدفعه

مرة فى الايام السابقة - فان هذا يقضى بين الصادقين والكاذبين - و

انکار کرده اید - چراکه این تجویز در صادقان و کاذبان فیصله خواهد کرد - و از و

تتجلى منه آية رب العالمين - وتستبين سبيل المجرمين -

دلنشان خدا تعالی ظاهر خواهد شد - و راه مجرمان مکشوف خواهد گردید -

بيد انی لا اظن ان تحضر والفصل هذه القضية - والرجاء منقطع

مگر من یقین نمی کنم که برآ فیصله این مقدمه شما حاضر خواهید شد - و از تو و از امثال تو درین

منك ومن امثالك فی هذه الخطة - فكانی استنزل العصم من المعاقل

کار بزرگ امید منقطع است   پس گویا که من بزهای کوهی را از بلندی کوه ها می خوانم

او اطلب الولد من الثاقل - او استقری الدهن من الحديد - او ابغی الطيب

یا از زن فرزند مرده فرزند می خواهم - یا از آهن دهن را تلاشش می کنم - یا از زرداب خوشبو

من الصديد - و اری انی ارجع اليكم كالخاطئين - واضيع وقتی فی سوالی

می جویم -   و می بینم که این خطاء من است که سوئے شما متوجه می شوم و لبسوال از محرومان وقت خود

من المحرومين - وانی لم افعل ذالك لو لم يكن مقصدی اتمام الحجة - واظهار

را ضایع می کنم -   و من اینچنین نکردمے اگر مقصد من اتمام حجت و اظهار حق نبودے -

الحق على الخاصة والعامة - وانی ادعوكم اولا الی المباهلة - فان لم تقبلوا

و من شما را اول سوئے مباہلہ می خوانم -   پس اگر قبول نکنید

فادعوكم الی ان يجيئنی احد منكم لروية آيتی ويلبث عندی الی السنة الكاملة - وان لم تقبلوا

پس این دعوت می کنم که تا سالے کسے از شما نزد من بماند - تا نشانم بیند -   و اگر این هم قبول نکنید

فادعوكم الی المناضلة فی العربية - بالشريطة المذكورة والآتية - وان لم

پس برائے معارضه زبان عربی می خوانم -   بشرطیکه مذکور است و نیز آینده ذکر آن خواهد آمد - و اگر

تستطيعوا فرادی فرادی - فما اضيق الامر على من عادا - بل آذن لكم ان يجلس

یک یک طاقت ندارید -   پس بر دشمنان خود امر را تنگ نمی کنم - بلکه شما را اجازت می دهم

بعضكم بالبعض كالناصرين -

که بعض بعض را مددگار شوند -

ثم اعلم ایها الشیخ الضال - والدجّال البطّال - انّ الثمانیة

بازای شیخ گمراه و دجال بطال بدانکه آن هشت

الذین هم ثمار عودك - ووقود وقودك - الذین اُدخلوا فی التسعة المخاطبین -

که میوه های شاخ تو - و هیزم آتش افروخته تو هستند آنانکه در نُه مخاطبان داخل اند -

فمنهم شیخك الضال الکاذب نذیر المبشرین ثم الدهلوی عبد الحق

پس یکے از آنها شیخ گمراه و دروغگو تست که نذیر حسین است و بشارت یافتگان را می ترساند باز عبد الحق دهلوی که رئیس

رئیس المتصلفین - ثم عبد الله التونکی - ثم احمد علی السهارنفوری

لاف زنان است - باز عبد الله ٹونکی باز مولوی احمد علی سهارنپوری

من المقلدین - ثم سلطان المتکبرین - الذی اضاع دینه بالکبر والتوهین - ثم

از مقلدان - باز مولوی سلطان الدین جیپوری ست که از تکبر و توهین دین خود را ضائع کرد - باز

الحسن الامروهی الذی اقبل علیّ اقبال من لبس الصفاقة - وخلع الصداقة -

محمد احسن امروهی که سوی من همچو بیحیایان متوجه شد - و از راستی خود را دور افگند -

الحاشیة - هذا الرجل لا یحسب العربیة المبارکة - ام الالسنة - بل

این شخص عربی مبارک را ام الالسنه نمی پندارد - بلکه

هی عنده مستخرجة من العبریة - التی هی لها کالفضلة - وسیتیقن ان اثبات

عربی نزدیک او از عبرانی خارج کرده شده است - حالانکه عبرانی عربی را مثل فضله است - و این

هذه الخطة عقدة مستصعبة الافتتاح - او کزندة مستعسرة الاقتداح -

شخص یقین می کند که عربی را ام الالسنه قرار دادن کارے مشکل است که نتواند شد - یا مثل سنگے است

مع انا فرغنا من فتح هذا المیدان - فی کتابنا منن الرحمٰن - وسوف

که از آن آتش بیرون نتواند آمد - حال آنکه ما از فتح این میدان فراغت یافتیم - و این فراغت در کتاب

واعتلقت اظفارهم بعرضي كالذياب - ومخلبه بثوبي كالكلاب - ونطق بكلم

وناخنهای همچو گرگان باآبروی من آویخت - وپنجه همچو سگان بجامه من درآویخت - وسخنانی برزبان

لا ينطق بمثلها الا شيطان لعين - وآخرهم الشيطان الاعمى - والغول الاغوى -

خود آورد که بجز شیطان لعین هیچکس بدان گونه تکلم نکند - وازهمه آخر شیطان کور است ودیو گمراه -

يقال له رشيد الجنجوهي - وهو شقي كالامروهي - ومن الملعونين -

که او را رشید احمد گنگوهی می گویند - واو همچو محمد حسن امروهی بدبخت است وزیر لعنت خدا تعالی است

فهولاء تسعة رهط كفرونا وسبونا وكانوا مفسدين - ونذكر

پس این نه شخص اند که تکفیر ما کردند ودشنامها دادند واز مفسدان هستند - وما با اوشان

معهم الشيخين المشهورين - يعني الشيخ اله بخش التونسوي والشيخ غلام نظام الدين

دو مشهور شیخ را نیز ذکر می کنیم - یعنی شیخ اله بخش تونسوی وشیخ غلام نظام الدین بریلوی -

تقسيمة الكتاب سبعية

يشاع في الديار والبلدان - فيومئذ تسود وجوه المنكرين - وانا نصرنا في افكارنا

من الرحمان شده است - وعنقریب آن کتاب در شهرها شائع کرده خواهد شد - پس در آن روز روی

وايدنا في انظارنا - من الله رب العالمين - ودسنا فيه كل دوس - الذين يقولون

منکران سیاه خواهد گردید - وما در فکرهای خود ونظرهای خود از خدا تعالی تائید یافتیم - وما آنان را که میگویند

ان العربية ما سبق غيره بطوس - بل هي كاللباس المستبذل - لو الوعاء المستعمل

که عربی در حسن خود بر غیر خود سبقت نبرده است بلکه آن مثل لباس کار آمده یعنی کهنه وظرف مستعمل یعنی

وكشي هو سقط صلفة غير معين -

بیکار است ومثل چیز ردی بی سود است که هیچ نفع نبخشد درآن کتاب بخوبی پامال کردیم -

وانا اثبتنا دعوانا حق الاثبات - واريناالامر كالبديهيات - مصيبين غير مسقطين -

وما دعوی خود را چنانکه حق ثابت کردن است ثابت کردیم - وامر مقصود را مثل بدیهیات نمودیم - و

البريلوي وانهما من المعرضين - فندخلهم فى الذين خاطبناهم ليكونا من

واين هر دو از اعراض كنندگان هستند - پس ما ايشانرا نيز هم در آنان داخل ميكنيم كه مخاطب ما

المصدقين او المكذبين - وما نقول فيهم شيئاً الا بعد ان يرينا الله وهو اعلم بما فى

هستند تا از زمره مصدقان شوند يا از مكذبان - وما در حق ايشان چيزى نمى گوئيم - مگر آنچه خدا تعالى بر ما ظاهر كند -

صدور العالمين - بيد اننا نجعلهما غرضاً لهذه المخاطبات وندعوهما للمباهلة

واو هرچه در سينه هاے مردم است خوب مى داند - مگر اين است كه ما هر دو را همچو برادران اوشان نشانهٔ

اوروية الاٰية اوللمناضلة فى عربى مبين -

اين مخاطبات مى سازيم - وايشانرا براے مباهله يا براے ديدن آيات يا براے مقابله انشاء عربى مى خوانيم -

نصح العلماء المتشلعة

فيا حسرة على وهن اراء علمائنا الجهلاء - ان هم الا كالعجماء - ولا يدرون مناهج

براه صواب رفتيم و در هيچ غلطى نكرديم - پس بر سستى راے علماء ما كه در حقيقت جاهل اند حسرتها است - ايشان مثل چارپايه

تحقيق الاشياء - وما كانوا متدبرين - كثرت البدعات وعم البلاء - وكل طرف

هستند - وطريق تحقيق اشياء را نمى دانند و متدبر نيستند - بدعتها و بلاها بسيار شده اند و در هر طرف فتنه خطرناك

فتنة صمّاء - والعلماء السفهاء - فارحم عبادك يا ارحم الراحمين -

است - وعلماء اين سفيهان هستند - پس خدايا بر بندگان خود رحم كن -

واما سبب هذا الخطاء الا رحل - فاعلم انهم قوم رغبوا فى فضالة المآكل - و

وسبب اين خطاكو ورا ز حقيقت است اين است كه اين مردم در فضله خورده ديگران رغبت كرده اند - وخود

ما جاهدوا لتجديد المنهل - وما حبسوا انفسهم على معارك التحقيقات - بل رضوا

براى تازه كردن چشمه كوشش ننمودند - ونفسهاى خود را بر معركهاى تحقيقات ضبط نكردند - بلكه همچو طبيعتهاى كرق

كطبائع خرقاء بالتقليدات - واطلقوا جرد الامعان والاثبات - كالمتغفلين

جهالت به تقليد راضى شدند - واسپان فكر و ثبوت بهم رسانيدن را از دست خود چون لاپروايان

واما الآخرون الذين سموا انفسهم مولويين - مع كونهم من الغاوين

مگر آن دیگر مردمان که با وجود جاهل بودن نام خود مولوی نهاده اند -

الجاهلين فننزه الكتاب عن ذكرهم ولا ننجس الصحيفة من كثرة ذكر الخبيثين

پس ما کتاب را از ذکر اوشان پاک می داریم واین رساله را از کثرت ذکر خبیثان نجس نخواهیم کرد

من غير ضرورة وانهم من الجاهلين المعلمين - الذين يقلدون اكابرهم وليسوا

وایشان آن جاهلان هستند که در شرارتها تعلیم داده شده اند - ومقلد اکابر خود هستند و

من المتدبرين - فايها الشيخ انى اعلم انك رئيس هذه الثمانية - وكمثل امام

از تدبر کنندگان نیستند - پس ای شیخ من می دانم که تو رئیس این هشت کس هستی - واین گروه باغی را مثل

غير مبالين - وانا اذا فحصنا حق الفحص الدقيق - وبلغنا الامر الى اقصى مراتب

رها کردند - وما چون بنظر دقیق تفحص کردیم - وکار را تا نهایت درجه تحقیق رسانیدیم

التحقيق - فانكشف ان الالسن كلها ماخوذة من العربية - ومستخرجة من

پس ظاهر شد که همه زبانها از عربی ماخوذ اند - واز خزائن این زبان خارج

خزائن هذه اللهجة - والآن موجودة كالوجوه الممسوخة المغيرة الملوحة -

شده اند - واکنون بچهرهای تغیر یافته وسوخته ومجروح ومضروب موجود اند -

وكالمجروحين المضروبين - وقد بدل نظامها - وغير موضعها ومقامها -

ونظام آن زبان ها مبدل کرده شد - وموضع ومقام آنها را

واخرجت من جواهر منتظمة - وسلسلة ملتئمة - وتاهت كالمتفرقين -

تغییر داده شد - واز جواهر منتظمه وسلسله های باهم پیوند یافته خارج کرده شد - وهمچو تفرقه یابان آواره شدند

فكان بعضها اليوم على رباوة - وبعض آخر في وهد متكاء على هراوة - والبعض

پس بعض آن گویا بر پشته استاده است - وبعض در زمین پست بعصا تکیه کرده - وبعض بچادر ردی

نفحة الحاشية

لتلك الفئة الباغية - وهم لك كالتلاميذ فی الغواية او كالمسحورين -

اين مردم ترا مثل شاگردان در گمراهی هستند یا همچو کسانی که بر ایشان امام قائم شدی -

جادو کرده باشند - پس باسواران خود و پیادگان خود نزدم بیا - و همه دجل خود را و همه قسم فتنه را

فاتنی بخیلك ورجلك - واجمع كل دجلك انواع الافتتان - واتنی مع جموع

من اهل العدوان - وصل علیّ كحبشیّ صال علی كعبة الرحمان - ثم

جماعتهای خود از اهل تجاوز نزدم بیا و مثل آن حبشی بر من حمله کن که بر کعبه مکرمه حمله کرده بود - باز قدرت

شاهد قدرة الله الدیان - فان اعرضتم وحسرتم - وواریتم الوجوه وفررتم -

خدای جزا دهنده را به بین - پس اگر شما اعراض کنید و درمانده شوید - و روها را بپوشانید و بگریزید -

لطيفة - الحكاية السابعة

لفع وجهه برداء - ونكّر شخصه كغرباء - ومنها الفاظ كانها دُفنت وبوعدت

خود را پوشیده - و همچو قرضداران شکل خود نهفته - و بعض چنین لفظ اند که گویا آنها دفن کرده شدند و از

من الاتراب - وهیل علیها الزوائد كهیل التراب - وانا نعرفها الیوم كرجال

هم زادان دور انداخته شدند و بر آنها همچو خاک زوائد انداخته شدند - و ما امروز آن الفاظ را بدانسان

تكلموا فی الاجداث - وبُعثوا بعد ما سُمع نعیهم بنوازل الانتشاث - او كالف

می شناسیم که کسانی شناخته می شوند که در قبرها گفتگو کنند و بعد از آنکه از حوادث پراگندگی خبر موت ایشان رسد

یفقد - ویسترجع له بعد مناحة تعقد - فخرجت الآن كنعش المیت - او الغلام

باز از قبر بیرون آیند - یا مثل دوستی که مفقود الخبر باشد و بعد انعقاد مجلس ماتم بر و انا لله گفته شود - پس اکنون

الفار من البیت - او النسیب المهجور من الاقارب - او الابن الغائب الهارب -

آن لفظها مثل لاش میت بیرون آمده اند - یا مثل آن غلام آمده اند که از خانه گریخته بود - یا مثل آن عزیز قریب النسب

فمنها لفظ ماری اشارتهم حبة - وقفل كما سافر بسلامة وصحة - ومنها

که از اقارب خود جدا شده بود - یا مثل آن پسر که گم شده و گریخته بود پس از آن لفظها آن لفظ است که یک حبه نقصان او

فتقع الحجة عليكم الى ابد الابدين - ويعرف الذين يلقفون منك القول المجهول -

پس حجت الہی برائے ہمیشہ بر شما خواہد افتاد - وآنانکہ از تو قول مجہول را می گیرند - و ہذیان باہم بافتہ

والهذيان المفتول - انك كنت من الكاذبين - فيبكون عليك كما يبكي على

قبول مے کنند خواہند دانست کہ تو از دروغگویان ہستی - پس بر تو چنان خواہند گریست کہ بر زیان

الخاسرين - ويسترجعون كما يسترجع للمصابين - فتصبح كالمخذولين - فناج

کاران می گریند - وانا للہ خواہند گفت چنانکہ بر مصیبت زدگان می گویند - پس ہمچو مخذولان صبح خواہی کرد

نفسك في القبول او الاعراض - من قبل ان تذبح كالعرباض - وتلحق بالملومين -

پس دربارہ قبول یا کنارہ کردن با نفس خود مشورہ کن قبل از انکہ ہمچو شتر کشتہ شوی - وبایشان ملحق شوی کہ مورد ملامت شدند

مادری اثر الاستلام حتى بلغ الى الاخترام - وبكت عليه وزاءه كالنوادب -

نشد - وچنانکہ سفر کردہ بود بسلامت وصحت باز آمد - واز آنہا لفظے است کہ اثر سودن را ندید تا انکہ تاریخ کندن نوبت

بعد ما كان كارباب المآدب - وصار كالجنائز بعد ما كان من اهل الجوائز - و

او رسید - ووارثان او مثل زنان ماتم کنندگان بر و گریستند بعد از انکہ ہمچو میزبانان بود کہ ضیافت می کنند - ومثل جنازہ ہا

ما هذا من الدعاوى التي لا دليل عليها - ولا من الامور

شد بعد ز انکہ از اہل بخشش بود - واین از ان دعوی ہا نیست کہ برو دلیلے نباشد - ونہ از ان امور است کہ حق نزد

التي لا يوجد الحق لديها - بل عندنا ذخيرة من هذه

آن یافتہ نمی شود - بلکہ نزد ما ازین نظیرہا ذخیرہ است

النظائر - ووجوه شافية للمرتاب الحائر - والذين مارسوا

دبرائے شک کنندہ حیران شوندہ وجوہ شافیہ موجود ہستند - وآنانکہ ممارست لغات

اللغات وفتشوها - واطلعوا على عجائب العربية وشاهدوها - فاولئك

کردند - وتفتیش لغات نمودند وبر عجائبات عربیہ اطلاع یافتند ومشاہدہ کردند - پس این مردم

نکتہ لطیفہ

وقد سمعت ان الشريطة الاولى التی احكمت للمناضلة - ووجبت لكل من قام

و تو شنیدہ کہ آن شرط کہ برای مباحثہ پختہ کردہ شدہ است و برای ہر مباحث واجب قرار دادہ

للمباحثة - هو ان یاتی مناضل بكتاب من مثل هذا الكتاب - النظم بعدة

شدہ آن این است کہ مقابلہ کنندہ کتابے مثل این کتاب بیارد - نظم بشمار نظم

يعلمون بعلم اليقين - ويستيقنون كعارف الحق المبين - ان العربية منفردة فی

بعلم یقین و معرفت کامل مے دانند کہ زبان عربی در صفات خود و

صفاتها - وكاملة فی مفرداتها - ومعجبة بحسن مركباتها - ولا يبلغها لسان من

مفردات خود کامل و متفرد است و باحسن مرکبات خود در عجیب اندازہ است - ہیچ زبانے از زبانہائے

السن الارضين - واما اليونانية والعبرانية والهندية وغيرها - فتجد اكثر الفاظها

دنیا باو نمی رسد - مگر یونانی و عبرانی و ہندی و دیگر زبانہا - پس تو اکثر الفاظ آنہا از قبیل تراش و خراش

من قبيل البري والنحت - وشتان ما بينها وبين المفرد البحت - وذاك يدل على

خواہی یافت - و در مفرد خالص و ہیچو مرکبات بسیار فرق است - و این امر دلالت

ان تلك الالسنة - ليست من حضرة العزة - ولا من زمان بدء البرية - بل تشهد

می کند کہ این زبانہا از طرف خدا تعالی نیستند و نہ از ابتدای پیدایش اند - بلکہ فراست

الفراسة الصحيحة - ويفتى القلب والقريحة - انها نحتت عند هجوم الضرورات -

صحیحہ و دل سلیم گواہی می دہند کہ این زبانہا بوقت ضرورتہا تراشیدہ شدہ اند

وصيغت عند فقدان المفردات - وسرقت مفرداتها من العربية بانواع الخيانات -

و بر وقت فقدان مفردات از مرکبات کار گرفتہ اند و مفردات را از عربی بطور دزدی گرفتہ اند -

ففكر ان كنت من الطالبين -

پس فکر کن اگر طالب حق ہستی -

النظم والنثر بعدة النثر مع تسوية التوشية والاختضاب - فان اتيتم بكتاب

ونثر بشمار نثر و ہمچنین در رنگینی عبارت برابری را ملحوظ دارد پس اگر شما ہیچ این کتاب

من مثل ھذہ الرسالة - وفعلتم ذالك الی شھرین لازاءة الفضل و

بیاورید - واین کار را تا دو ماہ بجا آوردید

وھذا امر ثبت بدلائل واضحة - وبراھین ساطعة - وعندنا

واین آن امرے ست کہ بدلائل واضحہ و براہین ساطعہ ثابت شدہ است - ونزد ما از مفردات

ذخیرة عظیمة من مفردات انکلیزیة - وجرمنیة - والطینیة

انگریزی و جرمنی و لاطینی و روسی و یونانی

وروسیة - ویونانیة - وھندیة - وصینیة - وفارسیة - والسن اخری

و شاستری و چینی و فارسی و دیگر زبان ہا ذخیرہ کلان است -

مزدیاربعیدة وقریبة - وقد اثبتنا انھا حرفت من کلم عربیة مطھرة - لو رئیتھا

ثابت کردیم کہ آن ہمہ الفاظ از کلمات عربیہ مطہرہ تحریف کردہ شدہ

لملئت خوفا ورعبا واقررت بصدق کلامنا کالتائبین الراجعین

اند - اگر تو آن الفاظ را بہ بینی بر تو خوف و رعب مستولی شود و بصدق کلام ما اقرار کنی ومثل تائبان ورجوع

وقلت سبحان الذی جعل العربیة ام الالسنة کما

کنندگان شوی و بگوئی کہ پاک آن ذاتست کہ زبان عربی را مادر زبان ہا گردانید - چنانچہ

جعل مکة ام القری وجعل رسولنا امیا ھذہ الاشارة -

کہ را مادر تمام آبادی ہا کرد - ورسول ما را بہر ہمین اشارہ امی نام نہاد - وزبان عربی را

وجعلھا خاتم الالسن العالمین - کما جعل رسولنا خاتم النبیین - وجعل

براے زبانہای جہانیان خاتم الالسنہ گردانید - چنانکہ رسول ما را خاتم الانبیا گردانید وقرآن را

الجلالة - فاجیئکم کالمعتذرین التائبین - وان لم تقدروا فعلیکم ان تقروا

پس نزد شما ہچو عذر آورندگان توبہ کنندگان خواہم آمد - واگر شما بر پیش کردن نظیر قادر نشوید پس

بانہ آیة من آیات الرحمان - لا من فعل الانسان - وما شق علیکم بعد اقرارکم

بر شما لازم خواہد بود کہ اقرار کنید کہ این نشانی از نشانہای خدا تعالیٰ است نہ از فعل انسان - و بعد اقرار کردن ہیچ بارے

القران ام الکتب وجعلہ صحفا مطہرة فیہا کتب الاولین والآخرین -

ام الکتب قرار داد - وآنرا صحف مطہرہ کرد - و در وخلاصہ تمام کتب درج کرد -

ثم سئل المعترض المذکور عن وجہ تسمیة بعض اسماء یحسبہا

باز معترض مذکور از وجہ تسمیہ بعض آن اسماء سوال کردہ است کہ آنہا را جامد می پندارد -

جامدة - فاعلم انہا وکذالک اسماء اخری لیست جامدة حقیقة - بل

پس بدانکہ نہ آن اسماو نہ دیگر اسما بوجہ حقیقت جامد ہستند بلکہ این

ھو ظن الذین ما تدبروا حق التدبر واتبعوا روایات مسموعة - وحرّموا علی انفسہم

ظن کسانے است کہ تدبر نکردند چنانکہ حق تدبر است و روایات مسموعہ را پیروی نمودند - و این امر بر نفسہای

ان یتعمقوا کالمحققین - الا یعلمون ان اللہ علم آدم الاسماء لیکملہ علما وحکمة -

خود حرام گردانیدند کہ ہچو محققان تعمق بجا آرند - آیا نمی دانند کہ خدا تعالیٰ آدم علیہ السلام را اسمہا آموخت -

فما ظنہم اعلّمہ اسماء امہملة - ایعزون الی اللہ لغوا لغا لیاعن المعنی المکنون -

تا او را علم وحکمت بیاموزد - پس آیا گمان ایشان این است کہ خدا آدم را اسماء مہمل و بے معنی بیاموخت -

ویجعلونہ واضع لغو سبحانہ وتعالیٰ عما یظنون - الا یعلمون ان الغرض من تعلیم

الاسماء کان افادة - والمہمل لا یزید معرفة ولا تصیرة - ویعلم کل من لہ

آیا سوی خدا لغوے را منسوب می کنند کہ از معنی مقصود خالی است - وخدا تعالیٰ را واضع کنندہ لغو قرار می دہند

تفسیر اسماء ملہمہ

الآن تصافونی مصدقین - ذالك خیر الطرق واحسن الانتظام - وفیه امن

برشما نمی نهم مگر اینکه با من بحالت تصدیق دوستی کنید - این بهترین طریقه ها و احسن انتظام است - و درین هر دو فریق را

للفریقین من تکالیف السفر ومتاعب ترك المقام - وحرج آخر لابد منه

از تکالیف سفر و رنج ترک مقام امن است - و دیگر حرجها که مسافران را ضرور

حظ من الدهاء - ان عدم علم الاشیاء لا یدل علی عدم الاشیاء -

خدا تعالی ازین بدگمانی ها پاک بلند تر است - آیا نمی دانند که غرض از تعلیم اسماء افاده بود - و جهل نه معرفت را

تعلیم اسماء

وانا لا نعلم منافع کثیر من المخلوقات - مع انه لا یقال انها خالیة من

زیاده می کند و نه بصیرت را - و هر شخصے که او را بهره از دانش است میداند که عدم علم شی بر عدم شی دلالت نمی کند و ما بر منافع

النفع فی علم رب الکائنات - بل الاعتلاق بمثل هذه الاوهام - من

بسیارے از مخلوقات اطلاع نمی داریم با وجود اینکه این گفته نمی شود که در حقیقت آن اشیا در علم خدا تعالی خالی از نفع هستند

سیر الجهلاء السفهاء اللئام - فاتق الله وانقل المهملات الی منبع الحق والحکمة

بلکه بمثل این وهم ها آویختن سیرت جاهلان است - پس از خدا بترس و مهملات را سوی آن ذات نسبت مکن که منبع حق و حکمت است

فان الله ما علم آدم الا معانی الاسماء التی هی مفاتیح الاسرار المخزونة -

زیرا که خدا تعالی آدم علیه السلام را همان معانی اسما تعلیم کرد که اسرار مخزونه را کلید بودند -

ومن اجلی البدیهیات ان الشریعة الکبری الابدیة -

و نیز این امر اجلی بدیهیات است که شریعت کبری ابدیه که شریعت اسلام است

والملة المحیطة الکاملة یقتضی ان تنزل بلسان

تقاضا می کنید که در زبانے نازل شود که اکمل الالسنه

تکون اکمل الالسنة واوسع الاوعیة - ولاسیما شریعة جاءت

باشد و ظرف او از همه ظرفها وسیع تر باشد   خصوصاً آن شریعت که چنین

للمسافرین - ثم ان اتفق بعدہ انکم ظننتم لی الظنون - وزعمتم انہ الفہ الشامیون

پیش می آیند - باز اگر این امر پیش آمد کہ شمارا بر من بدگمانی ہا پیدا شد و گمان کنید کہ این کتاب را شامیان

او اعان علیہ قوم آخرون - فاقبل ان تناضلونی بالمشافہۃ - بعد ان تقرّوا بانکم

تالیف کردہ اند یا قومے دیگر بران مدد کردہ است - پس قبول خواہم کرد کہ بالمواجہ با من معارضہ کنید - بعد زین

بکتاب فیہ اعجاز البلاغۃ والفصاحۃ - وھو یطلب عبارات مِن مثلہ

کتابے آرد کہ از روی بلاغۃ و فصاحت معجزہ ہست - و از ہمہ زبانہا نظیر بلاغت می جوید

مِن جمیع الالسن وکافۃ البریۃ - فانت تعلم ان ھذا الاعجاز یحتاج الی

پس تو میدانی کہ این اعجاز بسوی کمال آن زبان محتاج است

کمال اللسان - ویقتضی ان یکون ظرفھا وسیعًا کمثل قوی الانسان -

کہ در وی این کتاب نازل شد - و می خواہد کہ ظرف آن زبان چنان وسیع باشد کہ ظرف قوتہای انسان وسیع است

فان اللسان کوعاء لمتاع البیان - وکصدف لدرر العرفان - فلو فرضنا

چراکہ زبان برائے متاع بیان مثل آوندی است یا ہمچو صدف است برائے درہای معرفت - پس اگر این فرض

ان لسانا اخری اکمل من العربیۃ - فلزمنا ان نقر انھا اسبق منھا فی

کنیم کہ زبانے دیگر از عربی اکمل است پس مارا لازم خواہد بود کہ اقرار کنیم کہ آن زبان در میدانہای بلاغت

میادین البلاغۃ - وانسب لحسن اداء المعارف الدینیۃ - فکان اللّٰہ

از عربی سبقت ہا دارد - و برائے ادائی معارف دینیہ انسب و اولیٰ ہمان زبان است - پس گویا خدا تعالیٰ

اخطاء فی ترکہ ایاہ وانزالہ القرآن فی ھذہ اللھجۃ الناقصۃ - فتب ایھا

خطا کرد کہ آن افضل زبان را ترک نمود - و در عربی کہ از ان فروتر است قرآن شریف را نازل فرمود - پس ای

المسکین ولا تتبع اھواء النفس الامارۃ - واترک غشاوۃ الجھل والعصبیۃ -

مسکین توبہ کن - و ہوای نفس امارہ را پیرو مباش - و از پردہ جہل و تعصب کنارہ کن

تحفہ بغداد

عجزتم من نوع تلك المقابلة - ولكم ان تقولوا ان هذا انشاء الشاميين - ولا قبل لنا

اقرار که از مثل این مقابله عاجز آمده اید - وشمارا اجازت است که بگوئید که این تالیف شامیان است - و ما باشایان

ولا ترفع راسك كالمجترئين - واما قولك ان لفظ التحت والتراب والميزاب - اسماء جامدة

و همچو بیباکان سر خود بلند مکن مگر این قول تو که لفظ تحت و تراب و میزاب الفاظ جامد هستند

لا يثبت اشتقاقها من الكتاب - فهذا خطاء منك ومن امثالك وفساد نشاء من درايتكم

که اشتقاق آنها از کتاب ثابت نمی شود - پس این خطاء تو و امثال تست و این فسادی است که از قصور درایت

الناقصة - لا من قصور شأن العربية المباركة الكاملة - ايها المسكين ان لفظ التحت

ناقص شما پیدا شده است - نه قصور عربی که مبارک و کامل است - ای مسکین لفظ تحت در اصل طیة

كان في الاصل طيةً - ومعناه ما كان تحت القدم وحاذى الفوق جهة - ثم بدّل

بود و معنی او هرچه زیر قدم باشد - و فوق را محاذی افتاده باشد - باز طا را به تا

الطاء بالتاء - والياء بالحاء - بكثرة الاستعمال - ونظائره كثيرة وشهد عليه كثير من الرجال -

بدل کرده شد و یا را به حا از کثرت استعمال - و نظیرهای این بسیار اند و بران گواهی مردان این لغت است

ولو كنت من الغافلين - ثم ليس لفظ التحت جامدا كما هو زعمك من الجهالة - بل تصريفه

اگرچه تو از غافلان باشی - باز لفظ تحت جامد نیست چنانکه از نادانی زعم تست - بلکه در کتابهای قوم

موجود في كتب القوم واهل هذه الصناعة - وفي الحديث لا تقوم الساعة حتى تظهر

و اهل این صناعت تصریف آن موجود است - و در حدیث است که قیامت برپا نخواهد شد تا وقتیکه تحوت

التحوت - اى قوم اراذل لا يؤبه لهم يكون لهم الحكم والجبروت - ويكونون من المكرمين -

پیدا نشوند - ای کسانیکه حقیر بودند - و مردم ایشان را چیزے نمی دانستند - حکومت و مرتبه ایشان را مسلم خواهد شد -

واما التراب فاعلم ان هذا اللفظ ماخوذ من لفظ الترب - وترب الشئ الذى خلق مع ذالك

مگر تراب پس بدانکه این لفظ از لفظ ترب ماخوذ است و ترب شی نزد عرب چیزیست که همراه آن چیز پیدا

بالشامیین - او تقولوا ان هذا من علماء آخرین - و لا طاقة لنا بهم انهم من الادباء

مقابلہ نتوانیم کرد - یا این بگوئید کہ این تالیف دیگر مولویان است و ما طاقت مقابلہ اوشان نداریم زیرا کہ اوشان

الشی عند اهل العرب - وقال ثعلب ترب الشیء مثله وما شابه شیئاً فی الحسن والبهاء -

شود - وثعلب گفتہ کہ ترب چیزے آن چیز باشد کہ بخوبی خود با و مشابہت دارد -

فعلی هذین المعنیین سُمّی التراب تراباً لکونها فی خلقها ترب السماء - فان الارض خلقت

پس برین معنی زمین ترب آسمان است - چرا کہ زمین در ابتداء زمانہ ہمراہ آسمانہا پیدا کردہ شدہ

مع السماء - فی ابتداء الزمان - وتشابها فی انواع صنع الله المنان - وکذالك خلق

و در انواع صنع خدا تعالی با ہم مشابہت می دارند - وہمچنین خدا تعالی ہفت

الله سبع سموات منورة من الشمس والقمر والنجوم - وخلق مثلهن سبع ارضین

آسمان پیدا کرد - و آن ہر ہفت را با فتاب وماہ وستارہ ہا روشن کرد - ومثل آسمانہا ہفت زمین پیدا نمود -

منورة من الرسل والانبیاء وورثاءهم من اهل العلوم - ولعل لفظ سبع ارضین کان

و در و پیغمبران و وارثان پیغمبران بیافرید - وشاید از لفظ ہفت زمین اشارہ سوئے

اشارة الی عدة الاقالیم - والله اعلم بما اراد من هذا التقسیم - وهو یعلم ما فی العالمین -

ہفت اقلیم باشد - وخدا خوب می داند کہ ازین تقسیم مراد چیست - وخدا تعالی ہر چہ در جہانیان است میداند -

وقال ابن بُزُرج کل ما یصلح فهو متروب بعد اصلاحاته فالارض تراب لما اصلحها الله بالعمارات -

وابن بزرج فرمودہ است کہ ہر چیز کہ اصلاح کردہ شود آنرا متروب گویند - پس زمین تراب است چرا کہ خدا تعالی برای

والفلاحات - فخذ من هذین المعنیین ما هو عندك محبوب واترك سیر المستعجلین

آبادی وکشاورزی ہا اصلاح آن فرمودہ است - پس ازین ہر دو معنی ہر معنی کہ ترا پسند افتد اختیار کن وسیر شتابکاران را

واما لفظ المیزاب - فلو فکرت فیه کاولی الالباب - لکنت من المتندمین - ایها المحروم

ترک فرما - مگر لفظ میزاب - پس اگر در و ہمچو دانشمندان فکر کنی البتہ شرمندہ شوی - ای آنکہ از خوانہائے

الکاملین - اوتقولوا انه من المولوی الحکیم نور الدین - فما لنا ان نناضل

از ادیبان کامل هستند - یا بگوئید که این تالیف مولوی حکیم نور الدین صاحب است پس ما طاقت نداریم که

بهذا الفاضل الاجل انا من الجاهلین الامیین - وانی بعده ساجید قبل مشافها -

با این فاضل بزرگ مقابله کنیم چراکه ما از جاهلان و امیان هستیم - و من بعد این اقرار عنقریب روبروی شما فی البدیهه

حاشیة نافعة

من موائد الاذب - اعلم ان هذا اللفظ مشتق من لفظ الازب - یقال ازب الماء -

ادب محرومی - بدانکه این لفظ از لفظ ازب مشتق است اهل عرب می گویند ازب الماء

ای جری - فارجع یا خادع النوکی - الی لسان العرب او کتب اخری - ولا تهلك

یعنی جاری شد آب - پس برای تسکین خود ای فریب دهنده احمقان لسان العرب یا دیگر کتب را ببین - و نفس خود

نفسك فی غیابة جب الجاهلین - وانی ترکت بعض الفاظك المعروضة خوفا من الاطناب -

را در تنگ چاه جاهلان هلاک مکن - و من بعض الفاظ که تو پیش کردی از خوف طول کلام ترک کردم -

لا من الاستصعاب بل هی اظهر اشتقاقا عند اولی الالباب - ففکر کطلاب الحق والصواب - وما

نه از وجه مشکلے - بلکه آن الفاظ نزد خردمندان بین الاشتقاق اند - پس همچو طالبان حق و صواب فکر کن - و گمان

اظن ان تفکر کالعاقلین - فسلام علیکم لا نبتغی الجاهلین - الست هو الرجل الذی فرء

نمی کنم که تو همچو عقلمندان فکر کنی - پس سلام بر شما ما با جاهلان مکالمه نمی خواهیم - آیا تو همان نیستی که بر وقت ذکر بحث توفی

عند ذکر بحث التوفی توفی ما ضمنت استشهادا - وما علم فرق التفعل والتفعیل غباوة

شعر توفی ما ضمنت بر شهادت دعوی خود خوانده بود - و این ندانست که آن تفعل و این تفعیل است بسبب

وعنادا - فهذا علمکم و فهمکم و فضلکم - ثم هذا العقل کبرکم و زهوکم و بخلکم - و تکفیر کم و

غباوت و عناد که داشت - پس این علم شماست و فهم و فضل شما - باز بدین عقل کبر و ناز و بخل و تکفیر و تحقیر است

تحقیر کم - فنعوذ بالله الحفیظ المعین - من شر الخائنین الجاهلین المفترین - منه

پس ما پناه خدای نگهدارنده مددکننده از شر خائنان و جاهلان و مفتریان می گیریم - منه -

واحسب هذا الامر تافها - فتعرفوننی بعد حین - ان الذین یکونون لله فیکون

سخنان بلاغت خواهم گفت - واین امر را چیزے اندک می شمارم - پس تا وقت قلیل مرا خواهید شناخت - آنانکه برای خدا

الله لهم - الا ان اولیاء الله هم الغالبون فی مآل الامر علی المخالفین - کتب الله

می شوند خدا برای او شان می شود - خبردار باشید که اولیاء خدا را خاص است که در انجام کار همان گروه غالب می شوند - خدا از قدیم

لاغلبن انا و رسلی ان الله لا یخزی عباده المامورین -

نوشته است که من و فرستادگان من غالب شوندگان هستند - خدا تعالی بندگان مامور خود را رسوائی کند -

هذا شرط بینی و بینکم - فسنوا انفسکم - ثم انتم تعلمون ان فضیلة

این شرط در من و شماست پس نفسهای خود را بلند کنید   باز شما می دانید که فضیلت علماء

العلماء باللسان العربیة - وهی المفتاح لفتح اسرار العلوم الدینیة - وهی مدار

بزبان عربی است -   وهمین زبان برای کشودن رازهاے علوم دینیه کلید است - وهمین زبان فهم

فهم معارف الفرقانیة - والذی لیس من نحاریر الادباء - ولا کمثل نوابغ الشعراء -

معارف قرآنیه را مدار است -   وآنکه از ماهران علم ادب نیست   ونه مانند شاعران نابغه

فلا یمکن ان یکون من فحول الفقهاء - والراسخین فی الشریعة الغراء - او من

پس او را ممکن نیست که از فقهاء نر باشد -   ودر شریعت رسوخ داشته باشد -   یا از جمله

العارفین الفقراء - بل هو کالانعام - واحد من العوام - والجاهلین -

فقراء عارف باشد -   بلکه او مثل چارپایان   ویکے از عوام است -

واما الرجل الذی یقدر علی کلام غض طری فی هذه اللهجة - و

مگر آن مردے که بر کلام تازه وتر درین زبان قادر است -

یسلک عند نطقه مسالک الفصاحة والبلاغة - ویعلم فروق المفردات - وخواص

ودر وقت نطق بر راههای فصاحت وبلاغت می رود -   وفرقهاے مفردات وکیفیت جملهای

التالیفات - وکوائف الجمل المرکبة - فهو الذی جعله الله رحیب الباع - خصیب

مرکبه خوب میداند واز خواص تالیف کلمات بخوبی آگاه است - او آن شخصے است که خدا تعالی او را درین خزینه های

الرباع - فی هذه الخزائن العلمیة - ومن ادعی انه من الواصلین والفقراء العرفاء -

علمی فراخ دست وبسیار مالدار گردانیده -   وهر که دعوی کرد که او از واصلان وفقراء عارفین است

ولیس من عارفی هذه اللسان کالادباء - ففقره لیس فقر سید الکونین - بل هو سواد

وحالانکه از شناسندگان این زبان نیست   پس فقر او فقر سید الکونین صلی الله علیه وسلم نیست - بلکه آن

الوجه فی الدارین - ولا تعجب بهذا البیان - ولا تغضب قبل العرفان - فان الذی یدعی

سیاه روی در هر دو جهان است - ودرین بیان هیچ تعجب مکن - وقبل از شناختن غضب مکن - چراکه شخصے که دعوی

محبت الفرقان - کیف یصدء ذهنه فی هذه اللسان - وکیف تقاصر مع دعاوی المحبة

محبت فرقان می کند چگونه ذهن او درین زبان زنگ خورده تواند شد - وباوجود دعوی محبت وشوق دل چگونه در

وشوق الجنان - وکیف یمکن ان لا یجلی لقلبه لطف الرحمن - ولا یعلمه الله لسان نبیه

تحصیل این زبان کوتاهی تواند کرد - وچگونه ممکن است که لطف رحمن دل او را روشن نکند - وزبان پیغمبر خود

بالامتنان - ثم انها معيار لحب الرسول والفرقان - فان الذی احب العربية
ازراه انعام اورا بیاموزد - باز این زبان معیار محبت رسول و فرقان است - چرا که آن شخص که عربی را دوست
فيحب الرسول والفرقان احبها - ومن ابغضها فيبغض الرسول والفرقان ابغضها - فان المحبين
داشت پس بوجه محبت رسول و فرقان دوست داشت - وآنکه با عربی بغض داشت پس بوجه بغض او با رسول و فرقان
يعرفون بالعلامات - وادنى درجة الحب ان تحثك للمضاهات حتى تو ترطرق المحبوب وتجعلها
بغض داشت - چرا که محبان بعلامتها شناخته می شوند - وادنی درجه محبت این است که ترا بر مشابهت آماده کند - تا بجدیکه راه های
من المحبوبات - ومن لم يعرف هذا الذوق فانه من الكافرين في مشرب العاشقين - ومن
محبوب ترا محبوب شوند - وهر که این ذوق را نشناسد پس او در مشرب عاشقان از کافران است - وهر که آنحضرت
احب الفرقان وسيدنا خاتم الانبياء كما هو شرط المحبت والوفاء - فما اظن ان يبقى في العربية
صلی الله علیه وسلم را و قرآن شریف را دوست دارد - چنانکه شرط دوستی و وفاداری است - پس گمان نمی کنم که در عربی مثل
كالجهلاء - بل يقوده حبه الى اعلى مراتب الكمال - ويسبق كل سابق في المقال - ويصير
جاهل بماند - بلکه محبت او اورا بسوی بلند ترین مرتبه کمال خواهد کشید - و در سخن هر سبقت کننده را سبقت خواهد کرد - و نطق
نطقه كالدرة البيضاء - ويضمخ كلامه بطيب عجيب ويودع انواع الصفاء - ففكر
او مثل درتابان خواهد شد - وکلام او بخوشبوی عجیب معطر کرده خواهد شد و انواع صفائی داده خواهد شد - پس همچو دوست
كالمحبين - ولولا الحب لما اعطيتها - فمن الحب لقيتها - فهذا آية حبي من ارحم الراحمين
دارندگان فکر کن - واگر محبت نبودے من علم این زبان حاصل نکردمے پس محبت بود که مرا دیدار این کنانید - پس از خدا

والحمد لله على ما اعطى وهو خير المنعمين -

تعالی این نشان محبت من است پس شکر خدای که مرا این زبان عطا کرد و او از همه منعمان بهتر است -

بسم الله الرحمن الرحيم

عِلمِي مِنَ الرحمٰن ذي الآلاءِ
علم من از خدا تعالی ست که خداوند نعمتهاست
بالله حُزتُ الفضلَ لا بدهاءِ
و بذریعه خدا فضیلت را جمع کردم نه بذریعه عقل

كيفَ الوصولُ الى مدارجِ شكرِهِ
چگونه تا مدارج شکر او توانیم رسید -
نثني عليه وليس حولُ ثناءِ
تعریف او می کنیم و نتوانیم کرد

اللهُ مولانا وكافلُ امرِنا
خدا مولاے ما و متکفل امر ماست
في هذه الدنيا وبعدَ فناءِ
چه درین دنیا و چه در آخرت

لولا عنايتُه بزمن تطلّبي
اگر عنایت او در زمانه پیاپی جستن من نبودے
كادت تعفّنني سيولُ بكائي
نزدیک بود که سیل های گریه مرا نابود گردندے

بشرى لنا انا وجدنا مؤنسًا
مارا خوشخبری باد که مونسے یافتیم
ربًّا رحيمًا كاشفَ الغمّاءِ
که رب رحیم دور کننده غمهاست

اُعطيتُ من الفٍ معارفَ لُبَّها
از دوستے من معارف داده شده ام
اُنزلتُ من حِبٍّ بدارِ ضياءِ
و از محبوبے در جای روشنی فرود آمده ام

نتلو ضیاء الحق عند وضوحه
ما روشنی حق را بعد ظهور او پیروی میکنیم
لسنا بمبتاع الدجی ببراء
و تاریکی را بعد طلوع ماه نتوانیم خرید

نفسی نائت عن کل ما هو مظلم
نفس من از همه تاریکی ها دور شد
فانخت عند منوری وجنائی
و ناقهٔ خود را بر آستانهٔ آنکس خوابانیدم که روشنی بخشنده من است

غلبت علی نفسی محبت وجهه
بر نفس من محبت او غالب شد
حتی رمیت النفس بالالغاء
تا آنکه نفس را از میان افگندم

لما رئیت النفس سدت منهجی
چون دیدم که نفس من سد راه من است
القیتها کالمیت فی البیداء
پس او را همچو مرده در بیابانی انداختم

الله کهف الارض والخضراء
خدا پناه زمین و آسمان است
رب رحیم ملجاء الاشیاء
خدائے رحیم جائے پناه چیزها

بر عطوف مامن الغرماء
نیکی کننده مهربان جای امن مصیبت زدگان
ذو رحمة وتبرع وعطاء
صاحب رحمت و احسان و بخشش

احد قدیم قائم بوجوده
یکے است و قدیم است و قائم بالذات است
لم یتخذ ولدا ولا الشرکاء
نه پسرے گرفت و نه شریکے دارد

وله التفرد فی المحامد کلها
و او را در تمام صفات یگانگی است
وله علاء فوق کل علاء
و او را بلندی بر بلندی است -

العاقلون بعالمین یرونه
عقلمندان بذریعه مصنوعات او را می بینند
والعارفون به رؤا اشیاء
و عارفان بذریعه او مصنوعات را مشاهده می نمایند

هذا هو المعبود حقا للوری
همین معبود حق برای مخلوقات است
فرد وحید مبدء الاضواء
فرد است یگانه و ابتدای همه نورها از وست

هذا هو المحبوب الذی آثرته
این همان محبوب است که او را اختیار کرده ام
رب الوری عین الهدی مولائی
رب مخلوقات چشمه هدایت مولاے من

هاجت غمامة حبه فکانها
ابر محبت او برانگیخت پس گویا آن ابر
رکب علی عسبورة الحدواء
بر ناقه باد شمال سواران هستند

ندعوه فی وقت الکروب تضرعا
در وقت بیقراری ها ما او را مے خوانیم
نرضی به فی شدة ورخاء
و در نرمی و سختی با او خوشنود هستیم

حوجاء الفته اثارت ترابی
باد گرد الفت او خاک مرا پرانید
ففدا جنانی صولة الحوجاء
پس دل من بر حمله آن باد گرد قربان شد

اعطی فما بقیت امانی بعده
مرا چندان داد که آرزوی دیگر نماند
غمرت ایادی الفیض وجه رجائی
و دستهای فیض او روی امید مرا پوشید

انا غمسنا من عنایت ربنا
ما از عنایت رب خود
فی النور بعد تمزق الاهواء
در نور غوطه داده شدیم و هوا و هوس پاره پاره شد

ان المحبة خمرت في مهجتي — واري الوداد يلوح في احبائي

محبت در جان من تخمیر کرده شد — و می بینم که دوستی در دل من می درخشد

اني شربت كؤوس موت للهدى — فوجدت بعد الموت عين بقاء

من برای هدایت کاسه های موت نوشیدم — پس بعد از موت چشمه بقا یافتم

اني اذيبت من الوداد وناره — فاري الغروب يسيل من اهرائي

من از آتش محبت گداخته شده ام — پس اشکها را می بینم که از گدازش من روان شده اند

الدمع يجري كالسيول صبابة — والقلب يشوي من خيال لقاء

اشک مثل سیل ها از شوق روان است — و دل از خیال دیدار بریان می شود

واري الوداد انار باطن باطني — واري التعشق لاح في سيمائي

و می بینم که دوستی باطن باطن مرا روشن کرده است — و عشق در سیمای من ظاهر شده است

الخلق يبغون اللذاذة في الهوى — ووجدتها في حرقة وصلاء

مردم لذات را در هوا و هوس می جویند — و من لذت را در سوزش و سوختن یافتم

الله مقصد مهجتي واريده — في كل رشح القلم والاملاء

خدا مقصود جان من است و من او را — بهر قطره قلم و املا می خواهم

يا ايها الناس اشربوا من قربتي — قد ملئ من نور المفيض سقائي

ای مردمان از مشک من بنوشید — که از نور فیاض حقیقی مشک من پر است

قوم اطاعوني بصدق طوية — والآخرون تكبروا لغطاء

قومی است که از صدق مرا اطاعت کردند — و قومی دیگر است که از پرده نفس تکبر ورزیدند

حسدوا فسبوا حاسدين ولم يزل — حسدت لئام كل ذي نعماء

حسد کردند پس دشنام دادند و همیشه چنین است — که لئیمان خداوندان نعمت را حسد می کنند

من انكر الحق المبين فانه — كلب وعقب الكلب سير ضراء

هر که از حق ظاهر انکار کند او سگی است نه انسان — و پس آن سگ سگ بچگان هستند که پیروی او می کنند

اذوا وسبوني وقالوا كافر — فاليوم نقضي دينهم بربـاء

مرا ایذا دادند و سقط گفتند و گفتند که کافر است — پس امروز ما قرض ایشان بچیزی زیاده ادا می کنیم

والله نحن المسلمون بفضله — لكن زنى جهل على العلماء

و بخدا که ما از فضل او مسلمانان هستیم — لیکن بر علما جهالت حمله کرده است

نختار آثار النبي وامره — نقفوا كتاب الله لا الآراء

ما آثار نبی صلی الله علیه وسلم را اختیار می کنیم — و پیروی کتاب الله می کنیم نه پیروی رای دیگر

انا براء في مناهج دينه — من كل زنديق عدو دهاء

ما در دین او و در راه دین او از هر ملحدی — بیزاریم که دشمن عقل است

انا نطيع محمدا خير الورى — نور المهيمن دافع الظلماء

ما محمد صلی الله علیه وسلم را پیروی می کنیم — که نور خدا و دافع ظلمات است

افنحن من قوم النصاری اکفر
آیا چه ما از نصاری کافرتر هستیم
یا شیخ ارض الخبث ارض بطالة
ای شیخ زمین پلید زمین بطالت
آذیتنی فاخش العواقب بعده
مرا آزار رسانیدی پس از انجام بد خود بی خوف مباش
تبت یداک تبعت کل مفاسد
هر دو دست تو هلاک شود تو فسادها را پیروی کردی
اودی شبابک والنوائب اخرفت
جوانی تو هلاک شد و حوادث ترا قریب به پیر شدن کرد
تبغی تباری والدوائر من هوا
تو هلاکت من و گردشها برمن از هوای نفس خود میخواهی
انی من المولی فکیف اتبر
من از جانب خدا هستم پس چگونه هلاک شوم
افتضربن علی الصفات زجاجة
آیا بر سنگ شیشه را می زنی
اترک سبیل شرارة وخباثة
راه شرارت وخباثت را بگذار
تب ایها الغالی وتاتی ساعة
ای غلو کننده توبه کن وساعتی می آید
یا لیت ما ولدت لمثلک حامل
کاش مادرے پسرے ہمچو تو نزادے
تسعی لتاخذنی الحکومة مجرما
تو کوشش می کنی که حکومت مرا همچو مجرمی بگیرد
لو کنت اعطیت لواء لعنته
اگر حکومت مرا دهندی هر آئینه کراهت کردمی
متنا بموت لا یراه عدونا
ما بمرگے بمردیم که دشمن ما حقیقت آن نمی داند
تغری بقول مفتری وتحرص
بقول دروغ بافنده حکام را می انگیزی
یا ایها الاعمی اتنکر قادرا
ای کور آیا تو وجود خدا را تسلیم نمی کنی

ویل لکم ولهذه الآراء
ویل خدا بر شما و بر رای های شما
کفرتنی بالبغض والشحناء
مرا از روی کینه و بغض کافر قرار دادی
والنار قد تبدو من الایراء
وسنت الهی است که آتش از افروختن مے افروزد
زلت بک القدمان فی الانحاء
و بگوناگون قدمهای تو لغزیدند۔
فالوقت وقت العجز لا الخیلاء
پس وقت تو وقت عجز است نه وقت تکبر و ناز
فعلیک یسقط حجر کل بلاء
پس بر تو سنگ هر بلاے افتد
فاخش الغیور ولا تمت بجفاء
پس از غیرت آن غیور بترس و بظلم خود موت را اختیار مکن
لا تنتحر واطلب طریق بقاء
خودکشی مکن و طریق باقی ماندن بجو
هون علیک ولا تمت بعناء
بر حال خود نرمی کن و از رنج ممیر
عمسی تعض یمینک الشلاء
که دست راست خود را که خشک شده آخرها مے گزید
خفاش ظلمات عدو ضیاء
که خفاش تاریکی و دشمن روشنی است
ویل لکل مزور وشقاء
بر هر دروغ آراینده تمام واویلا است
مالی ودنیاکم کفانی کسائی
مرا بدنیاء شما چه تعلق است مرا گلیم خود کافی است
بعدت جنازتنا من الاحیاء
جنازه ما از زندگان دور افتاده است
حکامنا الظانین کالجهلاء
و حکام کسانے هستند که همچو جاهلان بدگمان هستند
یحمی جنبه من الایواء
که مجبان خود را خود نزد خود جا داده نگه می دارد

السیت کیف محا القدیر کلیمه
آیا فراموش کردی که چگونه خدا موسی علیه السلام را نگهداشت
اوما سمعت مآل شمس حراء
یا انجام کار آن مرد که آفتاب مطلع حرا وست نشنیدی

نحو السماء وامرها لا تنظرن
چشم تو سوی آسمان وحکم آسمان نیست
فی الارض دست عینک العمیاء
بلکه چشم نابینای تو در زمین فرو رفته

غرتک اقوال بغیر بصیرة
چند اقوال بغیر بصیرت ترا مغرور کرد
سترت علیک حقیقة الانباء
وحقیقت خبرها بر تو پوشیده ماند

ادخلت حزبک فی قلیب ضلالة
گروه خود را در چاه ضلالت افگندی
افهذه من سیرة الصلحاء
آیا همین سیرت نیکان است

جاوزت بالتکفیر من حد التقی
در کافر قرار دادن از حد تقوی درگذشتی
اشققت قلبی او رئیت خفائی
آیا دل مرا بشگافتی یا حال پنهانی مرا دیدی

کمل بخبثک کل کید تقصد
همه مکرے که میداری بکمال رسان
والله یکفی العبد للاثراء
و بنده را برای پناه دادن الله کافی است

تاتیک آیاتی فتعرف وجهها
نشانهای من ترا خواهند رسید پس آنها را خواهی شناخت
فاصبر ولا تترک طریق حیاء
پس صبر کن و طریق حیا را از دست مده

انی کتبت الکتب مثل خوارق
من کتابها مثل خوارق نوشته ام
انظر اعندک مایصوب کمائی
آیا نزد تو چیزے است که همچو آب من بیبارد

انکنت تقدر یا خصیم کقدرتی
ای خصومت کننده اگر ترا قدرت مثل قدرت من است
فاکتب کمثلی قاعدا بحذائی
پس بمقابله من نشسته بنویس

ماکنت ترضی ان تسمی جاهلا
تو آن نبودی که بجهل خود راضی گشتے
فالآن کیف قعدت کالکلناء
پس اکنون ترا این چه شد که همچو زن ژولیده زبان نشسته

قد قلت للسفهاء ان کتابه
تو سفیهان را گفتی که کتاب او
عفص یجیء الفیٔ من اصغاء
بدمزه است از شنیدن قے می آید

ماقلت کالادباء قل لی بعد ما
بگو تو مثل ادیبان چه گفتی
ظهرت علیک رسائلی کقیاء
بعد زانکه رسائل من ترا قے آرنده معلوم شدند

قد قلت انی باسل متوغل
تو می گفتی که من دلاور و در علم توغل ها دارم
سمیتنی صیدا من الخیلاء
و نام من شکار نهاده بودی

الیوم منی قد هربت کارنب
امروز از من همچو خرگوشے بگریختی
خوفا من الاخزاء والاعراء
ازین خوف که رسوا خواهی شد و برهنه خواهی شد

فکر اما هذا التخوف آیة
فکر کن آیا این نشان خدا تعالی نیست
رعبا من الرحمن للادراء
که بر تو رعب انداخت تا ترا آگاه کند

کیف النضال وانت تهرب خشیة
تو چگونه با من معارضه توانی کرد از خوف می گریزی
انظر الی ذل من استعلاء
این پاداش تکبر و تازه کردن است

انّ المهيمن لا يحبّ تكبّرا
خدا تعالی از آفریدگان خود که ضعیف و کرم نیستی
من خلقه الضعفاء دود فناء
هستند تکبر پسند نمی کند

عفّرت من سهم اصابك فاجئا
از تیرے در خاک غلطانیده شدی که ناگاه ترا رسید
اصبحت كالاموات في الجهراء
و در بیابان همچو مردگان صبح کردی

الآن اين فررت يا ابن تصلّف
اکنون ای پسر لاف ها کجا گریختی
قد كنت تحسبنا من الجهلاء
و تو ما را از جهلاء می پنداشتی

يا من اهاج الفتن قم لنضالنا
ای آنکه فتنه ها انگیخت برای پیکار ما برخیز
كنا نعدك نوجة الحنواء
ما ترا گرد باد جای غبار می پنداشتیم

نطقي كمولى الاسرّة جنّة
نطق من مثل آن باغے است که بر وادی او باران هم باریده باشد
قولي كقنو النخل في الخلفاء
وسخن من چون خوشه نخل است که در زمین نرم باشد

مزّقت لكن لا بضرب هراوة
تو پاره پاره کرده شدی مگر نه بضرب عصا
بل بالسيوف الجاريات كماء
بلکه به شمشیرها که همچو آب روان بودند

ان كنت تحسدني فانّي باسل
اگر تو با من حسد می کنی پس من مردی دلاورم
اصلي فؤاد الحاسد الخطّاء
دل حاسدان خطاکاران را می سوزم

كذّبتني كفّرتني حقّرتني
تو مرا دروغگو قرار دادی تو مرا کافر گفتی تو تحقیر من کردی
واردت ان صيّرتني كعفاء
و خواستی که مرا بخاک بیامیزی

هذا ارادتك القديمة من هوى
این قدیم اراده تو در دل تو مانده
والله يكفي مهلك الاعداء
و خدا پناه من و هلاک کننده دشمنان است

انّي لشرّ الناس ان لم ياتني
من بدترین مخلوقاتم اگر مدد خدا مرا نه رسد
نصر من الرحمن للاعلاء
خدای که رحمن و بلند کننده است

ما كان امر في يديك وانّه
هیچ امرے در دست تو نیست
ربّ قدير حافظ الضعفاء
و خدای من رب قدیر است که نگهدارنده کمزوران است

الكبر قد القاك في دركات لظى
این تکبر است که ترا در جهنم انداخت
انّ التكبّر اردء الاشياء
بلاشبه تکبر از همه چیزها ردی تر است

خف قهر ربّ ذي الجلال الى متى
از قهر خدای بزرگ بترس و تا کجا
تقفو هواك وتنزون كظباء
خواهش خود را پیروی خواهی کرد و همچو آهوان خواهی جست

تبغي زوالي والمهيمن حافظي
تو زوال من می خواهی و خدا نگهبان من است
عاديت ربًّا قادرًا امرائي
از دشمنی من خدا را دشمن گرفتی

انّ المقرّب لا يضاع بفتنة
هر که مقرب حق باشد بهیچ فتنه برباد نمی شود
والاجر يكتب عند كل بلاء
و نزد هر بلا برای او اجر می نویسند

ما خاب من خاف المهيمن ربّه
هر که از خدا بترسد هرگز زیان نمی بردارد
انّ المهيمن طالب الطلباء
بیقین بدان که خدا جوینده جویندگان است

هل تطمع الدنیا مذلة صادق
آیا دنیا این طمع می دارد که صادقی ذلیل گردد
هیهات ذلک تخیل السفهاء
این کجا ممکن است بلکه این خیال ساده لوحان است

ان العواقب للذی هو صالح
انجام بیکارها برای نیکوکاران است
والکرة الاولی لاهل جفاء
و غلبه اول برای ظالمان است

شهدت علیه خصیم سنة ربنا
برین دعوی آن سنت خدا گواه است
فی الانبیاء و زمرة الصلحاء
که در انبیا و نائبان انبیاء مانده

مت بالتغیظ واللظی یا حاسدی
ای حاسد من بغضب و نائره آتش بمیر
انا نموت بعزة قعساء
که ما با عزت پائدار خواهیم مرد

انا نری کل العلی من ربنا
ما همه بلندی ها از خدای خود می بینیم
والخلق یاتینا لبغی ضیاء
و مردم برای طلب روشنی نزد ما خواهند آمد

هم یذکرونک لاعنین وذکرنا
اوشان ترا بلعنت یاد خواهند کرد
فی الصالحات یعد بعد فناء
و ذکر خیر ما از جمله نیکی ها شمار کرده خواهد شد

هل تهدمن القصر قصر الهنا
آیا تو محل خدا را مسمار خواهی کرد
هل تحرقن ما صنعه بنائی
آیا تو چیزی را خواهی سوخت که ساخته بانی من است

یرجون عثرة جدنا حسداءنا
حاسدان می خواهند که بخت ما بسر در افتد
ونذوق نعماء اعلی نعماء
حالانکه ما نعمتها بر نعمتها می چشیم

اتحسبن امری کامر غمة
امر مرا امری مشتبه مدان
جاءت بک الآیات مثل ذکاء
و همچو آفتاب ترا نشانها رسیده اند

جاءت خیار الناس شوقا بعدما
مردمان نیک نزد من آمدند
شموا ریاح المسک من تلقائی
بعد زانکه خوشبوی مشک از جانب من شمیدند

طاروا الی بالفة وارادة
سوی من بالفت وارادت پرواز کردند
کالطیر اذ یاوی الی الدفواء
مثل آن پرنده که سوی درخت بزرگ پناه می گیرد

لفظت الی بلادنا اکبادها
دیار ما جگر گوشه های خود سوی ما افگند
ما بقی الا فضلة الفضلاء
و بجز آن مردم دیگری نماند که فاضلان را همچو فضله اند

او من رجال الله اخفی سرهم
یا آن مردانی که هنوز راز ایشان پوشیده داشته اند
یاتوننی من بعد کالشهداء
ایشان بعد زین مثل گواهان خواهند آمد

ظهرت من الرحمان آیات الهدی
از خدا تعالی نشان ها ظاهر شدند
سجدت لها ام من العرفاء
و عارفان بمشاهده آن خدا را سجده کردند

اما اللئام فینکرون شقاوة
مگر لئیمان از بدبختی انکار می کنند
لا یهتدون بهذه الاضواء
باین روشنی ها هدایت نمی پذیرند

هم یاکلون الجیف مثل کلابنا
اوشان همچو سگ های مردار می خورند
هم یشرهون کالنسر الصحراء
اوشان حریص مردار همچو کرگس بیابان اند

خشنوا ولا تخشى الرجال شجاعة
مرا ترسانيدند و مردان بهادر نمی ترسند
فی نائبات الدهر والهیجاء
اگرچه حوادث باشند یا جای پیکار

لما رئیت کمال لطف مهیمنی
هرگاه کمال لطف خدای خود دیدم
ذهب البلاء فما احس بلائی
بلا رفت پس بوجود بلا هیچ احساس نکردم

ما خاب مثلی مومن بل خصمنا
مثل من شخصی هرگز خائب و خاسر نمی گردد بلکه دشمنی
قد خاب بالتکفیر والافتاء
که برای تکفیر فتوی طیار کرد خائب و خاسر خواهد شد

الغم یبدو ناجذیه تغیظا
جاهلی دندان خود را از دشمنی آشکارا می کند
انظر الی ذی لوثة عجماء
سوی این غبی که مثل چارپایه است نگه کن

قد اسخط المولی لیرضی غیره
برای رضاء اغیار خدا را ناراض کرد
والله کان احق للارضاء
و خدا برای راضی کردن احق و اولی بود

کسرت ظروف علومهم کزجاجة
من ظرف علوم ایشان را همچو شیشه شکسته ام
فتطایروا کتطایر الوقعاء
پس همچو غباری که برخیزد پرواز کردند

قد کفروا من قال انی مسلم
آن کسی را کافر قرار دادند که میگوید که من مسلمانم
لمقالة ابن بطالة وعواء
این همه از سخن بٹالوی عوعو کننده است

خوف المهیمن ما اری فی قلبهم
خوف خدا در دل ایشان نمی بینم
فارت عیون تمرد واباء
چشمه های سرکشی در جوش اند

قد کنت آمل انهم یخشونه
من امید می داشتم که ایشان از خدا خواهند ترسید
فالیوم قد مالوا الی الاهواء
پس امروز سوی هوا و هوس میل کردند

نضوا الثیاب ثیاب تقوی کلهم
همه جامه های پرهیزگاری را از خود برکشیدند
ما بقی الا لبسة الاغواء
هیچ جامه بجز جامه اغوا نزد ایشان نماند

هل من عفیف زاهد فی حزبهم
آیا هیچ پرهیزگاری زاهدی در گروه ایشان موجود است
او صالح یخشی زمان جزاء
یا نیکوکاری موجود است که از روز پاداش می ترسد

والله ما ادری تقیا خائفا
بخدا که من هیچ پرهیزگاری خائفی درین فرقه نمی بینم
فی فرقة قاموا لهدم بنائی
که برای هدم بنیان من برخاسته اند

ما ان اری غیر العمائم واللحی
من بجز عمامه ها و ریش ها هیچ نمی بینم
او آنفا زاغت من الخیلاء
یا بینی ها می بینم که از تکبر کج شده اند

اضیر ان ردوا کلامی نخوة
هیچ مضائقه نیست اگر کلام مرا از تکبر خود رد کردند
فسیجعن فی آخرین ندائی
عنقریب این کلام در دلهای دیگران اثر خواهد کرد

انظر عجبا الی افتاءهم
سوی فتوی های ایشان نگه مکن
غس تلا غسا بنقع عماء
احمقی احمقی را در گرد و غبار کوری پیروی کرد

قد صار شیطان رجیم حبهم
شیطان رانده محبوب شان شده است
یمسی ویضحی بینهم للقاء
برای ملاقات شان شام می آید و صبح می آید

اعمی قلوب الحاسدین شرورهم
دل حاسدان را شرارت ایشان کور کرد
اعری بواطنهم لباس ریاء
وجامهٔ ریا باطن ایشان را برهنه نمود

آذوا وفی سبیل المهیمن اذای
مرا ایذا دادند و در راه خدا
شیئاً الذ لنا من الایذاء
هیچ چیزی لذیذتر از اذیت مرا نیست

ما زادنی اثقالهم بجدیدة
بارهای ایشان نزد من بار نو نیست
انی طلیح السفر والاعباء
من فرسوده سفر و فرسوده بارها هستم

نفسی کعسبرة فاحنق صلبها
نفس من مثل ناقه است پس کمر آن ناقه
من حمل ایذاء الوری وجفاء
از ایذاها و جفاها لاغر شده است

هذا ورب الصادقین لاجتنی
من همین اصول دارم مگر قسم بخدای راستبازان
نعم الجنا من نخلة الالاء
که همیشه من از درخت نعمتها میوه می چینم

ان اللئام یحقرون وذمهم
لئیمان تحقیر من بذمت خود می کنند
ما زادنی الا مقام سناء
مگر خدای من مرا بلندی ها داد

زمع اناس یحلقون کثعلب
مردمان سفله بر من همچو روباه حمله می کنند
یوذوننی بتجوب ومواء
واز آواز روباه و آواز گربه مرا ایذا می دهند

والله لیس طریقهم نهج الهدی
بخدا این راه شان راه هدایت نیست
بل منیة نشأت من الاهواء
بلکه آرزوی نفسانی است که از هوا و هوس پیدا شده است

اعرضت عن هذیانهم بتصام
من از هذیان ایشان دانسته خود را بهره کرده کناره کردم
وحسبت ان الشر تحت مراء
و دانستم که زیر مجادله شر است

حسبوا تغضیهم لاجل تصبری
ایشان باعث صبر کردن من خویشتن را غالب دانستند
فعلوا کمثل الدخ من اغضائی
پس بتکبر بر آمدند مثل دود از چشم خوابیدن من بلند شدند

ما بقی فیهم عفة وزهادة
در ایشان هیچ عفت و پرهیزگاری نمانده است
لا ذرة من عیشة خشناء
و نه یک ذره زندگی مجاهدانه

قعدوا علی راس الموائد من هوی
بر سر خوانها از هوا و هوس نشستند
فروا من الباساء والضراء
واز سختی ها و گزندها گریختند

جمعوا من الاوباش حزب اراذل
چند کمینه از اوباش جمع شدند
فکانهم کالخثی للاحماء
پس گویا ایشان سرگین خشک برای گرم کردن است

لما کتبت الکتب عند غلوهم
هرگاه کتابها بر وقت غلو ایشان نوشتم
ببلاغة وعذوبة وصفاء
وهمه آن کتابها با بلاغت و عذوبت و صفاء پر بودند

قالوا قرأنا لیس قولا جیدا
گفتند خواندیم سخنی خوب نیست
او قول عاربة من الادباء
یا قول کسی است که از گروه برگزیده عرب و اهل بیان است

عرب اقام ببیته متستراً
یک عرب بطور پوشیده در خانهٔ او قیام کرده است
املی الکتاب بکرة ومساء
همان عرب کتابها صبح و شام نوشته

انظر الی اقوالهم وتناقض
سخنهای ایشان ببین وتناقض را ببین
سلب العناد اصابة الآراء
عنادی که میدارند رای صائب را سلب کرد

طورا الی عرب عزوه وتارة
دفعتی کلام مرا سوی عرب منسوب کردند
قالوا کلام فاسد الاملاء
ووقتی دیگر گفتند که این کلام خراب املا دارد

هذا من الرحمن یا حزب العدا
این املا از خدا تعالی است ای گروه دشمنان
لا فعل شامی ولا رفقائی
نه کار شامی است ونه کار رفیقان من

اعلی المهیمن شاننا وعلومنا
خدا تعالی شان ما را وعلوم ما را بلند کرد
نبنی منازلنا علی الجوزاء
ما منازل خود را بر جوزا بنا می کنیم

خلوا مقام المولویة بعده
بعد ازین مقام مولویت را خالی کنید
وتستروا فی غیهب الخوقاء
ودر تاریکی چاهی پوشیده شوید

قد حددت کالمرهفات قریحتی
همچو شمشیرهای تیز طبیعت من تیز کرده شد
ففهمت ما لم تفهمه اعدائی
پس آن چیزها فهمیدم که دشمنان نه فهمیدند

هذا کتابی حاز کل بلاغة
این کتاب من هر نوع بلاغت جمع کرده است
بهر العقول بنضرة وبهاء
دانشها را بتازگی وخوبی حیران کرد

الله اعطانی حدائق علمه
خدا تعالی مرا باغهای علم خود عطا فرمود
لولا العنایة کنت کالسفهاء
اگر عنایت الهی نبودی من همچو بیخردان بودی

انی دعوت الله ربا محسنا
من از خدای خود خواستم که رب محسن است
فاری عیون العلم بعد دعائی
پس چشمه های علم بعد از دعا مرا نمود

ان المهیمن لا یعز بنخوة
بتحقیق خدا متکبر را عزت نمی دهد
ان رمت درجات فکن کعفاء
اگر درجه ها میخواهی همچو خاک شو

والله قد فرطت فی امری هوی
بخدا که در امر من از روی هوا وهوس تقصیر کردی
وابیت کالمستعجل الخطاء
ومثل جلد باز خطا کننده انکار کردی

الحر لا یستعجلن بل انه
آنکه آزاد از تعصب باست او جلدی نمی کند
یرنو بامعان وکشف غطاء
بلکه بغور دل می نگرد واز میان پرده می بردارد

یخشی الکرام دعاء اهل کرامة
نیکمردان از دعای اهل کرامت می ترسند
رحما علی الازواج والابناء
وبر زنان وپسران خود ازین مخوف رحم می کنند

عندی دعاء خاطف کصواعق
نزد من دعای است که همچو صاعقه می جهد
فحذار ثم حذار من ارجائی
پس از کناره های من دور باش دور باش

والله انی لا ارید امامة
بخدا من هیچ پیشوائی را نمی خواهم
هذا خیالک من طریق خطاء
این خیال تو از خطا است

انا نرید الله راحة روحنا
ما خدا را می خواهیم که آرام روح ماست
لا سودد او ریاسة وعلاء
وریاست وبلندی را نمی خواهیم

انا توكلنا على خلاقنا — معطي الجزيل وواهب النعماء

ما بر خدای خود توکل کردیم — که بخشنده نعمتها و عطا کننده است

من كان للرحمان كان مكرما — انزال اهل المجد والآلاء

هر که خدارا باشد بزرگی مے یابد — همیشه در بزرگی و نعمت ها می ماند

ان العدا يؤذونني بخباثة — يؤذون بالبهتان قلب براء

دشمنان از راه خباثت مرا ایذا می دهند — از روی بهتان دل بری را می آزارند

هم يذعرون بصيحة ونعدهم — في زمر موتى لا من الاحياء

ایشان می ترسانند — و ما ایشان را از گروه مردگان می شماریم نه از زندگان

كيف التخوف بعد قرب مشجع — من هذه الاصوات والضوضاء

بعد قرب دلیر کننده چگونه بترسیم — چگونه ازین آوازها و شور آوازها خوف پیدا شود

يسعى الخبيث ليطفئن انوارنا — والشمس لا تخفى من الاخفاء

پلیدے کوشش می کند که تا نور ما بمیراند — و آفتاب از پوشیده کردن پوشیده نمی شود

ان المهيمن قد اتم نواله — فضلا علي فصرت من نحلاء

خدا تعالی بر من بخشش خود بکمال رسانیده است — از روی فضل - پس من از بخشندگان شدم

نعطي العلوم لدفع متربة الورى — طالت ايادينا على الفقراء

ما برای دفع درویشی مردم مال علم می بخشیم — دست بخشش ما بر فقیران دراز است

ان شئت ليست ارضنا ببعيدة — من ارضك المنحوسة الصيداء

اگر تو چیزے بخواهی زمین ما — از زمین منحوس تو دور نیست

صعب عليك زمان سئل محاسب — ان مت يا خصمي على الشحناء

بر تو آن ساعت بسیار سخت است که پرسیده خواهی شد — اگر تو برهمین کینه بمردی ای دشمن من

ما جئت من غير الضرورة عابثا — قد جئت مثل المزن في الرمضاء

من بے ضرورة همچو بازی کنندگان نیامدم — من مثل باران آمدم که بر زمین سوخته بیفتد

عين جرت لعطاش قوم ما ضجر — او ماء نقع طائح لظماء

برای تشنگان که سخت تشنه بودند چشمه جاری شد — یا آب بسیار صافی برای تشنگان

اني بافضال المهيمن صادق — قد جئت عند ضرورة ووباء

من بفضل خدا تعالی صادقم — بروقت ضرورت و وبا آمده ام

ثم اللئام يكذبون بخبثهم — لا يقبلون جوائزي وعطائي

باز لئیمان از خباثت ایشان تکذیب می کنند — و عطاهای مرا قبول نمی کنند

كلم اللئام اسنة مذروبة — وصدورهم كالحرة الرجلاء

سخنهای لئیمان نیزه های تیز هستند — و سینه های ایشان مثل زمین بی نبات خشک افتاده

من حارب الصديق حارب ربه — ونبيه وطوائف الصلحاء

هر که با صدیق جنگ کرد با خدا جنگ کرد. — و با پیغمبر خدا جنگ کرد و با تمام صلحا جنگ کرد

والله لا ادري وجوه كشاحة
بخدا من وجه دشمنی ایشان هیچ نمی یابم
من غير ان البخل فار كماء
بجز اینکه بخل اوشان مانند آب جوش کرده است

ما كنت احسب انهم بعداوتي
من گمان نمی کردم که اوشان بباعث عداوت من
يذرون حكم شريعة غراء
حکم شریعت غرا را خواهند گذاشت

عاديتهم لله حين تلاعبوا
ایشان را دشمن گرفتم چون بادین
بالدين صوالين من غلواء
بازی کردند و از تجاوز حمله کردند

ربيت من در النبي وعينه
اعطيت نورا من سراج حراء
من از شیر نبی علیه السلام پرورش یافتم و از چشمهٔ او مرا پروریدند من از ان آفتاب نور گرفتم که از غار حراء طلوع کرده بود

الشمس ام والهلال سليلها
آفتاب مادر است و هلال پسر او
ينمو وينشاء من ضياء ذكاء
آن پسر از روشنی آفتاب نشو و نمای یابد

اني طلعت كمثل بدر فانظروا
من مانند بدر طلوع کردم پس بتامل به بینید
اخير فيمن كان كالكمهاء
در آن شخص هیچ خیر نیست که چون زن کور مادر زاد باشد

يا رب ايدنا بفضلك وانتقم
ای خدای ما تائید ما کن و از ان شخص انتقام بگیر
ممن يدع الحق كالغثاء
که حق را چون خس و خاشاک دفع کردن می خواهد

يا رب قومي غلسوا بجهالة
ای رب من قوم من از جهالت بتاریکی می روند
فارحم وانزلهم بدار ضياء
پس رحم کن و اوشان را در خانه روشنی فرود آر

يا لائمي ان العواقب للتقي
ای ملامت کننده من انجام کار برای پرهیزگاران است
فارقب مآل الامر كالعقلاء
پس همچو دانشمندان مآل کار را منتظر باش

الله ايدني وصافا رحمة
خدا مرا تائید کرد و از وی رحمت مرا دوست گرفت
وامدني بالنعم والآلاء
و مرا باگوناگون نعمت ها مدد داد

فخرجت من وهد الضلالة والشقا
پس من از مغاک گمراهی بیرون آمدم
ودخلت دار الرشد والادراء
و در خانهٔ رشد و آگاهیدن داخل شدم

والله ان الناس سقط كلهم
و بخدا که مردم همه ردی و بیکار اند
الا الذي اعطاه نعم لقاء
مگر آن شخص که خدا تعالی او را نعمت لقا بخشد

ان الذي اروى المهيمن قلبه
آن شخص که خدا تعالی دل او را از معارف سیراب کرد
تاتيه افواج كمثل ظماء
نزد او فوجها مثل تشنگان می آیند

رب السماء يعزه بعناية
خدای آسمان او را از عنایت خود عزت می دهد
نعنو له اعناق اهل دهاء
و برای او گردنهای عقلمندان خمیده می شوند

الارض تجعل مثل غلمان له
زمین همچو غلامان برای او کرده می شود
تاتي له الافلاك كالخدماء
و آسمانها برای او همچو خادمان می آیند

من ذا الذي يخزي عزيز جنابه
آن کیست که عزیز جناب الهی را ذلیل کند
الارض لا تفني شموس سماء
زمین آفتاب های آسمان را نابود نتواند کرد

الخلق ودّ کلهم الا الذی — زکّاه فضل الله من اهواء

همه مردم گرمان هستند — مگر آنکه خدا تعالی او را از هوا و هوس نجات داد

فانهض له ان کنت تعرف قدره — واسبق ببذل النفس والاعداء

پس برای او برخیز اگر قدر او می دانی — و از همه مردم در بذل نفس و شتافتن سبقت کن

ان کنت تقصد ذله فتحقر — وستخسئن کالکلب یوم جزاء

اگر تو ذلت او می خواهی پس خود ذلیل خواهی شد — و همچو سگ در روز جزا رانده خواهی شد

غلبت علیک شقاوة فتحقر — من کان عند الله من کرماء

بر تو بدبختی غالب آمده است — ازین سبب تو تحقیر شخصی میکنی که نزد خدا تعالی از بزرگی یابندگان است

صعب علیک سراجنا وضیاءنا — تمشی کمشی اللص فی اللیلاء

بر تو چراغ ما و روشنی ما بسیار گران آمد — همچو دزدان در شب تاریک می گردی

تهذی وایم الله مالک حیلة — یوم النشور وعند وقت قضاء

بیهوده گوئی ها می کنی و بخدا ترا هیچ حیله نیست — و هیچ عذری در روز فیصله نیست

برق من المولی نریک ومیضه — فاصبر کصبر العاقل الرّئاء

این از خدا تعالی روشنی است درخش آن ترا خواهیم نمود — پس همچو عاقلان دور اندیش صبر کن

واری تغیّظکم یفور کلجّة — موج کموج البحر او هوجاء

و می بینم که غضب شما همچو دریا در جوش است — و موج آن مثل موج دریا یا موج باد سخت است

والله یکفی من کماة نضالنا — جذد من الفتیان للاعداء

بخدا از بهادران ما — دشمنان را یک جوان کافی ست

انا علی وقت النوائب نصبر — نزجی الزمان بشدة ورخاء

ما در وقت حوادث صبر می کنیم — و زمانه را به تنگی و فراخی می گذرانیم

فتن الزمان ولدن عند ظهورکم — والسیل لا یخلو من الغثاء

از ظاهر شدن شما فتنه ها ظاهر شده اند — و هیچ سیلابی از خس و خاشاک خالی نمی باشد

عفنا لقاءکم وان استکره — لو حلّ بیتی غاسل البیداء

ما از ملاقات شما کراهت می داریم — و با هیچ کراهت ندا ریم اگر گرگ دشتی بخانه ما در آید

الیوم انصحکم وکیف نصاحتی — قوم اضاعوا الدین للشحناء

امروز شما را نصیحت می کنم و نصیحت من — آن قوم را چه فائده بخشد که از کینه دین را ضایع کرده اند

قلنا تعالوا للنضال وناضلوا — فتکنسوا کالظبی فی الافناء

ما گفتیم که برای مقابله بیائید و در عربی مباحثه کنید — پس همچو آهوان در بیابانها پوشیده شده اند

لا یبصرون ولا یرون حقیقة — وتهالکوا فی بخلهم وریاء

نه می بینند و نه حقیقت را شناخت می کنند — و در بخل و ریا مردند

هل فی جماعتهم بصیر ینظر — نحوی کمثل مبصر رنّاء

آیا در جماعت ایشان بیننده است که سوی من — مثل مبصر غور کننده ببیند.

ماناضلونی ثم قالوا جاهل
بامن مقابلہ نکردند باز گفتند کہ جاہل است

انظر الی ایذاءهم وجفاء
ایذاء ایشان بہ بین وجفاء ایشان بہ بین

دعوی الکماة یلوح عند تقابل
دعوی بہادران وقت مقابلہ ظاہر می گردد

حدّ الظباة یبین فی الهیجاء
تیزی شمشیرہا در جنگ روشن مے شود

رجل ببطن بطالة بطّالة
در شہر بٹالہ کہ از بطالت پر است

تعلی عداوته کرعد طخاء
مردے است کہ دشمنی او ہمچو رعد ابر در جوش است

لایحضر المضمار من خوف عرا
از خوف کہ می دارد بمیدان نمی آید

یهذی کنسوان بحجب خفاء
وہ ہمچو زنان در پردہ ژاژ می خواید

قد آثر الدنیا وجیفة دشتها
دنیا و مردار آنرا اختیار کردہ است

والموت خیر من حیات غطاء
و مردن از زندگی پردہ بسیار نیکو است

یا صید اسیافی الی ما تابز
ای شکار شمشیرہای من تا بکے جست خواہی کرد

لاتنجینك سیرة الاطلاء
ترا سیرت بچگان آہو نجات نخواہد داد

نجّست ارض بطالة منحوسة
تو زمین بتالہ را پلید کردی

ارض محربة من الحرباء
از وجود یک حربا تمام زمین از حربا پر است

انی اریدك فی النضال کصائد
من ترا در روز مناضلہ مثل شکار جوینده می خواہم

ایرکنن احد الی ارزاء
پس باید کہ ہیچکس ترا پناہ ندہد

صدر القناة ینوش صدرك ضربة
سر نیزہ ترا پارہ پارہ خواہد کرد

ویریك مرّانی بحار دماء
و نیزہ درگذرندہ من ترا دریای خون خواہد نمود

جاشت الیك النفس من کلماتنا
جان تو از گفتار من بلب رسید

خوفا فکیف الحال عند مرانی
پس در وقت پیکار حال تو چہ خواہد شد

اعطیت لسنا کاللقوع مرویا
من مثل ناقہ بسیار شمشیر زبان دادہ شدہ ام

وفصیلها تاثیرها بهاء
و بچہ آن ناقہ تاثیر سخن من است

ان شئت کدکل المکائد حاسدا
اگر بخواہی ہر مکرے کہ داری از روی حسد بکن

البدر لایغسو بلغی ضراء
و خوب یاد دار کہ از شور سگ بچگان نقصان ماہتاب نیست

کذّبت صدیقا وجرت تعمدا
تو صدیقے را بدروغے منسوب کردی

ولئن سطا فیریك قعر عفاء
و اگر آن صدیق بر تو حملہ کند تا مغاک خاک خواہد نمود

ماشمّ انفی مرغما فی مشهد
بینی من در ہیچ جنگے ذلت ندیدہ است

واثرت نقع الموت فی الاعداء
و در دشمنان از موت غبار انگیختہ ام

والله اخطأتم لنکبة بختکم
بخدا شما از بدبختی طالع خود سخت خطا کردہ اید

بارزتم ابن کریهة فجاء
کہ با آن شخص جنگ شروع کردہ اید کہ تجربہ کار جنگ و بناگاہ کشندہ است

انی بحقدك کل یوم ارفع
من بکینہ تو ہر روز مراتب بلند مے یابم

انمی علی الشحناء والبغضاء
و از کینہ و بغض شما بخت من در نشو و نما است

نلنا ثریاء السماء وسمکه
ما تا ثریاء آسمان رسیده ایم
لنردّ ایمانا الی الغبراء
تا ایمان را سوی زمین فرود آریم

انظر الی الفتن التی نیرانها
آن فتنه ها را به بین که آتشهای آن فتنه
تجری دموعا بل عیون دماء
اشک ها جاری می کنند بلکه چشمه های خون می بر آرد

فاقامنی الرحمان عند دخانها
پس خدا تعالی مرا بر وقت دخان آن فتنه ها قائم کرد
لنقاة متلجین فی اللیلاء
تا آن را که در شب می روند نجات بخشد

وقد اقتضت زفرات مرضی مقدمی
و نعره های مریضان آمدن مرا تقاضا کرد
فحضرت حمّالا کؤس شفاء
پس من با جامهای شفا نزد اوشان حاضر شدم

لما اتیت القوم سبّوا کالعدا
هر گاه آمدم قوم مرا دشنامها دادند
و تخیّروا سبل الشقا باباء
و از راه انکار طریقت شقاوت را اختیار کردند

قالوا کذوب کیذبان کذبة
گفتند که این شخص کاذب و کذاب است
بل کافر و مزوّر و مرائی
بلکه کافر و دروغ آراینده و ریاکار است

من مخبر من ذلتی و مصیبتی
آن کیست که این ذلت من و مصیبت من
مولائی ختم الرسل بحر عطاء
مولای مرا رساند که خاتم الانبیاء و دریای بخشش هاست

یا طیب الاخلاق والاسماء
ای پاک اخلاق و پاک نام ها
افانت تبعد نا من الالاء
آیا تو ما را از نعمتهای خود رد مے کنی

انت الذی شغف الجنان محبة
تو آن هستی که محبت او در قعر دل من فرو رفته است
انت الذی کالروح فی حوبائی
تو آن هستی که در تن من مانند جان است

انت الذی قد جذب قلبی نحوه
تو آن هستی که سوی او دل من کشیده شده است
انت الذی قد قام للاصباء
تو آن هستی که برای دلبری من ایستاد

انت الذی بوداده و بحبه
تو آن هستی که به برکت محبت او و دوستی او
ایّدت بالالهام والالقاء
از الهام و القاء الٰهی تائید یافتم

انت الذی اعطی الشریعة والهدی
تو آن هستی که شریعت و هدایت را بما رسانید
نجّا رقاب الناس من اعباء
و گردنهای مردم را از بار گران نجات داد

هیهات کیف نفر منک کمفسد
این کجا ممکن است که ما همچو مفسد از تو بگریزیم
روحی فدتک بلوعة و وفاء
جان من بسوزش عشق و وفا بر تو قربان است

اٰمنت بالقرآن صحف الهنا
من بقرآن شریف ایمان آوردم که کتاب خدای ماست
و بکل ما اخبرت من انباء
و با آن همه خبرها ایمان آوردم که تو خبر دادی

یا سیدی یا موئل الضعفاء
ای سردار من ای جای بازگشت ضعیفان
جئناک مظلومین من جهلاء
ما بجناب تو از جور جاهلان رسیدیم

ان المحبة لا تضاع و تشتری
محبت ضائع کرده نمی شود و کریمان آن را می خرند
انا نحبک یا ذکاء سخاء
ما با تو ای آفتاب سخاوت محبت می داریم

یا شمسنا انظر رحمة وتحنّنا
ای آفتاب ما سوی من برحمت بنگر
انت الذی هو عین کلّ سعادة
تو آن استی که چشمه هر سعادت است
انت الذی هو مبدء الانوار
تو آن هستی که مبدء نورهاست
انی اری فی وجهک المتهلل
من در روی روشن تو
شمس الهدی طلعت لنا من مکة
آفتاب هدایت از مکه بر ما طلوع کرد
ضاهت ایاة الشمس بعض ضیاءه
بعض روشنی های او بروشنی آفتاب مے ماند
نسعی ککفیتان بدین محمّد
ما بچو مردان در دین محمد صلی الله علیه وسلم کوشش می کنیم
اعلی المهیمن همّنا فی دینه
خدا تعالی در دین او همتهای ما را بلند کرده است
انا جعلنا کالسیوف فندمغ
ما بچو شمشیرها گردانیده شده ایم
ومن اللئام اری رجیلا فاسقا
واز لئیمان مردکے بدکار را مے بینم
شکس خبیث مفسد ومزوّر
بدگو خبیث مفسد دروغ آراینده است
ما فارق الکفر الذی هو ارثه
کفرے که وراثت او بود ازان علیحده نشده است
قد کان من دود الهنود وزرعهم
این شخص از کرمان هنود وتخم ایشان بود
فالآن قد غلبت علیه شقاوة
پس اکنون همان شقاوت بروی غلبه کرد
انی اراه مکذبا ومکفرا
من او را می بینم که او تکذیب من میکند ومرا کافر میگوید
یوذی فما نشکو وما نتاسف
آزار میدهد مگر ما نه شکایت می کنیم ونه افسوس میکنیم

یسعی الیک الخلق للارکاء
مردم سوی تو برای گرفتن مے دوند
تهوی الیک قلوب اهل صفاء
سوی تو دلهای اهل صفا مائل هستند
نوّرت وجه المدن والبیداء
تو روی شهرها وبیابانها روشن کردی
شانا یفوق شیون وجه ذکاء
شانے می بینم که بر شان آفتاب فوقیت ها دارد
عین الندی انبعت لنا بحراء
چشمه بخشش از غار حرا برای ما بجوشید
فاذا رئیت فهاج منه بکائی
پس چون دیدم بے اختیار مرا گریه آمد
لسنا کرجل فاقد الاعضاء
ما مثل آن شخصے نیستیم که بی دست وپا باشد
نبنی منازلنا علی الجوزاء
منزلهای خود را بر جوزا بنا مے نهیم
راس اللئام وهامة الاعداء
پس سر لئیمان را ودشمنان را می کوبیم
غول لعین نطفة السفهاء
که شیطان ملعون از نطفه سفیهان است
نحس یسمّی السعد فی الجهلاء
ومنحوس است ونام او جاهلان سعد الله نهاده اند
ضاهی اباه وامه بعماء
ودر کوری مادر وپدر خود را مشابه است
من عبدة الاصنام کالآباء
ومثل پدر وجد خود از بت پرستان بود
کانت مبیدة امه العمیاء
که مادر کور او را هلاک کرده بود
ومحقرا بالسب والازراء
وبا تحقیر کردن ودشنام دادن بهتان ها می بندد
کلب فیغلی قلبه لعواء
زیرا نکه او سگے است پس دل او برائے عوعو کردن می جوشد

نحل العناد حفوبه بعجاجة
دشمنی پلک های او را بغبار کینہ سرمہ سا کردہ است
فالآن من یحمیه من اقذاء
پس اکنون کیست کہ چشمہای او را از غبار برہاند

یا لائمی ان المهیمن ینظر
ای ملامت کنندہ من خدا تعالی مے بیند
خف قهر رب قادر مولائی
از قہر مولای من کہ قادر است خوف کن

الحق لا یصلی بنار خدیعة
راستی بآتش مکر سوختہ نمی شود
انی من الخفاش خسر ذکاء
از نفرت شپرہ ہیچ نقصان آفتاب نیست

انی اراك تمس بالخیلاء
من می بینم کہ بہ نازو تکبر خرامان می روی
انسیت یوم الطعنة النجلاء
آیا آن روز را فراموش کردی کہ زخم فراخ خواہد کرد

لا تتبع اهواء نفسك شقوة
ہوای نفس خود را از شقاوت پیروی مکن
یلقیك حب النفس فی الخوقاء
ترا محبت نفس در چاہ خواہد انداخت

فرس خبیث خف ذری صهواته
نفس تو اسپ پلید است از بلندی پشت او بترس
خف ان تزلك عدو ذی عدواء
ازین بترس کہ دویدن ناہموار او ترا بر زمین افگند

ان السموم لشر ما فی العالم
در دنیا زہرہا بدترین چیزے است
ومن السموم عداوة الصلحاء
و از زہرہا بدتر عداوت صالحان است

آذیتنی خبثا فلست بصادق
مرا بخباثت خود ایذا دادی پس من صادق نیم
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء
اگر تو ای نسل بدکاران بذلت نمیری

اللہ یخزی حزبکم ویعزنی
خدا تعالی گروہ شما را رسوا خواہد کرد و مرا عزت خواہد داد
حتی یجیء الناس تحت لوائی
تا بجدیکہ مردم در زیر لواء من خواہند آمد

یا ربنا افتح بیننا بکرامة
ای خدای ما در ما بکرامت خود فیصلہ کن
یا من یری قلبی ولب لحائی
ای آنکہ دل مرا و مغز پوست مرا می بینی

یا من اری ابوابه مفتوحة
اے آنکہ درہاے او را
للسائلین فلا ترد دعائی
برای سائلان کشادہ می بینم دعای مرا رد مکن

آمین

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات۔ وعصمنا نفسنا من مأثم ترك الواجبات۔ و
امروز ہر چہ بر ما از تبلیغ فرض بود ادا کردیم۔ و نفس خود را از گناہ ترک واجب محفوظ داشتیم۔ و وقت
حان ان نصرف الوجه عن هذه المباحثات۔ الا ما یقتضیه بؤس السائلین والسائلات۔ وازمعنا ان
آمد کہ ما ازین مباحثات رو بگردانیم۔ مگر آنچہ شدت سائلان رد کند۔ و قصد کردیم کہ
لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضیحات۔ ولو سبونا کما سبوا من قبل من العادات۔ وما غلظنا علیهم
بعد ازین توضیحات علماء را مخاطب نکنیم اگرچہ دشنام ہا دہند چنانچہ پیش ازین ہمین عادات خود نمودہ اند۔ وما
الا للتنبیهات۔ وانما الاعمال بالنیات۔ فالآن نودعهم بدموع جاریة من الحسرات۔ وعیون غریقة
بر ایشان درشتی نکردیم محض برای آگاہانیدن کردیم و اعمال نزد خدا تعالی وابستہ بنیت ہا ہستند۔ پس اکنون ایشان را باشکہای
فی سیل العبرات۔ وهذه منا خاتمة المخاطبات + تمت
جاری از حسرت ہا وداع می کنیم و با چشمہای پر آب رخصت می نمائیم۔ پس امروز این رسالہ از ما خاتمہ مخاطبات است۔ فقط

مولوی ممتاز احمد۔ قصبہ کہاریان + خلیفہ محی الدین۔ بادلی۔ گجرات + مولوی فیض احمد۔ ڈوگا۔ رر + مولوی صدر الدین۔ ملکی۔ رر + مولوی آغا

قابلِ توجہ گورنمنٹ

انا قرءنا فی جریدۃ **سول ملٹری** انہ یشکو منا فی حضرۃ الدولۃ البرطانیۃ - ویظن کانا اعداء ھذہ الدولۃ المبارکۃ - وینبہ الدولۃ علی سوء نیاتنا وشر عواقبنا ویحثھا علی ان تضیق علینا الحریۃ التی شملت طوائف الاقوام علی اختلاف مذاھبھم - وتباین مشاربھم - وھذہ ھی الشیٔ الذی یثنی بہ علی الدولۃ بخصوصیتھا ومزیتھا علی دول اخرٰی اعنی انھا اعطت نسبت المساوات کل مذھب فی نظر القانون - وما خصّ احدًا لیکون محل الظنون - وھذا امر لا نری نظیرہ فی زمن الاولین -

وقد کتبنا غیر مرۃ انا نحن من خدام مصالح الدولۃ - وخادمیہ من کمال الصدق والامانۃ - وامتلاءت قلوبنا شکرًا - وصدورنا اخلاصًا - بما رئینا منھا من انواع الاحسان - والمنۃ والامتنان - وانا لسنا من قوم یعصون ولی النعمۃ - ویخفون فی قلوبھم امور الغش والخیانۃ - ویثیرون الفتن من خبث القریحۃ - بل نحن بفضل اللہ نشکر الدولۃ علی مننھا - وندعوا اللہ ان تنجینا بھا من شر الدنیا وفتنھا - و قد نجونا بھا من البلایا والمحن - وانواع الخسران والفتن - ونعیش بالامن والعافیۃ تحت ظلھا الظلیل - وحفظنا من آفات الاشرار بعدلہ الجمیل - انھا انارت سبلنا - وسدت خللنا - وانا نری فی لیالیھا امنًا ما رئینا فی نھارٍ قبل ھذہ الدولۃ - فما جزاء ھذا الاحسان الا الشکر بخلوص النیۃ - و وشکرھم شیٔ قد ملاء بہ روحنا - وجناننا وضمیرنا ولساننا - ولسنا کافری نعم المنعمین - ولنا علی ھٰذا الدعوی براھین ساطعۃ - ودلائل قاطعۃ - وھی انا لا نثنی علی الدولۃ من ھذا الیوم فقط بل فی ھٰذا نفدت اعمارنا - وذابت عظامنا - وعلیہ توفت کبارنا - وکانوا عند الدولۃ من المکرمین - و طالما قمنا للحمایتہ بخلوص القلب والمھجۃ واشعنا الکتب فی حمایۃ اغراض الدولۃ الی بلاد الشام والروم وغیرھا من الدیار البعیدۃ - وھٰذا امر لن تجد الدولۃ نظیرھا فی غیرنا من المخلصین فلا نعباء بمفتریات جریدۃ - والمحشی تحریرا نامل مفسدۃ - ویا اسفا علی الذی یخوف الدولۃ من غوائل عواقبنا - ویرغبھا فی تعاقبنا - الم یفکر اننا ذریۃ آباء نفدوا اعمارھم فی خدمات ھذہ الدولۃ افنسیت الدولۃ مساعیھم بھذہ السرعۃ - لم لا تمنع الدولۃ اولئک الطغاۃ المفسدین عن نشر مثل تلک الاکاذیب - واشاعۃ ھذا البھتان العجیب - فانھا سم زعاف للذین لا یعرفون الحقیقۃ - ولا یفتشون الاصلیۃ - فکادان یصدقوھا کالمخدوعین - انہ یبکی علی حریتنا ولا یری حریتہ التی تصول

على الصادقين - ويجعل المخلصين من المفسدين - اليس بواجب على اهل الجرائد ان لايتبعوا
كلما بلغهم من الحاسدين من اهل الغرض والتهمة - اليس عليهم ان يكتبوا بالصداقة وسلامة الطوية
هم خارجون من حدود القانون او هم من المعفوين -

يا اهل الجرائد والمكائد اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم - اهذا خير لكم بل شر لكم
لو كنتم تعلمون - اتجعل الدولة المخلصين كالمفسدين - او يخفى عليه ما تكتمون فى انفسكم
كالمنافقين - قد جربت الدولة عواقب آبائنا - ورئت مراراً ما هو فى وعائنا - وقد بلغنا تحت
تجاربها الى ستين - فان حدنا قبل ذالك الى نحو خمسين سنة عن طريق الخلوص - واترنا طرقاً
فاسدة كاللصوص - فللدولة ان تظن كما تظن كالمجربين العارفين - فان القليل يُقاس على الكثير
والصغير على الكبير - وكذالك جرت عادة المتفرسين - والا فاتقوا الله واستحيوا واحترزوا ان كنتم
صالحين - و والله انا نحن براء من تلك التهمة - ومالنا ولهذه المعصية - وتُنزه النظائر السابقة
ذيلنا من مثل هذه البهتانات - والتهم والخرافات - وكيف وانا لا نتمنى الى ان نموت نعمه
هذه الدولة - ولا امن من هذه الحكومة - وقد وصينا من كتاب الله لشكر المحسنين -

وهى آيات واحاديث لايسع المقام سردها الآن وقد كتبنا من قبل وابسطنا فيه البيان -
فلينظر من كان من الشائقين - وانا رئينا من هذه الدولة انواع الراحة - وحفظت بها دماءنا
واعراضنا واموالنا من انواع المصيبة - وتوارد بها علينا من نعم لا نستطيع ان ندخلها تحت
الحصر والاحصاء - فندعو لهذه الدولة طول العمر والبقاء - واى عاقل يسب المحسن وينسى نعمه
ولا يذكر المنن - نعوذ بالله من سوء الفهم ووضع الراى فى غير محله وقولنا هذا رد على جريدة
سول واما الذى يزعمان حماية الكفار كيف يجوز فقد رددنا وساوسه غير مرة - واثبتنا الامر
بكثير من ادلة - واثبتنا ان النبى صلى الله عليه وضع هذا الاساس - وقال ماشكر الله من لا
يشكر الناس - فهذا اصول محكم لا يرده الا الفاسق ولا يقبله الا الصالح ولو بعد اللتيا واللتى واما نحن
فهذا مذهبنا ونشكر المحسن ولا نرى اختلاف المذاهب وتصعب علينا خلاف ذالك ونختار عليه
الموت - ومن اجل ذالك قد اشعنا راينا هذا فى بلاد الاسلام الى ما وسع لنا وامكن وان فى هذا دليل
قاطع على اخلاصنا ولكن للذين لا يتخلون - فحاصل الكلام انا متنزهون من تلك التهم - ولنا شواهد
لا تُرد شهادتها ولا شك فى صحتها - ونتوكل على الله لا حول ولا قوة الا بالله - وهو احكم الحاكمين +

غلط نامه

غلط	صحیح
ارقعوعلی ظلعکم	ارقوّعلی ظلعکم
شاط	شطاط
والیاء باالحاء	والهمزه باالحاء

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ عربی کے ختم ہونیکے بعد ایک صاحب نے مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ آپکے دعویٰ کی تائید مین خدا تعالیٰ کی طرفسے کونسے ایسے نشان ظاہر ہوئے ہین جو ایک طالب حق اُنپر غور کرنیسے یہ سمجھ سکے کہ یہ کاروبار انسان کا منصوبہ نہین بلکہ اُس خدا کی طرفسے ہے جو مین وقت پر اسلام کی تائید کیلئے اپنے بندونکو بھیجتا اور انکا سچا ہونا اپنے خاص نشانون کے ذریعہ ثابت کر دیتا ہے۔

سو واضح ہو کہ اگرچہ مینے اس سوال کا جواب کئی مرتبہ اس سے پہلے ہی اپنی کتابون مین لکھا ہے لیکن اب پھر اُن متفرق باتونکو حق کے طالبون کے فائدہ کے لئے ایک ہی جگہ جمع کرکے لکھدیتا ہون۔ شاید وہ وقت پہونچ گیا ہو کہ لوگ میری باتون مین غور کرین۔ پس غور سے سنو کہ عقلمندون اور سوچنے والون کے لئے میرے دعوے کے ساتھ اسقدر نشان موجود ہین کہ اگر وہ انصاف سے کام لین تو انکی تسلی پانیکے لئے نہایت کافی وشافی ذخیرہ خوارق موجود ہے۔ ہان اگر کوئی اُس شخص کی طرح جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مینہ کے بارہ مین معجزہ استجابت دعا دیکھ کر یعنی کئی برسون کے امساک باران کے بعد مینہ برستا ہوا مشاہدہ کرکے پھر کہدیا تھا کہ یہ کوئی معجزہ نہین۔ اتفاقاً بادل آیا اور مینہ برس گیا۔ انکار سے باز نہ آوے تو ایسے شخص کا علاج ہمارے پاس نہین۔ ایسے لوگ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ آسمانی نشان دیکھتے رہے پھر یہ کہتے رہے۔ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ۔ جو شخص سچے دلسے خدا کا نشان دیکھنا چاہتا ہے اُسکو چاہیئے کہ سب سے پہلے اس نشان پر نظر کرے کہ اس عاجز کا ظاہر ہونا عین اسوقت مین ہے جس وقت کا ذکر ہمارے سید خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے آپ فرمایا ہے یعنی صدی کا سر۔ پھر آپنے یہ بھی فرمایا ہے کہ **صلیب کے غلبہ کے وقت** ایک شخص پیدا ہوگا جو صلیب کو توڑے گا۔ ایسے شخص کا نام آنحضرت نے مسیح ابن مریم رکھا ہے۔

اب سوچو کہ صلیب کا غلبہ تو انتہا تک پہونچ گیا۔ اور نصاریٰ ٹڈیونکی طرح دنیا پر محیط ہوگئے۔ اور پادریونکو اپنے شیطانی اغوا مین وہ کامیابی ہوئی جسکی کوئی نظیر نہین۔ اور صدی مین سے بھی تیرہ برس گذر گئے تو کیا ابتک صلیب کا توڑنے والا ظاہر نہ ہوا یا نعوذ باللہ پیش گوئی خطا گئی یا علماء مخالفین کی یہ خواہش ہے کہ اور **۱۰۰ سو برس تک** پادری لوگ اسلام کو پیرون کے نیچے کچلتے رہین جب تک کہ نئی صدی آوے اور

آسمان سے اُن کا فرضی مسیح نازل ہو - پھر اُس صدی پر بہی کیا امید ہے شاید وہ بہی خطا جائے - غرض اب یہ نازک وقت اور صدی کا سر چاہتا تہا کہ صلیب کا توڑنے والا پیدا ہوا اور خنزیرونکو جنمین خنزیعنے فساد کا جوش ہے دلائل بینہ کے ساتہہ قتل کرے - سو وہ ظاہر ہو گیا جسکو قبول کرنا ہو کرے -

پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ اُس گذشتہ زمانہ مین جسکو سترہ برس گذر گئے یعنی اُس زمانہ مین جبکہ یہ عاجز گوشہ گمنامی مین پڑا ہوا تہا اور کوئی نہ جانتا تہا کہ کون ہے اور نہ کوئی آتا تہا اُسوقت اِس موجودہ زمانہ کی خبر دیگئی ہے جسمین ہر ایک طرفسے رجوع خلائق ہوا اور ایک دنیا مین شہرت ہوئی - چنانچہ براہین احمدیہ مین سترہ برس کا الہام اسبارہ مین چھپا ہوا یہ ہے - انت منّی بمنزلة توحیدي وتفریدي فحان ان تعان وتعرف بین الناس - یاتون من کل فج عمیق - یعنی تو مجھسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید - پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مشہور کیا جائیگا - اور لوگ دور دور سے تیرے پاس آئینگے -

اب دیکھو کیا یہ نشان نہین کہ اس پیشگوئیکے مطابق اب خدا تعالیٰ نے لاکھون انسانون مین اور ہندوستان کے کنارون تک اس عاجز کو مشہور کر دیا ہے - اور ایسا ہی وہ لوگ جو ملنے کے لئے اسوقت تک آئے اُنکی تعداد ساٹھہ ہزار ۶۰۰۰۰ سے بہی کچہہ زیادہ ہوگی - کیا ایک عقلمند کو یہ پیشگوئی تعجب مین نہین ڈالتی جو ایسے زمانہ مین ظاہر فرمائی گئی تہی جبکہ اس کا مفہوم بالکل قیاس سے بعید معلوم ہوتا تہا -

پھر ایک اور پیشگوئی سوچنے والون کے لئے نشان ہے جسکا ذکر براہین حصہ سوم کے صفحہ ۲۴۱ مین ہے جسکو پندرہ برس کا عرصہ گذر گیا ہے - اسمین خدا تعالیٰ اس عاجز کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ عیسائیون کا ایک فتنہ ہوگا - اور تجہکو ایک واقعہ مین وہ کاذب ٹھہرائینگے اور بالآخر خدا تیری سچائی ظاہر کرے گا - اس پیشگوئی کی عبارت یہ ہے - ولن ترضی عنک الیهود ولا النصاریٰ - وخرقوا له بنین وبنات بغیر علم - قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد - ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین - الفتنة هٰهنا فاصبر کما صبر اولوا العزم - قل ربّ ادخلنی مدخل صدق - یعنی یہود اور نصاریٰ تیرے پر خوش نہین ہون گے جب تک تو انکے مذہب کا پیرو نہ ہو یعنی اُن کا خوش ہونا محال ہے - ان لوگون نے یعنی نصاریٰ نے خدا کیلئے بیٹے بیٹیان بنا رکہی ہین - حالانکہ خدا وہ ہے جسکے کوئی بیٹا نہین اور نہ وہ کسی کا بیٹا - نہ اسکا

کوئی ہمسر- اور عیسائی تیرے ساتھہ ایک مکر کرینگے اور خدا بھی اُنکے ساتھہ مکر کریگا- خدا کی مکر سراسر نیک اور بہتر اور دوسرونکے مکرون پر غالب ہین- اُسوقت عیسائیونکی طرفسے ایک فتنہ برپا ہوگا پس چاہیے کہ تو رسولون اور نبیونکی طرح صبر کرے- اُسوقت تو یہ دعا کر کہ اے میرے رب میرا صدق ظاہر کردے-

اب ذرہ آنکہہ کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صریح اور صاف طور پر آتھم کے قصہ کی خبر دی رہی ہے- جسمین عیسائیون نے یہ مکر کیا کہ حقیقت کو چھپایا- پیشگوئی مین رجوع الی الحق کی شرط تھی جس سے آتھم نے فائدہ اٹھایا- کیونکہ وہ اخیر دن تک پیشگوئی سے ڈرتا رہا- یہان تک کہ مارے ڈر کے دیوانہ کی طرح ہوگیا- اس لئے خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے وعدہ کیموافق اُسکی موت مین تاخیر ڈالدی- عیسائی خوب جانتے تھے کہ وہ پیشگوئی کے خوفسے ہیجان ہوگیا- اُسنے قسم نہ کہائی نہ اُسنے حملہ کے الزامون کو ثابت کیا- مگر تب بھی پادریون نے شرارتون پر کمر باندہی- اور امرتسر اور بہت سے دوسرے شہرون مین نہایت شوخی سے ناچتے پھرے کہ ہماری فتح ہوئی اور اُنکے نہایت پلید اور بدذات لوگون نے گالیان نکالین اور سخت بدزبانی کی- غرض جیسا کہ پندرہ برس پہلے خدا تعالیٰ فرما چکا تہا کہ عیسائی فتنہ برپا کرینگے ایسا ہی ہوا- اور یہودی صفت مولوی اور اُنکے چیلے اُنکے ساتھہ ہوگئے- آخر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی مین اشارہ فرمایا تہا کہ قُل رَّبِّ اَدۡخِلۡنِی مُدۡخَلَ صِدۡقٍ- ایسا ہی اس عاجز کا صدق ظاہر ہوگیا- اور آتھم جیسا کہ الہام مین بار بار ظاہر کیا گیا تہا اپنی بیباکی کے بعد اخیری اشتہار سے آٹھہ مہینے تک فوت ہوگیا-

اب دیکھنا چاہیے کہ یہ کیسا عظیم الشان نشان ہے- اور یہ ایک نشان نہین بلکہ دو نشان ہین {۱} ایک یہ کہ عیسائیون کے فتنہ کی پندرہ برس پہلے خبر دیگئی {۲} دوسرے یہ کہ آخر وہ فتنہ برپا ہو کر اس پیشگوئیکے مطابق اور نیز دوسری پیشگوئی کے مطابق آتھم مرگیا اور صدق ظاہر ہوا- اگر ان دونون پیشگوئیونکو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان قدرت نظر کے سامنے آجائیگی ٭ اور اس مین ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی اسکے پوری

٭ حاشیہ- ایک مردہ پرست فتح مسیح نام نے فتحگڈہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ سے پھر اپنی پہلی بیحیائی کو دکھلا کر ایک گندہ اور بدزبانی سے بھرا ہوا خط لکھا ہے جسمین وہ پھر اپنی بے شرمی سے کام لیکر یہ ذکر بھی درمیان لاتا ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہین ہوئی- سو ہم اس پیشگوئی کے پورا

ہونے سے پوری ہوگئی کیونکہ آپ نے فرمایا تہا کہ عیسائیون اور اہل اسلام مین آخری زمانہ مین ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہینگے کہ ہم حق پر ہین اور مسلمان کہینگے کہ حق ہم مین ظاہر ہوا۔ اُسوقت عیسائیون کے لئے شیطان آواز دیگا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھہ ہے۔ اور مسلمانون کے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آتہم کے قصہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ زمین کے شیطانون نے آتہم کے مقدمہ مین عیسائیون کا ساتھہ کیا اور یہ کہا کہ عیسائی فتح پا گئے۔ چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبارون والے انہین شیطانون مین سے تہے جنہون نے حق اور سچائی اور دین کا پاس نکیا۔ اور آسمان کی آواز جو خدا تعالیٰ کا پاک الہام تہا جو اس عاجز پر نازل ہوا اس الہام نے بار بار گواہی دی کہ اسلام کی فتح ہے۔ آخر زمین کے شیطانون نے شکست کھائی اور آسمان کی آواز کی سچائی ثابت ہوئی۔ یہ ایسی کہلی سچائی ہے جو کوئی اس سے انکار نہین کرسکتا یہ کیسی نابینائی تہی کہ پلید دل لوگون نے شرطی پیشگوئی کو ایسا سمجھ لیا کہ گویا اُس کے ساتھہ کوئی بہی شرط نہین

بقیہ حاشیہ در حاشیہ

ہونے کے بارہ مین بہت کچھ ثبوت رسالہ انوار الاسلام اور رسالہ ضیاء الحق اور رسالہ انجام آتہم مین دے چکے ہین اور اب بہی ہم بیان کر چکے ہین کہ اس پیشگوئی کی بنیاد نہ آج سے بلکہ پندرہ برس پہلے سے ڈالی گئی تہی۔ جس کا مفصل ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین موجود ہے۔ سو ایسے انتظام کے ساتھہ پیشگوئی کو پورا کرنا انسان کا کام نہین ہے۔

یسوع کی تمام پیشگوئیون مین سے جو عیسائیون کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بہی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہین۔ اُس درماندہ انسان کی پیشگوئیان کیا تہین صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑینگے لڑائیان ہونگی۔ پس اُن دلون پر خدا کی لعنت جنہون نے ایسی ایسی پیشگوئیان اسکی خدائی پر دلیل ٹھہرائین اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہین آتے کیا ہمیشہ قحط نہین پڑتے۔ کیا کہین نہ کہین لڑائی کا سلسلہ شروع نہین رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتون کا پیشگوئی کیون نام رکہا محض یہودیون کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہین کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھسے معجزہ مانگتے ہین انکو کوئی معجزہ دکھایا نہین

یہ کیسی خباثت تھی کہ آتھم کی موت کو جو عین الہام کے موافق بیباکی کے بعد بلا توقف ظہور مین آئی کمینے اسکو نشان الٰہی قرار نہ دیا۔ وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے موید تھے پیشگوئی کی حقیقت کھلنے کے بعد ایسے تجاہل سے چپ ہوئے کہ گویا مر گئے۔ اب آنکھین کھولو اور اٹھو اور جاگو اور تلاش کرو کہ آتھم کہان ہے۔ کیا خدا کے حکم نے اسکو قبر مین نہ پہونچا دیا۔ ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کریگا۔

بقیہ حاشیہ

جائیگا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اُس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جسمین سراسر یسوع کی روح تھی لوگون مین یہ مشہور کیا کہ مین ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہون جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات مین خدا نظر آجائے گا۔ بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہین آیا۔ آخر ہر ایک وظیفی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہان صاحب نظر آگیا۔ سو یسوع کی بندشون اور تدبیرون پر قربان ہی جائین اپنا پیچھا چھوڑانیکے لئے کیسا داؤ کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانیکے لئے سوال کیا کہ ای استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہین۔ آپکو یہ سوال سنتے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہین باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤن۔ سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والون کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا اسجگہ بھی وہی کاروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیون کے لئے یہودی بادشاہ چاہیے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتون اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہین سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔

ہان آپ کو گالیان دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنی ادنی بات مین غصہ آجاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہین سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جای افسوس نہین کیونکہ آپ تو گالیان دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپکو کسیقدر جھوٹھ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیون کا اپنی ذات کی نسبت توریت مین پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے اُن کتابون مین اُن کا نام و نشان نہین پایا جاتا

مگر شاید بعض بد ذات مولوی مُنہ سے اقرار نہ کرین مگر دل اقرار کر گئے ہین۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جسکا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین ہے - اور وہ یہ ہے۔

یا احمد فاضت الرحمة علیٰ شفتیك - ای احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیری لبون پر جاری کئے گئے - سو اسکی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے - کئی کتابین عربی بلیغ فصیح مین تالیف کر کے

بلکہ وہ اورون کے حق مین نہین جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئین - اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیون کی کتاب **طالمود سے چورا کر لکہا ہے** - اور پہر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے - لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہین - آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکہلا کر رسوخ حاصل کرین - لیکن آپکی اس بیجا حرکت سے عیسائیون کے سخت روسیاہی ہوئی - اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بہی کچہہ عمدہ نہین - عقل اور کانشنس دونون اس تعلیم کے موںہہ پر طمانچے مار رہے ہین - آپکا ایک یہودی استاد تہا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تہا - معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپکو زیرکی سے کچہہ بہت حصہ نہین دیا تہا اور یا اُس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اُسنے آپکو محض سادہ لوح رکہا - بہرحال آپ علمی اور عملی قوی مین بہت کچے تہے - اسی وجہ سے آپ ایکمرتبہ شیطان کے پیچہے پیچہے چلے گئے -

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہین کہ آپکو اپنی تمام زندگی مین تین مرتبہ شیطانی الہام بہی ہوا تہا - چنانچہ ایکمرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونیکے لئے بہی طیار ہو گئے تہے -

آپ کی انہین حرکات سے آپ کے حقیقی بہائی آپسے سخت ناراض رہتے تہے اور انکو یقین تہا کہ آپ کے دماغ مین ضرور کچہہ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ مین آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیون نے بہت سے آپکے معجزات لکہے ہین - مگر حق بات یہ ہے کہ آپسے کوئی معجزہ نہین ہوا - اور اسدن سے کہ آپنے معجزہ مانگنے والونکو گندی گالیان دین اور انکو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹہرایا - اسی روز سے شریفون نے آپسے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام

ہزار ہا روپیہ کے انعام کے ساتہہ علماء اسلام اور عیسائیون کے سامنے پیش کی گیئن - مگر کسی نے سر نہ اُٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے -

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ مین درج ہے - اور وہ یہ ہے **الرحمٰن علم القرآن** - اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا - سو اس وعدہ کو ایسے طور سے

یسوع کا خاندان

کی اولاد بنین - آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائینگے اور انکو کچھ اثر نہین ہوگا - **یہ بالکل جھوٹھ نکلا** - کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ مین بہت خودکشی ہو رہی ہے - ہزارہا مرتے ہین - ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنیا کھانیسے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے - پھر یہ معجزہ کہان گیا - ایسا ہی آپ فرماتے ہین کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہینگے کہ یہان سے اُٹھ اور وہ اُٹھ جائے گا یہ کسقدر جھوٹھ ہے - **بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی کو سیدھا کر کے تو دکھلائے** -

ممکن ہے کہ آپنے معمولی تدبیر کے ساتہہ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو - مگر آپکی بدقسمتی سے اُسی زمانہ مین ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے - خیال ہو سکتا ہے کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپکے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے - اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپسے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہین بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہے - اور آپکے ہاتہہ مین سوا مکر اور فریب کے اور کچہہ نہین تہا - پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہین -

آپکا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہّر ہے - تین دادیان اور نانیان آپکی زناکار اور کسبی عورتین تہین جنکے **خون** سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا - مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی - آپ کا کنجریون سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہین دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتہہ لگا دے - اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالونکو اُسکے پیرون پر ملے سمجھنے والے سمجہہ لین کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے -

پورا کیا کہ اب کسی کو معارف قرآنی مین مقابلہ کی طاقت نہین - مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویون مین سے معارف قرآنی مین مجھسے مقابلہ کرنا چاہے اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر

بقیہ حاشیہ

آپ وہی حضرت ہین جنہون نے یہ پیشگوئی بہی کی تہی کہ ابہی یہ تمام لوگ زندہ ہون گے کہ مین پھر واپس آجاونگا حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس [19] نسلین انکے بعد بہی انیس صدیون مین مرچکین مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے - خود تو وفات پاچکے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک ابتک پادریونکی پیشانی پر باقی ہے -

سو عیسائیونکی یہ حماقت ہے کہ ایسی پیشگوئیونپر تو ایمان لاوین مگر آتہم کی پیشگوئی کی نسبت جو صاف اور صریح طور پر پوری ہوگئی ابتک اُنھین شک ہو - سوچنا چاہیے کہ یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسکی پندرہ سال پہلے خبر دیگئی ہے - اور جو اپنی شرط کیموافق اور اپنے آخری الہامون کے موافق پوری ہوگئی - اس سے انکار کرنا کیا صریح خباثت ہے یا نہین - کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایک مخفی امر کی پندرہ [15] سال پہلے خبر دے - اور پھر شرط کیموافق نہ خلاف شرط پیشگوئی انجام تک پہونچا وے -

یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہین کہ سیدہی بات کو بہی نہین سمجھتے - فتح مسیح کو یاد رکہنا چاہیے کہ آتہم تمام پادریون کا منہ کالا کرکے قبر مین داخل ہوچکا ہے - اب یہ کالک کا ٹیکا عیسائیون کی پیشانی سے کیطرح اتر نہین سکتا - اگر وہ قسم کھالیتا اور پھر ایک برس تک نہ مرتا تو عیسائیونکو اُسکی زندگی مفید ہوتی - مگر اُسنے نہ قسم کھائی نہ نالش کی نہ اپنے جھوٹھے تین الزامون کا ثبوت دیا - پس اُسنے اپنی عملی کاروائیون سے ثابت کردیا کہ وہ ضرور ڈرتا رہا - پھر جب بیباکی کیطرف رُخ کیا تو حسب منشاء الہام الٰہی آخری اشتہار سے آٹھ [۸] مہینے تک واصل جہنم ہوگیا - اور جیسا کہ خدا کی پاک الہام نے خبر دی تہی ویسا ہی ہوا - پس کیا ایسی پیشگوئی جو ایسی صراحت کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی جس کا تمام نقشہ خدای عالم الغیب نے پندرہ برس پہلے اپنے پاک الہام کے ذریعہ سے ظاہر کردیا تہا وہ جھوٹھ ٹھہر سکتی ہے - بلکہ وہی سنی فرقہ جھوٹا ہے جو ایسے کہلے کہلے نشان کی تکذیب کرتا ہے -

بالآخر ہم لکھتے ہین کہ ہمین پادریون کے یسوع اور اُسکے چال چلن سے کچھ غرض نہ تہی - انھون نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیکر ہمین آمادہ کیا کہ اُنکے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُنپر ظاہر کرین - چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط مین جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ✤

✤ اگر پادری اب بہی اپنی پالسی بدل دین اور عہد کرین کہ آیندہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان نہین نکالینگے تو ہم بہی عہد کرینگے کہ آیندہ نرم الفاظ کے ساتھ اُنسے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہینگے اُسکا جواب سنینگے - منہ

مین لکھون اور ایک کوئی اور مخالف لکھے تو وہ نہایت ذلیل ہوگا اور مقابلہ نہین کرسکیگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اصرار کے مولویون نے اس طرف رخ نہین کیا۔ پس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کے لئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہین۔

اور ایک نشان خدا کے نشانون مین سے یہ ہے کہ میرے دعوی سے تیس۳۰ برس پہلے ایک بندہ صالح نے میری نسبت پیشگوئی کی۔ اور اس پیشگوئی مین میرا نام اور میرے گاؤن کا نام لیکر کہا کہ وہ شخص مسیح موعود ہونیکا دعوی کریگا اور وہ اپنے دعوی مین سچا ہوگا۔ اور مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اُسکا انکار کرینگے۔ چنانچہ اُسنے اس تمام پیشگوئی سے کریم بخش نامی ایک نیکبخت مسلمان کو جو لودیانہ کے قریب ایک گاؤن مین رہنے والا تہا اطلاع دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود لدہیانہ مین آئیگا۔ اور نصیحت کی کہ مولویون کے شور کی کچھ پرواہ نہ کرنا کہ مولوی اس مخالفت مین جھوٹے ہون گے۔ چنانچہ جب مین اس دعوی کے بعد لودھیانہ مین گیا تو کریم بخش میرے پاس آیا اور صدہا لوگون کے روبرو بار بار یہ گواہی دی۔ چنانچہ اُسکی طرفسے ایک رسالہ بہی شایع ہوچکا۔ سو یہ بہی ایک نشان الہی ہے۔

اور منجملہ نشانون کے ایک نشان خسوف وکسوف رمضان مین ہے۔ کیونکہ دارقطنی مین صاف لکھا ہے کہ مہدی موعود کی تصدیق کیلئے خدا تعالی کی طرفسے یہ ایک نشان ہوگا کہ رمضان مین چاند

کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیان دی ہین۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمین اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بہی اُنکے یسوع کے کسی قدر حالات لکہین۔ اور مسلمانون کو واضح رہے کہ خدا تعالی نے یسوع کی قرآن شریف مین کچھ خبر نہین دی کہ وہ کون تہا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہین کہ یسوع وہ شخص تہا جسنے خدائی کا دعوی کیا۔ اور حضرت موسی کا نام ڈاکو اور بٹمار رکہا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازون کے دشمن کو ایک بھلامانس آدمی بہی قرار نہین دے سکتے چہ جائیکہ اُسکو نبی قرار دین۔ نادان پادریون کو چاہیے کہ بدزبانی اور گالیون کا طریق چھوڑ دین۔ ورنہ نہ معلوم خدا کی غیرت کیا کیا اُنکو دکھلائیگی۔ اور ہم اسجگہ فتح مسیح کی سفارش کرتے ہین کہ بزرگ پادری

اور سورج کو گرہن لگے گا چنانچہ وہ گرہن لگ گیا۔ اور کوئی ثابت نہین کر سکتا کہ مجھسے پہلے کوئی اور بہی ایسا مدعی گذرا ہے جسکے دعوی کے وقت مین رمضان مین چاند اور سورج کا گرہن ہوا ہو۔ سو یہ ایک بڑا بھاری نشان ہے جو اللہ تعالی نے آسمان سے ظاہر کیا۔ دارقطنی کی حدیث مین کوئی اغلاق نہین جسطرحسے خسوف کسوف ظہور مین آیا وہ سراسر حدیث کے الفاظ کے موافق ہے چنانچہ مینے اسی خسوف کسوف رمضان کی نسبت عربی مین ایک رسالہ لکھا ہے اسمین اس حدیث کی مفصل شرح کردیگئی ہے۔ اور یہ کہنا کہ اس حدیث مین بعض راویون پر محدثین نے جرح کیا ہے۔ یہ قول سراسر حماقت ہے۔ کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تہی جو اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اسکی صحت مین کیا کلام ہے۔ ایسے لوگ چارپائے ہین نہ آدمی۔ جن کے دلمین بعد قیام دلائل صحت پھر بہی شبہ رہجاتا ہے۔ فرض کیا کہ محدثین کی طرز تحقیق مین اس حدیث کی صحت مین کچھہ شبہ رہگیا تہا مگر دوسرے پہلو سے وہ شبہ رفع ہوگیا۔ محدثین نے اس بات کا ٹھیکہ نہین لیا کہ جو حدیث انکی نظر مین قاعدہ تنقید رواۃ کی رو سے کچھہ ضعف رکھتی ہو وہ ضعف کسی دوسرے طریق سے دور نہ ہو سکے۔ اس حدیث کو تو کسی شخص نے وضعی قرار نہین دیا۔ اور اہل سنت اور شیعہ دونون مین پائی جاتی ہے اور اہل حدیث خوب جانتے ہین کہ صرف محدثین کا فتوی قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہین ٹھہر سکتا۔ بلکہ یہانتک ممکن ہے کہ ایک حدیث کو محدثین نے وضعی قرار دیا ہو اور اس حدیث کی پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہو جاے اور اسطرح اس حدیث کی صحت کھل جائے ہمین اصل غرض تحقیق صحت سے ہے نہ محدثین کے قواعد سے۔

پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے کہ جب خدا تعالی کسی اور پہلو سے کسی حدیث کو ظاہر کر دے اور اطمینان بخش ثبوت دیدے تب بہی ان ظنون فاسدہ کو نہ چھوڑین کہ فلان شخص نے فلان راوی کی نسبت یہ شکوک پیش کئے تہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ معتبر راویونکے بیان سے

بقیہ حاشیہ: ضرور اسکو اس خطرناک خدمات پادریانہ منصب سے علیحدہ کردین اور اسکو اس نوکری سے موقوف کردینا سراسر اسپر احسان ہے۔ ورنہ معلوم نہین کہ اس گندی پلید زبان کا انجام کیا ہوگا۔ منہ۔

کسی کی موت ثابت ہو اور پھر وہ شخص جو مردہ قرار دیا گیا ہے حاضر ہو جائے اور اُسکے حاضر ہونے پر بھی اُسکی زندگی پر اعتبار نہ کرین اور یہ کہین کہ راوی بہت معتبر ہین ہم اسکو زندہ نہین مان سکتے۔ ایسا ہی ان بدبخت مولویون نے علم تو پڑھا مگر عقل ابتک نزدیک نہین آئی۔

اسجگہ اس حکمت کا بیان کرنا بھی فائدہ سے خالی نہین کہ خدا تعالی نے مہدی موعود کا نشان چاند اور سورج کے خسوف کسوف کو جو رمضان مین ہوا کیون ٹھہرایا۔ اسمین کیا بھید ہے۔

سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے علم مین تھا کہ علماء اسلام مہدی کی تکفیر کرینگے۔ اور کفر کے فتوے لکھینگے چنانچہ یہ پیشگوئی آثار اور احادیث مین موجود ہے کہ ضرور ہے کہ مہدی موعود اپنی قبولیت کے وقت سے پہلے علماء زمانہ کی طرفسے اپنی نسبت کفر کے فتوے سُنے اور اسکو کافر اور بے ایمان کہین۔ اور اگر ممکن ہو تو اُسکے قتل کرنیکی تدبیر کرین۔ سو چونکہ علماء امت اور فقراء ملت زمین کے آفتاب اور ماہتاب کی طرح ہوتے ہین اور انھین کے ذریعہ سے دنیا کی تاریکی دور ہوتی ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے آسمان کے اجرام چاند اور سورج کی تاریکی کو علماء اور فقرا کے دلونکے تاریکی پر دلیل ٹھہرائی۔ گویا پہلے کسوف خسوف زمین کے چاند اور سورج پر ہوا کہ علما اور فقرا کے دل تاریک ہو گئے۔ اور پھر اسی تنبیہ کیلئے آسمان پر خسوف کسوف ہوا۔ تا معلوم ہو کہ وہ بلا جسنے علما اور فقراء کے دلونپر نازل ہو کر خسوف کسوف کی حالتین اُنکو کر دیا آسمان نے اس کی گواہی دی۔ کیونکہ آسمان زمین کے اعمال پر گواہی دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتمین بھی شق قمر کی یہی حکمت تھی کہ جنکو پہلی کتابونکے علم کا نور ملا تھا وہ لوگ اُس نور پر قائم نہ رہے اور اُنکی دیانت اور امانت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ سو اُسوقت بھی آسمان کے شق القمر نے ظاہر کر دیا کہ زمین مین جو لوگ نور کے وارث تھے انھون نے تاریکی سے پیار کیا ہے۔ اور اس جگہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ مدت ہوئی کہ آسمان کا خسوف کسوف جو رمضان مین ہوا وہ جاتا رہا اور چاند اور سورج دونون صاف اور روشن ہو گئے مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے ہین وہ آجتک اپنے کسوف خسوف مین گرفتار ہین۔ اور رمضان مین کسوف خسوف ہونا اس بات کی طرف

اشارہ تھا کہ رمضان نزول قرآن اور برکات کا مہینہ ہے اور مہدی موعود بھی رمضان کے حکم مین ہے کیونکہ اُس کا زمانہ بھی رمضان کی طرح نزول معارف قران اور ظہور برکات کا زمانہ ہے سو اُسکے زمانہ مین علماء کا اُس سے مُنہ پھیرنا اُسکو کافر قرار دینا گویا رمضان مین خسوف کسوف ہونا ہے۔ اگر کسی کو ایسی خواب آوے کہ رمضان مین خسوف کسوف ہوا تو اُسکی یہی تعبیر ہے کہ کسی بابرکت انسان کے زمانہ مین علماء وقت اُسکی مخالفت کرینگے اور سب اور توہین اور تکفیر سے پیش آوینگے۔ اور وہ شخص موعود مہدی کے نام سے بھی اسلیئے نامزد کیا گیا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ لوگ اُسکو مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہین سمجھینگے بلکہ کافر اور بیدین کہینگے۔ سو یہ نام پہلے سے بطور ذب اور دفع کے مقرر کیا گیا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذمت کرنیوالونکے رد کیلئے محمدؐ رکھا گیا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اُس قابل تعریف نبی کی شریر اور خبیث لوگ مذمت کرینگے مگر وہ محمدؐ ہے یعنی نہایت تعریف کیا گیا نہ کہ مذمّم۔

اب یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حدیث مین دو خسوف کسوف کا وعدہ تھا۔ ایک علما اور فقراء کے دلونکا خسوف کسوف۔ اور دوسرے چاند اور سورج کا کسوف خسوف۔ سو زمین کا خسوف کسوف تو علماء اور فقراء نے اپنے ہاتھ سے پورا کیا۔ کیونکہ انھون نے علم اور معرفت کی روشنی پاکر پھر اس شخص سے عمدًا مُنہ پھیرا جسکو قبول کرنا چاہیے تھا۔ اور ضرور تھا کہ ایسا کرتے کیونکہ لکھا گیا تھا کہ ابتدا مین مہدی موعود کو کافر قرار دیا جائیگا۔ سو انھون نے مجھے کافر قرار دیکر اس نوشتہ کو پورا کر دیا۔ اور دوسرا حصہ آسمان مین پورا ہوا۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ مہدی کو اسیطرح حدیث مین آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرایا گیا جسطرح حدیث مین عیسائیونکو آل عیسیٰ ٹھہرایا گیا۔

اب نشان مانگنے والے سوچین کہ کیا یہ خسوف کسوف نشان نہین ہے۔ کیا خسوف و کسوف ظاہر نہین کرتا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا۔ اور وہ وہی ہے جسکی تکذیب کی گئی جسکو کافر ٹھہرایا گیا کیونکہ نشان اسکی تصدیق کیلئے ہوتا ہے جسکو قبول نہ کیا جائے۔ افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقرا نہین سوچتے کہ آثار اور احادیث مین مہدی موعود کی یہی نشانی تھی کہ پہلے

اُسکو بڑے زور شور سے کافر ٹھیرایا جائیگا۔ اور پھر اُسکی تصدیق کیلئے آسمانپر رمضان مین خسوف کسوف ہوگا۔ سو نہایت صفائی سے یہ نشانی پوری ہوگئی۔ کیا وہ لوگ ابتک متقی اور پرہیزگار کہلاتے ہین جو اسقدر کھلا کھلا نشان ظاہر ہونیپر بھی حقکی طرف متوجہ نہین ہوتے۔ اُنکے دلونمین خدا تعالی کا خوف پیدا نہین ہوتا۔ یہ کیسے اُنکے دلونپر قفل ہین جنہون نے ایک ذرہ تصدیق سے کام نہ لیا۔

اور منجملہ آسمانی نشانون کے ایک نشان میرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت ہے۔ آپ لوگ جانتے ہین کہ پیشگوئیمین صاف لفظونمین لکہا گیا تہا کہ وہ اپنی دختر کے روز نکاح سے تین برس تک فوت ہو جائیگا۔ چنانچہ روز نکاح سے ابہی چھ مہینے نہین گذرے تہے کہ وہ بمقام ہوشیارپور فوت ہو گیا۔ اب سوچو کیا یہ نشان نہین ہے۔ کیا یہ علم غیب بجز خدا کے اور کو بہی حاصل ہے۔ مگر اس پیشگوئی کا دوسرا حصہ جو اُسکے داماد کی موت ہے وہ الہامی شرط کی وجہ سے دوسرے وقت پر جا پڑا اور داماد اُس کا الہامی شرط سے اُسی طرح متمتع ہوا جیسا کہ آتہم ہوا۔ کیونکہ احمد بیگ کی موت کے بعد اُسکے وارثون مین سخت مصیبت برپا ہوئی۔ سو ضرور تہا کہ وہ الہامی شرط سے فائدہ اٹھاتے۔ اور اگر کوئی بہی شرط نہ ہوتی تاہم وعید مین سنت اللہ یہی تہی جیسا کہ یونس کے دنون مین ہوا۔ پس اسکا داماد تمام کنبہ کے خوف کی وجہ سے اور اُنکے توبہ اور رجوع کے باعث سے اُسوقت فوت نہ ہوا۔ مگر یاد رکہو کہ خدا کی فرمودہ مین تخلف نہین اور انجام وہی ہے جو ہم کئی مرتبہ لکہ چکے ہین۔ خدا کا وعدہ ہرگز ٹل نہین سکتا۔ غرض احمد بیگ کی موت بہی خدا کے نشانون مین سے ایک نشان ہے۔

اسی طرح بہت امور غیبیہ ہین جو ظہور مین آئے۔ چنانچہ پنڈت دیانند کی موت کی خبر قبل از وقت دینا۔ دلیپ سنگھ کے اپنے ارادہ سیر ہندوستان مین ناکام رہنے کی خبر قبل از وقت دینا۔ مہر علی ہوشیارپوری کے مصیبت کی خبر قبل از وقت دینا۔ یہ ایسے امور ہین جو صدہا آدمی اسپر گواہ ہین۔ اور تین ہزار ۳۰۰۰ کے قریب وہ اخبار غیب ہین جنپر وقتاً فوقتاً صحبت مین رہنے والے اطلاع پاتے گئے جنمین سے بہت ابتک موجود ہین۔ اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ ہر ایک شخص جو کسی مدت معقول تک میری صحبت مین رہا ہے ضرور اُسنے کوئی نشان بہی دیکھا ہے۔ ایسا کوئی نہین

جو ایک مدت تک میرے پاس رہا ہو اور پھر اُسنے کوئی نشان نہ دیکھا ہو اور نہ کوئی خبر غیب سنی ہو۔ میان عبدالرحیم یا عبدالواحد پسران مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جو اسوقت مجھکو کافر ٹھہراتے ہین اور سخت مخالف ہین ذرہ اُنکو قسم دیکر پوچھیے کہ کیا مقام ہوشیارپور مین جسکو گیارہ برس گذر گئے مینے یہ الہام نہین سنایا تہا کہ ایتہا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک ۔ یعنی ای عورت {عورت سے مراد احمد بیگ ہوشیارپوری کی بیوی کی والدہ ہے} توبہ توبہ کر کہ تیری دختر اور دختر دختر پر بلا نازل ہونیوالی ہے۔ سو ایک بلا تو نازل ہو گئی کہ احمد بیگ فوت ہو گیا۔ اور بنت البنت کی بلا باقی ہے جسکو خدا تعالیٰ نہین چھوڑیگا جب تک پورا نہ کرے۔ مگر چونکہ اس الہام مین توبی کا لفظ توبہ کی شرط کو ظاہر کر رہا تہا اور اُس شرط کو احمد بیگ کی موت کے بعد اُسکے وارثون نے پورا کر دیا اور وہ بہت ڈرے اور اپنے داماد کے لئے دعا اور رجوع مین لگ گئے اسلئے احمد بیگ کے داماد کی موت مین سنت اللہ کیموافق تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ وہ خوف جو احمد بیگ کی موت نے اُنکے دلون مین بٹھا دیا وہی توبہ کا باعث ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ تجربہ انسان کے دلپر بڑا قوی اثر ڈالتا ہے اور اُسکے دل کو خوف سے بھر دیتا ہے سو احمد بیگ کی موت کے بعد اُن کا حال ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہین کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی مین ہوئی اتفاقاً اُسکے مکانپر موجود تہا اُسنے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھکو سناؤ۔ مینے ایک تازہ الہام جو انھین دنون مین ہوا تہا اور اس شادی اور اُسکی دوسری جز پر دلالت کرتا تہا اُسکو سُنایا۔ اور وہ یہ تہا کہ بکر و ثیب یعنی مقدر یون ہے کہ ایک بکر سے شادی ہو گی اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے مین اس الہام کو یاد رکہتا ہون مجھے امید نہین کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو۔ مجھے اُس کا وہ مکان یاد ہے جہان کرسی پر بیٹھکر مینے اُسکو الہام سنایا تہا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام و نشان نہ تہا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تہا۔ پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تہا جسکا ایک حصہ اُسنے دیکھ لیا۔ اور دوسرا حصہ جو ثیب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت مین دیکھ لیگا پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۸۶ء مین شایع ہوا تہا۔ اور وہ یہ ہے کہ

خداتین کو چار کریگا۔ اُسوقت اِن تین لڑکونکا جواب موجود ہین نام و نشان نہ تہا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تہے کہ تین لڑکے ہون گے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کردے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اُس کا پورا ہوگیا یعنے خدا نے تین لڑکے مجھکو اس نکاح سے عطا کیئے جو تینون موجود ہین صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ اب دیکھو کہ یہ کیسا بزرگ نشان ہے۔ کیا انسان کے اختیار مین ہے کہ اول افترا کے طور پر تین یا چار لڑکون کی خبر دے۔ اور پھر وہ پیدا بھی ہوجائین۔

پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہین ہر ایک کے پیدا ہونیسے پہلے اُسکے آنیکی خبر دیگئی ہے چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اُسکی پیدایش کی نسبت اس سبز اشتہار مین صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کے وفات کے بارے مین شایع کیا گیا تہا جو رسالہ کیطرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقون پر ہے۔ اور **بشیر** جو درمیانی لڑکا ہے اُسکی خبر ایک سفید اشتہار مین موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شایع کیا گیا تہا۔ اور **شریف** جو سب چھوٹا لڑکا ہے اُسکے تولد کی نسبت پیشگوئی ضیاء الحق اور انوار الاسلام مین موجود ہے۔ اب دیکھو کہ کیا یہ خدای عالم الغیب کا نشان نہین ہے کہ ہر ایک بشارت کے وقت مین قبل از وقت وہ بشارت دیتا رہا۔

پھر ایک اور پیشگوئی ہے جو ابھی ظہور مین آئی ہے یعنی وہ جلسہ مذاہب جو لاہور مین ہوا تہا اُسکی نسبت مجھے پہلے سے خبر دیگئی کہ وہ مضمون جو میری طرف سے پڑھا جائیگا وہ سب مضمونون پر غالب رہے گا۔ چنانچہ مینے قبل از وقت اس بارہ مین اشتہار دیدیا جو حاشیہ مین لکھا جاتا ہے ✣

نقل اشتہار مطابق اصل

سچائی کے طالبونکے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری۔

حاشیہ

جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال مین ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اس مین اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ مین پڑھا جائیگا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتون سے برتر اور خدا کے نشانون مین سے ایک نشان اور خاص

اور اس الہام کے موافق میرے اُس مضمون کی جلسہ مذاہب مین ایسی قبولیت ظاہر ہوئی کہ مخالفون نے

پیشگوئی متعلق اشتہار

اُس کی تائید سے لکھا گیا ہے - اس مین قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہین جنسے آفتاب کی طرح روشن ہوجائیگا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے - اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچون سوالون کے جواب مین سنیگا مین یقین کرتا ہون کہ ایک نیا ایمان اُس مین پیدا ہوگا - اور ایک نیا نور اس مین چمک اٹھے گا - اور خدا تعالی کے پاک کلام کی ایک **جامع تفسیر** اُس کے ہاتھ آجائیگی - یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف وگزاف کے داغ سے منزہ ہے مجھے اسوقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس ✤ اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن وجمال کا مشاہدہ کرین اور دیکھین کہ ہمارے مخالفون کا کسقدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور اس نور سے نفرت رکھتے ہین - مجھے خدائے علیم نے **الہام** سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو **سب پر غالب آئے گا** - اور اس مین سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومین بشرطیکہ حاضر ہون اور اسکو اول سے آخر تک سنین شرمندہ ہوجائینگی اور ہرگز قادر نہین ہون گے کہ اپنی کتابون کے یہ کمال دکھلا سکین - خواہ وہ عیسائی ہون خواہ آریہ خواہ سناتن دہرم والے یا کوئی اور - کیونکہ خدا تعالی نے **ارادہ فرمایا ہے** کہ اس روز اُسکی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو - مینے **عالم کشف** مین اسکے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونیسے اس محل مین سے ایک نور ساطعہ نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھون پر بھی اُسکی روشنی پڑی - تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ **اللہ اکبر خربت خیبر** - اسکی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے - اور وہ نور قرآنی معارف ہین اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہین جنمین شرک اور باطل کی ملونی ہے - اور انسان کو خدا

حاشیہ متعلقہ اشتہار ۲۱ دسمبر ۹۶ء

✤ سوامی شوگن چندر صاحب نے اپنے اشتہار مین مسلمانون اور عیسائی صاحبان اور آریہ صاحبونکو قسم دی تھی کہ اُن کے نامی علماء اس جلسہ مین اپنے اپنے مذہب کی خوبیان ضرور بیان فرماوین - سو ہم سوامی صاحب کو اطلاع دیتے ہین کہ ہم اس بزرگ قسم کی عزت کیلئے آپکی منشاء کو پورا کرنیکے لئے طیار ہوگئے ہین - اور انشاء اللہ ہمارا مضمون آپکے جلسہ مین پڑھا جائیگا - اسلام وہ مذہب ہے جو خدا نام درمیان آنیسے سچے

بھی اقرار کیا کہ وہ مضمون سب سے اول رہا ہے - اور یہ اشتہار الہامی محمد حسین بطالوی اور احمد اللہ اور ثناء اللہ مولویان امرتسری اور عیسائیون کو بھی قبل از وقت بھیجا گیا تھا۔ اب بتلاوین کیا یہ خدا کا نشان نہین ہے کہ خدا نے مجھے پہلے سے خبر دی کہ سب پر تیرا ہی مضمون غالب رہے گا - پس وہ مضمون جس عظمت کی نگاہ سے سنا گیا اور جس تعظیم سے شہر لاہور مین اس کی دھوم مچگئی کیا محمد حسین اس سے بے خبر ہے۔ یا ثناء اللہ اس واقعہ سے ناواقف ہے - پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانون

بقیہ حاشیہ اشتہار

کی جگہ دی گئی - یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے - سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبون کا جھوٹھ کھُل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائیگی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے پھر مین اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا - اور مجھے یہ الہام ہوا

ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت

یعنی خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہین کھڑا ہوتا ہے جہان تو کھڑا ہو - یہ حمایت الہی کے لئے ایک استعارہ ہے -

اب مین زیادہ لکھنا نہین چاہتا ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہون کہ اپنا اپنا حرج بھی کر کے ان معارف کے سننے کے لئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آوین کہ ان کی عقل اور ایمان کو اس سے وہ فائدے حاصل ہونگے کہ وہ گمان نہین کر سکتے ہون گے -

والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء

بقیہ حاشیہ متعلقہ اشتہار

مسلمان کو کامل اطاعت کی ہدایت فرماتا ہے - لیکن اب ہم دیکھین گے کہ آپ کے بھائی آریون اور پادری صاحبو نکو ان کے پرمیشر یا یسوع کی عزت کا کسقدر پاس ہے اور وہ ایسے عظیم الشان قدوس کے نام پر حاضر ہونے کے لئے مستعد ہین یا نہین - منہ -

سے انکار کرتے ہین - کیا اسقدر اخبار غیب* کوئی خود بخود تراش سکتا ہے - اور کیا یہ ایک کذاب کی نشانی ہے کہ اس طور سے خدا اسکی تائید کرے - اور ایسے عام جلسونمین جھوٹے دجال کو عزت

---

* حاشیہ - دنیا مین بہت نادان اس دھوکہ مین پڑے ہوئے ہین کہ وہ اس اعلام غیب کو جو خدا تعالی کے خاص بندون کو اُسکی طرفسے ہوتا ہے بنظر توہین اور تحقیر دیکھتے ہین - بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شترمرغ الہام کے معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہین کہ یہ کچھ حقیقت نہین - یہ تو ہمارے ادنیٰ مریدون کو بھی ہوا کرتا ہے - بعض کہدیتے ہین کہ یہ ابتدائی حالات کا ایک ناقص مرتبہ ہے جس سے آگے گذر جانا چاہیے اور ہمنے اپنی دستگیری سے مریدونکو اوپر کی طرف کھینچا ہے - یہ کچھ نہین ہیچ ہے -

لیکن جاننا چاہیے کہ یہ سب شیاطین الانس ہین - اور چاہتے ہین کہ کسیطرح خدا کے نور کو بجھا دین - یہ تو سچ ہے کہ کبھی سچی خواب ادنیٰ مومن یا کافر کو بھی آجاتی ہے اور کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ الہام کے رنگ مین ہر ایک مومن کے دل مین القا ہو سکتا ہے - بلکہ کبھی ایک فاسق بھی تنبیہ یا ترغیب کے طور پر پا سکتا ہے - مگر وہ امر جسکو یہ عاجز پیش کرتا ہے یعنی **مکالمات الٰہیہ** وہ بغیر خاص اور برگزیدہ بندون کے کسی کو عطا نہین کیا جاتا - یہ تو ظاہر ہے کہ ادنیٰ مشارکت سے کوئی شخص اس لقب کا مستحق نہین ہو سکتا جو حضرت احدیت کے فضل سے اکمل اور اتم فرد کے لئے مخصوص ہے - دنیا کے کمالات کی طرف نظر کرکے دیکھو کیا کسی دیوار پر ایک اینٹ لگانے سے کوئی شخص کامل معمارون مین شمار ہو سکتا ہے یا ایک دوا بتلانے سے ڈاکٹر کہلا سکتا ہے یا عربی یا انگریزی کا ایک لفظ سیکھنے سے اُس زبان کا امام تسلیم کیا جا سکتا ہے - یون تو چوہڑون چمارون اور فاسقون کو بھی خدا کے پاک نبیون سے خواب دیکھنے مین مشارکت ہے مگر کیا اس ایک ذرہ سی مشارکت سے تمام فاسق انبیاء کے ہم پایہ اور ہم مرتبہ شمار کئے جائینگے یہ جہلاء کی غلطیان ہین کہ جو قلت تدبر سے اُنکے نفوس امارہ پر محیط ہو رہی ہین - ہان یہ سچ ہے کہ ناتمام صوفیون بلکہ فاسقون اور فاجرون اور کافرون سے بھی خدا تعالی کی یہ سنت جاری ہے کہ کبھی وہ سچی خوابین دیکھتے ہین - بعض وقت کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ بطور الہام بھی سُن لیتے ہین - بعض وقت کشفی طور پر کسی مردہ کو دیکھ لیتے یا کشف قبور کے رنگ مین کسی روح سے ملاقات کر لیتے ہین - مگر وہ ایسے ناتمام نظارون سے کسی کمال کے وارث نہین کہلا سکتے - اور خدا تعالی ان بدکارون یا ناتمام فقیرون کو اسلئے رویا یا کشف یا

دے اور محمد حسین جیسے راستباز کو اگر وہ راستبازہے ذلیل اور روسیاہ کرے - کیا یہ خدا کا فعل تھا یا

بقیہ حاشیہ

الہام کا مزہ چکھاتا ہے کہ تا وہ یقین کر لین کہ یہ قوت تخمی طور پر ہر ایک مین موجود ہے اور ہر ایک کے لئے ترقی کی راہ کھلی ہے خدا نے کسی کو روکنا نہین چاہا - سو یہ نمایش جو تمام نقباء یا فاسقون اور فاجرون کو ہوتی ہے - یہ صرف اسی غرض کے لئے ہے کہ تا اُنکی ہمتین مضبوط ہون اور اُنکا شوق بڑھے اور آگے قدم رکھنے کے لئے طیار ہون - اور اس نمایش مین بہت سی اضغاث احلام بھی داخل ہو جاتی ہین -

غرض کمال کی یہ علامت نہین - ہان صحت استعداد کی کسی قدر علامت ہے - اور مین اعلان سے کہتا ہون کہ جسقدر فقرا مین سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہین وہ تمام اُس کامل نعمت مکالمہ الہیہ سے بے نصیب ہین - اور محض یاوہ گو اور ژاژ خا ہین -

اور مکالمہ الہیہ کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرح اُس شخص کو جو فنا فی النبی ہے اپنے کامل مکالمہ کا شرف بخشے - اس مکالمہ مین وہ بندہ جو کلیم اللہ ہو خدا سے گویا آمنے سامنے باتین کرتا ہے - وہ سوال کرتا ہے - خدا اسکا جواب دیتا ہے - گو ایسا سوال جواب پچاس۵۰ دفعہ واقعہ ہو یا اس سے زیادہ بھی - خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ کے ذریعہ سے تین۳ نعمتین اپنے کامل بندہ کو عطا فرماتا ہے - **اول** اُن کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور قبولیت سے اطلاع دیجاتی ہے - **دوم** اُسکو خدا تعالیٰ بہت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے - **سوم** اُسپر قران شریف کے بہت سے علوم حکمیہ بذریعہ الہام کھولے جاتے ہین - پس جو شخص اس عاجز کا مکذب ہو کر پھر یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ ہنر مجھ مین پایا جاتا ہے مین اُسکو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کہ ان تینون باتون مین میرے ساتھہ مقابلہ کرے اور فریقین مین قرآن شریف کے کسی مقام کی سات آیتین تفسیر کیلئے بالاتفاق منظور ہو کر انکی تفسیر دونون فریق لکھین یعنی فریق مخالف اپنے الہام سے اُسکے معارف لکھے - اور مین نے اپنے الہام سے لکھون - اور چند ایسے الہام قبل از وقت وہ پیش کرے جنمین قبولیت دعا کی بشارت ہو اور وہ دعا فوق الطاقت ہو - ایسا ہی مین بھی پیش کرون اور چند امور غیبیہ جو آنیوالے زمانہ سے متعلق ہین وہ قبل از وقت ظاہر کرے - اور ایسا ہی مین بھی ظاہر کرون اور دونون فریق کے یہ بیان اشتہارات کے ذریعہ سے شایع ہو جائین تب ہر ایک کا صدق کذب کھل جائیگا - مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ہرگز ایسا نہین کر سکینگے - مکذبین کے دلون پر خدا کی لعنت ہے خدا انکو نہ قرآن کا نور دکھلائیگا نہ بالمقابل دعا کی استجابت جو علامات قبل از وقت کے ساتھہ ہو اور نہ امور غیبیہ پر اطلاع دیگا لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ - پس اب مینے یہ اشتہار دیدیا ہے جو شخص اسکے بعد اس سیدھے طریقے سے میرے ساتھہ مقابلہ نہ کرے اور نہ تکذیب سے باز آوے وہ خدا کی لعنت فرشتون کی لعنت اور تمام صلحاء کی لعنت کے نیچے ہے - وما علی الرسول الا البلاغ - منہ -

انسان کا منصوبہ۔

ماسوا اسکے مین دوبارہ حق کے طالبون کے لیئے عام اعلان دیتا ہون کہ اگر وہ اب بھی نہین سمجھے تو نئے سر سے اپنی تسلی کرلین۔ اور یاد رکھین کہ خدا تعالیٰ سے چھ طور کے نشان میرے ساتھ ہین۔

اول۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت مین میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا تو وہ ذلیل ہوگا۔ مین ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہون کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی کے مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام مقدار نظم و نثر بنا سکے اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھا کر اسکی تصدیق کر سکے تو مین کاذب ہون۔ **دوم**۔ اور اگر یہ نشان منظور نہ ہو تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناوین۔ یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے۔ اور پہلی سات آیتین جو نکلین انکی تفسیر مین بھی عربی مین لکھون اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر مین حقائق معارف کے بیان کرنیمین صریح غالب نہ رہون تو پھر بھی مین جھوٹا ہون۔ **سوم**۔ اور اگر یہ نشان بھی منظور نہ ہو تو ایکسال تک کوئی مولوی نامی مخالفوںمین سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ مین انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھسے ظاہر نہو تو پھر بھی مین جھوٹا ہونگا۔ **چہارم**۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو ایک تجویز یہ ہے کہ بعض نامی مخالف اشتہار دیدین کہ اس تاریخ کے بعد ایکسال تک اگر کوئی نشان ظاہر ہو تو ہم توبہ کرینگے اور مصدق ہوجائینگے۔ پس اس اشتہار کے بعد اگر ایک سال تک مجھسے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا جو انسانی طاقتون سے بالاتر ہو خواہ پیشگوئی ہو یا اور تو مین اقرار کرونگا کہ مین جھوٹا ہون۔ **پنجم**۔ اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو شیخ محمد حسین بطالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھسے مباہلہ✠ کرلین۔ پس اگر

✠ **حاشیہ**۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مباہلہ کی دعوت پر اطلاع پاکر اپنے خط مین مولوی عبد الحق غزنوی کے مباہلہ کا ذکر کیا ہے شاید اس ذکر سے اُس کا یہ مطلب ہے کہ اُس مباہلہ سے عبد الحق پر کوئی بلا نازل نہ ہوئی اور نہ اس طرف کوئی نیک اثر ظاہر ہوا۔ سو مین اُسکو اور اُس کے رفیقونکو اطلاع دیتا ہون کہ اول تو یہ بات صحیح نہین ہے کہ اُس مباہلہ کے بعد عبد الحق کو کوئی

مباہلہ کے بعد میری بد دعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا تو مین اقرار کرونگا کہ مین جھوٹا ہون۔

واقعی ذلت نہ پہونچی۔ یا ہمین کوئی واقعی عزت حاصل نہ ہوئی جیسا کہ مین آگے چلکر بیان کرونگا ماسوا اسکے وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہین تہا اور نہ میرا اسمین یہ مدعا تھا کہ عبد الحق پر بد دعا کرون اور نہ مینے بعد مباہلہ کبھی اسبات کی طرف توجہ کی۔ اسبات کو اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مینے کبھی عبد الحق پر بد دعا نہین کی۔ اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہین دیا لیکن اب نااہل مولویون کا ظلم انتہا سے گذر گیا۔ اسلئے اب مین آسمانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک مکفر سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہون۔ اور اس لئے کہ بعد مین شبہات پیدا نہ ہون مینے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہین کم سے کم دس آدمی انمین سے مباہلہ کی درخواست کرین تا خدا کی مدد صفائی سے ثابت ہو اور کسی تاویل کی گنجائش نرہے اور تا کوئی بعد مین یہ نہ کہے کہ مقابل پر صرف ایک آدمی تہا سو اتفاقاً اسپر کوئی مصیبت آگئی بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہین سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہی کہا کرتے ہین کہ گذشتہ مباہلہ مین عبد الحق کو فتح ہوئی۔ کیونکہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی کی تہی اس مین آتھم نہین مرا۔ مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہین سمجھتے کہ کب اور کس وقت یہ الہام ظاہر کیا گیا تہا کہ آتھم ضرور میعاد کے اندر مرے گا۔ اور کس اشتہار یا کتاب مین مینے لکھا تہا کہ اس عرصہ مین بغیر کسی شرط کے آتھم کی نسبت موت کا حکم ہے۔ دنیا مین سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہین جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہین۔ اے مردار خوار مولویو اور گندی روحو تمپر افسوس کہ تمنے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو تم سچائی کے تیز شعاعون کو کیونکر چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور نہ تہا کہ خدا اس پیشگوئی مین اپنی شرط کا لحاظ رکھتا۔ اے ایمان اور انصاف سے دور بھاگنے والو سچ کہو کہ کیا اس پیشگوئی مین کوئی ایسی شرط نہ تہی جسپر قدم مارنا آتھم کا اس کی موت مین تاخیر ڈال سکتا تہا سو تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیون نے کھائی۔

آنکھ کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام چمکون کے ساتھ پوری ہوگئی۔ اسپ اس پیشگوئی کو ایک پیشگوئی نہ سمجھو۔ بلکہ یہ دو پیشگوئیان ہین جو اپنے وقت پر ظہور مین آئین۔

(۱) اول وہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین درج ہے۔ جسکو آج سے پندرہ برس

یہ طریق فیصلہ ہین جو مینے پیش کئے ہین۔ اور مین ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کہ اب سچے

پہلے صاف لفظون مین یہ ظاہر کیا تہا کہ عیسائیون کا ایک فتنہ برپا ہوگا۔ اور یہودی صفت لوگ اُنکے ساتھ ملینگے اور وہ حق کو چھپانے کے لئے بڑا مکر کرینگے اور بہت ایذا دینگے آخر صدق ظاہر ہو جائے گا۔ سو وہی صدق تہا جسکی تائید مین پندرہ برس پہلے یہ پیشگوئی کی گئی۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جسنے آتھم کو پیشگوئی سُننے کے بعد ایک مجرم کی طرح لرزان ہراسان بنا دیا تہا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جس نے آتھم کو [۳] تین جھوٹے بہتانون کے بنانے کے لئے مجبور کیا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جسنے آتھم کو قسم کھانے سے روکا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تھا جس نے آتھم کو اس ایذا اٹھانے کے بعد نالش کرنے کی جرأت سے ڈرا دیا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جس سے آتھم آخری الہامون کے موافق آخری اشتہار سے آٹھ مہینے کے اندر تمام پادریون کا منہ کالا کرکے قبر کے گڑھے مین جا پڑا۔

آتھم کی پیشگوئی کو اگر اس پیشگوئی کے ساتھ جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین لکھی گئی تہی اکھٹا کرکے پڑھا جائے تو یہ ایک ایسا اعجاز نمایان ہے جس سے بڑے بڑے کافرون کے دل نرم ہو سکتے ہین۔ اور یہ پیشگوئی آفتاب کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مگر ان مولویون کی کن سے تشبیہ دون وہ اُس بیوقوف اندھے سے مشابہت رکھتے ہین کہ جو آفتاب کے وجود سے منکر ہو گیا تہا اور بڑے زور سے وعظ کرتا تہا کہ آفتاب کے وجود پر کوئی بہی دلیل نہین۔ تب آفتاب نے اُسکو کہا کہ ای مادرزاد اندھے مین کونسی دلیل تجھکو بتلاؤن کہ تا تو میرے وجود کا قائل ہو جائے۔ سو بہتر ہے کہ تو خدا سے دعا کیا کر تا وہ تجھے آنکھین بخشے پھر جب تو سوجاکھا ہو جائے گا تو باسانی مجھے دیکھ لیگا۔

یہ غضب کی بات ہے کہ جس واقعہ کی خبر خدا نے پندرہ برس پہلے دیدی اور اُسی طور پر وہ واقعہ ظہور مین آیا اور اپنی شرط کے موافق پورا ہوا اور پھر دوسرے الہام کے موافق جو اُسی زمانہ مین شائع ہو چکا آتھم آخری اشتہار سے آٹھ مہینے کے اندر قبر مین جا پہونچا۔ اور سب مراتب پیشگوئی کے پورے ہو گئے۔ اور اس جھگڑے کے متعلق جو ہم مین اور عیسائیون مین نہایت زور سے برپا ہوا آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی خبر دی۔

یہ سب کچھ ہوا مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اُس

دل سے ان طریقون مین سے کسی طریق کو قبول کرین - یعنی یا تو میعاد دو ماہ مین جو مارچ ۱۸۹۷ء

بقیہ حاشیہ

آفتاب ظہور حق سے منکر ہین - مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو عبدالحق کے مباہلہ کا ذکر کرکے پھر مجملاً یہ اشارہ کیا ہے کہ آثار نصرت الٰہی بعد مباہلہ عبدالحق کی طرف تھے - یہ ایک عظیم الشان سچائی کا خون کیا ہے - اور اس قسم ایک گندہ جھوٹ بولا ہے جس سے ایک مومن کا بدن کانپ جاتا ہے افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہین مگر تقوی اور دیانت سے ایسے دور ہین کہ جیسے مشرق سے مغرب - اگر ان کلمات سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ عیسائیون نے پیشگوئی کے میعاد کے بعد امرتسر مین بہت شور مچایا تھا اور ناپاک فرقہ نصرانیون کا طوائف کی طرح کوچون اور بازارون مین ناچتے پھرتے تھے - اور اس عاجز کو سب پادری اور اُنکے ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض اخبارون والے گالیان دیتے تھے اور طرح طرح کی بدزبانی کرتے تھے یہ گویا عبدالحق کے مباہلہ کا اثر تھا - تو مین مولوی ثناء اللہ کو یقین دلاتا ہون کہ ہر ایک جوش اور بدزبانی جسکی واقعات صحیحہ پر بنا نہ ہو اور محض اپنی غلط فہمی اور کوتہ اندیشی ہو اہل حق کی عزت کو اُس سے کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا - اور نہ کسی مخالف کی اُس سے فتح سمجھی جا سکتی ہے - بلکہ ایسے لوگون کی یہ جھوٹی خوشی اخیر پر اُن کے لئے ایک لعنت سے بھرا ہوا عذاب ہو جاتا ہے - جیسا کہ جن لوگون نے ہمارے سید و مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وطن سے نکالا اور بہت سی بے ادبیون اور شوخیون کے ساتھ پیش آئے یا فرعون نے جو کئی مرتبہ حضرت موسی کو اپنے دربار سے دھکے دیکر باہر کر دیا اور اُن کا نام کافر کہا اور اپنی دانست مین بہت بے عزتی کی - ایسا ہی جب حضرت مسیح نے یہودیون کو ایلیا کے نزول کے بارے مین اُنکے خیال کے موافق تسلی بخش جواب نہ دیا تو یہودیون نے مسیح پر بہت ٹھٹھا مارا اور اُنکا نام ملحد رکھا گیا اور اکثر لوگون نے انکو مارا اور اُن کے منہ پر تھوکا اور کوڑے بھی لگے اور اپنے خیال مین بڑی بے عزتی کی - لیکن درحقیقت یہ سب جھوٹی خوشیان تھین - اور واقعات صحیحہ پر اُن کی بنیاد نہ تھی - اسلئے نہین کہہ سکتے کہ ان بے ادبیون سے اُن پاک نبیونکی کوئی واقعی بے عزتی ہو گئی - یا کوئی واقعی فتح انکے مخالفونکو میسر آئی - مثلاً دیکھو کہ اس زمانہ مین نجاست خوار پادری ہمارے سید و مولی فخر المرسلین خاتم النبیین سید الاولین والآخرین کی کیسی بے ادبیان کر رہے ہین - ہزارون گالیان نکالتے ہین - جھوٹھے بہتان لگاتے ہین - نعوذ باللہ ڈاکو - رہزن - زانی اپنی شیطانی سیرت سے نام رکھتے

کی دسؔ تاریخ تک مقرر کرتا ہون اس عربی رسالہ کا ایسا ہی فصیح بلیغ جواب چھاپکر شایع کرین یا

حاشیہ

ہین - جیسا کہ ابھی ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح نام متعین فتح گڈہ نے اسی قسم کی آنجناب کی نسبت بے ادبیان کین - مگر کیا ان بدکارون نجاست خوارون کی بے ادبیون سے جو زندہ خدا کو چھوڑ کر ایک پلید مردہ کی پوجا مین لگ گئے ہین اُس آفتاب ہدایت کی شان مین کچھ فرق آگیا ؟ نہین - بلکہ یہ تمام زیادتیان انھین پر حسرتین ہین -

پس اسیطرح اگر اندھے پادریون نے یا یک چشم مولویون نے آتھم کے مقدمہ کی حقیقت کو اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی کی واقعی ذلت انھین کو پہونچی اور اس خطا کی سیاہی انھین کے مونہہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انھین پر برسی چنانچہ صدہا آدمیون نے بعد اسکے رو رو کے توبہ کی کہ ہم غلطی پر تھے - غرض کسی جھوٹی خوشی سے کسی پر سچا الزام نہین آسکتا - اور نہ جھوٹھے الزام سے کوئی واقعی دھبہ کسی کی عزت کو لگ سکتا ہے - اور نہ اس سے کسی کی واقعی فتح سمجھی جا سکتی ہے - بلکہ وہ انجام کے لحاظ سے اُن لوگون پر لعنت کا داغ ہے جنھون نے ایسی جھوٹی خوشی کی -

پس آتھم کی نسبت جسقدر پلیدون اور نابکارون نے خوشیان کین - اب وہی خوشیان ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئین -

اب ڈھونڈو آتھم کہان ہے - کیا پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق وہ قبر مین داخل نہین ہوا - کیا وہ ہاویہ مین نہین گرایا گیا -

اے اندھو ! مین کب تک تمھین بار بار بتلاؤن گا - کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اپنی شرط کے موافق اپنے پاک الہام کو پورا کرتا - آتھم تو اُسی وقت مرگیا تھا جبکہ میری طرف سے چار ہزار کے انعام کے ساتھ متواتر اُسپر حجت پوری ہوئی اور وہ سر نہ اٹھا سکا - پھر خدا نے اسکو نہ چھوڑا جب تک قابض ارواح کے اسکو سپرد نہ کر دیا -

پیشگوئی ہر ایک پہلو سے کھُل گئی - اب بھی اگر جہنم کو اختیار کرتا ہے تو مین عمداً گرنے والے کو پکڑ نہین سکتا - یہ تمام واقعات ایسے ہین کہ ان سب پر پوری اطلاع پاکر ایک متقی کا بدن کانپ جاتا ہے اور پھر وہ خدا سے شرم کرتا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی سے انکار کرے - مین یقیناً جانتا ہون کہ اگر کوئی میرے سامنے خدا تعالی کی قسم کھا کر اس پیشگوئی کے صدق سے انکار کرے تو خدا تعالی اُسکو بغیر سزا نہین چھوڑے گا - اول چاہیے کہ وہ

بالمقابل ایک جگہ بیٹھکر زبان عربی مین میرے مقابل مین سات آیت قرآنی کی تفسیر لکھین۔ اور یا ایکسال تک

ان تمام واقعات سے اطلاع پاوے تا اسکی بے خبری اسکی تشفیع نہ ہو۔ پھر بعد اسکے قسم کھاوے کہ یہ خدا تعالی کی طرفسے نہین اور جھوٹھی ہے پھر اگر وہ ایکسال تک اس قسم کے وبال سے تباہ نہ ہوجائے اور کوئی فوق العادت مصیبت اسپر نہ پڑے تو دیکھو کہ مین سبکو گواہ کرکے کہتا ہون کہ اس صورت مین مین اقرار کرونگا کہ ہان مین جھوٹھا ہون۔ اگر عبد الحق اسبات پر اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے۔ اور اگر محمد حسین بٹالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان مین آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایسا ہی سمجھ رہا ہے تو انھین پر فرض ہے کہ قسم کھانیسے اپنی تقوی دکھلاوین اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان مین سے کسینے قسم کھائی کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور عیسائیون کی فتح ہوئی تو خدا اسکو ذلیل کریگا۔ روسیاہ کریگا۔ اور لعنت کی موت سے اسکو ہلاک کریگا۔ کیونکہ اسنے سچائی کو چھپانا چاہا جو دین اسلام کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالینگے؟ ہرگز نہین۔ کیونکہ یہ جھوٹھے ہین۔ اور کتون کی طرح جھوٹھ کا مردار کھا رہے ہین۔

اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبد الحق کے مباہلہ مین اس طرفسے کسی بددعا کا ارادہ نہ کیا گیا ہو مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیے جنپر غور کرنیسے اسکی ذلت اور نامرادی پائی جائے اور اپنی عزت دکھلائی دے۔

سو جاننا چاہیے کہ وہ امور بہ تفصیل ذیل ہین جو بحکم العاقبۃ للمتقین ہمارے عزت کے موجب ہوئے۔ **اوّل**۔ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ اپنے واقعی معنون کے رو سے پوری ہوگئی۔ اور اسدن وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مر گیا۔ اور تمام مخالفون کا مونہہ کالا ہوا اور انکی تمام جھوٹی خوشیان خاک مین مل گئین۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پاکر صدہا دلون کا کفر ٹوٹا۔ اور ہزارون خط اسکی تصدیق کے لئے پہونچے۔ اور مخالفون اور مکذبون پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہین مار سکتے۔ **دوسرا** وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا۔ وہ ان عربی رسالون کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویون اور پادریون کے ذلیل کرنیکے لئے لکھا

میرے پاس نشان دیکھنے کے لئے رہیں - اور یا اشتہار شایع کرکے اپنے ہی گھر مین کیسی نشانی

حاشیہ

گیا تھا اور انھین مین سے یہ عربی مکتوب ہے جو اب نکلا - کیا عبد الحق اور کیا اُسکے دوسرے بھائی ان رسائل کے مقابل پر مر گئے اور کچھ بھی لکھ نہ سکے - اور دنیا نے یہ فیصلہ کر دیا کہ عربی دانی کی عزت اسی شخص یعنی اس راقم کے لئے مسلّم ہے جسکو کافر ٹھہرایا گیا ہے - اور یہ سب مولوی جاہل ہین -

اب سوچو کہ یہ عزت کی تعریفین مجھکو کس وقت ملین - کیا مباہلہ کے بعد یا اُس کے پہلے - سو یہ ایک مباہلہ کا اثر تھا کہ خدا نے ظاہر کیا - اسی وقت مین خدا نے شیخ محمد حسین بٹالوی کا وہ الزام کہ اس شخص کو عربی مین ایک صیغہ نہین آتا میرے سر پر سے اتارا - اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

تیسرا وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ قبولیت ہے جو مباہلہ کے بعد دنیا مین کھل گئی - مباہلہ سے پہلے میرے ساتھ شاید تین چار سو آدمی ہون گے اور اب آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ وہ لوگ ہین جو اس راہ مین جان فشان ہین - اور جسطرح اچھی زمین کی کھیتی جلد جلد نشوونما پکڑتی اور بڑھتی جاتی ہے ایسا ہی فوق العادت طور پر اس جماعت کی ایک ترقی ہو رہی ہے - نیک روحین اس طرف دوڑتی چلی آتی ہین - اور خدا زمین کو ہماری طرف کھینچتا چلا آتا ہے - مباہلہ کے بعد ہی ایک ایسی عجیب قبولیت پھیلی ہے کہ اسکو دیکھکر ایک رقت پیدا ہوتی ہے - ایک دو اینٹ سے اب ایک محل طیار ہو گیا ہے - اور ایک دو قطرہ سے اب ایک نہر معلوم ہوتی ہے - ذرہ آنکھین کھولو اور پنجاب اور ہندوستان مین پھرو - اب اکثر جگہ ہماری جماعتین پاؤ گے - فرشتے کام کر رہے ہین اور دلون مین نور ڈال رہے ہین - سو دیکھو مباہلہ کے بعد کیسی عزت ہمکو ملی - سچ کہو کیا یہ خدا کا فعل ہے یا انسان کا -

چوتھا وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا رمضان مین خسوف کسوف ہے - کتب حدیث مین صدہا برسون سے یہ لکھا ہوا چلا آتا تھا کہ مہدی کی تصدیق کے لئے رمضان مین خسوف کسوف ہوگا - اور آجتک کسی نے نہین لکھا کہ پہلے اس سے کوئی ایسا مہدویت کا مدعی ظاہر ہوا تھا جسکو خدا نے یہ عزت دی ہو کہ اُسکے لئے رمضان مین خسوف کسوف ہو گیا ہو - سو خدا نے مباہلہ کے بعد یہ عزت بھی میرے نصیب کی -

اے اندھو! اب سوچو کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت کسکو ملی - عبد الحق تو میری ذلت کے لئے دعائین کرتا تھا - یہ کیا واقعہ پیش آیا کہ آسمان ہی مجھے عزت دینے کے لئے جھکا

ایک برس تک انتظار کرین۔ اور یا مباہلہ کرلین۔ **ششم**۔ اور اگر ان باتون مین سے کوئی بہی نہ کرین تو مجہے

بقیہ حاشیہ

کیا تم مین ایک بہی سوچنے والا نہین جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم مین ایک بہی دل نہین جو اس بات کو سمجہے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پہیل گئی۔

پانچوان وہ امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا علم قرآن مین اتمام حجت ہے۔ مینے یہ علم پاکر تمام مخالفونکو کیا عبدالحق کا گروہ۔ اور کیا بطالوی کا گروہ غرض سبکو بلند آواز سے اس بات کیلئے مدعو کیا کہ مجہے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے تم لوگون مین سے کسی کی مجال نہین کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرسکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل اُن مین سے کوئی بہی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتون کی جڑ ہے انہون نے مہر لگادی۔ سو یہ سب کچہہ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اُسی زمانہ مین کتاب کرامات الصادقین لکہی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بہی نہ لکہہ سکا۔ تو کیا ابتک عبدالحق اور اسکی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا ابتک یہ ثابت نہ ہوا کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجہے دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تہا کہ ایک فرزند اُسکے گہر مین پیدا ہوگا۔ اور مینے بہی خدا تعالی سے الہام پاکر یہ اشتہار انوار الاسلام مین شایع کیا تہا کہ خدا تعالی مجہے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالی کے فضل اور کرم سے میرے گہر مین تو لڑکا پیدا ہوگیا جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکہتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچہنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہان گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ مین تحلیل پاگیا یا پہر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا۔ کیا اسکے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچہہ اُسنے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچہہ مینے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اسکو پورا کردیا۔ چنانچہ رسالہ ضیاء الحق مین بہی اسی لڑکے کا ذکر لکہا گیا ہے۔

ساتوان امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندون کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انہون نے میری خدمت کیلئے دکہلایا مجہے کبہی یہ طاقت نہ ہوگی کہ مین خدا کے اُن احسانات کا شکر ادا کرسکون جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہوگئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ مین لکہہ چکا

اور میری جماعت سے سات سال تک اس طور سے صلح کرلین کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے موہنہ

حاشیہ

ہون یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ علم قرآن اور علم زبان محض اعجاز کے طور پر بخشا کہ اُس کے مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کُل مخالفون کی ذلت ہوئی۔ ہر ایک خاص و عام کو یقین ہوگیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہین۔ گویا یہ لوگ مرگئے۔ عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اُسکے اور رفیقون کو بھی ڈبویا۔

اور جسمانی نعمتین جو مباہلہ کے بعد میرے پر وارد ہوئین وہ مالی فتوحات ہین۔ جو اس درویش خانہ کے لئے خدا تعالیٰ نے کھولدین۔ مباہلہ کے روز سے آجتک پندرہ ہزار کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جو اس سلسلہ کے ربانی مصارف مین خرچ ہوا جسکو شک ہو وہ ڈاکخانہ کی کتابون کو دیکھ لے اور دوسرے ثبوت ہم سے لیلے۔ اور رجوع خلائق کا اسقدر مجمع بڑھگیا کہ بجائے اسکے کہ ہمارے لنگر مین ساٹھ یا ستر روپیہ ماہواری کا خرچ ہوتا تھا اب اوسط خرچ کبھی پانچ سو کبھی چھ سو ماہواری تک ہوگیا۔ اور خدا نے ایسے مخلص اور جان فشان ارادت مند ہماری خدمت مین لگا دیئیے کہ جو اپنے مال کو اس راہ مین خرچ کرنا اپنی سعادت دیکھتے ہین۔ چنانچہ منجملہ اُن کے حبی فی اللہ **حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا صاحب** تاجر مدراس ہین۔ جو اس رسالہ کے لکھنے کے وقت بھی اس جگہ موجود ہین۔ اور مدراس سے دور دراز سفر کرکے میرے پاس تشریف لائے ہوئے ہین۔ سیٹھ صاحب موصوف مباہلہ کے اثر کا ایک اول نمونہ ہین جنھون نے کئی ہزار روپیہ ہمارے سلسلہ کی راہ مین محض للہ لگا دیا ہے۔ اور برابر ایسی سرگرمی سے خدمت کر رہے ہین کہ جب تک انسان یقین سے نہ بھر جائے اس قدر خدمت نہین کرسکتا۔ وہ ہمارے درویش خانہ کے مصارف کے اول درجہ کے خادم ہین۔ اور آج تک یکمشت رقوم کثیرہ اس راہ مین دیتے رہے ہین۔ علاوہ اسکے مین دیکھتا ہون کہ انھون نے ایکسو روپیہ ماہواری اعانت کے طور پر اپنے ذمہ واجب کر رکھا ہے۔ مباہلہ کے بعد اُن کے مال سے جسقدر مجھے مدد پہونچی ہے اور پہونچ رہی ہے مین اُسکی نظیر نہین دیکھتا۔ یہ خدا تعالےٰ کی رحمت ہے کہ اُسنے اس درجہ کی محبت دلون مین ڈالدی۔ یہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب وہی ہین جو آتھم کو قسم دینے کے وقت اس بات کے لئے طیار تھے کہ اگر آتھم قسم پر روپیہ طلب کرے تو اپنے پاس سے دس ہزار روپیہ تک اُسکے پاس جمع کرادین۔

ایسا ہی مباہلہ کے بعد حبی فی اللہ **شیخ رحمت اللہ صاحب** نے مالی اعانت سے بہت سا بوجھ ہمارے درویش خانہ کا اٹھایا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ سیٹھ صاحب موصوف

بند رکھین - اور ہر ایک کو محبت اور اخلاق سے ملین اور قہر الٰہی سے ڈر کر ملاقاتون مین مسلمانون

سے بعد نمبر دوم پر شیخ صاحب ہین جو محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے ہین - شیخ صاحب موصوف اس راہ مین دو ہزار سے زیادہ روپیہ دے چکے ہون گے - اور ہر ایک طور سے وہ خدمت مین حاضر ہین - اور اپنی طاقت اور وسعت سے زیادہ خدمت مین سرگرم ہین -

ایسا ہی بعض میرے مخلص دوستون نے مباہلہ کے بعد اس درویش خانہ کے کثرت مصارف کو دیکھ کر اپنی تھوڑی تھوڑی تنخواہون مین اسکے لئے حصہ مقرر کر دیا ہے - چنانچہ میرے مخلص دوست منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپورہ تنخواہ مین سے تیسرا حصہ یعنی بیس ۲۰ روپیہ ماہوار دیتے ہین -

ہماری عزیز جماعت حیدر آباد کی یعنی مولوی سید مردان علی صاحب اور مولوی سید ظہور علی صاحب اور مولوی عبد الحمید صاحب دس دس روپیہ اپنی تنخواہ مین سے دیتے ہین - اور اسی طرح مفتی محمد صادق صاحب بھیروی - اور منشی روڑا صاحب کپورتھلہ اور انکے رفیق - اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب چکراتہ - اور ڈاکٹر بوڑیخان صاحب قصور - اور سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر - اور حکیم فضل الدین صاحب بھیروی* - اور خلیفہ نوردین صاحب جمون+ - سب بدل و جان اس راہ مین مصروف ہین - ایسا ہی ہماری مخلص اور محب جماعت سیالکوٹ یہ تمام محبین اپنی طاقت سے زیادہ خدمت مین مصروف ہین ایسا ہی محبی انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد بدل و جان خدمت مین لگے ہوئے ہین ایسا ہی ہمارے دلی محب مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو اس سلسلہ کی تائید کیلئے عمدہ عمدہ تالیفات مین سرگرم ہین - اور صاحبزادہ پیرجی سراج الحق صاحب نعمانی تو ہزارون مریدون سے قطع تعلق کر کے اسجگہ کی درویشانہ زندگی قبول کی - اور میان عبد اللہ صاحب سنوری - اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی - اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی - اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی - اور منشی چودھری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپورہ - اور منشی جلال الدین صاحب بلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت مین لگے ہوئے ہین - مین اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہون کہ انمین سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میان جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤن سے قریب رہنے والے ہین وہ تینون غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روز مزدوری کرتے ہین سرگرمی سے ماہواری چندہ مین شریک ہین - انکے دوست میان عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن

* حکیم فضل الدین صاحب اس راہ مین ایسے مصروف ہین گویا محو ہین -

+ اور خلیفہ نوردین صاحب علاوہ دائمی خدمات کے ابھی پانسو روپیہ نقد بطور امداد دے چکے ہین - منہ -

کی عادت کے طور پر پیش آوین۔ ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دین۔ پس اگر ان سات سال

بقیہ حاشیہ

سو روپیہ دے گیا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اُس غریب نے کئی برسون مین جمع کیا ہو گا۔ مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔ *

پس یہ خدا کی رحمت اور خدا کا فضل ہے جو اُسنے ہمین اُن تکالیف سے بچایا جنمین ہمارے مخالف گرفتار ہین۔ مین اُس واحد لاشریک کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہون کہ اگرچہ مباہلہ سے پہلے ہی وہ ہمیشہ میرا متکفل رہا مگر مباہلہ کے بعد کچھہ ایسے برکات روحانی اور جسمانی نازل ہوئے کہ پہلی زندگی مین مین انکی نظیر نہین دیکھتا۔

آٹھوان امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت زیادہ کرنیکے لئے ظہور مین آیا کتاب **ست بچن** کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے وہ سامان عطا کئے جو **تین سو برس** سے کسیکے خیال مین بھی نہین آئے تھے۔ میری یہ کتاب سولہ لاکھہ سکھ صاحبان کے لئے ایسی ایک لطیف دعوت ہے جس سے مین امید کرتا ہون کہ اُن کے دلونپر بہت اثر پڑے گا۔ مین اس کتاب مین **باوانانک صاحب** کی نسبت ثابت کر چکا ہون کہ باوا صاحب درحقیقت مسلمان تھے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کا ورد تھا۔ آپ بڑے **صالح** آدمی تھے۔ آپنے دو مرتبہ **حج** بھی کیا۔ اور اولیاء اسلام کی قبور پر اعتکاف بھی کرتے رہے۔ جنم ساکھیون مین آپکے وصایا مین اسلام اور توحید اور نماز روزہ کی تاکید پائی جاتی ہے۔ آپ نماز کے بہت پابند تھے اور بنفس نفیس خود بانگ بھی دیا کرتے تھے۔ آخری شادی آپ کی ایک نیکبخت مسلمان کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ جس سے سمجھا جاتا ہے کہ آپنے بدل مسلمانون کے ساتھہ تعلق رشتہ بھی پیدا کر لیا تھا۔ اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ آپ کی پیاری یادگار وہ **چولہ** ہے جسپر کلمہ شریف اور قرآن شریف کی بہت سی آیتین لکھی ہوئی ہین۔ آپنے یادگار کے طور پر گرنتھہ کو نہین چھوڑا۔ اور نہ اُسکے جمع کرنیکے لئے کوئی وصیت کی۔ صرف اُس چولہ کو چھوڑا جسپر قرآن شریف لکھا ہوا تھا۔ اور جسپر جلی قلم سے یہ لکھا ہوا تھا **اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ**۔ یعنی سب دین جھوٹے ہین مگر اسلام۔ پس یہ کتاب جو بعد مباہلہ طیار ہوئی یہ وہ عطیہ ربانی ہے جو **مجھکو ہی** عطا کیا گیا۔ اور خدا نے اس **تبلیغ** کا ثواب **مجھکو ہی** عطا فرمایا۔

نوان امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کے زیادہ ہونیکا موجب ہوا یہ ہے کہ اس

* ہمارے دلی محب صاحبزادہ **افتخار احمد** صاحب خلف رشید **حاجی منشی احمد جان صاحب** جو لودھیانہ کے مشاہیر مشائخ میں سے ہیں اور صدہا مرید رکھتے تھے جنکو مجھسے بہت تعلق محبت تھا۔ وہ یعنی صاحبزادہ صاحب موصوف اپنے وطن سے گویا ہجرت کرکے معہ اپنے تمام عیال اور اپنے بھائی میان منظور محمد کے میرے پاس ہین اور ہریک خدمت مین حاضر ہین۔ گویا اپنی زندگی اس راہ مین وقف کر رہے ہین۔ منہ۔

مین میری طرف سے خدا تعالی کی تائید سے اسلام کیلئے متین نمایان اثر ظاہر نہ ہون اور جیسا کہ مسیح کے

عرصہ مین آٹھ ہزار کے قریب لوگون نے میرے ہاتھ مین بیعت کی۔ اور بعض نے قادیان پہونچکر اور بعض نے بذریعہ خط توبہ کا اقرار کیا۔ پس مین یقیناً جانتا ہون کہ اسقدر بنی آدم کی توبہ کا ذریعہ جو مجھکو ٹھہرایا گیا یہ اُس قبولیت کا نشان ہے جو خدا کی رضامندی کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ اور مین دیکھتا ہون کہ میری بیعت کرنیوالون مین دن بدن صلاحیت اور تقوی ترقی پذیر ہے۔ اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت مین ایک اور عالم پیدا ہو گیا ہے۔ مین اکثر کو دیکھتا ہون کہ سجدہ مین روتے اور تہجد مین تضرع کرتے ہین۔ ناپاک دل کے لوگ انکو کافر کہتے ہین۔ اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہین۔ مین دیکھتا ہون کہ ہمارے نوعمر دوست جیسا کہ **خواجہ کمال الدین بی۔ اے** بڑی سرگرمی سے دین کی اشاعت مین کوشش کر رہے ہین۔ اُنکے چہرہ پر نیک بختی کے نشان پاتا ہون۔ وہ دین کے لئے سچا جوش اپنے دل مین رکھتے ہین۔ نمازون مین خشوع ظاہر کرتے ہین۔ ایسا ہی ہمارے نوعمر دوست میرزا یعقوب بیگ و میرزا ایوب بیگ جوان صالح ہین۔ بارہا مینے انکو نماز مین روتے دیکھا ہے۔

غرض یہ سب اس راہ مین فدا ہو رہے ہین۔ ایسا ہی ہمارے محب مخلص **میرزا خدا بخش صاحب** اس راہ مین وہ صدق رکھتے ہین کہ جسکے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہین۔ اور ہمارے مخلص دوست **منشی زین الدین محمد ابراہیم صاحب** انجینئر بمبئی وہ ایمانی جوش رکھتے ہین کہ مین گمان نہین کر سکتا کہ تمام بمبئی مین اُنکا کوئی نظیر بھی ہے۔ ہمارے مخلص اور محبت اور اخلاص مین محو **مولوی حکیم نور دین صاحب** کا ذکر کرنا اسجگہ ضروری نہین کیونکہ وہ تمام دنیا کو پامال کر کے میرے پاس اُن فقرا کے رنگ مین آ بیٹھے ہین جیسا کہ اخص صحابہ رضی اللہ عنہم نے طریق اختیار کر لیا تھا۔

اب ہمارے مخالفین کو سوچنا چاہیے کہ اس قدر ترقی اور سرسبزی عبد الحق کے مباہلہ کے بعد کس قسم ہوئی ہے۔ یہ خدا کی قدرت نے کیا ہے جسکی آنکھین ہون وہ دیکھے۔ ہماری **امرتسر** کی مخلص جماعت۔ ہماری **لاہور** کی مخلص جماعت۔ ہمارے **سیالکوٹ** کی مخلص جماعت۔ ہمارے **کپورتھلہ** کی مخلص جماعت۔ ہماری **ہندوستان** کے شہرون کی مخلص جماعتین وہ نور اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہین کہ اگر ایک بافراست آدمی ایک مجمع مین اُنکے منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لیگا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے جو ایسے اخلاص اُنکے دل مین بھر دیئے۔ اُنکے چہرون پر اُنکی محبت کے نور چمک رہے ہین۔ وہ ایک پہلی جماعت ہے جسکو خدا صدق کا نمونہ دکھلانیکے لئے طیار کر رہا ہے۔

دسوان امر جو عبد الحق کے مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا جلسہ مذاہب لاہور

ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور مین نہ آوے

ہے۔ اس جلسہ کے بارےمین مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ جس رنگ اور نورانیت کی قبولیت میرے مضمون کے پڑھنے مین پیدا ہوئی اور جسطرح دلی جوشش سے لوگون نے مجھے اور میرے مضمون کو عظمت کی نگہ سے دیکھا کچھ ضرورت نہین کہ مین اسکی تفصیل کرون۔ بہت سی گواہیاں اسبات پر سن چکے ہو کہ اُس مضمون کا جلسہ مذاہب پر ایسا فوق العادت اثر ہوا تہا کہ گویا ملائک آسمان سے نور کے طبق لیکر حاضر ہو گئے تہے۔ ہر ایک دل اسکی طرف ایسا کھینچا گیا تہا کہ گویا ایک دست غیب اسکو کشان کشان عالم وجد کی طرف لیجا رہا ہے۔ سب لوگ بے اختیار بول اٹھے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج بباعث محمد حسین وغیرہ کے اسلام کو سُبکی اُٹھانی پڑتی۔ ہر ایک پکارتا تہا کہ آج اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر سوچو کہ کیا یہ فتح ایک دجال کے مضمون سے ہوئی۔ پھر مین کہتا ہون کہ کیا ایک کافر کے بیان مین یہ حلاوت اور یہ برکت اور یہ تاثیر ڈالدی گئی۔ وہ جو مومن کہلاتے تہے اور آٹھ ہزار مسلمان کو کافر کہتے تہے جیسے محمد حسین بٹالوی خدا نے اس جلسہ مین کیون اُنکو ذلیل کیا۔ کیا یہ وہی الہام نہین۔ کہ "مین تیری اہانت کرنیوالونکی اہانت کرونگا"۔ اس جلسہ اعظم مین ایسے شخص کو کیون عزت دیگئی جو مولویون کی نظر مین ایک کافر مرتد ہے۔ کیا کوئی مولوی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

پھر علاوہ اس عزت کے جو مضمون کی خوبی کی وجہ سے عطا ہوئی اسی روز وہ پیشگوئی ہی پوری ہوئی جو اس مضمون کے بارےمین پہلے سے شائع کی گئی تہی۔ یعنی یہ کہ

یہی مضمون سب مضمونون پر غالب آئیگا

اور وہ اشتہارات تمام مخالفونکی طرف جلسہ سے پہلے روانہ کئے گئے تہے۔ شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی احمد اللہ اور ثناء اللہ وغیرہ کی طرف روانہ ہو چکے تہے سو اُس روز وہ الہام ہی پورا ہوا اور شہر لاہور مین دھوم مچگئی کہ نہ صرف مضمون اس شان کا نکلا جس سے اسلام کی فتح ہوئی بلکہ ایک الہامی پیشگوئی ہی پوری ہو گئی۔

اُس روز ہماری جماعت کے بہادر سپاہی اور اسلام کے معزز رکن حبی فی اللہ **مولوی عبد الکریم صاحب** سیالکوٹی نے مضمون کے پڑھنے مین وہ بلاغت فصاحت دکھلائی کہ گویا ہر لفظ مین انکو روح القدس مدد دے رہا تھا۔

سو یہ عزتین اور قبولیتین ہمکو مباہلہ کے بعد ملین۔ اب کوئی مولوی ہمین سمجہاوے

مبارکباد دی۔ شیخ محمد حسین بٹالوی بھی اُس روز طوعاً و کرہاً قائل ہو گئے کہ یہ تمام تاثیر خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور یہ مضمون اسلام کی فتح کا

یعنی خدا تعالی میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے

کہ عبد الحق نے مباہلہ کے بعد کونسی عزت دنیا مین پائی۔ کونسی قبولیت اُسکی لوگون مین پھیلی۔ کونسے مالی فتوحات کے دروازے اُسپر کُھلے۔ کونسی علمی فضیلت کی پگڑی اُسکو پہنائی گئی۔ صرف فضول گوئی کے طور سے ایک بیٹا ہونے کا دعوی کیا تہا کہ تا یہی مباہلہ کا اثر سمجہا جاے۔ مگر اُسکی بدبختی سے وہ دعوی بہی باطل نکلا۔ اور ابتک اُسکی عورت کے پیٹ مین سے ایک چوہا بہی پیدا نہ ہوا۔ مگر اُسکے مقابل پر خدا تعالی نے میرے الہام کو پورا کر کے مجہے لڑکا عطا کیا۔ ❀

یہ دسؔ برکتین مباہلہ کی ہین جو مینے لکہی ہین۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہین جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجہتے ہین۔ فعلیھم ان یتدبروا ویفکروا فی ھٰذہ العشرۃ الکاملۃ۔

بالآخر ہم دوبارہ ہر ایک مخالف مکفر مکذب پر ظاہر کرتے ہین کہ وہ مباہلہ کے میدان مین آوین اور یقیناً سمجہین کہ جسطرح خدا تعالی نے عبد الحق کے مباہلہ کے بعد یہ دس قسم کا ہمپر انعام و اکرام کیا اور اُسکو ذلیل کیا۔ اور اُس کا بیٹے کا دعوی بہی جھوٹھا نکلا۔ اور کوئی عزت اسکو حاصل نہ ہوئی۔ اور خدا تعالی نے اُسکے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھکر اس مباہلہ مین ہوگا۔ مینے اس روز **بد دعا نہین کی** کیونکہ وہ ناسمجہ اور غبی تہا۔ اور اُسکی جہالت اُسکو قابل رحم ٹھہراتی تہی **مگر اب مین بد دعا کرونگا**۔ سو چاہیے کہ ہر یک مباہلہ کی درخواست کرنیوالا اپنی طرف سے چھپا ہوا اشتہار شایع کرے۔ اور یہ ضروری ہوگا کہ مباہلہ کرنیوالا صرف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم **دس۱۰** ہون۔ اور چونکہ مباہلہ کے لئے ہر یک شخص بلایا گیا ہے خواہ پنجاب کا ہو یا ہندوستان کا یا بلاد عرب کا یا بلاد فارس کا اسلئے یہ **مشقت** مخالفونپر جائز نہین رکھی گئی کہ وہ دور دراز سفر کر کے پہونچین بلکہ حسب منطوق ما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ ویرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص **اشتہارات کے ذریعہ سے مباہلہ کرے**۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ جو الہامات مینے رسالہ انجام آتہم مین صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکہے ہین وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ مین لکہے اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہام صفحات مذکورہ کے اشتہار مین درج کرے۔ اور پھر بعد اسکے عبارت ذیل کی دُعا اس اشتہار مین لکہے۔ اور وہ یہ ہے

دُعا

اے خدائے علیم و خبیر مین جو فلان ابن فلان ساکن قصبہ فلان ہون اس شخص کو

❀ عبد الحق غزنوی نے ۲۰ شعبان ۱۳۱۳ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کیلئے جو اسکے مونہہ پر لگ گئی ہے ایک اشتہار دیا ہے۔ اس اشتہار کا جواب اس ضمیمہ مین کامل طور پر آچکا ہے۔ صرف دو باتین قابل ذکر ہین۔ اول یہ کہ وہ عربی مین مقابلہ کرنیکے لئے اپنی تئین طیار ظاہر کرتا ہے۔ بہت خوب۔ یہی نشان دیکھ لے

ہر ایک طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع ہو جاے - اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جاے اور دُنیا

بقیہ حاشیہ

جس کا نام غلام احمد ہے دعویٰ مسیح موعود ہونیمین کاذب اور مفتری اور کافر جانتا ہون - اور یہ تمام الہام اُسکے جو مینے انجام اتہم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک اس اشتہار مین لکھے ہین یہ سب میرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہین - تیری طرف سے نہین ہین - پس اے خدای قادر اگر تو جانتا ہے کہ مین اپنے اس اصرار مین سچا ہون اور اُس کا یہ دعویٰ تیری طرف سے نہین اور نہ یہ الہام تیری طرف سے ہین بلکہ وہ درحقیقت کافر ہے - تو اس اُمت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اُسکے فتنہ سے امن مین آجائین - اور اگر یہ مفتری نہین اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی مونہہ کی پاک باتین ہین تو مجھ پر جو مین اُسکو کافر اور کذاب سمجھتا ہون دُکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب آجکے دن سے ایک برس کے اندر نازل کر - آمین -

یہ اشتہار جب کسی مباہلہ کرنیوالے کی طرف سے بغیر کسی تغیر تبدل کے آئے گا تو ایک شخص کو کہا جاےگا کہ اُس اشتہار کو ہماری جماعت مین پڑھے - تب اُسکے ختم ہونیپر تمام جماعت آمین کہے گی - اور ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا بالمواجہ مُباہلہ ہوا - ایسا ہی میری طرف سے اس اشتہار آنے کے بعد اس مضمون کی تحریر مباہلہ چھپیگی کہ مین وہ تمام الہامات جو انجام آتہم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے گئے ہین اُس اپنی تحریر مین درج کرونگا اور یہ دعا بعد اسکے لکھونگا - کہ اے خداے قادر وعلیم اگر تو جانتا ہے کہ مینے دعویٰ **مسیح موعود** ہونے کا اپنی طرف سے بنا لیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہین جو اس اشتہار مین لکھے گئے ہین بلکہ میرا افترا ہین یا شیطانی وساوس ہین تو آج کی تاریخ سے ایک برس گذرنیسے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب مین مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو - لیکن اگر تو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ تیرے الہام سے ہے اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہین جو اس اشتہار مین لکھے گئے ہین تو اِس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھکو کاذب جانتا ہے ایک سال کے عرصہ مین نہایت دُکھ کی مار مین مبتلا کر - آمین - اور جب یہ اشتہار اُس مخالف مباہلہ کنندہ کے پاس پہونچے تو چاہیے کہ وہ ایک جماعت مین پڑھا جاے - اور بعد ختم ہونے مضمون کے ساری جماعت آمین کہے -

یہ تجویز مباہلہ اُن لوگون کے لئے ہے جو پچاس کوس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہین لیکن اگر پچاس کوس کے اندر ہون جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور احمد اللہ

اور رنگ نہ پکڑ جائے تو مین خدا تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اپنے تئین کاذب خیال کر لون گا اور خدا جانتا ہے کہ مین ہرگز کاذب نہین - یہ سات برس کچھ زیادہ سال نہین ہین - اور اسقدر انقلاب اس تھوڑی مدت مین ہوجانا انسان کے اختیار مین ہرگز نہین - پس جبکہ مین سچے دلسے اور خدا تعالے کی قسم کیساتھ یہہ اقرار کرتا ہون اور تم سبکو اللہ کے نام پر صلح کی طرف بلاتا ہون تو اب تم خدا سے ڈرو - اگر مین خدا تعالی کی طرفسے نہین ہون تو مین تباہ ہو جاؤن گا - ورنہ خدا کے مامور کو کوئی تباہ نہین کر سکتا -

یہ یاد رہے کہ معمولی بحثین آپ لوگونسے بہت ہو چکی ہین اور عیسی علیہ السلام کی وفات قرآن اور حدیث سے بپایہ ثبوت پہونچ گئی - اس طرفسے کتابین تالیف ہو کر لاکھون انسانون مین پھیل گئین - طرف ثانی نے بھی ہریک تلبیس اور تزویر سے کام لیا - پاک کتابونکے نیک وجو نپر بڑے بڑے اثر پڑے - اور ہزارہا سعید لوگ اس جماعت مین داخل ہو گئے - اور تقریری اور تحریری بحثون کے نتیجے اچھی طرح کھل گئے - اب پھر اسی بحث کو چھیڑنا - یا فیصلہ شدہ باتونسے انکار کرنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے - کتابین موجود ہین ہان عین مباہلہ کے وقت پھر ایک گھنٹہ تک تبلیغ کر سکتا ہون - پس فیصلہ کی یہی راہین ہین جو مینے پیش کی ہین - اب اسکے بعد جو شخص طے شدہ بحثون کی ناحق درخواست کرے گا مین سمجھونگا کہ اسکو حق کی طلب نہین بلکہ سچائی کو ٹالنا چاہتا ہے -

یہ بھی یاد رہے کہ اصل مسنون طریق مباہلہ مین یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی کے ساتھ مباہلہ کرین جو مامور من اللہ ہو نیکا دعوی رکھتا ہو اور اسکو کاذب یا کافر ٹھہراوین - وہ

بقیہ حاشیہ: امرتسری اور عبد الحق غزنوی اور میان عبد الجبار غزنوی تو ان کے لئے یہ طریق احسن ہے کہ وہ بالمواجہ مباہلہ کر لین - آدھی مسافت مین طے کرون اور آدھی وہ طے کرین - اور ایک درمیانی جگہ مین مباہلہ ہو جائے - یہ ہماری آخری اتمام حجت ہے - اب بھی اگر کوئی شخص ظلم کو نہین چھوڑیگا تو اسپر خدا تعالی کی حجت پوری ہوگئی - والسلام علی من اتبع الہدی - منہ

ایک جماعت مباہلین کی ہو- صرف ایک یا دو آدمی نہ ہوں- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ فقل تعالوا مین تعالوا کے لفظ کو بصیغہ جمع بیان فرمایا ہے- سو اُسنے اس جمع کے صیغہ سے اپنے نبی کے مقابل پر ایک جماعت مکذبین کو مباہلہ کیلئے بُلایا ہے نہ شخص واحد کو بلکہ من حاجّک کے لفظ سے جھگڑنے والیکو ایک شخص واحد قرار دیکر پھر مطالبہ جماعت کا کیا ہے- اور یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی جھگڑنیسے باز نہ آوے اور دلائل پیش کردہ سے تسلّی نہ پکڑے تو اُسکو کہدو کہ ایک جماعت بنکر مباہلہ کیلئے آوین- سو اسی بنا پر ہمنے جماعت کی قید لگا دی ہے جسمین یہ صریح فائدہ ہے کہ جو امر خارق عادت بطور عذاب مکذبین پر نازل ہو وہ مشتبہ نہین رہے گا- مگر صرف ایک شخص مین مشتبہ رہنے کا احتمال ہے-

اسجگہ اسبات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ تمام مخالفین کو یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر اس کتاب کی اشاعت کے بعد کوئی مخالف مُباہلہ کیلئے طیار ہو جاوے اور اُسکے اشتہارات بھی چھپ جاوین تو ہریک مباہلہ کے خواہشمند پر واجب ہوگا کہ اُسی کے ساتھ شامل ہو کر مباہلہ کر لے- اور اگر کوئی ایسا نہ کرے- اور پھر کسی دوسرے وقت مین مُباہلہ کی درخواست بھیجے تو ایسی درخواست منظور نہین کیجاویگی- اور ایسا شخص کسی طور سے قابل التفات نہین سمجھا جاویگا- چاہیئے کہ ہر ایک شخص ہمارے اس اشتہار کو یاد رکھے- اور اُسکے موافق کاربند ہو-

بالآخر ہم اسجگہ نقل خط میاں **غلام فرید** صاحب پیر نواب بہاولپور جو ایک صالح اور متقی مرد مشائخ پنجاب مین سے ہین- اس غرض سے درج کرتے ہین کہ تا دوسرے مشائخ مدعوّین بھی کم سے کم اُنکے نمونہ پر چلین- اور اگر زیادہ توفیق یاری نہ کرے تو البتہ اُنکے خیال سے کم نہ رہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ جو شخص اسقدر بھی اس عاجز کی تصدیق کریگا جیسا کہ میاں غلام فرید صاحب نے اپنے خط کو ذریعہ سے کی- اُسکو بھی خدا اُن لوگو مین حشر کریگا جنھوں نے سچائی کو رد کرنا نہین چاہا- دل کا ایک ذرہ تقوی بھی انسان کو خدا تعالیٰ کے غضب سے بچا لیتا ہے- مین نہین چاہتا کہ ایک بُت کی طرح میری پوجا کیجائے مین صرف اُس خدا کا جلال چاہتا ہون جسکی طرفسے مین مامور ہون- جو شخص مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ اُس خدا کو بیعزتی سے دیکھتا ہے جسنے مجھے مامور کیا ہے- اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُس خدا کو

قبول کرتا ہے جسنے مجھے بھیجا ہی - انسان مین اس سے زیادہ کوئی خوبی نہین کہ تقویٰ کی راہ کو اختیار کرکر ماموُر من اللہ کی لڑائی سے پرہیز کرے اور اُس شخص کی جلدی سے تکذیب نہ کرے جو کہتا ہے کہ مین ماموُر من اللہ ہون - اور مجھے تجدید دین کیلئے صدی کے سر پر بھیجا گیا ہون - ایک متقی اب اسکو سمجھہ سکتا ہے کہ اس چودھوین صدی کے سر پر جسمین ہزارون حملے اسلام پر ہوئے ایک ایسے مجدد کی ضرورت تہی کہ اسلام کی حقیت ثابت کرے - ہان اس مجدد کا نام اسلئے مسیح ابن مریم رکھا گیا کہ وہ کسر صلیب کے لئے آیا ہے اور خدا اسوقت **چاہتا ہے** کہ جیسا کہ مسیح کو پہلے زمانہ مین **یہودیونکی صلیب** سے نجات دی تہی اب **عیسائیونکی صلیب** سے بہی اُسکو نجات دے - چونکہ عیسائیون نے انسان کو خدا بنانیکے لئے بہت کچہہ افترا کیا ہے - اسلئے خدا کی غیرت نے چاہا کہ مسیح کے نام پر ہی ایک شخص کو ماموُر کرکے اس افترا کو نیست و نابود کرے - یہ خدا کا کام ہے اور لوگون کی نظر مین عجیب -

قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ مسیح وفات پاکر آسمان پر اُٹھایا گیا ہے - لہذا اُس کا نزول **بروزی** ہے نہ کہ حقیقی - اور آیت **فلما توفیتنی** مین صریح ظاہر کیا گیا ہے کہ واقعہ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقوع مین آگیا - کیونکہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد بگڑینگے نہ کہ اُنکی زندگی مین - پس اگر فرض کرلین کہ ابتک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہین ہوئے تو ماننا پڑیگا کہ عیسائی بہی ابتک نہین بگڑے - اور یہ صریح باطل ہے - بلکہ آیت تو بتلاتی ہی کہ عیسائی صرف مسیح کی زندگی تک حق پر قائم رہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون کے عہد مین ہی خرابی شروع ہو گئی تہی - اگر حواریون کا زمانہ بہی ایسا ہوتا کہ اُس زمانہ مین بہی عیسائی حق پر قائم ہوتے تو خدا تعالیٰ اس آیت مین صرف مسیح کی زندگی کی قید نہ لگاتا بلکہ حواریونکی زندگی کی بہی قید لگا دیتا - پس اسجگہ سے ایک نہایت عمدہ نکتہ عیسائیت کے زمانہ فساد کا معلوم ہوتا ہے - اور وہ یہ کہ درحقیقت حواریونکے زمانہ مین ہی عیسائی مذہب مین شرک کی تخم ریزی ہو گئی تہی - ایک شریر یہودی پولوس نام جو یونانی زبان سے بھی کچہہ حصہ رکہتا تہا جس کا ذکر **مثنوی رومی** مین بھی ہے حواریون مین آملا اور ظاہر کیا کہ مینے عالم کشف مین عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ہے - اس شخص نے عیسائی مذہب مین بہت فساد ڈالا - آخر

نتیجہ یہ ہوا کہ ایک فرقہ عیسائیون کا تو توحید پر قائم رہا اور ایک خبیث فرقہ اُسکے اغواسے مردہ پرست ہوگیا۔ جسکی ذریات ہمارے ملک مین بھی پیدا ہوگئی ہین۔ تیسری صدی عیسوی مین مشرک فرقہ اور موحد فرقہ کے درمیان بڑا مُباحثہ ہوا۔ اس مُباحثہ کا بانی مبانی قیصر روم تھا۔ بہت ہی تحقیق اور تہذیب کے ساتھ بادشاہ کے روبرو یہ مُباحثہ طے ہوا۔ اور انجام یہ ہوا کہ فرقہ موحد غالب آیا۔ اُسی روز سے قیصر روم نے جو عیسائی تھا توحید کے مذہب کو اختیار کرلیا۔ اور برابر چھٹی صدی تک ہر ایک قیصر موحد عیسائی ہوتا رہا۔ غرض جیسا کہ آیت کا مفہوم ہے عیسائیون مین فساد اور بگاڑ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہی شروع ہوگیا تھا۔

اور صحیح بخاری مین صاف لفظون مین لکھا گیا ہے کہ آنیوالا مسیح موعود اسی امت مین سے ہوگا سو یہ امر سراسر تقویٰ کے خلاف ہے کہ اللہ اور رسول کے بیان سے سرکش رہین۔ دیکھو یہی علماء کیسے شوق سے چودھوین صدی کے منتظر تھے اور تمام دل بول اُٹھے تھے کہ اسی صدی کے سر پر مہدی اور مسیح پیدا ہوگا۔ بہت سے صلحاء اور اولیاء کے کشف اس بات پر قطع کر چکے تھے کہ مہدی اور مسیح موعود کا زمانہ چودھوین صدی ہے۔ اب اُن کے دلو کو کیا ہوگیا۔ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔ مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجّال رکھتے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ مین پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا کہ اُس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائیگا۔ اور اُسوقت کے شریر مولوی اُسکو کافر کہینگے اور ایسا جوش دکھلائینگے کہ اگر ممکن ہوتا تو اُسکو قتل کر ڈالتے۔ مگر خدا کی شان ہے کہ اُن ہزارون مین سے یہ میان غلام فرید صاحب چاچڑان والون نے پرہیزگاری کا نور دکھلایا۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ خدا انکو اجر بخشے اور عاقبت بالخیر کرے آمین۔ اب جب تک یہ تحریرین دُنیا مین رہینگی۔ میان صاحب موصوف کا ذکر باخیر بھی اسکے ساتھ دنیا مین کیا جائے گا۔ یہ زمانہ گذر جائے گا اور دوسرا زمانہ آئے گا اور خُدا اُس زمانہ کے لوگونکو آنکھین دیگا۔ اور وُہ اُن لوگونکے حق مین دعاء خیر کرینگے جنہون نے مجھے پاکر میرا ساتھ دیا ہے۔ سچ سچ کہتا ہون کہ یہ وقت گذر جائے گا۔ اور ہر ایک غافل اور مُنکر اور مکذب وہ حسرتین ساتھ لیجائیگا جن کا تدارک

پھر اُسکے ہاتھہ مین نہین ہوگا - اب میان غلام فرید صاحب کا خط ذیل مین حسب وعدہ مذکورہ لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے

مِن فقیر باب اللہ غلام فرید سجادہ نشین الیٰ جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ الارباب - وَالصلوٰۃ علیٰ رسولہ الشفیع بیوم الحساب - وعلیٰ آلہ
وَالاصحاب والسّلام علیکم وعلیٰ من اجتہد واصاب - امّا بعدُ فقد ارسلت
الیّ الکتاب - وبہ دعوت الی المباہلۃ وطالبت بالجواب - وانی وان کنت
عدیم الفرصۃ ولکن رأیت جزءً من حُسن الخطاب - وسوق العتاب - اعلم یا
اعز الاحباب - انّی من بدو حالک واقف علیٰ مقام تعظیمک لنیل الثواب - وما جرت
علیٰ لسانی کلمۃ فی حقک الا بالتبجیل ورعایۃ الآداب - والآن اطلع لک بانّی
مُعترف بصلاح حالک بلا ارتیاب وموقن بانک مِن عباد اللہ الصالحین
وفی سعیک المشکور مثاب - وقد اوتیت الفضل من الملک الوہاب - ولک ان تسئل
من اللہ تعالیٰ خیر عاقبتی وادعو لکم حُسن مآب - ولولا خوف الاطناب - لازددت
فی الخطاب - وَالسلام علیٰ من سلک سبیل الصواب - فقط ۲۷ رجب ۱۳۱۴ مقام چاچڑان

مُہر

ترجمہ اسکا یہ ہے۔ تمام تعریفین اُس خُدا کیلئے ہین جو رب الارباب ہے۔ اور درود اُس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے۔ اور نیز اُسکے آل اور اصحاب پر۔ اور تم پر سلام اور ہریک پر جو راہ صواب مین کوشش کرنیوالا ہو۔ اسکے بعد واضح ہو کہ مجھے آپکی وہ کتاب پہونچی جس مین مُباہلہ کیلئے جواب طلب کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ مین عدیم الفرصت تہا تاہم مینے اُس کتاب کے ایک جزکو جو حُسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تہی پڑھی ہے۔ سو اے ہریک حبیب سے عزیز تر تجہے معلوم ہو کہ مین ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہون تا مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق مین کوئی کلمہ جاری نہین ہوا۔ اور اب مین مطلع کرتا ہون کہ مین بلا شبہ تیرے نیک حال کا مُعترف ہون۔ اور مین یقین رکھتا ہون کہ تو خُدا کے صالح بندون مین سے ہے۔ اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دُعا کر۔ اور مین آپکے لئے انجام خیر و خوبی کی دُعا کرتا ہون۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو مین زیادہ لکھتا۔ والسلام علی من سلک سبیل الصوا۔ منمقام چاچڑان۔

ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا

چونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس مین اُسکے تین سو تیرہ [۳۱۳] اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اسلئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے اس امت مرحومہ مین کوئی ایسا شخص پیدا نہین ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اُسکے وقت مین چھاپہ خانہ بھی ہوتا۔ اور اُسکے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس مین تین سو تیرہ [۳۱۳] نام لکھے ہوئے ہوتے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار مین ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئین اس کا مصداق بنا سکتے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیون مین ایسی فوق العادت شرطین ہوتی ہین کہ کوئی جھوٹا اُنسے فائدہ نہین اُٹھا سکتا۔ اور اُسکو وہ سامان اور اسباب عطا نہین کئے جاتے جو سچے کو عطا کئے جاتے ہین۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار مین جو سنہ ۸۴۰ مین تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارہ مین مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہین۔ "در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی

از قریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ و یصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیہا عدد اصحابہ باسمائہم وبلادہم وخلالہم۔ یعنی مہدی اُس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے {یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے} اور پھر فرمایا کہ خدا اُس مہدی کی تصدیق کریگا۔ اور دور دور سے اُسکے دوست جمع کریگا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ۳۱۳ ہونگے۔ اور اُن کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہونگے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعوی کرے اور اُسکے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جسمیں اُسکے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں پہلے اس سے بھی **آئینہ کمالات اسلام** میں تین سو ۳۱۳ نام درج کر چکا ہوں۔ اور اب دوبارہ اتمام حجت کیلئے تین سو تیرہ ۳۱۳ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جسکو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبکو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں

(۱) منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲۔ موضع بلانی۔ کھاریاں ضلع گجرات
(۲) مولوی حافظ فضل دین صاحب " "
(۳) میاں محمد دین پٹواری بلانی "
(۴) قاضی یوسف علی نعمانی مع اہلبیت۔ تُشام حصار
(۵) میرزا امین بیگ صاحب مع اہلبیت بہالوجی جیپور
(۶) مولوی قطب الدین صاحب۔ بدوملی۔ سیالکوٹ
(۷) منشی رورا صاحب ...... کپور تھلہ
(۸) میاں محمد خان صاحب .... "
۹ منشی ظفر احمد صاحب .... "
۱۰ منشی عبد الرحمن صاحب .... "
۱۱ منشی فیاض علی صاحب .... "
۱۲ مولوی عبد الکریم صاحب ..... سیالکوٹ
۱۳ سید حامد شاہ صاحب "
۱۴۔ مولوی وزیر الدین صاحب کانگڑہ
۱۵ منشی گوہر علی صاحب جالندھر
۱۶ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی۔ رہتاس۔ جہلم
۱۷ میاں نبی بخش صاحب رفوگر۔ امرتسر
۱۸۔ میاں عبد الخالق صاحب " "
۱۹۔ میاں قطب الدین خان صاحب مس گر "
۲۰۔ مولوی ابو الحمید صاحب۔ حیدر آباد دکن
۲۱۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب مع ہر دو زوجہ۔ بھیرہ ضلع شاہ پور
۲۲۔ مولوی سید محمد احسن صاحب۔ امروہہ ضلع مراد آباد
۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مع ہر دو زوجہ بھیرہ
۲۴۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی نعمانی قادیانی سابق سرساوی۔ مع اہلبیت۔
۲۵۔ سید ناصر نواب صاحب دہلوی۔ حال قادیانی
۲۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی مع اہلبیت "
۲۷۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب مع اہلبیت۔ "
۲۸۔ حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خان صاحب مع اہلبیت۔ "
۲۹ سیٹھ عبد الرحمن صاحب حاجی اللہ رکھا مع اہلبیت مدراس
۳۰۔ میاں جمال الدین شیخوان گورداسپور مع اہلبیت
۳۱۔ میاں خیر الدین۔ " " " "
۳۲۔ میاں امام الدین " " "
۳۳۔ میاں عبد العزیز پٹواری "
۳۴۔ منشی گلاب دین۔ رہتاس۔ جہلم
۳۵۔ قاضی ضیاء الدین صاحب۔ قاضی کوٹ
۳۶۔ میاں عبد اللہ صاحب پٹواری۔ سنوری
۳۷۔ شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم سابق لیس دفعدار رسالہ ۱۲ چھاؤنی سیالکوٹ
۳۸۔ مولوی مبارک علی صاحب امام "
۳۹۔ میرزا نیاز بیگ صاحب .... کلانوری
۴۰۔ میرزا یعقوب بیگ صاحب .... "
۴۱۔ میرزا ایوب بیگ صاحب مع اہلبیت .... "
۴۲۔ میرزا خدا بخش صاحب " ...... جھنگ
۴۳۔ سردار نواب محمد علیخان صاحب رئیس کوٹلہ
۴۴۔ سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ الہ آباد

۴۵ - میرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
۴۶ - شیخ شہاب الدین صاحب .... لودیانہ
۴۷ - شہزادہ عبد المجید صاحب .... ایضاً
۴۸ - منشی حمید الدین صاحب .... ایضاً
۴۹ - میاں کرم الٰہی صاحب .... ایضاً
۵۰ - قاضی زین العابدین صاحب خانپورہ سرہند
۵۱ - مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار .... پشاور
۵۲ - محمد انوار حسین خاں صاحب - شاہ آباد - ہردوئی
۵۳ - شیخ فضل الٰہی صاحب .. فیض اللہ چک
۵۴ - میاں عبد العزیز صاحب ...... دہلی
۵۵ - مولوی محمد سعید صاحب ..... شامی طرابلسی
۵۶ - مولوی حبیب شاہ صاحب - خوشاب
۵۷ - حاجی احمد صاحب - بخارا
۵۸ - حافظ نور محمد صاحب - ... فیض اللہ چک
۵۹ - شیخ نور احمد صاحب .... امرتسر
۶۰ - مولوی جمال الدین صاحب .... سید والہ
۶۱ - میاں عبد اللہ صاحب - ٹھٹھہ شیرکا
۶۲ - میاں اسمٰعیل صاحب ...... سرساوہ
۶۳ - میاں عبد العزیز صاحب نومسلم - قادیان
۶۴ - خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی ... لاہور
۶۵ - مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ ضلع شاہپور
۶۶ - شیر محمد خان صاحب - بکہر ایضاً
۶۷ - منشی محمد افضل صاحب - لاہور - حال ممباسہ
۶۸ - ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب گوڑیانی - ملازم ایضاً
۶۹ - میاں کریم الدین صاحب مدرس قلعہ سوبھا سنگھ
۷۰ - سید محمد اسمٰعیل دہلوی طالب علم حال قادیان
۷۱ - بابو تاج الدین صاحب اکونٹنٹ .... لاہور
۷۲ - شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ...... ایضاً
۷۳ - شیخ نبی بخش صاحب .... ایضاً
۷۴ - منشی معراج الدین صاحب .... ایضاً
۷۵ - شیخ مسیح اللہ صاحب ..... شاہجہانپوری
۷۶ - منشی محمد ہدایت نبی بخش صاحب اہلبیت .. بٹالہ
۷۷ - میاں محمد اکبر صاحب .... بٹالہ
۷۸ - شیخ مولا بخش صاحب ..... ڈنگہ - گجرات
۷۹ - سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ .... سیالکوٹ
۸۰ - میاں محمد جان صاحب ...... وزیر آباد
۸۱ - میاں شادی خان صاحب ... سیالکوٹ
۸۲ - میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار ... جہلم
۸۳ - میاں عبد السبحان صاحب اور نواب خان صاحب ..... ایضاً
۸۴ - مولوی برہان الدین صاحب .... ایضاً
۸۵ - شیخ غلام نبی صاحب .... راولپنڈی
۸۶ - بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک . چھاؤنی انبالہ
۸۷ - منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر ... لدھیانہ
۸۸ - منشی عبد الحق صاحب کرانچی والہ ...... ایضاً
۸۹ - حافظ فضل احمد صاحب .... لاہور
۹۰ - مولوی قاضی امیر حسین صاحب ...... بھیرہ
۹۱ - مولوی حسن علی صاحب مرحوم .... بھاگلپور
۹۲ - مولوی فیض احمد صاحب - لنگیاں والی - گوجرانوالہ
۹۳ - سید محمود شاہ صاحب مرحوم - سیالکوٹ
۹۴ - مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین - منی پور آسام
۹۵ - رحمن شاہ صاحب ناگپور ضلع چاندہ وروڑہ
۹۶ - میاں جان محمد صاحب مرحوم .... قادیان
۹۷ - منشی فتح محمد بزدار لیہ - ڈیرہ اسمٰعیل خان
۹۸ - شیخ محمد صاحب .... ملکی
۹۹ - حاجی منشی احمد جان صاحب مرحوم ... لودیانہ
۱۰۰ - منشی پیر بخش صاحب مرحوم ... جالندھر
۱۰۱ - شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم .... قادیان
۱۰۲ - حاجی عصمت اللہ صاحب ...... لودیانہ
۱۰۳ - میاں پیر بخش صاحب ...... ایضاً
۱۰۴ - منشی ابراہیم صاحب .... ایضاً
۱۰۵ - منشی قمر الدین صاحب ...... ایضاً
۱۰۶ - حاجی محمد امیر خان صاحب ...... سہارنپور
۱۰۷ - حاجی عبد الرحمن صاحب مرحوم ..... لودیانہ
۱۰۸ - قاضی خواجہ علی صاحب ...... ایضاً
۱۰۹ - منشی تاج محمد خان صاحب .... لودیانہ
۱۱۰ - سید محمد ضیاء الحق صاحب .... روپڑ
۱۱۱ - شیخ محمد عبد الرحمن صاحب عرف شعبان ... کابلی
۱۱۲ - خلیفہ رجب دین صاحب تاجر .... لاہور
۱۱۳ - پیرجی خدا بخش صاحب مرحوم ... ڈیرہ دون
۱۱۴ - حافظ مولوی محمد یعقوب خان صاحب ... ایضاً
۱۱۵ - شیخ چراغ علی نمبردار ...... تہ غلام نبی
۱۱۶ - محمد اسمٰعیل غلام کبریا صاحب فرزندان رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی -
۱۱۷ - احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی -
۱۱۸ - سیٹھ احمد صاحب عبد الرحمن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس -
۱۱۹ - سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس
۱۲۰ - سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد حاجی اللہ رکھا - ایضاً
۱۲۱ - سیٹھ عبد الحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا - ایضاً
۱۲۲ - حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس
۱۲۳ - سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا - ایضاً
۱۲۴ - مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور - ایضاً
۱۲۵ - حکیم محمد سعید صاحب .... ایضاً ایضاً
۱۲۶ - منشی قادر علی صاحب ایضاً ایضاً
۱۲۷ - منشی غلام دستگیر صاحب ایضاً ایضاً
۱۲۸ - منشی سراج الدین صاحب ترمل گہیری ... ایضاً
۱۲۹ - قاضی غلام مرتضیٰ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڈہ حال پنشنر -
۱۳۰ - مولوی عبد القادر خان صاحب جمال پور لدھیانہ
۱۳۱ - مولوی عبد القادر صاحب - خاص لودیانہ
۱۳۲ - مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم ... لاہور
۱۳۳ - مولوی غلام حسین صاحب .... لاہور
۱۳۴ - مولوی غلام نبی صاحب مرحوم - خوشاب شاہپور
۱۳۵ - مولوی محمد حسین صاحب افغان علاقہ ریاست کپورتھلہ
۱۳۶ - مولوی شہاب الدین صاحب - غزنوی کابلی

١٣٧- مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ علیگڈھ - ضلع فرخ آباد -
١٣٨- منشی صادق حسین صاحب مختار ... اٹاوہ
١٣٩- شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی - جہلم
١٤٠- میاں عبد العلی موضع عبد الرحمن ضلع شاہ پور
١٤١- منشی نصیر الدین صاحب لونی سہال حیدر آباد
١٤٢- قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ - گوجرانوالہ
١٤٣- قاضی فضل الدین صاحب 〃 ... 〃
١٤٤- قاضی سراج الدین صاحب 〃 ... 〃
١٤٥- قاضی عبد الرحیم صاحب فرزند رشید قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی - گوجرانوالہ
١٤٦- شیخ کرم الہی صاحب کلرک ریلوی - پٹیالہ
١٤٧- مرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم - سامانہ - پٹیالہ
١٤٨- مرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم - 〃 - 〃
١٤٩- میاں غلام محمد طالب العلم بی اے - لاہور
١٥٠- مولوی محمد فضل صاحب چنگا - گوجر خان
١٥١- ماسٹر قادر بخش صاحب ... لودیانہ
١٥٢- منشی الہ بخش صاحب 〃
١٥٣- حاجی ملا نظام الدین صاحب ... 〃
١٥٤- عطاء الہی غوث گڈھ - پٹیالہ
١٥٥- مولوی نور محمد صاحب مانگٹ ... 〃
١٥٦- مولوی کریم اللہ صاحب - امرتسر
١٥٧- سید عبد الہادی صاحب سولن - شملہ
١٥٨- مولوی محمد عبد اللہ خاں صاحب - پٹیالہ
١٥٩- ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب ... 〃
١٦٠- ڈاکٹر نور بخش صاحب - قصور ضلع لاہور
١٦١- ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب - لاہور حال چکراتہ
١٦٢- غلام محی الدین خاں صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑیخان صاحب
١٦٣- مولوی صفدر حسین صاحب - حیدر آباد دکن
١٦٤- خلیفہ نور دین صاحب ... جموں
١٦٥- میاں اللہ دتا صاحب 〃
١٦٦- منشی عزیز الدین صاحب ... کانگڑہ

١٦٧- سید مہدی حسین صاحب علاقہ پٹیالہ
١٦٨- مولوی حکیم نور محمد صاحب - موکل
١٦٩- حافظ محمد بخش مرحوم - کوٹ قاضی
١٧٠- چودہری شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر - جہلم
١٧١- میاں رحیم بخش صاحب ... امرتسر
١٧٢- مولوی محمد افضل صاحب ... کملہ - گجرات
١٧٣- میاں اسمعیل صاحب ... امرتسری
١٧٤- مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑونواں جالندھر
١٧٥- منشی امانت خان صاحب - نادون - کانگڑہ
١٧٦- قاری محمد صاحب ... جہلم
١٧٧- میاں کرم داد صاحب مع اہلبیت ... قادیان
١٧٨- حافظ نور احمد ... لودیانہ
١٧٩- میاں کرم الہی صاحب ... لاہور
١٨٠- میاں عبد الصمد صاحب نارووال
١٨١- میاں غلام حسین مع اہلیہ رہتاس
١٨٢- میاں نظام الدین صاحب جہلم
١٨٣- میاں محمد صاحب جہلم
١٨٤- میاں علی محمد صاحب جہلم
١٨٥- میاں عباس خان صاحب کہوہر - گجرات
١٨٦- میاں قطب الدین صاحب - کوٹلہ فقیر - جہلم
١٨٧- میاں اللہ دتا خان صاحب ریالہ 〃
١٨٨- محمد حیات صاحب .. چک جانی - 〃
١٨٩- مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب بھیرہ
١٩٠- عبد المغنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب جہلمی
١٩١- قاضی چراغ الدین - کوٹ قاضی گوجرانوالہ
١٩٢- میاں فضل الدین صاحب - قاضی کوٹ
١٩٣- میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر جہلم
١٩٤- قاضی میر محمد صاحب - کوٹ کہلیان
١٩٥- میاں اللہ دتا صاحب نت - گوجرانوالہ
١٩٦- میاں سلطان محمد صاحب - 〃
١٩٧- مولوی خان ملک صاحب کھیوال

١٩٨- میاں الہ بخش صاحب علاقہ بند ... امرتسر
١٩٩- مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مانانوالہ
٢٠٠- منشی میراں بخش صاحب - گوجرانوالہ
٢٠١- مولوی احمد جان صاحب مدرس 〃
٢٠٢- مولوی حافظ احمد دین چک سکندر - گجرات
٢٠٣- مولوی عبد الرحمن صاحب کھیوال - جہلم
٢٠٤- میاں مہر دین صاحب ..... لالہ موسی
٢٠٥- میاں ابراہیم صاحب پنڈوری - جہلم
٢٠٦- سید محمود شاہ صاحب فتح پور - گجرات
٢٠٧- محمد جو صاحب ..... امرتسر
٢٠٨- منشی شاہ دین صاحب - دینا ... جہلم
٢٠٩- منشی روشن دین صاحب - ڈنڈوت 〃
٢١٠- حکیم فضل الہی صاحب ..... لاہور
٢١١- شیخ عبد اللہ دیوانچند صاحب کمپونڈر - 〃
٢١٢- منشی محمد علی صاحب ... 〃
٢١٣- منشی اسلم الدین صاحب کلرک ... 〃
٢١٤- منشی عبد الرحمن صاحب 〃 ... 〃
٢١٥- خواجہ جمال الدین صاحب بی اے - لاہور حال جموں
٢١٦- منشی مولی بخش صاحب کلرک ... لاہور
٢١٧- شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی ... پٹیالہ
٢١٨- عالم شاہ صاحب کہاریاں - گجرات
٢١٩- مولوی شیر محمد صاحب ہوجن - شاہپور
٢٢٠- میاں محمد اسحق صاحب اوورسیر بھیرہ - حال ممباسہ
٢٢١- مرزا اکبر بیگ صاحب ... کلانور
٢٢٢- مولوی محمد یوسف صاحب ... سنور
٢٢٣- میاں عبد الصمد صاحب ... 〃
٢٢٤- منشی عطا محمد صاحب سیالکوٹ
٢٢٥- شیخ مولا بخش صاحب - 〃
٢٢٦- سید فضیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ڈنگہ
٢٢٧- منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپورہ
٢٢٨- سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹ

۲۲۹ - ماسٹر غلام محمد صاحب - سیالکوٹ

۲۳۰ - حکیم محمد دین صاحب ״

۲۳۱ - میاں غلام محی الدین صاحب ״

۲۳۲ - میاں عبد العزیز صاحب ״

۲۳۳ - منشی محمد دین صاحب ״

۲۳۴ - منشی عبد المجید صاحب - اوجلہ گورداسپور

۲۳۵ - میاں خدا بخش صاحب - بٹالہ ״

۲۳۶ - منشی حبیب الرحمن صاحب - حاجی پور کپور تھلہ

۲۳۷ - محمد حسین صاحب - لنگیاں والی - گوجرانوالہ

۲۳۸ - منشی زین الدین محمد ابراہیم انجنیر بمبئی

۲۳۹ - سید فضل شاہ صاحب لاہور

۲۴۰ - سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر - اوڑی کشمیر

۲۴۱ - منشی عطا محمد صاحب - چنیوٹ - جھنگ

۲۴۲ - شیخ نور احمد صاحب - جالندھر حال ممباسہ

۲۴۳ - منشی سرافراز خان صاحب جھنگ

۲۴۴ - مولوی سید محمد رضوی صاحب - حیدر آباد

۲۴۵ - مفتی فضل الرحمن صاحب مع اہلیہ - بھیرہ

۲۴۶ - حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن

۲۴۷ - مستری قطب الدین صاحب بھیرہ

۲۴۸ - مستری عبد الکریم صاحب ״

۲۴۹ - مستری غلام الٰہی صاحب ״

۲۵۰ - میاں عالم دین صاحب ״

۲۵۱ - میاں محمد شفیع صاحب ״

۲۵۲ - میاں نجم الدین صاحب ״

۲۵۳ - میاں خادم حسین صاحب ״

۲۵۴ - بابو غلام رسول صاحب ״

۲۵۵ - شیخ عبد الرحمن صاحب نو مسلم ״

۲۵۶ - مولوی سردار محمد صاحب لون میانی

۲۵۷ - مولوی دوست محمد صاحب ״

۲۵۸ - مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کشمیر

۲۵۹ - مولوی شیخ قادر بخش صاحب - احمد آباد

۲۶۰ - منشی اللہ داد صاحب کلرک - چھاؤنی شاہپور

۲۶۱ - میاں حاجی وریام خوشاب

۲۶۲ - حافظ مولوی فضل دین صاحب ״

۲۶۳ - سید ولدار علی صاحب - بلہور - کانپور

۲۶۴ - سید مقصود علی صاحب ״

۲۶۵ - سید حیو علی صاحب - پلول - حال الہ آباد

۲۶۶ - سید فرزند حسین صاحب - چاند پور ״

۲۶۷ - سید اہتمام علی صاحب - موہرونڈا ״

۲۶۸ - حاجی نجف علی صاحب - کٹرہ محلہ الہ آباد

۲۶۹ - شیخ گلاب صاحب ״ ״

۲۷۰ - شیخ خدا بخش صاحب ״ ״

۲۷۱ - حکیم محمد حسین صاحب لاہور

۲۷۲ - میاں عطا محمد صاحب - سیالکوٹ

۲۷۳ - میاں محمد دین صاحب جموں

۲۷۴ - میاں محمد حسن صاحب عطار - لدھیانہ

۲۷۵ - سید نیاز علی صاحب - بدایون - حال رامپور

۲۷۶ - ڈاکٹر عبد الشکور صاحب ..... سرسہ

۲۷۷ - شیخ حافظ الہ دین صاحب بی اے - جہاوریاں

۲۷۸ - میاں عبد السبحان لاہور

۲۷۹ - میاں شہامت خان تادون

۲۸۰ - مولوی عبد الحکیم صاحب - دہاروار علاقہ بمبئی

۲۸۱ - قاضی عبد اللہ صاحب - کوٹ قاضی

۲۸۲ - عبد الرحمن صاحب پٹواری - سنوری

۲۸۳ - برکت علی صاحب مرحوم تہ غلام نبی

۲۸۴ - شہاب الدین صاحب ״

۲۸۵ - صاحب دین صاحب - طہال - گجرات

۲۸۶ - مولوی غلام حسن مرحوم دینہ نگر

۲۸۷ - نواب دین صاحب مدرس دینانگر

۲۸۸ - احمد دین صاحب منارہ

۲۸۹ - عبد اللہ صاحب قرآنی لاہور

۲۹۰ - کرم الٰہی صاحب کمپازیٹر ״

۲۹۱ - سید محمد آفندی ترکی

۲۹۲ - عثمان عرب صاحب - طائف شریف

۲۹۳ - عبد الکریم خان صاحب مرحوم چارو

۲۹۴ - عبد الوہاب صاحب بغدادی

۲۹۵ - میاں کریم بخش صاحب مرحوم منو جمال پور ضلع لودیانہ -

۲۹۶ - عبد العزیز صاحب عرف عزیز الدین - ناسنگ

۲۹۷ - حافظ غلام محی الدین صاحب بھیرہ حال قادیان

۲۹۸ - محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے

۲۹۹ - احمد دین صاحب - چک - کھاریاں

۳۰۰ - محمد امین کتاب فروش جہلم

۳۰۱ - مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس ملازم پٹیالہ

۳۰۲ - محمد رحیم الدین - حبیب والہ

۳۰۳ - شیخ حرمت علی صاحب کراری الہ آباد

۳۰۴ - میاں نور محمد صاحب غوث گڑھ پٹیالہ

۳۰۵ - مستری اسلام احمد صاحب بھیرہ

۳۰۶ - حسینی خان صاحب الہ آباد

۳۰۷ - قاضی رضی الدین صاحب اکبر آباد

۳۰۸ - سعد اللہ خان صاحب الہ آباد

۳۰۹ - مولوی عبد الحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس سامانہ پٹیالہ

۳۱۰ - مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم محافظ دفتر پولس جہلم -

۳۱۱ - رجب علی صاحب پنشنر ساکن جہونسی کہنہ ضلع الہ آباد

۳۱۲ - ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر الہ آباد

۳۱۳ - میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولس جہلم -

اب دیکھو یہ تین سو تیرہ مخلص جو اس کتاب مین درج ہین یہ اُسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی مین **کدعہ** کا لفظ بھی ہے۔ جو صریح **قادیان** کے نام کو بتلا رہا ہے۔ پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی موعود قادیان مین پیدا ہوگا۔ اور اُسکے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جسمین تین سو تیرہ ۳۱۳ اُسکے دوستونکے نام درج ہونگے۔ سو ہر یک شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات میرے اختیار مین تو نہین تھی کہ مین اُن کتابونمین جو اس زمانہ سے ہزار برس پہلے دنیا مین شایع ہوچکی ہین اپنے گاؤن قادیان کا نام لکھہ دیتا۔ اور نہ مینے چھاپہ کی کل نکالی ہے تا یہ خیال کیا جائے کہ مینے اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ مین ایجاد کیا ہے۔ اور نہ تین سو تیرہ مخلص اصحاب کا پیدا کرنا میرے اختیار مین تھا۔ بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہین۔ تا وہ اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویونکی حالت پر سخت افسوس ہے۔ کہ **وہ نہین چاہتے** کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ آتھم کی نسبت کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی الہامی شرط کیموافق اول آتھم سودائیونکی طرح ڈرتا پھرا۔ اور بباعث شدت خوف شرط سے فائدہ اٹھایا۔ آخر بیباکی کی حالتمین خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کیموافق واصل جہنم ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جسکی براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین بھی اسکی سترہ برس پہلے خبر دیگئی تھی۔ سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب مین پادریونے جھوٹھ کی نجاست کھائی عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولونے بھی وہ نجاست کھائی۔ اور جیسا کہ عیسائیونے اسلام پر حملہ کیا اُنھونے بھی اسلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید مین تھا۔ سو ان لوگونے اسلام کی کچھہ پرواہ نہ کی اور کچھہ بھی حیا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام یہودی رکھا۔ اگر یہ لوگ آتھم کے بارہ مین کوئی سچی نکتہ چینی کرتے توہمین کچھہ افسوس نہ تھا مگر ان لوگونے تو اُس سچائی پر تھوکا جو آفتاب کیطرح چمک رہی تھی۔ عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریونکی فتح ہوئی۔ ہم اسکے جواب مین بجز اسکے کیا کہین اور کیا لکھین کہ اے بدذات یہودی صفت پادریونکا اس مین مونہہ کالا ہوا۔ اور ساتھہ تیرا بھی۔ اور پادریونپر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھہ ہی وہ لعنت تجھکو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمین دکھلا کہ آتھم کہان ہے۔ اے خبیث کبتک تو جیئے گا۔ کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرر نہین۔

ایسا ہی ذرہ انصاف کرنا چاہیئے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور ہمارے دعوی پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہین۔ خاصکر رئیس الدجالین عبد الحق غزنوی اور اُس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ اپنے ناپاک اشتہار مین نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی ہی پوری نہین ہوئی۔ ای پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہو گئی۔ لیکن تعصب کے غبار نے تجھکو اندھا کر دیا۔ پیشگوئی کے اصل لفظ جو امام محمد باقر سے دار قطنی مین مروی ہین یہ ہین "ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ الخ۔ یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کیلئے دو نشان مقرر ہین۔ اور جبسے کہ زمین و آسمان پیدا کیئے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور مین نہین آئے۔ اور وہ یہ ہین کہ مہدی کے ادعا کے وقت مین چاند اُس پہلی رات مین گرہن ہوگا جو اسکے خسوف کی تین راتون مین پہلی رات ہے یعنی تیرھوین رات۔ اور سورج اسکے گرہن کے دنون مین سے اُس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے۔ یعنی اٹھائیس ۲۸ تاریخ کو۔ اور جبسے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی کیلئے یہ اتفاق نہین ہوا کہ اُسکے دعوی کے وقتمین خسوف کسوف رمضان مین ان تاریخون مین ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس **غرض سے نہین تھا** کہ وہ خسوف کسوف قانون قدرت کے برخلاف ظہور مین آئے گا۔ اور نہ حدیث مین کوئی ایسا لفظ ہے بلکہ صرف یہ مطلب تہا کہ اُس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہین ہوا ہوگا کہ اُسنے مہدویت یا رسالت کا دعوی کیا ہو اور اُسکے وقت مین ان تاریخون مین رمضان مین خسوف کسوف ہوا ہو۔ پس ان مولویون کو چاہیئے تھا کہ اگر اس پیشگوئی کی صحت مین شک تھا تو ایسی کوئی نظیر سابق زمانہ مین سے بحوالہ کسی کتاب کے پیش کرتے جسمین لکھا ہوتا کہ پہلے ایسا دعوی ہو چکا ہے اور اُسکے وقت مین ایسا خسوف کسوف بھی ہو چکا ہے مگر اس طرف تو اُنھون نے رُخ ہی نہین کیا۔ اور یہ احمقانہ عذر پیش کر دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے یہ معنی ہین کہ چاند رمضان کی پہلی رات مین گرہن لگیگا۔ اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ لاحول ولا قوۃ ان احمقون نے یہ معنے کس لفظ سے سمجھ لئے۔ ای نادانون! آنکھون کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنیوالو! ذرہ سوچو!

کہ حدیث مین چاند گرہن مین **قمر** کا لفظ آیا ہے ۔ پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات مین چاند گرہن ہوگا تو حدیث مین قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ **ہلال** کا لفظ آتا کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان مین سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہین کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے ۔ پس ایک ایماندار کیلئے یہ ایک بدیہی قرینہ ہے کہ اس جگہ پہلی رات سے مہینہ کی پہلی رات مراد نہین ۔ بلکہ چاند گرہن کی پہلی رات مراد ہے ۔ اگر مہینہ کی پہلی رات مراد ہوتی تو اسجگہ ہلال کا لفظ چاہیئے تہا نہ قمر کا ۔ گویا یون عبارت چاہیئے تہی کہ **ینکسف الھلال اوّل لیلۃ** ۔ سو اب سوچنا چاہیئے کہ یہ لوگ اس علمیت کے ساتھ مولوی کہلاتے ہین ۔ اب تک یہ بہی خبر نہین کہ پہلی رات کے چاند کو عربی زبان مین کیا کہتے ہین ۔

اور یہ خیال کہ اس حدیث مین جو فقرہ ہے کہ **لم تکونا منذ خلق السموات والارض** اس سے سمجہا جاتا ہے کہ یہ خسوف و کسوف بطور خارق ہوگا نہ ایسا خسوف کسوف جو منجمین کے نزدیک معلوم و معروف ہے ۔ یہ وہم بہی اسبات پر قطعی دلیل ہے کہ یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہین ۔ یہودیون کے لئے خدا نے اُس گدہے کی مثال لکہی ہے جسپر کتابین لدی ہوئی ہون ۔ مگر یہ خالی گدہے ہین اور اس شرف سے بہی محروم ہین جو انپر کوئی کتاب ہو ۔ ہر یک عقلمند جسکو ذرہ انسانی عقل مین سے حصہ ہو سمجہ سکتا ہے کہ اسجگہ **لم تکونا** کا لفظ آیتین سے متعلق ہے ۔ جسکے یہ معنے ہین کہ یہ دونون نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسیکو عطا نہین کئے گئے ۔ پس اسجگہ یہ کہان سے سمجہا گیا کہ یہہ کسوف خسوف خارق عادت ہوگا ۔ بہلا اسمین وہ کونسا لفظ ہے جس سے خارق عادت سمجہا جاوے ۔ اور جبکہ مطلوب صرف یہ بات تہی کہ **ان تاریخون مین** کسوف خسوف **رمضان** مین ہونا کسی کے لئے اتفاق نہین ہوا صرف مہدی موعود کے لئے اتفاق ہوگا تو پھر کیا حاجت تہی کہ خدا تعالیٰ اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات مین جبکہ خود چاند کالعدم ہوتا ہے کرتا ۔ خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لئے ۱۳-۱۴-۱۵ ۔ اور سورج گرہن کے لئے ۲۷-۲۸-۲۹ ۔ مقرر کر رکہی ہین ۔ سو پیشگوئی کا ہرگز یہ مطلب نہین کہ یہہ نظام اُس روز ٹوٹ جائیگا ۔ جو شخص ایسا سمجہتا ہے وہ گدہا ہے نہ انسان ۔ پیشگوئی کے لفظ صاف ہین جن سے صریح ثابت ہوتا ہے کہ **لم تکونا** کے لفظ سے صرف یہ مطلب ہے کہ مہدی موعود کو ایک عزت دیجاوے ۔ اور اس

نشان کو اُسکے لئے خاص کر دیا جائے۔ سو پیشگوئی کا بھی مفہوم یہی ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا

گیا۔ خواہ صادق ہو یا کاذب صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔ اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف

کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ مین پیش کر سکتے ہین تو پیش کرین۔ اُس سے بیشک مین جھوٹا ہو جاؤنگا

ورنہ میری عداوت کیلئے اسقدر عظیم الشان معجزہ سے انکار نہ کرین۔

اے اسلام کے عار مولویو! ذرہ آنکھین کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تمنے غلطی کی ہے۔ جہالت

کی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس حدیث مین کسوف خسوف کو بے نظیر نہین ٹھہرایا گیا بلکہ

اُس نسبت کو بے نظیر ٹھہرایا گیا ہے جو مہدی کے ساتھ اسکو واقع ہے۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ اس طور کا خسوف

کسوف جو اپنی تاریخون اور مہینہ کے لحاظ سے مہدی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یہ تعلق اس کا پہلے

اس سے کبھی کسی دوسرے کے ساتھ نہین ہوا۔ اور تفسیر اس قول کی اسطرح پر ہے کہ ان لمھدینا اٰیتین لم

تکونا منذ خلق السموات والارض۔ پس اسجگہ غرض تو یہ ہے کہ یہ دو نشان اس خصوصیت

کے ساتھ مہدی کو دیئے گئے ہین پہلے اس سے کسیکو نہین دیئے گئے۔ اور لم تکونا کا لفظ اٰیتین

کی تشریح کرتا ہے کہ وہ مہدی کے ساتھ خاص کئے گئے ہین۔ خسوف کسوف کی کوئی نرالی حالت بیان

کرنا منظور نہین۔ بلکہ اس عبارت مین دونون نشانون کی مہدی کے ساتھ تخصیص منظور ہے۔ نہ یہ کہ

خسوف کسوف کی کوئی نرالی حالت بیان کیجائے۔ اور اگر نرالی حالت بیان کرنا منظور ہوتا تو عبارت یون

چاہیئے تہی کہ ینکسف القمر والشمس علے نہج ما انکسفا منذ خلق السموات والارض

یعنی ایسے طور سے چاند اور سورج کا گرہن ہوگا کہ پہلے اس سے جب سے آسمان و زمین پیدا کیا گیا ہے ایسا

خسوف کسوف کبھی نہین ہوا۔ اب مینے خوب تشریح کر کے اصل معنوںکو ننگا کر کے دکھلا دیا ہے

اب بھی اگر کوئی نہ سمجھے گا تو وہ پاگل کہلائے گا۔

اور اگرچہ پیشگوئی کے لفظون سے یہ بات ہرگز نہین نکلتی کہ خسوف کسوف کوئی نرالی

طور پر ہوگا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان مولویون کا مونہہ کالا کرنیکے لئے اس خسوف کسوف مین بھی ایک

امر خارق عادت رکھا ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۸۹۴ء کے پایونیر اور سول ملٹری گزٹ

نے اقرار کیا ہے کہ یہ خسوف وکسوف جو ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو ہوگا یہ ایک ایسا عجیب ہے کہ پہلے اس سے اس شکل اور صورت پر کبھی نہیں ہوا!!! دیکھو کفار گواہی دیتے ہین کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت ہے۔ اور مولوی اعتراض کر رہے ہین۔!!!

چو کافر شناسا ساز مولویت | برین مولویت بباید گریست

پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہی کہ محدثین نے دارقطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کیا ہو۔ اس لئے یہ حدیث صحیح نہیں ہے"۔ لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہیے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے۔ کیونکہ اسکی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ پس اس صورت مین جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ جنہوں نے جرح کیا ہے اُنکی حماقت ظاہر ہوئے۔ راویوں کی تنقید اور ان کا جرح ایک ظنی امر ہے۔ اور ایک پیشگوئیکا پورا ہو جانا اور اُسکا صدق مشاہدہ مین آجانا یقینی امر ہی اور ظن یقین کو اُٹھا نہیں سکتا۔ رویت روایت پر مقدم ہے۔ مثلاً ایک بڑے معتبر راوی نے ایک جگہ بیان کیا کہ عبدالحق غزنوی فوت ہو گیا ہے۔ پھر اتنے مین تم خود اُس مجلس مین حاضر ہو گئے۔ تو اب مین پوچھتا ہون کہ اُن مجلس والون کو جنکے پاس ایک معتبر روایت تمہارے موت کی پہونچ چکی ہی کیا کرنا چاہیے؟ کیا تمہارا جنازہ پڑھا جائے یا زندہ دیکھکر روایت کو رد کیا جائے۔ اے کسی جنگل کے وحشی! خبر معاینہ کے برابر نہیں ہو سکتی۔ کیا تو نے لیس الخبر کالمعاینة کبھی نہیں سُنا۔ آثار اور احادیث جو آحاد ہین وہ مفید ظن ہے اور معاینہ مفید یقین ہے پس کیا ظن یقین کو کچھ نقصان پہونچا سکتا ہے۔ فرض کیا کہ اس حدیث مین کوئی راوی کذاب ہے مفتری ہے شیعہ ہی۔ مگر جبکہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئے تو اس طریقسے حدیث کی صحت پر شہادت پیدا ہو گئی۔ کسی کا کاذب ہونا قطعی طور پر اُسکی روایت کو رد نہیں کر سکتا۔ کبھی کاذب بھی سچ بول سکتا ہے۔ دنیا مین ایسے لوگ بہت کم ہین جنہون نے ساری عمر جھوٹھ نہ بولا ہو۔ تو کیا یقینی طور پر اُنکی گواہی کو رد کر سکتے ہین۔ پس ذرہ شرم کرو اور اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر دیکھو کہ تمنے اس حدیث کے دو راویون عمرو اور جابر جعفی کو جھوٹھا ٹھہرایا مگر اُنکا جھوٹھ ثابت نہین۔ کسی نے اُنکے جھوٹھ کا شرعی ثبوت پیش نہین کیا۔ بلکہ اُنکی یہ روایت کسوف خسوف سچی نکلی۔ مگر تمھارا گندہ جھوٹھ ایسی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ تم عندالشرع سخت سزا کے لائق ٹھہر گئے اور وہ جھوٹھ یہ ہے کہ تمنے حقیقت کو چھپانیکے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کو باطل ٹھہرانیکی نیّت سے گرہن کی تاریخون کو بدل ڈالا۔ سورج چاند کا گرہن جسکی نسبت پیشگوئی ہے تمام

ہندو مسلمان عیسائی جانتے ہین اور اخبارون اور جنتریون مین مندرج ہے کہ وہ اسطرح پر واقع ہوا کہ چاند گرہن تیرہ ۱۳ رمضان کو ہوا اور سورج گرہن اٹھائیس رمضان کو جیسا کہ ہمنے اپنے رسالہ نور الحق مین اسیوقت چھاپ دیا تھا۔ مگر تمنے حق کو چھپانیکے لئے یہ جھوٹھ کا گوہ کھایا کہ اپنے اُس اشتہار مین جس کا عنوان صیانۃ الناس عن شر الوسواس الخناس ہے چاند گرہن کی تاریخ بجائے تیرہ ۱۳ رمضان کے چودہ ۱۴ رمضان لکھدی۔ اور سورج گرہن کی تاریخ بجائے اٹھائیس ۲۸ رمضان کے انتیس ۲۹ رمضان لکھدی۔ پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تونے یہ یہودیانہ تحریف اسی لئے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا پر مخفی رہے۔ جابر اور عمرو بن شمر کا جھوٹھ تو ہرگز ثابت نہین ہوا بلکہ سچ ثابت ہوا۔ مگر تیرا جھوٹھ ای نابکار پکڑا گیا۔ جابر اور عمرو کا سچا ہونا کسوف خسوف سے ثابت ہوگیا اور رویت نے روایت کے ضعف کو دور کردیا۔ اب جو شخص ان بزرگونکو جھوٹھا کہے جنکے طفیل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دنیا پر کھلا وہ بدذات خود جھوٹھا اور بے ایمان ہے۔

اور پھر یہ ایک وسوسہ عبد الحق غزنوی نے پیش کیا ہے کہ خسوف کسوف کے بارہ مین جو اقوال ہین وہ اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ انکے بعد مہدی کا ظہور ہو۔ مگر میرزا قادیانی کے دعوی اور خروج کا یہ چوتھا سال ہے"۔ لیکن یاد رہے کہ یہ بھی اس نابکار کی تزویر اور تلبیس ہے پیشگوئیکے صاف لفظ یہ ہین کہ "ان لمھدینا آیتین"۔ یعنی ہمارے مہدی کے مصدق مؤید دو نشان ہین۔ پس یہ لام جو انتفاع کیلئے آیا ہے صاف دلالت کرتا ہے کہ خسوف کسوف سے پہلے مہدی کا ظہور ضروری ہے۔ اور نشان کسوف خسوف اسکے خروج کے بعد ہوا ہے اور اسکی تصدیق کیلئے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور نشانونکے ظاہر کرنیکے لئے سنت اللہ یہی ہے کہ وہ سچے مدعی کے دعوی کی تصدیق کیلئے ہوتے ہین۔ بلکہ ایسے وقت مین ہوتے ہین جبکہ اُس مدعی کی تکذیب سرگرمی سے کیجائے۔ اور جو قبل ازوقت بعض علامات ظاہر ہوتی ہین اُنکا نام نشان نہین بلکہ انکا نام ارہاص ہے۔ آیت جسکا ترجمہ نشان ہے اصل مین ایواء سے مشتق ہے جسکے معنی ہین پناہ دینا سو آیت کے لفظ کا عین محل وہ ہے جب ایک مامور من اللہ کی تکذیب کیجائے اسکو جھوٹھا ٹھہرایا جائے تب اُسوقت اس بیکس کو خدا تعالی اپنی پناہ مین لانیکے لئے جو کچھ خارق عادت امر ظاہر کرتا ہے اس امر کا نام آیت یعنی نشان ہے۔ اس تحقیقات سے ثابت ہے کہ نشان کیلئے ضروری ہے کہ تکذیب کے بعد ظاہر ہو گویا اسکے سچے ہونیپر ایک نشانی لگا دیجاوے لیکن یہ نشانی اُسوقت نفع دیگی کہ جب تکذیب کے وقت ظاہر ہو۔ اور قبل وجود مدعی جو کچھ ظاہر ہو وہ امر مشتبہ ہوتا ہے۔ اور ہریک اسکو اپنی طرف نسبت کرسکتا ہے۔ اب اس کا کون فیصلہ کرے کہ اُس کا مصداق فلان شخص ہے دوسرا نہین۔ لیکن اگر نشان کے وقت مین دو ۲ مدعی ہون

تو نشان کا مصداق وہ ہوگا جسنے کھُلے طور پر زور سے اپنے دعویٰ کا اظہار کیا ہو۔ اور جسکی تکذیب بڑی سرگرمی اور زور شور سے ہوئی ہے۔ صادق کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اُسکی تکذیب بڑے زور شور سے ہوتی ہو۔ دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مین منکرین نے ایک قیامت برپا کردی تہی۔ اور مسیلمہ کذاب کو جھٹ پٹ ہی قبول کرلیا تھا۔ صادق اوائل مین ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے مگر آخر فتح پاتا ہے۔ کاذب پہلے قبول کیا جاتا ہے۔ مگر آخر ذلیل ہوتا ہے۔ اور یہی سنت اللہ ہے کہ جب ایک شخص مدعی پیدا ہو پھر اگر وہ سچا ہے تو اُسکی تائید کیلئے نشان پیدا ہوتے ہین۔ یہ نہین کہ مدعی کا ابھی نام و نشان نہ ہو اور نشان پہلے ظاہر کیا جائے۔ اور ایسے نشان پر کوئی نفع بھی مترتب نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ممکن ہو کہ نشان کو دیکھکر دعویٰ کرنیوالے بہت نکل آوین۔ یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اب خسوف کسوف کو تیسرا سال جاتا ہو۔ بھلا بتاؤ کونسا دوسرا مہدی پیدا ہوگیا جو تمہارے نزدیک سچا ہے۔ ماسوا اسکے خسوف کسوف کا نشان ایک غضب اور انذار کا نشان ہے جو اُن لوگوں کیلئے ظاہر ہونا چاہیئے جو تکذیب مین سرگرم ہون۔ اور اُنکی عقلوں پر ضلالت کا گرہن لگ گیا ہو۔ پھر جبکہ ابھی مہدی کا وجود ہی نہین تو اُسکا مکذب کون ہوگا۔ جسکے ڈرانیکے لئے یہ انذاری نشان ظاہر ہوا کیا عقل قبول کرسکتی ہے کہ غضب کا نشان تو ظاہر ہوجائے مگر جسکے لئے غضب کیا گیا ہو ابھی وہ موجود نہ ہو۔

یہ بھی سمجھو کہ ہر ایک نشان مین ایک سرّ ہوا کرتا ہے۔ سو ہم بیان کرچکے ہین کہ خسوف کسوف مین یہی سرّ تھا کہ تا علماء کی ظلمانی حالت کا نقشہ جو بوجہ تکذیب اُن مین پیدا ہوگئی آسمان پر ظاہر کیا جائے آسمان کا خسوف کسوف علماء کے خسوف کسوف کیلئے بطور ظل اور اثر کے تھا۔ اور پہلے خبر دیگئی تہی کہ علماء اُس مہدی موعود کی تکذیب اور تکفیر کرینگے۔ اور وہ لوگ تمام دنیا سے بدتر ہون گے۔ سو ضرور تہا کہ ایسا ہی ظہور مین آتا۔ سو علماء نے اُس زور شور سے تکذیب اور تکفیر کی کہ جو احادیث اور آثار مین پہلے سے لکہا گیا تہا وہ سب پورا کیا۔ اور اس طرح پر انکی ایمانی روشنی مسلوب ہوگئی اور اُن کے دلوں پر انکار کے ظلمت کا خسوف کسوف لگ گیا۔ اور پھر اِس خسوف کسوف پر گواہی پیش کرنے کے لئے آسمان پر خسوف کسوف ہوا۔ پس اسی وجہ سے یہ دونون خسوف کسوف انذار کے نشان ہین اور ہر ایک کسوف خسوف سے انذار ہی مطلوب ہوتا ہے جیسا کہ حدیثون✝ مین اسی طرف اشارہ کرنے کیلئے آیا ہے کہ ہر ایک کسوف یا خسوف کیوقت نماز پڑھو استغفار مین مشغول ہو اور صدقہ دو۔

✝نوٹ۔ چنانچہ بخاری مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۲ سطر ۲ مین ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان اللہ تعالیٰ یخوف بہما عبادہ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما نرسل بالآیات الا تخویفا ۔ منہ

اور انذاری نشانون کے لئے ضروری ہے کہ اول کسی قسم کی معصیت زمین کے باشندون سے صادر ہو سو اس خسوف کے پہلے جو معصیت ظہور مین آئی تہی وہ یہی تہی کہ علماء نے اس عاجز کی تکفیر اور تکذیب نہایت اصرار سے کی اور اُنکے دل کسوف خسوف کے رنگ مین ہو گئے۔ پس چونکہ آسمان زمین کے واقعات کے لئے آئینہ عکس نما کا حکم رکہتا ہے اسلئے یہ کسوف خسوف عکس کے طور پر آسمان پر ہو گیا۔ ہمیشہ کسوف خسوف زمینی لوگون کی ظلمانی حالت کا شاہد ہوتا ہے۔ مگر دونون گرہن کا رمضان مین جمع ہونا علماء کی تکذیب اور تکفیر اور دلی تاریکی کی ایک تصویر دکھلائی گئی۔ حق یہی ہے اگر چاہو تو قبول کرو۔

ان مولویون نے اس بات پر کمر باندھی ہے کہ جہان تک ممکن ہے خُدا کے نشانونکی تکذیب کرین۔ جاہلونکو جو خود مردہ ہوتے ہین ان لوگون نے دھوکے دے دے کر خراب کر دیا ہے۔ جس طرح یہ لوگ اپنی حماقت سے اُس پیشگوئیکو بطور تکذیب پیش کرتے ہین جو آتہم کے متعلق ہے۔ اسی طرح وہ دوسری پیشگوئیکو بھی پیش کرتے ہین جو احمد بیگ اور اُسکے داماد کے متعلق تہی۔ مگر افسوس کہ وہ اپنے ناانصافی سے ذرہ اسباتکو نہین سوچتے کہ اس پیشگوئی کا ایک جز نہایت صفائی سے میعاد کے اندر پورا ہو چکا ہے۔ اور دو ٹانگون مین سے ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے۔ پس ضرور تھا کہ جن لوگونکو ایسا غم اور ایسی مصیبت پہونچی وہ توبہ اور عوفسے اس لائق ہو جاتے کہ خُدا تعالی اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ مین تاخیر ڈال دیتا۔ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی جو قطعی طور پر یہ بتلاتی تہی کہ اسرائیل کا بادشاہ پندرہ دن مین مر جائیگا وہ پیشگوئی اُس بادشاہ کے تضرع کے سبب سے پندرہ سال کے ساتھ خدا نے بدل دی۔ یہ قصہ ہماری حدیثون مین ہی نہین بلکہ عیسائیون اور یہودیونکی کتابون مین ہی ابتک موجود ہے۔ جس سے دنیا مین کسی اہل کتاب کو انکار نہین۔ یونہ نبی کی کتاب+ ہی ابتک بائبل کے ساتھ شامل ہے جسمین یونس کی قطعی پیشگوئی کا قوم کی توبہ استغفار پر ٹل جانا صاف اور صریح لفظون مین لکہا ہے۔ سو سمجہنا چاہیئے کہ احمد بیگ کی موت ایسا دردناک ماتم تہا جس سے تمام گھر ویران ہو گیا۔ وہ چھوٹے چھوٹے چار بچے اور ایک بیوہ چھوڑ کر مر گیا۔ اور اُسکی موت کے بعد جس غم اور مصیبت مین وہ سب پڑ گئے اُس کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے۔ کیا ایسی مصیبت کی موت اور پھر سراسر پیشگوئی کے مطابق طبعاً یہ تاثیر نہین

+ باب ۳ آیت ۱۰ دیکھو

رکہتی تہی کہ ان لوگونکو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگتا - اور اسطرح
ہراسان ہو کر رجوع الی الحق کرتے - کیا انسان مین یہ خاصیت نہین کہ چشم دید تجربہ اُسپر سخت اثر ڈالتا
ہے - سو درحقیقت ایسا ہی ہوا - احمد بیگ کی موت نے اُسکے وارثونکو خاک مین ملا دیا - اور ایسے
غم مین ڈالا کہ گویا وہ مرگئے اور سخت خوف مین پڑ گئے اور دُعا مین اور تضرع مین لگ گئے - سو ضرور تہا
کہ خدا تعالیٰ اسجگہ بہی تاخیر ڈالتا جیسا کہ آتہم کے متعلق کی پیشگوئی مین تاخیر ڈالی - ہم عربی مکتوب مین لکہ
چکے ہین کہ یہ پیشگوئی بہی مشروط بہ شرط تہی اور ہم یہ بہی بار بار بیان کر چکے ہین کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط
کے بہی تخلف پذیر ہو سکتی ہے - جیسا کہ یونس کی پیشگوئی مین ہوا - ✤

سو چاہیے تہا کہ ہمارے نادان مخالف **انجام** کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی
بدگوہری ظاہر نکرتے - بہلا جسوقت یہ سب باتین پوری ہو جائینگی تو کیا اُسدن یہ احمق مخالف جیتے ہی
رہینگے اور کیا اُس دن یہ تمام لڑنیوالے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہین ہو جائینگے - ان
بیوقوفونکو کوئی بہاگنے کی جگہ نہین رہیگی - اور نہایت **صفائی سے ناک کٹجائیگی** - اور ذلت
کے سیاہ داغ اُنکے منحوس چہرونکو بندرون اور سورونکی طرح کر دینگے - سنو! اور یاد رکہو کہ میری
پیشگوئیون مین کوئی ایسی بات نہین کہ جو خدا کے نبیون اور رسولونکی پیشگوئیون مین اُن کا نمونہ نہو - بیشک
یہ لوگ میری تکذیب کرین - بیشک گالیان دین - لیکن اگر میری پیشگوئیان نبیون اور رسولونکی پیشگوئیون
کے نمونہ پر ہین تو اُنکی تکذیب اُنہین پر لعنت ہے - چاہیے کہ اپنی جانونپر رحم کرین اور روسیاہی
کے ساتھ نہ مرین - کیا یونس کا قصہ انہین یاد نہین کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا جسمین کوئی شرط بہی نہتی
اور اسجگہ تو شرطین موجود ہین - اور احمد بیگ کے اصل وارث جنکی تنبیہ کیلئے یہ نشان تہا اُسکے مرنیکے
بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا نام لے کر روتی تہے اور پیشگوئیکی عظمت
دیکہکر اس گاون کے تمام مرد عورت کانپ اُٹھے تھے - اور عورتین چیخین مار کر کہتی تہین کہ ہائے وہ باتین
سچ نکلین - چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور خوف مین تھے جبتک اُنکے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی
پس اس تاخیر کا یہی سبب تہا جو خدا کی قدیم سنت کیموافق ظہور مین آیا - خدا کے الہام مین جو توبی توبی

✤ اس پیشگوئیکی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد له
یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا - اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہین کیونکہ عام طور پر

ان البلاء علی عقبك سنہ ۱۸۸۶ء مین ہوا تہا اسمین صریح شرط توبہ کی موجود تہی - اور الہام کذبوا بآیتنا اس شرط کی طرف ایما کر رہا تہا - پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونس کی قوم کا عذاب ٹل گیا تو شرطی پیشگوئیمین ایسے خوف کے وقتمین کیون تاخیر ظہور مین نہ آتی - یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کیوجہ سے کیا جاتا ہے ہمینے نبیونکے حوالے بیان کر دیئے - حدیثون اور آسمانی کتابونکو آگے رکھدیا - مگر یہ نابکار قوم ابہی تک حیا اور شرم کی طرف رُخ نہین کرتی -

یاد رکھو کہ اس پیشگوئیکی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو مین ہر یک بد سے بدتر ٹھیرونگا - اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہین - یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہین - یقیناً سمجہو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے - وُہی خدا جسکی باتین نہین ٹلتین - وہی رب ذو الجلال جسکے ارادونکو کوئی روک نہین سکتا - اُسکی سنتون اور طریقون کا تم مین علم نہین رہا اسلئے تمہین یہ ابتلا پیش آیا -

براہین احمدیہ مین بہی اسوقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اِسوقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ مین مذکور ہے -

یا آدم اسکن انت وزوجك الجنۃ - یا مریم اسکن انت وزوجك الجنۃ یا احمد اسکن انت وزوجك الجنۃ - اسجگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے - پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا - اُسوقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا - پھر دوسری زوجہ کے وقتمین مریم نام رکہا کیونکہ اسوقت مبارک اولاد دیگئی جسکو مسیح سے مشابہت ملی - اور نیز اسوقت مریم کیطرح کئی ابتلا پیش آئے - جیساکہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش کیوقت یہودیونکی بدظنیون کا ابتلا پیش آیا اور تیسری زوجہ جسکی انتظار ہے اُسکے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا - اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اُسوقت حمد اور تعریف ہوگی - یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جس کا سِر اسوقت خدا تعالیٰ نے مجھپر کھولدیا - غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تہا -

براہین مین ایسے اسرار بہت ہین جو اب کُھلتے جاتے ہین۔ مثلاً براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۷ مین یہہ پیشگوئی ہے کِتَابُ الْوَلِیِّ ذُوالْفِقَارُ عَلِیٍّ۔ اس پیشگوئی کی تشریح وہ الہام خوب کرتا ہے جو جلسہ مذاہب کے اشتہار مین درج کیا گیا ہے یعنی اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَر۔ خیبر کے فتح کرنیوالے حضرت علی رضی اللہ عنہ تہے۔ اور اُن کا ہتھیار ذوالفقار تہی۔ سو یہ الہام بتلاتا ہے کہ اس عاجز کو ذوالفقار کی جگہ وہ معارف دئیے گئے ہین جو کتابون مین لکہے جاتے ہین۔ اور خیبر سے مراد مسلمان صورت مولویون کی قلعہ بندی ہے جو دراصل یہودی السیرت ہین۔ اب اُنکا قلعہ خراب ہوجائیگا۔ چنانچہ جلسہ مذاہب مین ان لوگون کی خوب بیعزتی ہوئی ✽ چنانچہ انگریزی اخبارون نے بہی آزادی کے ساتھ اسکی شہادت دی۔

ایساہی براہین احمدیہ مین احمد بیگ اور اُسکے داماد کے متعلق کی پیشگوئیکی نسبت صفحہ ۵۱۰ اور صفحہ ۵۱۱ مین اور صفحہ ۵۱۵ مین پہلے سے خبر موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْكَ النَّاسُ فَیَعْصِمُكَ اللّٰہُ

✽ حاشیہ۔ سول ملٹری گزٹ اور آبزرور نے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہی مضمون تمام مضامین پر غالب رہا۔ اور ان اخبارون نے اُسکی اعجازی قوت کو اس حد تک مان لیا ہے کہ گویا اُس تقریر نے تمام حاضرین پر ایک مسمریزم کا عمل کردیا اور تمام طبیعتین اُسکی طرف کھینچی گئی ہین۔ اور آبزرور مین یہ بہی لکہا ہے کہ مسلمانون کو لازم ہے کہ اس مضمون کا انگریزی مین ترجمہ کرکے یورپ اور امریکہ مین پھیلائین تا اُنھین حقیقی اسلام کی خبر ہو۔ اور بیدار مغز لوگون نے اُس مضمون کو صرف عالی درجہ کا مضمون نہین سمجہا بلکہ اُسکے اعجاز کے قائل ہوگئے چنانچہ آج چودہ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو سیالکوٹ محلہ اٹاری سے ایک کارڈ مسلہ اللہ دتا صاحب میرے پاس پہونچا۔ جسمین وہ لکھتے ہین کہ چونکہ وہ مضمون جو آپکی طرف سے لاہور مین پڑھا گیا تھا وہ ایک معجزہ کے رنگ مین تہا۔ اسلئے مین اس خوشی کے شکریہ مین سو روپیہ نقد آپکی خدمتمین بھیجتا ہون اور مبارکباد دیتا ہون کہ اس سے اسلام کی فتح ہوئی۔ خداتعالی میان اللہ دتا صاحب کو اس خوشی کی عوض مین بہت سی ذاتی خوشیان بہی دکہلاوے۔ جو اسلام کی فتح سے خوش ہے خدا اُس سے خوش ہے۔ اب کیا اس اعجاز صریح کو جس سے سچے مسلمانون نے یہ خوشیان ظاہر کین کوئی چُھپا سکتا ہے۔ پس عبدالحق کو سوچنا چاہیے کہ مُباہلہ کے یہ اثر ہوتے ہین نہ یہ کہ حقیقی بہائی کی ایک بیوہ اور بوڑہی عورت پر قبضہ کرکے اُسکو مُباہلہ کے نتیجہ کی دلیل ٹھہراوے۔ اور بزرگ بہائی کی موت یاد نہ آوے۔ لعنت ہے ایسی خوشی پر۔ شیخ محمد حسین بٹالوی بہی سوچین! کہ کیا کبہی اُن کا مضمون بہی اعجاز تصور ہو کر ہزارون آدمیون نے اسپر گواہی دی ہے۔ کیا کبہی اعجازی مبارکباد مین دو پیسہ بھی اُنکو انعام ملے ہین۔ منہ

مِن عندہ - یعصمک اللہ مِن عندہ وان لم یعصمک الناس - واذ یمکر بک الذی

کفر - اوقد لی یاھامان - لعلی اطلع علی الہ موسیٰ وانی لاظنہ مِن الکاذبین -

تبت یدا ابی لھب وتب ماکان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا - وما اصابک

فمن اللہ - الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم - الا انھا فتنۃ من اللہ

لیحب حبًا جمًا - حبًا من اللہ العزیز الاکرم - عطاءً غیر مجذوذ - شاتان

تذبحان - وکل من علیھا فان - ولا تھنوا ولا تحزنوا - الم تعلم ان اللہ علی

کلشیءٍ قدیر - انا فتحنا لک فتحًا مبینًا لیغفر لک اللہ ما تقدم مِن ذنبک وما تاخر -

الیس اللہ بکاف عبدہ - فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا -

ترجمہ - یعنی خدا تجھے بچائے گا اگرچہ لوگ نہ بچائین - مین پھر کہتا ہون کہ خدا تجھے بچائیگا اگرچہ لوگ نہ بچائین - وہ

زمانہ یاد کر کہ جب ایک شخص تجھسے مکر کریگا - اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ فتنہ انگیزی کی آگ بھڑکا - اجگہ

فرعون سے مراد شیخ حسین بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے - اور پھر فرمایا کہ وہ

کہے گا کہ مین اسکے خدا کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہون اور مین اُسکو جھوٹا سمجھتا ہون - یعنی با خدا ہونیکا

دعوی سراسر کذب ہے کوئی تعلق خدا تعالی سے نہین - اور پھر فرمایا کہ یہ فرعون ہلاک ہوگیا اور دونون

ہاتھ اُسکے ہلاک ہوگئے - یعنی یہ شخص ذلیل کیا جائیگا ✠ اور ہاتھ جو کسب معاش کا ذریعہ ہین نکمے ہوجاینگے

✠ حاشیہ - محمد حسین بطالوی کی ذلت کا یہ بھی موجب ہے کہ اُسنے ایک شیطانی پیشگوئی کی تھی کہ مین اس شخص کو یعنے اس عاجز کو ذلیل کردونگا - اور لوگونکو رجوع سے بند کردونگا - مگر اُسکے برعکس ظہور مین آیا - اُس کی پیشگوئی کے وقت شاید سو کے قریب بھی ہماری جماعت نہین تھی - اب خدا تعالی کے فضل سے آٹھ ہزار کے قریب ہین - ابھی قریب ۶ صد مین الہ آباد مین ایک بھاری جماعت پیدا ہوگئی ہے جنکو ہمارے دلی دوست میرزا خدا بخش صاحب کے قیام آلہ آباد سے بہت مدد ملی ہے - میرزا صاحب موصوف نے اسقدر اس سلسلہ کو اُسطرف پھیلایا ہے کہ گویا تمام مخالفین کی ناک کاٹ کر آئے ہین - اس خوشی کیوقت مین انکے دہ سو روپیہ ماہوار کی مدد بھی قابل قدر ہے جو اُنھون نے مبلغ ایکدفعہ اور کئی روپیہ اب قادیان مین آکر اس سلسلہ کی تائید کے لئے دیئے ہین - جزاہم اللہ خیر الجزاء - منہ

یعنے اُسپر فقر فاقہ کی مصیبت نازل ہوگی۔ اور اپنے مقاصد مین ناکام رہے گا۔ اور رسوا ہو جائے گا۔ اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے دعوی اسلام اور مولویت کے لائق نہین تھا کہ تکفیر اور تکذیب پر جرأت کرتا اور اس نازک مقدمہ مین چالاکی کے ساتھ دخل دیتا۔ ہان یہ چاہیے تھا کہ صحت نیت اور خوف دل کے ساتھ اپنی شکوک رفع کراتا۔ اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے منصوبونسے جو کچھ تجھے ضرر پہونچے گا وہ خدا تعالی کی طرفسے ہے۔ اور جب یہ تکفیر اور تکذیب کرے گا تو اُسوقت مُلک مین ایک بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ وہ فتنہ انسان کی طرفسے نہین بلکہ تیرے خُدا نے ہی چاہا تا وہ تجھسے نہایت درجہ کی محبت کرے۔ کیونکہ ہر یک اصطفاء ابتلا کے بعد ہوتا ہی خدا کی محبت بڑے قدر کے لائق ہے کیونکہ وہ سب پر غالب اور سب سے زیادہ کریم ہے۔ پس جس سے وہ محبت کریگا اُسکی تمام اُمیدین کامیابی کا انجام رکھتی ہین اور اُسکی یہ عطا غیر منقطع ہے۔ اسکے بعد یون ہوگا کہ دو بکریان ذبح کی جائینگی۔ پہلی بکری سے مُراد میرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے۔ اور دوسری بکری سے مُراد اُسکا داماد ہے۔ اور پھر فرمایا کہ تم سُست مت ہو اور غم مت کرو کیونکہ ایسا ہی ظہور مین آئیگا۔ کیا تو نہین جانتا کہ خدا ہر یک چیز پر قادر ہی۔ اور پھر فرمایا کہ ہمنے تجھے کُھلی کُھلی فتح دی ہی۔ یعنی کُھلی کُھلی فتح دینگے۔ تا کہ تیرا خُدا تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشدے۔ یعنی کامل عزت اُور قبولیت عطا کرے۔ کیونکہ خدا تعالی کا تمام گناہ بخشدینا اس محاورہ پر استعمال پاتا ہی کہ وہ اعلی درجہ پر راضی ہو جائے اور پھر فرمایا کہ خدا اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ وہ اُسکو اُن تمام الزامونسے بری کریگا جو اُسپر لگائے جاتے ہین۔ اور وُہ بندہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔

ان پیشگوئیون مین علاوہ اور پیشگوئیونکے جو انکے ضمن مین بیان کیگئین دو بکریونکے ذبح ہونیکی پیشگوئی احمد بیگ اور اسکے داماد کیطرف اشارہ ہے۔ جو آجسے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ مین شائع ہو چکی ہے۔ ایسا ہی محمد حسین کی تکفیر کا فتنہ جو صرف پانچ چار سال سے شائع ہوا ہے آجسے سترہ برس پہلے اس فتنہ کی براہین مین خبر دیگئی ہے چنانچہ مین ابھی بیان کر چکا ہون۔ اب سوچنا چاہیے کہ کیا یہ انسان کا کام ہی۔ کیا انسان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ آئندہ واقعات کی خبر سالہا سال پہلے ایسی صفائی سے بیان کر سکے۔ بڑی عظیم الشان فتنے میری نسبت دو وقوع مین آئے ہین۔ ایک پادریون کا ایک محمد حسین وغیرہ کی تکفیر کا سو ان دونون فتنونکی تصریح کیساتھ براہین احمدیہ مین سترہ برس پہلے آجکے دنسے خبرین موجود ہین۔ کیا دُنیا مین کوئی اور شخص موجود ہے جسکی تحریرونمین یہ عظیم الشان سلسلہ پیشگوئیون کا پایا جائے۔ یقیناً کوئی سخت بیحیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔ اسجگہ الہام الٰہی بارش کیطرح برس رہا ہے آسمانونکے دروازے کُھلے ہین۔ اب دیکھو کہ یہ شریر مولوی کبتک اور کہانتک انکار کرینگے۔ مین خدا سے یقینی علم پاکر کہتا ہون کہ اگر یہ تمام مولوی اور انکے سجادہ نشین اور انکے ملہم

اکھٹے ہوکر الہامی امور مین مجھسے مقابلہ کرنا چاہین تو خدا اُن سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا۔ کیونکہ مین خدا کی طرف سے ہون۔ پس ضرور ہے کہ بموجب آیہ کریمہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی میری فتح ہو۔ فَمُت یا عبد الشیطان الموسوم بعبد الحق۔ فان اللّٰہ معزنی و مذلک و مکرمنی و مھینک و ان اللّٰہ لا یحب الظالمین۔

کمال افسوس ہے جو ہمنے سُنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنیوالے غزنوی گروہ جو امرتسر مین رہتے ہین۔ لوگونکو کہتے ہین کہ ایک بدبخت محمد سعید دہلوی جو مرتد ہوگیا ہے۔ اور اُس کا بھائی کبیر جواب دسمبر ۱۸۹۶ء مین بمقام کوٹلہ مالیر فوت ہوگیا ہے یہ دونون واقعہ عبد الحق کے مُباہلہ کا اثر ہین۔ اب مسلمانون! سوچو کہ یہ سیاہ دل فرقہ غزنویون کا کسقدر شیطانی افترأون سے کام لے رہا ہے۔ ای بدبخت مفتریو! الخبیث محمد سعید یا اُسکے بھائی سے میری کوئی قرابت نہین۔ ان لوگونکے ساتھ نہ ہمارا کوئی رشتہ ہے نہ اُنسے کچھہ غرض تعلق ہے۔ کیا عبد الحق کے مباہلہ کا اثر ایک تیسرے گھر پر گرا جس کا ہمسے کچھہ ہی تعلق نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ عبد الحق کے مُباہلہ کے بعد بہت ذلیل ہوگئے ہین جسکی وجہ سے انکو ایسے ایسے جھوٹھے منصوبے تراشنے پڑے۔ اگر عبد الحق کی روسیاہی کے دھونیکے لئے ایسے ہی جھوٹھے منصوبے بنانے تھے تو دہلی کے غیر معروف دو لونڈونکا ذکر بے فائدہ تہا۔ ہماری دانست مین بہتر یہ تہا کہ آجکل جو بمبئی مین ہزارہا لوگ طاعون سے مر رہے ہین اُسکو عبد الحق کے مُباہلہ کا اثر ٹھہراکر اس مضمون کا اشتہار شایع کردیتے کہ "چونکہ منشی زین الدین محمد ابراہیم (جو نہایت درجہ مخلص اِسجانب اور سلسلہ بیعت مین داخل ہین) بمبئی مین رہتے ہین لہذا مُناسب تہا کہ مُباہلہ کا اثر اُسی شہر پر نہ کسی اور جگہ پڑتا"۔ نمعلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ ابتک کیون شرم اور حیا سے کام نہین لیتا۔ عبد الحق کے مباہلہ کے بعد جسقدر خدا تعالیٰ نے ہمین ترقی دی ہماری قبولیت[1] زمین پر پہیلادی۔ ہماری[2] جماعت کو ہزارہا تک پہونچایا۔ ہماری علمیت[3] کا لاکہون کو قایل کردیا۔ الہام کیموافق[4] مباہلہ کے بعد ہمیں ایک لڑکا عطا کیا جس کے پیدا ہونیسے تین لڑکے ہمارے ہوگئے یعنی دوسری بیوی سے۔ اور نہ صرف[5] یہی بلکہ ایک چوتھے لڑکے کیلئے متواتر الہام کیا۔ اور ہم عبد الحق کو یقین دلاتے ہین کہ وہ نہین مریگا جبتک اس الہام کا پورا ہونا بھی نہ سن لے۔ اب اسکو چاہیئے کہ اگر وہ کچھہ چیز ہی تو دعا سے اس پیشگوئی کو ٹالدے۔ اور پھر خدا[6] نے اپنی پیشگوئی کیموافق آتھم کو فی النار کرکے پادریون اور مخالف مولویون کا مونہہ کالا کیا۔ ہزارہا روپیہ تک مالی فتوحات[7] بھیجین۔ اور جلسہ[8] مذاہب مین جو ۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوا تہا ہماری تقریر کی وہ قبولیت ظاہر کی کہ انگریزی اخبار بول اُٹھے کہ ہان یہی تقریر غالب رہی۔ اسکو معجزہ سمجھکر بعض جوانمرد مسلمانون نے روپیہ بھیجا جیساکہ میان اللہ دتا صاحب سیالکوٹی نے کل ۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء کو اسی خوشی سے ما روپیہ بھیجدیا۔ اور اس روز ہماری وہ الہامی پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو[9] اس مضمون کی نسبت بذریعہ اشتہار شایع کی گئی تہی کہ یہ مضمون سب پر غالب آئے گا۔

کیا اس عزت اور ان تمام الہامون کے پورا ہونیسے ابتک عبد الحق کا مونہہ کالا نہین ہوا۔ کیا ابتک غزنویون کی

جماعت پر لعنت ہنین پڑی - بیشک خدا نے ان لوگونکو ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق کر دیا - مباہلہ کا کھلا کھلا اثر اسکو کہتے ہین - اور خدا کی تائید اس کا نام ہے - اور تکلف سے جھوٹھ بولنا گوہ کھانا ہے -

ہم اس مضمون کے خاتمہ مین یہ بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہین کہ جن ناپاک طبع لوگون نے تکفیر پر کمر باندھی ہے انکے مقابل پر ایسے لوگ بھی بہت ہین جنکو عالم رویا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی - اور انھون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عاجز کی نسبت دریافت کیا - اور آپنے فرمایا کہ وہ شخص درحقیقت منجانب اللہ ہے اور اپنے دعوی مین صادق ہے - چنانچہ ایسے لوگونکی بہت سی شہادتین ہمارے پاس موجود ہین - جس شخص کو اس تحقیق کا شوق ہے وہ ہمسے اس کا ثبوت لے سکتا ہے -

اور غزنوی افغانونکی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب کی بلا مین گرفتار ہین انکے لئے اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کچھ حصہ رکھتے ہین انکے والد بزرگوار مولوی **عبد اللہ صاحب کی شہادت** کافی ہے - ہمارے پاس وہ گواہ موجود ہین جو حلف سے بیان کر سکتے ہین کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے اپنے کشف کی رو سے بتلایا تھا کہ ایک نور آسمان سے نازل ہوا اور **قادیان** کی سمت مین اترا ہے اور انکی اولاد اس نور سے محروم رہ گئی - اس گواہی مین حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار بھی شریک ہین جو مولوی عبد اللہ کے دوست اور محسن بھی ہین - بلکہ انکے بھائی محمد یعقوب نے ایک جلسہ مین قسم کھا کر کہا تھا کہ مولوی عبد اللہ نے اس نور کے ذکر کے وقت اس عاجز کا نام بھی لیا تھا کہ یہ نور انکے حصہ مین آگیا - اور میری اولاد بے نصیب اور بے بہرہ رہی - لہذا مناسب ہے کہ عبد الحق غزنوی اور عبد الجبار جو اپنی شرارت اور خباثت سے تکفیر اور گالیون پر زور دے رہے ہین اپنے فوت شدہ بزرگ کے کلمات کی تحقیق ضرور کر لین - ایسا نہ ہو کہ انکے وصیت کی نافرمانی کر کے انکے عاق بھی ٹھہر جائین - اس بزرگ مولوی عبد اللہ نے اپنی زندگی کے زمانہ مین میرے نام بھی دو خط بھیجے تھے - اور ان خطون مین قرآنی آیتون کے الہام کے ساتھ مجھے خوشخبری دی تھی کہ تم کفار پر غالب رہو گے اور پھر وفات کے بعد میرے پر ظاہر کیا تھا کہ مین آپکے دعوی کا مصدق ہون - چنانچہ مین اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ انھون نے میرے دعوی کو سنکر تصدیق کی - اور صاف لفظون مین مجھے کہا کہ "جب مین دنیا مین تھا تو مین امیدر کہتا تھا کہ ایسا شخص خدا تعالی کی طرف سے ظاہر ہوگا" - یہ انکے الفاظ ہین - ولعنة اللہ علی الکاذبین -

اور اسوقت کے سجادہ نشینون مین سے دو بزرگ اور ہین جنہون نے اس عاجز کے مقام اور مرتبہ سے انکار نہین کیا - اور قبول کیا ہے - ایک تو میان غلام فرید صاحب چاچڑان والے پیر نواب صاحب بہاولپور ہین -

جن کا خط عربی مین چھاپ دیا ہے۔ جس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ علم عربی مین ایک فاضل ہین۔
اور دوسرے پیر صاحب العلم ہین۔ جو بلاد سندہ کے مشاہیر مشائخ مین سے ہین۔ جنکے مُرید ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہونگے۔ اور باوجود اسکے وہ علوم عربیہ مین مہارت تامہ رکھتے ہین۔ اور علماء راسخین مین سے ہین۔ چنانچہ انھون نے جو میری نسبت گواہی دی ہے وہ یہ ہے۔ " انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستفسرتہ فی امرك وقلت بین لی یا رسول اللہ اھو کاذب مُفتری او صادق۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہ صادق ومن عند اللہ۔ فعرفت انك علی حق مُبین۔ وبعد ذالك لانشك فی امرك ولا نرتاب فی شانك و نعمل کما تامر۔ فان امرتنا ان اذھبوا الی بلاد امریکہ۔ فانا نذھب الیھا وما نکون لنا خیرة فی امرنا۔ وستجدنا انشاء اللہ من المطاوعین۔" یعنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف مین دیکھا۔ پس مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص جو مسیح موعود ہونیکا دعوی کرتا ہی کیا یہ جھوٹا اور مفتری ہی یا صادق ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صادق ہے اور خدا تعالی کی طرفسے ہے۔ پس مین نے سمجھ لیا کہ آپ حق پر ہین۔ اب بعد اسکے ہم آپکے امر مین شک نہین کرینگے۔ اور آپکی شان مین کچھ شبہ نہین ہوگا۔ اور جو کچھ آپ فرمائینگے ہم وہی کرینگے پس اگر آپ یہ کہو کہ ہم امریکہ مین چلے جائین تو ہم وہین جائینگے۔ اور ہمنے اپنے تئین آپکے حوالہ کر دیا ہے۔ اور انشاء اللہ ہمین فرمانبردار پاؤگے۔

یہ وہ باتین ہین جو اُنکے خلیفہ عبد اللطیف مرحوم اور شیخ عبد اللہ عرب نے زبانی بھی مجھے سُنائین۔ اور اب بھی میرے دلی دوست سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا صاحب مدراسی اُنکے پاس گئے تو اُنھین بدستور مُصدق پایا۔ بلکہ انھون نے عام مجلس مین کھڑے ہوکر اور ہاتھ مین عصا لیکر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سُنا دیا کہ مین انکو اپنے دعوی مین حق پر جانتا ہون اور ایسا ہی مجھے کشف کی رُو سے معلوم ہوا ہے۔ اور اُنکے صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ جب میرے والد صاحب تصدیق کرتے ہین تو مجھے بھی انکار نہین۔

اب عبد الحق غزنوی کو کچھ کھا کر مرجانا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اس عاجز کی لاکھون انسانون مین عزت ظاہر کر رہا ہے جسمین اُسکی ذلت ہے۔ اس پلید کو سوچنا چاہیے کہ مُباہلہ کا یہ اثر ہوتا ہے یا یہ کہ بھائی مرا اور اسکی بوڑھی عورت پر قبضہ کیا۔ اور پھر اُسکو مُباہلہ کا اثر ٹھہرایا۔

اور یاد رہے کہ صرف یہی نہین کہ میان غلام فرید صاحب چاچڑان والے اور پیر صاحب العلم سندہ والے مصدق ہین۔ بلکہ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جنکے بزرگوں کے ہندوستان مین ہزارہا مرید ہین اس عاجز کی

بیعت مین معہ اپنے اہل بیت کے داخل ہو چکے ہین - ایسا ہی حاجی **منشی احمد جان صاحب** لدھیانوی مرحوم اس عاجز کے اوّل درجہ کے معتقدین مین سے تھے - اور اُنکے تمام صاحبزادے اور صاحبزادیان اور گھر کے لوگ غرض تمام کُنبہ اُن کا اس عاجز کی بیعت مین داخل ہو چکا ہے -

بالآخر مین پھر ہریک طالب حق کو یاد دلاتا ہون کہ وہ دین حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے **نابینا علماء بیخبر ہین وہ مجھکو عطا کئے گئے ہین** - مجھے بھیجا گیا ہے تا مین **ثابت** کرون کہ ایک **اسلام ہی ہے** جو زندہ مذہب ہے - اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہین جنکے مقابلہ سے تمام غیر مذہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہین - مین ہریک مخالف کو **دکھلا سکتا ہون** کہ

قرآن شریف

اپنی تعلیمون اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے - **موسیٰ** کے معجزہ سے بڑھکر - اور **عیسیٰ** کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ -

مین بار بار کہتا ہون اور **بلند** آواز سے کہتا ہون کہ قرآن اور **رسول کریم** صلی اللہ علیہ وسلم سے **سچی محبت** رکھنا اور **سچی تابعداری** اختیار کرنا انسان کو **صاحب کرامات** بنا دیتا ہے * - اور اُسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہین - اور دُنیا مین کسی مذہب والا روحانی برکات مین اُس کا مقابلہ نہین کر سکتا - **چنانچہ مین اس مین صاحب تجربہ ہون** - مین دیکھ رہا ہون

* جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس زمانہ مین اسلام مین کوئی اہل کرامت موجود نہین وہ اندھا اور دل سیاہ ہے - اسلام وہ مذہب ہے کہ کسی زمانہ مین اہل کرامت سے خالی نہین رہا - اور اتمام حجت کیلئے کرامات کی نہایت ضرورت ہے اور وہ ضرورت خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب المراد پوری ہوگئی ہے - کوئی شخص نہین کہ کرامت نمائی مین اسلام کے مقابل پر ٹھہر سکے - منہ

کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے اُن کے خُدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہین۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھہ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہین ہرگز ممکن نہین۔

اے نادانون! تمہین مُردہ پرستی مین کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے مین کیا لذت؟!!! آؤ مین تمہین بتلاؤن کہ زندہ خُدا کہان ہے۔ اور کس قوم کے ساتھہ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھہ ہے۔ اسلام اسوقت موسیٰ کا طُور ہے جہان خُدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیون کے ساتھہ کلام کرتا تھا اور پھر چُپ ہو گیا آج وہ

ایک مُسلمانؑ

کے دل مین کلام کر رہا ہے۔ کیا تم مین سے کسی کو شوق نہین؟ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے۔ تمہارے ہاتھہ مین کیا ہے؟ ! کیا ایک مُردہ کفن مین لپیٹا ہوا۔ پھر کیا ہے؟ کیا ایک مُشت خاک۔ کیا یہ مُردہ خدا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ تمہین کچھ جواب دے سکتا ہے؟ ذرہ آؤ! ہان! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور اُس سڑے گلے مُردہ کا میرے زندہ خدا کے ساتھہ مقابلہ نہ کرو۔

دیکھو مین تمہین کہتا ہون کہ چالیس دن نہین گذرین گے کہ وہ بعض آسمانی نشانون سے تمہین شرمندہ کرے گا۔ ناپاک ہین وہ دل جو سچے ارادہ سے نہین آزماتے۔ اور پھر انکار کرتے ہین۔ اور پلید ہین وہ طبیعتین

جو شرارت کی طرف جاتی ہین نہ طلب حق کی طرف۔

او میرے مُخالف مولویو! اگر تم مین شک ہو تو آؤ چند روز میری صحبت مین رہو۔ اگر خدا کے نشان نہ دیکھو تو مجھے پکڑو۔ اور جس طرح چاہو تکذیب سے پیش آؤ۔ مین اتمام حجت کر چکا۔ اب جب تک تم اِس حجت کو نہ توڑلو تمہارے پاس کوئی جواب نہین۔ خدا کے نشان بارش کیطرح برس رہے ہین۔ کیا تم مین سے کوئی نہین جو سچّا دل لے کر میرے پاس آوے۔ کیا ایک بھی نہین۔

"دُنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچّائی ظاہر کر دے گا۔"

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء

غلط نامہ مسائل اربعہ

معہ ضمیمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ٹائٹل	اخیر	قیمت فیجلد عہ	قیمت فیجلد ۱۲	۸۷	۷	دقائہا	دقائقہا
۹۹	۱۳	افاق	اماق	۱۵۶	۳	کلام	فی کلام
۱۷۷	۹	خسوفہا	خسوفہما	۱۸۸	۳۱	ہواسہ	حواسہ
۲۳۷	۵	اکتب	ما اکتب	۲۴۱	۱۱	مٹین	معین
۲۷۱	۱۵	صیرتنی کعفاء	تطشنی کعفاء	۲۷۲	۳۱	کالنسر	کانسر
۲۷۴	۳	سبیل	سُبُل	۲۷۵	۳۱	سودوًا	سوداً
۲۸۱ ترجمہ قصیدہ	۱۲	بعض روشنی ہائی او بروشنی آفتاب میماند	روشنی آفتاب بہ بعض روشنی ہائی او میماند	۲۸۲	۷	تمس	تمیس
				۲۸۰	۱۳	مِن ذلتی	عَن ذلتی
۲۸۴	۱۱	مِن مثل	عَن مثل	۲۸۴	۱۲	لشکر	بشکر
۲۸۳	۱۹	نقدوا	انقدوا	۲۸۴	۲۱	تصعب	یصعب
۲۸۴	۲۳	من تلک	عن تلک	۱۱۳	۱	عظمۃ	العظمۃ
۱۸۷	۱۷	سنۃ ایام	سبعۃ اشہر	۲۵۲	۱۵	لو	او
۲۵۱	۱۲	محمد احسن امروہی	محمد حسن امروہی	ضمیمہ ۳	۱۴	آٹھ	سات
ضمیمہ ۸	۱۶	آٹھ	سات	ضمیمہ ۲۲	۱۰-۲۲	آٹھ	سات